بعون فضل خدای سخن آفرین



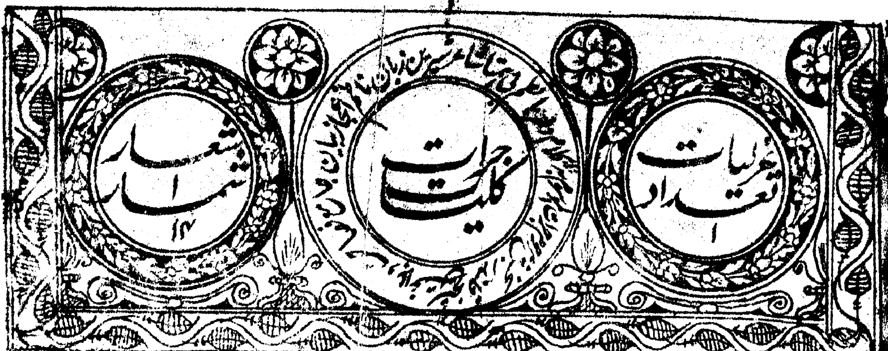
۴۸۶

کلیات

شیخ قلندر بخش جرات شاگرد حسرت

۱۳۰۰ھ

بمطبع کارنامہ لکھنؤ باہتمام محمد یعقوب طبع شد



بسم اللہ الرحمن الرحیم

نالہ موزوں سے مصرع آہ کا چسپاں ہوا / [illegible] سے پر درد اپنا مطلع دیوان ہوا
[illegible] ظاہر ہو گئی بیتابی دل [illegible] / وہ سبھو کا اپنی نظروں سے جو کب پنہاں ہوا
[illegible] آتش [illegible] اپنا [illegible] شک / رفتہ رفتہ اتنا سے اشک کا کوئی طوفان ہوا
[illegible] / خاک ہو کر بھی غبار خاطر یاران ہوا
[illegible] / [illegible] گلکا [illegible] یہ دامان ہوا
[illegible] آنکھوں کی [illegible] / [illegible] عالم [illegible] یکسان ہوا
[illegible] اپنا [illegible] / [illegible] کیا کیا ہمیں [illegible] بیان ہوا

جس نے دیکھا آگیا آئینہ خانہ دہر کا / [illegible] حیران ہوا
[illegible] / [illegible] اپنا ہی [illegible] ہوا
[illegible] / [illegible] رونق [illegible] ہوا
[illegible] / [illegible] دل [illegible] اپنا [illegible] ہوا
اشک رنگین نے جو [illegible] / [illegible] گلشن میں [illegible] دامان ہوا
[illegible] / [illegible] کیا [illegible] ہوا
کرے ہے غالب میں جرأت سو [illegible] / [illegible] افسان ہوا

غزل

محمد [illegible] ممدوح ذات کبریائیکا / [illegible] ہی مدح [illegible] کہ ہے خدائیکا
[illegible] کیوں نہ ہو [illegible] نور سے ہو خانہ طاعت / کہ روشن کرنیوالا ہے وہ شمع پارسائیکا
گروہ انبیا میں وہ ہی حق کا برگزیدہ ہے / سوا اوسکے لقب کسکو ملا ہے مصطفائیکا
اوسکی عشق میں پا [illegible] الفت [illegible] / کہ ہوویگا یہی روز جزا موجب رہائیکا
دلیل اوسکی ہے یکتائی کی یہ [illegible] جرأت / کہ تھا سایہ نہ اوس محبوب ذات کبریائیکا

سپہر معرفت حقا ہے وہ مہر الوہیت / کہ جسکا دین روشن آئینہ ہے حق نمائیکا
بلند اوسکا وہ ایوان مراتب ہے کہ [illegible] / [illegible]
رکھے ہے منزلت یہ آستان سرور عالم / [illegible] سلطنت [illegible]
سراپا نور حق نام خدا کہیے نہ کیوں [illegible] / [illegible]

اک جام سے حل کردے جو عقدہ دو جہانکا / ہوں مست مئی عشق میں اوس پیر مغانکا
تا اوس گل گلزار حقیقت کا کو وصف / ہر برگ ہے آتی لیے مشکل زبانکا
اوس مہر ولایت سے جو ذرہ بھی [illegible] / سر [illegible] دو عالم ہے نہ [illegible]
[illegible] جو خورشید سے [illegible] / [illegible] قدر کمان [illegible] وہم و گمان کا

ہے مدح فیاض کہ ہی فیض [illegible] / ظاہر ہے کہ [illegible] اسرار نہانکا
جو کچھ ہو سو لاریب علی نام خدا ہے / یارا ہے کسی [illegible] بیانکا
گر باد بہاری کو کرے حکم وہ [illegible] / [illegible] گلشن میں تو [illegible]
ہو [illegible] معصوم سے قائم / ہر ایک [illegible] سرور دو جہانکا

گر سیرتی نہ ذات اونکی تو جرأت یقین تھا
ہوتا کوئی مالک نہ زمین کا نہ زمان کا

ہر رنگ مین گر مجکو وہ جلوہ نظر آتا
تو گلشن گیتی کا کوئی رنگ نہ بھاتا
گر دست قضا تو دل عاشق نہ بناتا
تو پھر یہ غم عشق کسی جا نہ سماتا

کیون ہو کے رفیقون سے جدا بیٹھتا حیران
اے ضعف اگر مین ہی قدم جلد اوٹھاتا
کچھ کام نہ تھا مجھکو گرفتاری غم سے
گر دام محبت مین مجھے تو نہ پھنساتا

گھر چوری سے اوٹھ اوٹھ کے گیا رات مین اوسکے پاس
پر جاگتی جب بخت جو سوتا اوسے پاتا
تا زیست رہے روز یہی ہم شکل گل شمع
اک دم کوئی کاش یہ گردون نہ ہنساتا

جا بیٹھتے ہم اوس بت عیار کی نزدیک
گر دیکھتے ہی دور سے چتون نہ بناتا
سر رشتۂ الفت سے سروکار ہے ہمکو
نہ کوئی ہمارا نہ کسی سے ہمین ناتا

جرأت غزل اک تازہ مضامین کی پڑھ اور
اس طور کا گفتار تو ہمین خوش نہین آتا

رتبہ گل بازی کا دلا کاش تو پاتا
ہاتھون سے جگر تا تو وہ آنکھون سے اوٹھاتا
بنتا دل صد چاک یہ کیون دستۂ گل آہ
آتا جو یہ گل ورنہ اسی سر پہ [illegible] آتا

تنہائی سے اپنی ہون نپٹ ششدر و حیران
آئینہ کا جو ہر نام تو رونا نہین آتا
جلدی نہ چھپے گا یہ نہ رنگ مجھسے اے جان
جاتا تو سرت مین [illegible] چھپایا نہین جاتا

بیصبری دلسے نہوا اوسکا ظہور آہ
مین سیلی روتا تھا کہ وہ [illegible] مناتا
دنیا تو وا [illegible] تماش مجھے رتبۂ قلیان
تو مجھکو وہ دیتا [illegible] لگاتا

ناطاقتی دل اگر ایسا نہ گراتی
تو صدمۂ غم کو تو مین خاطر مین نہ لاتا
بہر کا جگر و سینہ تو یون تنگ ہے جیتا
جیون آگ لگی گو کہ کوئی [illegible] آتا

ہر چند کرون نالۂ شبگیر مین جرأت
پر نیند کی [illegible] کا آتا

کون دیکھ کے بہلا اسمین ہے رسوائی کیا
خواب مین آ کے بھی منہ قسمہ کھائی کیا
اوسکا در چھوڑ کر ہمسو کسی در پہ گئے
پھر سمجھا ہے [illegible] لیا

سنتے ہی جسکے ہوئی جان تن زار سے ہوا
اوس گلی سے یہ خبر باد صبا لائی کیا
واہ مین اور نہ آؤنگا کہو گا تو یار
مین تو حیران ہون یہ بات [illegible] کیا

یہ چلا چشم سے یکبار ہو اک دریا
بیٹھے بیٹھے مجھے کیا جانی یہ لہر آئی کیا
حرف مطلب کو مرے سنکے تصدیق ناز کہا
ہم سمجھے نہین کہتا ہے تو [illegible] کیا

تیغ ہی ہم سو مین ناداں یہ ادھر ادھر
ہم بھی یہ جینگے سو [illegible] زنائی کیا
کیفیت شغل خوبان کی نہ اوس بزم مین پوچھ
اوسکو دیکھون نہ تو پھر [illegible] کیا

آج دم اپنا ٹھہرتا نہین کیا جانے ہو آہ
مصلحت لوگون نے دان بیٹھ کے کیا ٹھہرائی
[illegible] تھا اور سیر شب ماہ [illegible]
اپنے گھر کیا کہین تھی انجمن آرائی کیا

مر گیا صبح سے [illegible]
دیکھین آج اسکا عوض [illegible]
دیکھ [illegible]
تجھ مین یہ جرأت یہ کہان [illegible] کیا

غزل

کوئی دنیا مین ظالم کیا نہوگا
پر ایسا بیداد گر تجھسا نہ ہوگا
ترا دل سنگدل دیکھا یقین تھا
کسی کافر کا دل ایسا نہ ہوگا

کرے گا گر زیادہ مجکو بیتاب
تو اسمین اور تو رسوا نہ ہوگا
ہوا جب بات کرنا ترک بالکل
تو کیا اس بات کا چرچا نہ ہوگا

بہایا جب مری آنکھون سے دریا
تو اس روز کا کیا رونا نہ ہوگا
ہوئی جب بیقراری حد سے افزون
اثر کیا تجکو تھوڑا سا نہ ہوگا

ہوا جب مر گیا کھینچ اک دم سرد
تو اوس مرنے کا کیا شہرا نہ ہوگا
مرے جب بیٹھتے ہی اوٹھ چلا تو
تو کیا بیتاب دل میرا نہ ہوگا

قیامت آ گئی جب مجکو ایکبار
تو اور اک حشر کیا برپا نہ ہوگا
بس اب بہتر ہو مجھ وحشی سے ملنا
نہین [illegible] ہوگا

کہا جرأت کو اپنے پاس سے جان
کہ ایسا شخص پھر پیدا نہ ہوگا

[illegible] کچھ کھونا پڑا
جو ہنسی کی بات تھی سو اوسکا اب رونا پڑا
کوئی دل مانگے تھا تو کہتے تھے ہم منہ سو کبھو
سو یہ کہتے کہتے اب اسکو نہ منہ دینا پڑا

پاس بادانو نہین باغ سبز دکھلایا جنہیں
اونکی خاطر گشت لہو نہین غم تو پایا پڑا
نقد دل اپنا لگا یون جرأت اوس کر [illegible]

پڑہ کی چپو نسر جو کہتا تہا کسی منبر پہ بیٹھ
سو وہ اوسکا ہو کہ میرا مجہہی پر بولنا پڑا
راہ چلتے جسطرح پاوے کوئی سونا پڑا

۹

کچہہ بہی گمان تیرا اے بدگمان بدلا
تیرے مریض غم نے سو جا مکان بدلا

قسمت نے ہمکو آخر لا دام مین پہنسایا
صیاد کے غضب سے گو آشیان بدلا

آرام ہی نہین وہ اللہ رے بیقراری
شاید گیا بغل کو دل درمیان بدلا

گلی دام مین وہ بلبل جو رونق چمن تہی
نیکی کا کیا یہی تہا اے باغبان بدلا

اک دم وصال دیکر فرقت کے غم سے مارا
آخر لیا یہ تمنے خوب اسکا جان بدلا

۱۰

اپنا ہی دل نہین وہ اوس بن گر نہ جرأت

۱۱

یون روز شب ہوئی اپنا شام سے ہوا [illegible]
کیسا یہ رنگ تو نے ای آسمان بدلا

چپ چاپ کر چپکے گہان پہچان ہی گیا وہ
گو لاکھ ڈھب سے ہمنے نام و نشان بدلا

ہے ہی تو پہیر دیکہے سیر دل ضعیف اب
لاوین کہان سے صاحب اپنا توان بدلا

وہ یاد ہی نہین ہے آگے جو تہی ہماری
شاید کسیطرف کو اب اوسکا دہیان بدلا

مجکو ادا اوسکو بیٹہے دیکہا تو رنگ اپنا
اس چرخ چنبری نے کیا کیا ہے آن بدلا

۱۲

نہ کچہہ زمین بدلی نہ آسمان بدلا

۱۰

درد اوس سے چہوڑ جوان تک وہ نہین بدنام گیا
چین ہے اوسکو تو دلکو میرے آرام گیا

[illegible] تمہو ہوگئی کافر کچہہ ہے
جان گئی ایمان گیا اور دین گیا اسلام گیا

[illegible] اسکی زلف کے پیچ مکہہ [illegible]
پہر بہ اجنبا ہے وہ زلف سیہ ہی زیر دام گیا

جسکی ہاتہہ [illegible] بہیجا کچہہ اوس بت بدخو کو پیام
بہیجا [illegible] لاکہون وہ شب نام گیا

کہتا تہا کوئی بہی بیٹہا الفت کی کچہہ اشکی بات
پہر [illegible] جو بیٹہا ہے زبان کو تہام گیا

کبہی لیا نہ وہ دلکو عشق کا جب سے خیال
خواب مین بہی پہر چین نہ دیکہا اپنا یون آرام گیا

۱۲

یون ہی گر رہنے جدائی تو لگہہ [illegible]
شام گیا صبح گیا ہی یا صبح یا شام گیا

خوبی قسمت کی ہر اوسکو آگہی یا [illegible] بات
ہو متوقع لطف و کرم کا جسمین وہ ناکام گیا

کیا کیا اوسے پہنایا کیا رنگ زبلا [illegible]
گرم فغان جو بزم مین اسکی [illegible] گیا

عاشق کو جو کہہ بہیجا تو زبان [illegible] آج
گویا اوس ہمارے پیار [illegible] کا پیغام گیا

جسپی نظر پڑا وہ آن پہری یہ تلواری آہ
غیرت سے بس کیا یارو تنگ گیا [illegible] گیا

آج اے جرأت [illegible]
طاقت رخصت ہوگئی وہ [illegible] گیا

غزل

۱۱

آہ کیونکہ نہ جدا ہمسے وہ پیارا ہوتا
وہ نہین ہم ہین کہ جس سے وہ ہمارا ہوتا

کبہی آواز تو کانو نمین ذرا آجاتی
اوسکی ہمسائے مین گر اپنا گذارا ہوتا

آمد و رفت سے ہر سانس کے سینہ مجروح
کاش چہاتی پہ عوض اسکے کتارا ہوتا

قتل ہر چند مرے کہنچتی کیون تلوارین
اوسکی ابرو کا دہی گر نہ اشارا ہوتا

جسنے پابوس ہی ہو نہ دیا [illegible] رات
اور کچہہ کیونکہ بہلا اوسکو گوارا ہوتا

منفعل یار مین ایک ایک کا کیون [illegible]
بات کہنے کا اگر مجکو بہی یارا ہوتا

۱۲

شکر ہم گہر سے نکل آ نہین بیٹہے [illegible]
بیقراری سے ابہی مین نہ بچارا ہوتا

کیون جدا پہرتے ہیم اوس پاس [illegible]
بخت کا اپنے نہ گردش مین ستارا ہوتا

دلکی بیتابی نے مارا ہی تہا مجکو صاحب
ہاتہہ سینہ پہ جو اے ہمدم نہ تمہارا ہوتا

کل وہ اکبار یہ بگڑا تہا کہ ہیں [illegible]
گر اسی شکل سے غصہ وہ دوبارا ہوتا

ایسی گہیرا [illegible] دریای محبت مین ہم آہ
کہین اس بحر کا پیدا جو کنارا ہوتا

شکر ہم آگئے گہر اوسکی نہین جرأت [illegible]
سر اوٹہا کر ابہی دیوار سے مارا ہوتا

غزل

۱۲

خالی اوس بن جو ہمنے گہر دیکہا
ہر طرف آہ آہ بہر دیکہا

وصل مین دسترس نپایا کچہہ
سر کو مین پاؤن پہ بہی دہر دیکہا

دبدبہ ہم یان نہایی عالم ہے [illegible]
خوب عالم کو غور کر دیکہا

۱۱

شمع ساں [illegible] کی زبان [illegible]
اوسکا قصہ ہی مختصر دیکہا

[illegible] گو سہرا مین شہر بہ شہر
پر نہ بستا کوئی نگر دیکہا

اک نہ [illegible]
اسکے خالی نگہ [illegible] دیکہا

ہمیں تو اس سادہ رو کو اپنے حضور | سادگی سو بہی بہر نظر دیکھا | دلمین کس کسطرح کا آیا جنون | کیا یہ سمجھا تہا کیون اوسنے دیکھا

کیا کہیں کیا ترے مریض کا حال | ہمنے اے شوخ بیخبر دیکھا | کل پرستار تہے جو اوسکے لوگ | آج اون سبکو نوحہ گر دیکھا

۱۳ | پڑھ غزل اور بہی اک اے جرأت | فکر مین تجھکو بیشتر دیکھا | ۱۰

ہین یہ طوفان چشم تر دیکھا | ابر تر کو بہی جس سے تر دیکھا | اک مجہی مین نہین ہر خاک بہی کچھ | خاک مین ورنہ مال و زر دیکھا

جسطرف دیکھتا ہون مین اوس بن | یہ نہین جانتا کدہر دیکھا | جسکو چاہا تو اوسنے چاہا ہے | چاہ مین اپنے یہ اثر دیکھا

موت ہی اپنی زیست ہی کہ بہت | درد دل کا علاج کر دیکھا | روز تجھ بن یہ شب کہ آنکھونکا | اور ہی رنگ تا سحر دیکھا

منزل بیخودی مین آپ کو بہی | ہمنے اپنا نہ ہمسفر دیکھا | ہمنے ملک عدم سے ہستی مین | کیا تماشا نہ آن کر دیکھا

جیتے جی مرگ کی بہی لذت کو | خوب دیکھا کہ تجھ پہ مر دیکھا | درد کی طرح جان جرأت کو | آہ ہی آیا نظر جدہر دیکھا

۱۴ | غزل | ۱۰

خبر ہی تجکو دیوانہ ہی وہ اے بیخبر کسکا | کبہو دیکھکر جو اپنے گہر کو [illegible] گہر کسکا | قدم جبتک اوٹہا [illegible] منزل [illegible] | [illegible]

[illegible] کہین تن پر [illegible] | یہ وہ قاتل اگر کوچہ مین گیا تہا نامہ بر کسکا | نہ لب [illegible] تو وان سے | [illegible]

جگا [illegible] دنیا بہم ہو کہتا ہے | خدا جانے [illegible] آج ہم منہ دیکھکر کسکا | دلاتا ہی مین خوف و خطر کیا عشق [illegible] | جو [illegible]

چلا [illegible] کل کوئی بیدل | خدا جانے لیے جاتا ہے دل وہ سنگدل کسکا | اگر کہتا ہون [illegible] | ہوا کہتا [illegible]

تو کیا جہنجلا کے کہتا ہے سمجہتا یہ نہین ہی تو | کہ یہ نہین کون [illegible] عاشق ہوا ہون [illegible] کسکا | گر ہو [illegible] نہین لگ [illegible] | نظر آیا تہا جرأت [illegible]

۱۵ | غزل | ۹

[illegible] گریبان جیب [illegible] کر کہل گیا | [illegible] آہ سب پر کہل گیا | بیخودی مین دیکھ [illegible] | منہ سے نکلا حرف اک ایسا کہ [illegible] کہل گیا

[illegible] صیاد نے | بول اوٹہا ہے قفس کا کسطرح در کہل گیا | پہر وہین صیاد [illegible] کو حکم کر دیا | بیقراری مین سر اگر [illegible] گیا

[illegible] عشق [illegible] | [illegible] کشتی کا [illegible] گیا | اشک سرخ آنکہ مین [illegible] | [illegible] تو وا ہی دیدۂ تر کہل گیا

[illegible] اک سیمبر | [illegible] مین [illegible] | [illegible] | [illegible] ایک [illegible] کہل گیا

۱۶ | عقدۂ دل اپنا [illegible] | [illegible] گیا | ۱۱

[illegible] اپنا | [illegible] وہ ہوا | [illegible] دیدۂ خونبار | یہ خاک مین ملتا ہی دل اپنا جگر اپنا

[illegible] | [illegible] اپنا | [illegible] تو ہمدم اوسی کا جلدکہ ہمکو | احوال نظر آتا ہی فرع دگر اپنا

[illegible] | [illegible] مین ہمسفر اپنا | عالم مین ہر اک گہر خوشی و عیش [illegible] | ماتم کدہ ہمکو نظر آتا ہے گہر اپنا

آنکہو نسے [illegible] | [illegible] نظر اپنا | ہر بات کا ہنر ہی چہپانا ہمکہ یہ بہی | ہی عیب کوئی جو ظاہر ہنر اپنا

[illegible] | [illegible] چشم تر اپنا | تو کیا کہون کہتا ہی عجب شکل سے ہمکو | [illegible] ہی ہونٹھون [illegible] اپنا

۱۷

کیا کیا لهو دیکهی آنکهی سی عشق تماشات

پوچهی کیا هو وه عیار هی دلبر اپنا — لیکی دل همکو تیا تا هی نهین گهر اپنا

ناتوانی سی گر هی ایسی کر پهر اوٹهه نه سکی — هو گیا عجز و بدن ضعف سی تیسر اپنا

جابجا هی نگه یار سی دل دیکهو کوئی — کیسی شاهین سی لڑتا هی کبوتر اپنا

خون فرهاد هی یه کچهه نهین موقوف یه بات — عشق هر رنگ مین دکهلاتی هی مظهر اپنا

گل نه [illegible] هی [illegible] سو نه جون گل — بهی هو جایگا تکنی سی دل مضطر اپنا

۱۸

حیرات ای بلکه تو کس شخص کا گهر هی چهپا

گذر یاس تجهی گرد نفسی هو کیونکر اپنا — تیدخانه هی عجب گنبد بے در اپنا

شب کی بیتا بیان کیا کهیی که دیکها جو — همکو هی کڑهی نظر آیا هی بستر اپنا

وه کهی [illegible] که سدا میکده هستی [illegible] — بادهٔ عیش سی لبریز تها ساغر اپنا

[illegible] عشق کی سودی مین [illegible] — اهین نقصان نظر آتا هی سر اسر اپنا

غزل

۱۹

[illegible] شوخ کا در پیر اپنا — جسکی گهر کو یه سمجهی سی که هی گهر اپنا

عمر [illegible] [illegible] آه — [illegible] اسر اپنا

گر ملون مین [illegible] شوخ [illegible] — [illegible] کسی شخص کو دیکهر اپنا

ذبح کرتا تها جو [illegible] مری گردن پر — [illegible] سی پهیر دیا آپ نی خنجر اپنا

۲۰

کیا کرین دل جو کهی مین سو تو هی جاتا

تن الفت سی یون جیتا هون که اونهه نهین سکتا — [illegible] آنکهو نکا اونهه نهین سکتا

تیغ قیمت [illegible] یوسف کو جو [illegible] دیکها — قصه [illegible] کا [illegible] اونهه نهین سکتا

مجکو [illegible] لیلی تو مجنون [illegible] ضعف سی کیونکر — [illegible] سکی [illegible] نهین سکتا

بهت [illegible] اجل بس [illegible] — [illegible] نهین سکتا

گهر [illegible] چمن [illegible] — [illegible] نهین سکتا

۲۱

[illegible] سی کون

اب تصور ترا آنکهون کی حضور آن بند ہا — [illegible] جو دیا [illegible] بند ہا

تجهه [illegible] هون کا [illegible] هو خیال — [illegible] هم [illegible] بند ہا

۷

مایوس پهرتا هی هو بیتها سپر اپنا

حال تجهه پر هی [illegible] شوخ ستمگر اپنا — کره جو دم [illegible] هین تو [illegible] دلبر اپنا

آئینه سی بهی هو تا نهین محبوب دوچار — پهر یه حسرت هی که دل کیون هی مکدر اپنا

سنکی در پر مجهی بد حال وه [illegible] — باهر اب گهر سی نکلتا نهین بهتر اپنا

کل سی مایوس هی هم زیست سی [illegible] یارو — آج کل سی هی کچهه احوال هی بدتر اپنا

اوسکی تعریف جو کرتا هون تو کیا کهتا هی — جسکی بس [illegible] کرم کبهی نه سمجهه پر اپنا

۸

پهر بهلا کیونکه نه ندکو هو گهر گهر اپنا

شکل [illegible] کی هی [illegible] اوس بن اپنی — جیسی جنگل مین بنا تا هی کوئی گهر اپنا

همنشین اسکو جو لاتا هی تو لا جلد که هم — تهام [illegible] بیتهی هین کب تک دل مضطر اپنا

تاب نظاره تری لائی نه خورشید [illegible] — [illegible] جبتک که نه رکهه لے وه جبین پر اپنا

هی زمین خوب غزل در غزل [illegible] — [illegible] معمول هی حیرات یهی اکثر اپنا

مرزا

۹

[illegible] هین که آه — رهگذر مین کوئی کرتا نهین بستر اپنا

دیکهین کیا [illegible] آب روان — [illegible] نظر آتا نهین دم بهر اپنا

وای قسمت [illegible] — [illegible] کسی ڈهب سی جو اکثر اپنا

نیم بسمل هی [illegible] چهوڑ [illegible] — [illegible] منه دکهایا نهین جوهر اپنا

۱۱

نه کهین جائین که هی سب [illegible] گهر اپنا

هو [illegible] گهر کی [illegible] — [illegible] دیوار [illegible] نکا اونهه نهین سکتا

[illegible] عشق [illegible] — [illegible] نکا اونهه نهین سکتا

خدا شاهد هی اسکا [illegible] دل [illegible] — [illegible] نکا اونهه نهین سکتا

جلون [illegible] دربان [illegible] ناتوانی سی — [illegible] اونهه نهین سکتا

[illegible] — [illegible] ناتوانکا اونهه نهین سکتا

۳

[illegible] دربانکا اونهه نهین سکتا

شکل ایسا [illegible] — [illegible] نظر آیا جو دربان بند ہا

[illegible] جائیگا [illegible] — تار روزی کا [illegible] گریان بند ہا

گھر میں آج اوسکے کوئی شخص بلاتا ہی نہیں / میں تو حیران ہوں کہ کیا مجہہ پہ یہ [illegible]

تیر ہوئی تھی مری یک نگہ جو اوس محفل میں / سو غضب مجہہ پہ تو اوس رند کا طوفان بندھا

بس مہربانی و ملاقات کی دلبری کا اس کی / عشق اور حسن میں جب جنگ کا سلسلان بندھا

عشق کو [illegible] / وہم مرزی کا جسکو سر میں آن بندھا

غزل

۲۲

یہ از گل جانتا ہوں جاک میں اپنے گریبا نکا / مجہے گلشن سے کیا مجہکو میں دیوانا بیابانکا

خدا جانے کریگا جاک کس کے گریبان کو / اوسے [illegible] میں اوٹھا لینا پڑا [illegible]

خدا کو دیدا کوئی بت کافر کہاں آئے / نہیں جی مفت میں جاتا رہیگا اب مسلمانکا

خدا جانے دل کیا ہی جو اوس قاتل سے ملتا ہی / اوسکا نا [illegible]

غزل اک عاشقانہ اور بھی پڑھ ہیں میں [illegible]

۲۳

ہوا ہی اتبو یہ نقشا تر بیمار ہجر [illegible] کا / کہ جسنے کبھی [illegible] دیکھا [illegible]

گیا وہ فتنۂ دوران جو خوبوں کی محلہ سے / تو کس نے [illegible]

یہ دردِ دل سے آخر آتی بیمار پر تیرے / کرین ہیں جی [illegible]

تمنا ہے وہ کس کس شکل پر ہم اوس پہ ہوتا ہی / کرے ہی ذکر جب کوئی [illegible]

ہمارا یہ مرحوم تیرے کہ گذرے دین و دنیا سے / [illegible] نہ فکر ہو [illegible]

[illegible] سخن میں کون جرأت کی مقابل ہو

۲۴

غرض [illegible] کیا ہون [illegible] اپنی چشم گریانکا / بہیں کتنی ہی دریا [illegible]

دل پروانہ کی حالت خرابی سے یہ [illegible] / [illegible] کسی [illegible] گلستانکا

بہ تنگ آئی ہیں ہم وحشی کہاں [illegible] / کہ وحشت پر ہمارے تنگ ہے عرصہ بیابانکا

نہ دیا [illegible] فلک کو [illegible] آیا / [illegible] شب [illegible]

چلا وہ گھر سے [illegible] طوفان / [illegible]

[illegible] اور ابھی جرأت

۲۵

ہوا [illegible] / [illegible]

[illegible] / [illegible]

[illegible] / [illegible]

دیکھیں [illegible] کرین کس کس کے گریبان کو چاک / بطرح [illegible] شوخ کا دامن [illegible]

تنگی تو زیبا نہیں ہے کہ حیرت سے مجھے / کیا تصور [illegible] حیران بندھا

اپنے وعدے پہ نہ آیا کبھی وہ عہد شکن / گرچہ سو بار ہم وصل کا پیمان بندھا

سارے عالم ہی سے بیزار [illegible] / آہ جرأت کو خدا جانے کیا دھیان بندھا

۹

تحمل کرتا ہے [illegible] دل میں خیال اپنے آگے جانا نکا / گذارا جون کسی مفلس کے گھر میں [illegible] کا

بھلا کیا [illegible] / کہ ہی اک دیکھنے ڈالا [illegible] گریبانکا

[illegible] اپنے گھر میں ابھی [illegible] / کہ جون اک عمر سے سودا کوئی محبوب [illegible]

[illegible] / [illegible] اب جون جون [illegible]

[illegible] جرأت تجہہ غزل خوانکا

۱۰

قفس میں [illegible] / [illegible]

[illegible] / عجب کچھ رنگ [illegible]

[illegible] ہم مر گئے آخر / کسی [illegible]

دل مجروح سینہ میں [illegible] / اب اس گھائل کا [illegible]

گذارا ہم اسیر [illegible] / کرے ہی افسوس یہ [illegible]

یہ [illegible] سخن [illegible]

۱۱

[illegible] دیکھیو رتبہ [illegible] / قدم بوسی کو آیا چاک تا دامن گریبانکا

نظر آتا ہے جسے [illegible] / کہ [illegible] کوئی [illegible]

لگا ہے زخم [illegible] تیغ عشق [illegible] دل / محبت ہی کی رشتہ سے [illegible]

سحر وہ [illegible] آیا [illegible] / کیا معلوم [illegible]

[illegible] گردش [illegible] / ارادہ بس یہی [illegible] گردون گردانکا

کہ جس کا نام ہو [illegible] سخن میں [illegible]

۱۲

ستمگر [illegible] / کھلا بس [illegible] اپنا [illegible]

بہت [illegible] آتش دوزخ کا [illegible] / تو اسے ممنون جہان ہو [illegible]

[illegible] / [illegible] جانانکا

تماشا ہے کہ جن سوز نہین اونکو ہے تو باہوش تھے
تو تا حق پھر گیا تھا ہمسے دل اپنی آفت جانکا

کیا اس عشق کی وحشت نے دیوانہ جرأت کو
عجب احوال دیکھا ہے کل اوس خانہ ویرانکا

کبھی اٹھ اٹھ کے رہ جاتا تھا اور کبھی لوٹ جاتا تھا
نہ تھا کچھ ہوش اوس وحشی کو اور نہ علم پایانکا

۲۶
کچھ ایسا کہہ گیا بیہوش جانان ہمکو جانا کا

ست یہ گھبرا کر کہو اب یا نسے بندہ جائیگا
کوئی مرجائیگا [illegible] کیا جائیگا

گر یہی ہر دم کا غم کھاتا ہے تو اے ہمدمو
دیکھیے بیچارہ اک نہ اکدن غم مجھے کہا جائیگا

اے خبر لادی سنکر اوسکے یہ دھکا لگا
دیکھیو حق مین مرے کیا اگر آیا جائیگا

گرم صحبت جیسا کہ ہمسے نہو گا ہاے وہ
ہمدمو کیونکر یہ ہندی ساعت ہی آجائیگا

باندھ منہ اب وے وہ پاسے وقت نہ سچ تو
ناتوان ہین صید مون مجھسے نہ تڑپا جائیگا

اے حقیقت کیا کہون تیرے مرض عشق کی
ماجرا اوسکا مفصل کب سنایا جائیگا

لوگ کہتے ہین جو وہ بسترے جا تو سہی نہ بول
قطعہ تیرے گھونگھٹ سے کچھ اک قطرہ ٹپک جائیگا

۲۷
مست بلاؤ بزم مین جرأت کو ہے آتش زنی

جس گلستان مین اگر وہ رشک چمن گیا
اوسکا ہر اک ہزار کہ صحرا بن گیا

[illegible] پہ اوسکو تو سہ ہی رہا اور کیا کیا
اچھا تو آکر کر وہ بیاد یہ گلشن گیا

تھا ناتوان مرض سے یہ تیر اگر بعد مرگ
تا ہوت مین کچھ اوسکی نہ تغیر از کفن گیا

۲۸
جرأت غزل اکہا اور یہی کہتا نہ عمل

کس طرح نہ تیر اور اسی مین خستہ تن گیا
یہ دیکھنے کا اوسکو کہین ڈھب نہ بن گیا

یا سد جانہین اسکہین دیکھنے کا گر جیا
جاتا دیو سینہ ذکر کر وہ چلن گیا

بس ناصحا یہ تیر ملامت کمان تلک
بالفرض تیری تیر نگاہ کلیجا تو چھن گیا

۲۹
حیران ہے ہمکو دیکھکر جرأت مری تو [illegible]

دن تک اب چھوڑ دیا گھر نہ نکل کر آنا
یا وہ راتونکو سدا ہمیں سدا بدل کر آنا

قصد جب جائیگا کرتا ہون مین اوس کوچہ کو یار
تیغ ابرو یہ کبھی ہر کہ سنبھل کر آنا

ہمدمون میری سفارش کو وہان جا کر مونی
کہین وان جا کے کچھ اور خلل کر آنا

رو دیا یون ہجر محبت مین کہ اب ہنستے ہی
اپنا دستور ہے وہ ہمکو اوچھل کر آنا

اوسکا بیو عیب نہیں ہے یہ چمن سے بہار
کل بھرے ساغر یا تھون سے مسل کر آنا

تھا وان جا وے کوئی یا نکا تہ بیان در کوئی
ہوا وہ خوش تو اب لگو تر فراز ہے نشاد لگو

بچھایا خاک پہ تھا بستر اخاک پیغلانکا
قطعہ
پڑی تھی موی سر پا پاس تن تھا عریانی

یہی ورد زبان تھا اوس مرض پر نہ سد ہر انکا
نکلتا تھا کسی سے بات لیکن اک مگر مطلع

۱۵
نہ جیکو ہوش ہے دلکا نہ دلکو ہوش ہے جانکا

یہ سمجھ ہٹ کر اوسکا یہ کہنا کوئی آجائیگا
یاد کیا آتا ہے وہ میرا لگی جانا اور وہ

ہمنشین تو شبیہ یان ہمسے نہ بیٹھا جائیگا
یون اوٹھے وہ بزم مین تعظیم کو غیر نکا

روبرو اوس شوخ کی کب مجھسے بولا جائیگا
پیچھلے مین لوگ کھوا دے عبث احوال دل

جب کہین تو مر سکیگا تب یہ جھگڑا جائیگا
مجھسے وقت جنگ کہتا ہے یہی وہ جنگجو

مین نہین ہون آپ مین مجھسے نہ سمجھا جائیگا
دانستہ آیا ہے جواب خط کوئی سنیو خوب

حال اس بیمار کا ہمسے نہ دیکھا جائیگا
دیکھیگا جسکو طبیبون ز کہا منہ پھیر کر

دل مرا بس مین نہین مجھسے نہ ٹھہرا جائیگا
لیک سچ تو یہ ہے وہ روٹھے تو نہ مجھسے بیا

۷
کہی کچھ نہ آتش دلونکی [illegible]

حشر کو تیری سلیں باندھے کفن مین ہاتھ
یعنی نہ بعد مرگ بھی دیوانہ پن گیا

اے ہا ہم ہین اور شام غریبی کی دیدہ ہے
مدت سے وہ نظارہ صبح وطن گیا

خربال سان کسکو فلک نے دیا نہ زرق
تیر بلا سے تا نہ سراپا وہ چھن گیا

۷
کہنے کو سوکہ نہ سے سے شعر و سخن گیا

کس کسطرح سے کی خفگی دلنے مجھسے آہ
رو ٹھا کیگا یار کسی سے جو من گیا

اے عشق سچ تو یہ ہے کہ شیرین کی کچھ کی
حسرت تا کوہ دل پہ لیکر کوہکن گیا

پیدا یہ ہجر مین ہوئی وحشت اسی کہ آہ
اس دلکا وصل مین بھی نہ دیوانہ پن گیا

۹
دو چار دن مین کیا یہ ترا حال بن گیا

ہمدمو یہ کوئی رونا ہے کہ طوفان ہے
دیکھیو چشم سے دریا کا اوبل کر آنا

عاشقو اول دل بیتاب تو کب آتا ہے
اور جو آتا ہے تو سو جا یہ مچل کر آنا

کوئی قاتل مین وہ دم تیغ کوئی بیجاؤ
جا کے اوسکا جو ہین یہ عقدہ ہے حل کر آنا

حاصل اور کچھ بھی مین جا سے ہمین ادھر کیا
اول ہر گھر نہیں گر خاک مین رل کر آنا

جرأت اوسکی کہون کیا تجھسے طرح صد انبیر
جانا جب اوٹھکے تب اک ادا سے بدل کر آنا

غزل

۳۰

کچھ قد تیرے ہی جگہ بلا بلند قیامت پیدا کیا
سچ ہے ہنر یہی ہمکو کہ ہنر کیا کیا

میر ہوا دل اس شوخ کی صاحب سلامت ہو گئی
صبر و طاقت نے کہا تو ہنر تو عجب کیا

دم بدم حسرت سے دیکھوں کیوں نہ سوئے چرخ
آنسو اور رونا کیا اوسکو ہمیں حیلہ کیا

لگ گئی تیر ایک یا اوسکی جو تیر بے سر
عمر بھر ہم نہ ہوں پر اسی میں نہ بلی ہمیشہ کیا

عشق بازی میں کہا جرأت کو عیب ز دیکھ کر

۳۱

اس جلا سے جو ملا دل اور اس رنگ پاؤ کا
ہے تصور اپنی ہی بخت سیاہ کا

کر نہ تیری تیرا مجھے دیکھی جو اک نظر
کافر اثر ہے یہ تیری کافر نگاہ کا

میر شاہی پاس گر نیکا اوسکو رہی نہ ہوش
افسانہ جو سنی مرے حال تباہ کا

مجھ پہ تو انکی تھی دی رخ دیکھ جو لب اوٹھا
تو کہہ پاکا رنگ ہوا برگ کاہ کا

وادی عشق میں مجھے لاہین کبھی ملی نیز
تنہا ہے قافلہ سے اوان مرے فریاد و آہ کا

جرأت پڑھ اس زمین میں یہ غزل رد کا جواب

۳۲

دل پر لگا ہوں کو وہیں تیر آہ کا
جوں یاد آگیا وہ پلٹنا نگاہ کا

تشنہ کس قدر ہیں لذت کو اوسکو ون
کھلا ہی جانتا ہوں مزا دلکی چاہ کا

سوتا ہوں غافلوں کی طرح جاگتے میں نہ
از بسکہ محو ہوں کسی غفلت پناہ کا

پابوس کا ہوں اوسکی میں مشتاق ای فلک
گر کچھ پتنگ سے مجھے تو اوسکی راہ کا

لگتی نہیں پلک ہے پلک آہ کیا کریں
قسمت میں کیونکی وصل ہوا اس تنگ راہ کا

جرأت جواب میر تو یہ ہے کہ کہ اب

۳۳

پوچھو نہ کچھ سبب مرے حال تباہ کا
الفت کا یہ ثمر ہے نتیجہ ہے چاہ کا

جیسکو اجل سے کیونکر میری نگہ وقت تیغ
بسمل ہوا ہوں میں کسی بانکی نگاہ کا

خالی نہیں ہے حسن سے اب کوئی اور کسی با
قصہ ہی وہ سخن تو سنے مہر و ماہ کا

بس بس کہ کمائیاں ہے نہ بتلا و لیکن دل
مرتا ہوں تو بتا کوئی ڈھب نباہ کا

کشتہ ہیں جسکو اہل جہاں نیچہ قضا
چارو بکش ہے سو وہ تیر ہے قتل گاہ کا

تنہی و دولت وصل سے ہم ہو سکی پاپی
نہ ملک کہ وصل تھا مجھے اوس کجکلاہ کا

۳۴

[illegible]

۹

ومکیا اوٹھ کہ جب ہمکو میں اور سر [illegible]
اوسکی جانی پر بھی کتنی دیر نکلو گیا

جب تلک کرتی رہی نہ کو یار اوسکا مجھ سے [illegible]
یہی میں کچھ سو چاکیا میں عدو دل ہے [illegible]

دل میں بھی جا ب اسی جگہ ہوتی رہی
ہم ہو تری پاکی ہو سو رہا اور سر تڑپا کیا

سوزش دل کیا کہوں میں جب تلک جیتا رہا
ایک انگارا سا پہلو میں مرے رہا کیا

یہ غزل نیا ہے ہمیشہ جان پر کھیلا کیا

۱۱

کافر ہوں جو کچھ خیال ہو گر عز و جاہ کا
الفت کا میں غلام ہوں چاکر ہوں [illegible]

کیونکر کرے زیاں کہ کسے ہر دل ضعیف
صدمہ اوٹھایا جائیگا مجھسے نہ آہ کا

یوسف سا شخص گر کیا یہ دین آ کے
ہے طرفہ خبر یہ عشق زلیخا کی چاہ کا

بستر ہی ہو سنا ہوں پڑا میں تمام رات
ہر دم ہو ہے خیال کہ [illegible] گاہ کا

حیرت ہے جو میں غریب کہ [illegible]
[illegible]

سکہ دیدہ اپنا تو ہی شاہ و نگاہ کا

۱۱

یک لہ آج دیکھیو مری بخت سیاہ کا
جاہوش سے اوٹھی ہے مرے [illegible] آہ کا

امید مغفرت سے یہ تو گناہ ہیں اپنے ہیں
اوسکو خیال کب ہے ہمارے گناہ کا

بکتا ہوں اپنا کیا میں اور آپ ہیں سینچا
وہ ورد شام ہے یہ وظیفہ [illegible] کا

دم مارتے نہیں اور اوٹھاتے ہیں ظلم بلند
اپنا جو ایک شیخ پڑا ہے نباہ کا

یہ بخت سو گئی کہ ترستے ہیں اوسکو بھی
وہ دیکھنا ہو خواب میں تھا گاہ گاہ کا

جا سونظر میں سو شور سنے واہ واہ کا

۱۳

بولا وہ سنکے شور مرے آہ آہ کا
مشتاق کوئی یاں نہیں ہیونکی چاہ کا

سینہ لگا ہے کیونکر نہ اوسکی روئیں
تھا یہ بھی گھر کبھی دل مغموم پناہ کا

آنکھوں نہیں مرے دم بھی سیاہی سی چھا گئی
تھا ہم میں سکی جو زلف سیاہ کا

میں اور بدی کروں تمہاری کسی بر خبر
اچھا مزاج سمجھو تم اس خیر خواہ کا

تیر و مر ہی غم کی زبان نہیں کچھ اور
اک تار بندھ گیا ہے مگر آہ آہ کا

سوا بغیر اب بستی ہیں یوں اوسکے [illegible]
جیسے گدا کا [illegible] بادشاہ کا

۱۱

خانہ خراب ہو جیو اس دلکی چاہ کا

گل جو سوز پہ مرے تک دہیان وسکا لیا	ہنسکے یون کہنے لگا کچھ دنکہ مین کیا پڑ گیا	بیٹھے بیٹھے آپ سے کہو بیٹھتا ہون کچھ گناہ	پانون پڑنے کا جو اوسکی مجکو چسکا پڑ گیا
جنگ ہوئی کیا کہون تو سکی کہ گل پہ چمن آہ	صبح تک ہونے نہ پائی تہی کہ جھگڑا بپا گیا	سوزش دل کچھ نہ پوچھو تم کہ تنک سینہ پہ	ہاتہہ رکہتے ہی تہیلی مین پسولا پڑ گیا
جو مرے بدگو ہین تم اونکو سمجھتے ہو بہلا	واہ وا مجھسی تمہین یہ پہیر اچھا پڑ گیا	کیون پڑا ہون مین تو رتا ہے بستر غم پر دلا	آہ کس بیدرد کی ملنے مین تو پڑ گیا
سہتے ہی کامنہ نہ دیکھا مرے کہ پانی بجا	گر تہے گر تیرے دل مرا بھاری ایسا پڑ گیا	ہاتین کر کر کے پیاری دل دہڑکنی لگا	سنکے کچھ آہٹ کہو کیا دلمین کہٹکا پڑ گیا
رک گیا ایسا ہی وہ جو پھر نہ آیا کل جو	ہاتہہ اوسکی پانو پر بہو اسی سیر اپڑ گیا ق	مین تو یان اس بات سے اپنی پڑا ہلتا ہون	اور سارے شہر مین کچھ ادر چرچا پڑ گیا
۳۵	کرتے ہو مین نام کو جرأت طلب اوسکی مگر	آنکھ اوٹھا سکتا نہین یہ دلمین خطرا پڑ گیا	۹
جو دم لب پہ گھبرا کے آنے لگا	تو شاید مرا دل ٹھکانے لگا	نہ آنے کی جب مین سنانے لگا	وہ آئینہ مجکو دکھانے لگا
وہ دلبر کسی سے ہوا ہمکنار	جو دل بر مین کچھ تلملانے لگا	یہ کون آکے بیٹھا کہ محفل ہوئی	اشارون سے مجکو اوٹھانے لگا
مین رو کر جو کہنے لگا درد دل	وہ منہ پہیر کر مسکرانے لگا	کیا اوسنے جو سیر دریا کا عزم	مین آنکھون سے دریا بہانے لگا
نہون خود بخود کیونکہ تحلیل مین	تعجب مجھے اس پہ آنے لگا ق	کہ مجھسے وہ رشک مہ چار دہ	بڑہا کر محبت گھٹانے لگا
۳۶	کہا طبع نے اور لکھہ اک غزل	قلم جب مین جرأت اوٹھانے لگا	۹
اوسے رحم جب مجھ پہ آنے لگا	تو صحبت ہی گردون چھڑانے لگا	یہ جانا جب اوسنے کہ مرتا ہے یہ	تو ہر بات مین روٹھہ جانے لگا
کسینے جو پوچھا خفا کس سے ہو	اشارے سے مجکو بتانے لگا	محبت سے دل لے کے آخر کو آہ	وہ بیدرد کیا کیا ستانے لگا
تب اوس پاس قسمت ہمین لائی آہ	کہ گھر سے کہین جب رہ جانے لگا	سنانا پڑا اور اولٹا مجھی	محبت جو مین آزمانے لگا
غرض دل کی لگجاتی ہے عشق	عجائب تماشا دکھانے لگا ق	کہ منت سے بہلانے تھا جو مجھی	مین اب اوسکی باتین اوٹھانے لگا
۳۷	دیا اوسکی جو در پہ جرأت نے جی	تو الحمد للہ ٹھکانے لگا	۹
نیند بہی اوڑ گئی یا رب یہ ہوا مجکو کیا	مین تو حیران ہون کہ یہ روگ لگا مجکو کیا	مین تو کہتا ہون تجھے کو جو قاتل مین دلا	اور بن آئی موا جاے ہے تو جا مجکو کیا
ٹھوکرین کل کو انہین پانون سے تو کہاتا	اوسکی قدمون سے دلا سر نہ اوٹھا مجکو کیا	اب جو قسمت مین ہوا وصل تو مین حیران ہون	کہ یہ دہڑکا خفقان کا سا لگا مجکو کیا
کہتی ہین آکے وہ کچھ بول گیا ای ہمدم	جب وہ آیا تو کچھ ہوش نہ تہا مجکو کیا	کیا رقیبونکی بلا سے ڈرتا ہے تجھے	اسمین بدنام تو ہی ہو گا بہلا مجکو کیا
ہے شکل یہ کوئی جیسا کہ [illegible]	تیری اس خانہ خرابی سے دلا مجکو کیا ق	مین تو کہتا تہا تجھے کوئی پری رو پہ [illegible]	رفتہ رفتہ تو ہی دیوانہ بنا مجکو کیا
۳۸	جرأت اب شعر تو پڑھ اور یہ تغیر ردیف	اک غزل سنے سے سیری ہو بہلا مجکو کیا	۹
کہہ کہون غیر سے پھر ربط ہوا تجکو کیا	تو برا مان کے کہتا ہے بہلا تجکو کیا	سر اوٹھانا تجھے بالین سے جو دشوار ہے اب	کیون دلا بیٹھے بٹھائے یہ ہوا تجکو کیا
ہم اسیران قفس کیا کہین خاموش [illegible]	راہ لی اپنی چل ای باد صبا تجکو کیا	گر گیا اوس سے جدا مجکو تو کہدے یہ فلک	میرے اور اوسکے نہ ملنے سے ملا تجکو کیا
ہاتھ اوٹھانے کا نہین عشق سے [illegible]	تو نصیحت سے مری ہاتھ اوٹھا تجکو کیا	کیون دلا بستر غم پر ہے تو خاموش پڑا	کچھ تو کہہ مجھسے کسی نے یہ کہا تجکو کیا
اب وہ مرتو چھٹے ہوا نامہ و پیغام ہی	حرف خیر انکا اثر کر ہی گیا تجکو کیا ق	میرے ملنے سے کیا منع کسی نے جو تجھے	تو نے اس بات کو سنکر نہ کہا تجکو کیا

۳۹ — پیک ہتک انکھوں سی چلی گئی جو خط پر تیری

اچپلاہٹ سی ہی وان ہر بار اوٹھنا بیٹھنا — یان ہوا ہی ضعف سی دشوار اوٹھنا بیٹھنا

اور تو کیا مشغلہ ہی ہجر مین تیری مگر — دل کو بتیابی سی سو سو بار اوٹھنا بیٹھنا

کیا کہین ہم مارتا ہی اور جلاتا ہی ہمین — دمبدم محفل مین تیرا یار اوٹھنا بیٹھنا

زخم تو بہر دیکھی ہین پر غضب ہی یہ تیرا — بیقراریسی دل افگار اوٹھنا بیٹھنا

۴۰ — بیقراری سی ترے مرنا بہ بہی جرات کی نشان

اس تری یاد فراموش نے بیہوش کیا — غیر سی یاد بدی ہمکو فراموش کیا

دل کو کیا پوچھی ہی اک قطرہ خون تہا [illegible] — سو غم عشق نی آتی ہی اسی نوش کیا

کیون ہو حیران سی کیا آئینہ دیکھا پیاری — کچھ تو بولو کہ یہ کس نی تمہین خاموش کیا

۴۱ — دیکھنی سی ہی اب اوس شوخ کی جرات [illegible]

تری ہی اب جو مشکل ہی قرار اے فتنہ گر آنا — تو بیتابی سی پہر ہمکو اودہر جانا ادہر آنا

اگر سب کچھ نہ ادہر بہول جاتا ہو تو کافر ہو — مجھی جب یاد آتا ہی ترا اے عشوہ گر آنا

بہری ہی حسرت دیدار لیتی دم ہی آنکھین — خدا کیواسطی جلدی ابے بیداد گر آنا

خدا جانی کدہر جاوین ہم ہو کر [illegible] — یہ کہنا جب سیکا یاد آتا ہی ادہر آنا

مزہ سب وصل کی شب کا اور دیتا ہی کدم [illegible] — زبان پر اس ستمگر آہ کا وقت سحر آنا

غزل

۴۲

نہ ہونا دل پر اضطراب سے چہوٹا — بلا سی جان گئی مین عذاب سی چہوٹا

[illegible] با خاک مین تو بہی نہ کوچہ گرد [illegible] — خیال اس دل خانہ خراب سی چہوٹا

ہین ہو سر [illegible] چشم [illegible] — کبہو یہ [illegible] سی چہوٹا

آلہی ہو گور [illegible] کی قبر کو وہ میری — نہ بعد مرگ بہی مین اس خطا سی چہوٹا

۴۳ — بلائی جان تہی ہستی بقول جرات آہ

درد فرقت کا الم سر دم ہمین گہیرے رہا — تم گہری دوان عیش مین [illegible]

داغ [illegible] — [illegible]

گر [illegible] — [illegible]

۴۴ — [illegible]

۹ — جرات اب کچھ تو بتا اوس نی لکہا تجھکو کیا

کچھ الم کچھ درد ہی کچھ سہم ہی کچھ [illegible] — بہول جاتا ہی ترا بیمار اوٹھنا بیٹھنا

لطف ہم کیا کیا اوٹھاوین بی تکلف یار کا — گر میسر ہو گہڑی دو چار اوٹھنا بیٹھنا

اوسکی تک آواز سن لیوین [illegible] — گر میسر ہو پس دیوار اوٹھنا بیٹھنا

ہی قیامت نشہ ہی سی ترا نام خدا — [illegible] بت مے خوار اوٹھنا بیٹھنا

۷ — ٹوٹنا بستر سی اور ناچار اوٹھنا بیٹھنا

جام می کی نہین اب ہمکو طلب ای ساقی — [illegible] تیری آنکھہ وکہا دی [illegible]

غم سی اک [illegible] نہین کی [illegible] — ایک عالم سی مین [illegible]

گر [illegible] دل [illegible] — [illegible] حسن نے ایسا ہمین [illegible]

۱۰ — مین نی خلوت مین عبث شمع کو خاموش کیا

[illegible]

۹ — [illegible]

یہ جوش اشک [illegible] — [illegible] سی چہوٹا

[illegible] — اگر [illegible] سی چہوٹا

[illegible] — [illegible] حجاب سے چہوٹا

[illegible] — [illegible] سی چہوٹا

۷ — بلا سی جان گئی مین عذاب سی چہوٹا

کچھ عجب عالم سی نکلی تہی ہم [illegible] — [illegible] اک عالم ہمین گہیرے رہا

[illegible] کان کی [illegible] آہ — [illegible] ہمین گہیرے رہا

[illegible] — [illegible] ہمین گہیرے رہا

۹ — [illegible] گہیرے رہا

خاک میں اب ننگ و نام اپنا بہ رسوائی ملا
بس یاد ہیکو جانتے ہیں اپنا ہم غمخوار آہ
درد الفت نے یہ کچھ صورت بنا دی ہے کہ آہ
جانکر رکھا تھا جسکو عندلیب نغمہ سنج

٤٥

اوس بت جو اتفاقاً ایک لحظہ ہمکو سونا
گو حسن پہ ہیں نازان مہر و یہ گوری چشم
عالم بیان کرے ہے جو وسعت دو عالم
دیکھا اثر نہیں کچھ یہ چشم تر نے بس
گھر یلو دیکھیو تنگ کنندگی سی دمک ہے

٤٦

شب وصل دیکھی جو خواب میں تو سحر کو سینہ فگار تھا
شب ہجر کی کہوں کیا الم نظر آئی جسکو تھی ہم
شب ہجر اب یہ ستاتی ہے کہ ہزار [illegible] مرگ کہا
ہوئی حیرت اب جو در چند یار [illegible] کیا یار
دم قتل کو تیغ ہوں [illegible] خجل ہو گیا وہ خفا ہوا

٤٧

بعد از [illegible] وجود آیا تو یہ حجاب عشق سے تھا
[illegible] جوش اشک سے بہر و [illegible] گل جہاں کی بحر و بر
[illegible] قفس ہوا تو میں [illegible] سیر [illegible] ہوا

٤٨

اگرچہ دل کو بہلانیکو میں کسیجا نہیں جاتا
تماشا ہے کہ پاس [illegible] جو بہلاتا نہیں ہمکو
[illegible] کشتی [illegible] خوردہ [illegible] ستی
گیا میں [illegible] عشق [illegible]

یعنی ہم خانہ نشین اور یار سرجائی ملا
یہ عجب کنج بیکسی میں درد تنہائی ملا
جو ملا غمخوار اسکو سو تماشائی ملا
سودہ ہے دل تو کوئی سخت غوغائی ملا
بیٹھنے کی اوسکے در بزم میں جرأت سی تھا

تو جو نکتی ہی اپنے اشکوں سے منہ کو دھوتا
لیکن کوئی بلا ہے وہ سانولا سلونا
اوس سے وسیع [illegible] ہے دل کا ایک کونا
منظور ہے تجھے کیا میرا فقط ڈبونا
ہر ماہ چار دہ کو دشوار ایسا ہونا
تو وہ مریض الفت رو کر بقول سودا

ایسی بس خیال تھا دمبدم کہ ابھی تو پاس وہ یار تھا
کہ بجوش بارش ابر چشم یہ شہر اشک کا تار تھا
وہ رخ اب نظر کہاں [illegible] کہ جو تجلی صبح بہار تھا
رخ یار صبح کو مہرسان مگر آئینہ سے دوچار تھا
[illegible] تمنی عبث کیا یہ تمہارا شکر گذار تھا
غزل اور قافیہ کو بدل میں سنا دوں یار کو پر محل

کہ ہزار [illegible] نہیں ہیں [illegible] تھا
نہ [illegible] آج [illegible] چشم تر تو خدا نخواستہ کال تھا
[illegible] ایکی برس ہوا [illegible] آگلی بہی حال تھا
نہ کہنی قدر کی جرأت اب کہتے گرچہ عجب عجب

وا ہے جو دہیان ہے دلکو سو ہلایا نہیں جاتا
اور اتنی تنگ [illegible] بیٹھا نہیں جاتا
کہیں ٹہرا جو چاہوں تو ٹہرا نہیں جاتا
وہ بعد از مرگ بھی تک لاش کو ٹھکرا نہیں جاتا

جوش سودا سے مرے رگ رگ کی یوں کہتا ہے وہ
آنکھ کہلتی ہی نظر صبح قیامت آ گئے
جی ہوا اپنا اگر کچھ آج اوسکی آمد ہے مرا
قطع [illegible] سیر ہوئی
زور [illegible] تیرے سبب [illegible] ناتوانائی ملا

ابرو ہوا گلشن دیکھا کیوں رونا
اوس میں نہ بیکلی سے نیند آوے گریہ ہووے
جس سے کہ ہو رہی بس اپنا ہی وہ فسونگر
[illegible] سرخ چہریاں [illegible]
جرأت سے وقت آخر پوچھا ہو یہ کسنے
کہنے لگا کہ نادان کیا پوچھتا ہے ہونا

جو تمہارے غیرت گلستان تو کروں اب [illegible] کہاں بیاں
جسے یاد [illegible] نگاہ اوسے صاف دل سے بہلائی
[illegible] تو پھر آگیا میں کہاں کہاں
مجھے ایک عاشق خستہ کی کہیں [illegible]
کوئی نالہ ہے میں [illegible] رواں نہ بیٹھے [illegible]
ہوا مختصر نہ یہ ایک غزل کہ بڑا فسانہ یار تھا

کرے ہے کون [illegible]
ہوا [illegible] داخل کشتگان عشق [illegible]
جو [illegible] اب
جو ہو گئے ہم تو کہینگے سب کہ [illegible] کہاں تھا

ہوا سنجی [illegible] حیرت کا
رہی ہے [illegible] دلکو [illegible]
حقیقت درد دل کی [illegible]
کبہی گر کوئی مرتا ہے ترا بیمار جا اوس تک

چاہتے ہے دلا ملا ہمکو تو سودائی ملا
خواب میں تجھسے جو شب تیرا شیدائی ملا
بوئے گل کے ساتھ کسکی بو صبا لائی ملا
ہم کو جا خلعت صبر و شکیبائی ملا

١١

کیا ٹہر ہے اوسیکا اس وقت میں نہ ہونا
[illegible] تو چادر اور فرش گل بچھونا
کوئی عمل نہ ایسا دیکھا نہ کوئی ٹونا
تو بھی ہر اک پلک میں [illegible]
ہوشیار رہو کہ ہے یوں مفت جان کھونا

١١

[illegible]

٧

[illegible]

١٣

بے رنگ بلبل تصویر [illegible] نہیں جاتا
خدا جانے یہ کیا سمجھا [illegible] نہیں جاتا
یہ حالت ہے کہ سینہ کو ذرا [illegible] نہیں جاتا
تو کیا شوخی ہے [illegible] نہیں جاتا

قفس کو ہمصفیرو لیکر کہاں تک گلشن ہم	وہ نا طاقتی سے کیا کرین تڑپا نہیں جاتا
کٹی ہے شام سے تا سحر اختر شماری مین	تصور سے جو وہ اک چاند سا مکھڑا نہیں جاتا
۴۹	ترے بن دیکھی جرات کی یہ حالت ہوگئی کسی
سینہ کے زخم سے جون ہی مین پیا ہا سرک گیا	دل آبلہ سا آنکھوں کے آگے جھلک گیا
اللہ رے حسن دیدۂ خورشید وقت شام	جلوہ کو اوسکے دیکھ کے کیا جھپک گیا
آیا تھا شب کو جیب کے وہ تیرے گھر مین آہ	پہیلی یہ گھر مین بو کہ محلہ مہک گیا
آنکھوں کے آگے اوسکے تصور مین رات کو	سو بار ایک چاند سا آکر چمک گیا
تینے ذرا ہو دل جلونکو تری خاک گر چہ ابر	سو بار اوسپہ آکے پانی چھڑک گیا
آغوش مین خیال کے اتنا نہ تنگ دی	اے عندلیب یہ ترے گل سے سرک گیا
گل سے خزاں نے جو مین ناتوان نزاکتی	اوسے اسے گھر سے کہ جیسے دل تڑپک گیا
۵۰	جرات [illegible]
کہتے ہو سیر باغ مین دل اپنا لگ گیا	ان گر میون سے جان کلیجا سلگ گیا
جہوڑ جا کے چاہ لیا الغرض دل مرا	افسوس مجکو مفت وہ بیمار پھنک گیا
اوس بن کسی سے ملنے کو جی چاہتا نہیں	گویا کہ جگ سے ہم گئے اور ہم سے جگ گیا
۵۱	جرات لگی ہے اوسکی نگاہون تو کیا کرے
سر تن سے میرے تو نے ستمگار اوتارا	آخر کو محبت مین مجھے مار اوتارا
کیا جانئے حقیقت مین ہے تو کون پہ حق سنے	انسان کے قالب مین تجھے یار اوتارا
ہم گھر گئے اوسکے تو رہا بام پہ وہ شوخ	نیچے اوسے گردون نے نہ زنہار اوتارا
کل سیر چمن مین ہے کئے شخص وہ کافر	پر یون کا ہوجون جانب گلزار اوتارا
۵۲	ڈوباہی تہا مین بحر محبت مین پہ جرات
[illegible]	تری [illegible] ہمنے خوب پایا
[illegible]	[illegible] سر پایا
[illegible]	[illegible] وقت سحر پایا
[illegible]	[illegible] پایا
[illegible]	[illegible] پایا

وہ آتا اوسکا اور جانا ہمارا چھپ گیا ہے ہر	یہ شبہ ہے شبہ و لیکن بیان کس سے کیا جاتا
ٹپک پڑتا ہے آنسو بزم مین ہر بار نہین جو جاتا ہو	غرض جبکا مجھے ڈر تھا سو وہ ٹہکا نہیں جاتا
کہ اپنے سے تو اوسکو بہر نظر دیکھا نہیں جاتا	۱۵
گلشن مین اوس سے اونہہ کے جب ہم چلے تو آہ	دامن سے خار بھی نہ اک آکر اٹک گیا
مرگ شکستہ پا نہ بغیر اوسکے آئی اور	صبر گیا تو کبھی کاسہ ٹک گیا
نکلی ہی بیخودی ہی کا کلمہ زبان سے	زاہد بھی بزم بادہ کشان مین بہک گیا
اے ہمنشین نہ کہیو مرے دل پہ دست لطف	ڈر ہے کہیں نہ تو کہ ابھی تو تھپک گیا
زر کی طلب مین تو نہ طلبگار اسکا ہو	نادان عروس دہر کا جوبن ڈھلک گیا
تھا بر مین تسکل [illegible] آتش زدہ دل	پہونچی نسیم آہ تو کیسا دہک گیا
تو اوسکی شوخیان کہون کیا کیا کہ بام سے	صورت دکھا دکھا کے وہ مجھ سے سرک گیا
تبدیل قافیہ مین یہ مطلع ٹپک گیا	۲
مشتاق اوسکی تیغ نگہ کا تہا دل سوا	گذرا جگر کے پار سے دل سے اٹک گیا
تھا مجھ سے لطف حلقۂ زلف [illegible] نہیں جان	انگشتری کی قدر کہان جبکہ [illegible] گیا
فصاد دیکھ تیغ تو نگا فصد کل مری	جوش جنون کو دیکھتے ہی بدل رنگ گیا
چھپتا نہیں چھپائے سے دل جبکہ لگ گیا	۹
رک کے مری فریاد سے ہمسایہ یہ بولے	کس شخص نے یان لا کے یہ بیمار اوتارا
سر کلشن کا قاتل مین کرون شکر کہان تک	تو نے مرے تن سے یہ بڑا بار اوتارا
افسوس تہا اوسکو نکالا بہ تسلسل	اوس شوخ نے جب موتیون کا ہار اوتارا
اوس شوخ نے کل باتون ہی باتون فلک پہ	سو بار چڑھایا مجھے سو بار اوتارا
بس دیدۂ گریان نے مجھے یار اوتارا	۱۳
سکھلادی ہے [illegible] بس [illegible]	کہین قسمت سے اوسکے [illegible] پایا
[illegible]	کہ جب جھوٹا تو ثابت ایک بھی اپنا نہ [illegible] پایا
[illegible]	غم فرقت نے جو دلکو بہت کم [illegible] پایا
[illegible]	نہ بیٹھا کوئی سایہ مین نہ [illegible]
[illegible]	تہا مجھکو کہ کچھ [illegible] اے ستمگر پایا

یہ مری ہی کئی صورت کہ پہچانا نہیں جاتا	لگا کر دل کسی سے درد کو مدت رہا پایا
٥٣	تری دلبر پہ کیا صدمہ کسی بیدرد نے گزرا ہی
عجب انداز سے گل بزم خوباں میں آتا تھا	نگاہ پھر دل ہی دلیں میں کوئی قربان جاتا تھا
میں کہتا تھا جو رو رو کر دل اسیر کر لیا بھی	تو پھر کیا کیا ہنسی میں مری باتیں اوڑاتا تھا
عجب کچھ دن تھی وہ گر دل تڑپتا تھا مرا سینہ	تو وہ سر سینہ پر اپنے ہاتھ کچھ وہ بھی دباتا تھا
اگرچہ بزم خوباں میں تھا اک مظہر خدائی کا	دل ناز تیاں بن اسکی کسکا قرار پاتا تھا
ق جو پوچھا میں کہ اب کرتی ہو مجھسے یہ صورت کیسے	خفا ہو دل کی گرا زمیں میں عرصہ لگاتا تھا
٥٤	غزل اب اس زمیں میں کہ قلم سے دور اوتھتی ہے
اگر کیونکر نہ وہ محفل میں جو میں تلملاتا تھا	تو مجھکو اور اوسکو دیکھ کر اک مسکراتا تھا
ابھی ادھر دیکھو خدایا ہمکو لایا ہے	ابھی یہ حال تھا میرے کہ دم اوکھڑا جاتا تھا
… کہتا تھا چل جو ڈال دی سو جا	معلوم اوسکو جب کہ وہ رنج و الم … پاتا تھا
ق کہوں کس سے محبت اپنی جا کر آرزو جتا	یہ کل کی بات ہی … سوجھاتا تھا
کبھی حیرت … مسکو وہ …	کبھی وہ … ستاتا تھا
نہیں کرتا وہ بات اب پاتا نہیں …	پس دیوار سے آواز میں اپنی سناتا تھا
٥٥	کبھی الفت تو ہر دو کرنا اور ہم کون ہی جراءت
ہوا … تھا آوارا پڑا	کہتے ہیں جہاں محبت پردہ کل یار اوٹھا
کچھ … اب ترے بیمار کا چارہ نہیں	بستر … ویران وہ بیچارا پڑا
دو … اسکو کوئی کیا نوبت عشق تھا بیچا	جبکہ خود گردوں ہوا … سا …
ایکدن اوس … کی دیکھو …	آج تک گردوں پہ کالی … اک تارا پڑا
جان بر لب … بستر غم پر میں ہم	ہر اغیار خوش … بیچارا پڑا
٥٦	جنگ حسن و عشق میں کیا کہیں جراءت حیف ہی
حسن اب جان نہیں رہنے کا	پھر یہ احسان نہیں رہنے کا
پردہ مت منہ سے اوٹھا زنہار	مجھ میں اوسان نہیں رہنے کا
گل کو کیا روتی ہی نواے بلبل	یہ گلستان نہیں رہنے کا
آنکہ اپنی امانت لیجا	پھر تکیں … دہیان نہیں رہنے کا

عجب کچھ مجمع عشاق میں ہوتی ہے کیفیت	کسیکو … دیکھا کسیکو … گرایا
تجہہ جب ہنسی پایا … تب باقسم تڑپایا	١١
خدائی ہے کہ جو مجھکو یہ منت کہر لاتا تھا	بٹھانیکو کسی کی آج سو … اوٹھاتا تھا
مری احوال پر بیٹھی جو سب محفل میں روتی تھی	تو پھر کچھ کچھ سمجھ کر وہ نہ آنکھیں … تھا
تری بیمار کو دیکھا تو کچھ جنبش نہ تھی تن میں	کسیکو پر وہ آنکھوں کو اشارہ سے بلاتا تھا
یہ بیتابی سے تجھ میں تھی شکل تھی میری …	کسیکو میں خجالت سے نہ اپنا منہ دکھاتا تھا
تو سب شستر ہے دکھیا ماں میرے منہ …	کہ وہ دن جو یاں آتا تو … خوش آتا تھا
کہ جب انداز کی اشعار تو آگر سناتا تھا	١٣
الٰہی پڑ گئی آفت یہ کیا تاثیر الفت ہے	وہی یہ … دل ہے جو اسکو کھینچ لاتا تھا
خدائی ہے کہ وہ بت اب منانے سے نہیں منتا	وگرنہ روٹھتی تھی اور … ہم اور وہ مناتا تھا
پڑا تھا اس … ظالم کو چھیڑ	… دیکھکر حالت کلیجا منہ کو آتا تھا
ع تجھ جرات … یہ پیمان …	… دیکھکر کیا کیا وہ شکل اپنی بناتا تھا
کبھی کہتا … ہاتھ کا ہے …	کبھی … آ میں اور کبھی … تھا
تو مضطر ہو کے گاہے بام پہ جاتا تھا وہ …	کبھی گھبرا کے بیتابی سے دروازہ … تھا
ہماری اور اوسکی اک محبت … تا تھا	١٤
… مجھ میں …	[illegible]
صرف گریہ رات ہی کو دل جگر تو … لیے	[illegible]
تھا جو … قضا را آگئی اسکی قضا	[illegible]
ترے میں ہی سا سنا … نہیں …	[illegible]
کوئی ہی کہتا نہیں اتنا کہ ابھی …	[illegible]
تھا جو دل نام اک … سر منزل میں مارا	٩
تیر کی جیب تو از جوش جنون	اب یہ داماں نہیں رہنے کا
تو چلا اور ہے جی اس تن میں	کسی عنوان نہیں رہنے کا
ق دل کی در … جو کہ توڑ …	اب یہ اک آن نہیں رہنے کا
ہجر کے غم سے نہ گھبرا جراءت	اتنا حیران نہیں رہنے کا

۵۷

دم آخر مری بالین پہ آؤ گے تو کیا ہوگا
جیا نفشا جو ہو دو آنسو بہاؤ گے تو کیا ہوگا

سبھو نکے گھر مین جاؤ ہو مری گھر بھی کبھی آؤ
یہ ویرانہ ہی ہی پیارے بساؤ گے تو کیا ہوگا

نگاہ شرمگین ذ مجکو مارا مین جیہ دیکھون
کہ جب جھمکہ ہو تم انکھین اڑاؤ گے تو کیا ہوگا

ابھی باتین ہی ہین اور دست و پا ہوا مرا یارو
یہ دیر لگا ہی جب اوس گلمرو کو لاؤ گے تو کیا ہوگا

ہوا اس بات سی پر جفرت دل مجکو اشتیہ
ابھی تو اور کچھہ انداز تہا دو گے تو کیا ہوگا

غزل

۵۸

میرے اور اوسکے جو یہ جھوڑ ربط گیا کیا کچھہ تہا
پر دل اوسکا پہر گیا ایسا کہ گویا کچھہ نہ تہا

سب اسیران ستم کی ہو گئی کیا مخلصی
آج قاتل کی گلی مین شور و غوغا کچھہ نہ تہا

میرے اور اوسکی محبت ہو کا ہی سارا بگاڑ
جانتا جب کچھہ نہ تہا نفا ہر تو بگڑا کچھہ نہ تہا

۵۹

پڑھو نہ سر کیسکی جرأت ایسی ہی جواس

بستا تہا کب قفس یہ صیاد اس طرح کا
ہر اٹھو دم قدم سی آباد اس طرح کا

یون دلکو چھین لیتا سیکھا ہی کس سے ستمگر
ہرگز نہین کسیکو ڈھب یاد اس طرح کا

مشق شیخ بی جبر اوتم دخت رز کو جیسی
دیکھو نبادگی پہر داماد اس طرح کا

جس پر پیدا دو غم ہوا نصاف کیجو یارو
ہو شاد کس طرح سے ناشاد اس طرح کا

۶۰

کہہ اس زمین مین جرأت اک اور بھی غزل تو

کچھہ تو کیا ہی اوسنے استاد اس طرح کا
جو اوسکا غم مین ہر دل ناشاد اس طرح کا

قاتل کی دیکھہ ابرو کیونکر نہ قتل ہوئے
خونریز تیغ ایسی جلاد اس طرح کا

کہیے تو کیا ہو وے روز دل داغدار تیری
ہر اٹھو گلستان مین شمشاد اس طرح کا

تہی جای عیش و عشرت اب کا یہی ہی عین
کوئی نگر کرے ہو برباد اس طرح کا

۶۱

جرأت کو دیکھہ گلین کچھہ کچھہ ہوا

اوسکے جالی ہی یہ ملال سے ہوا
ہجر ہی مین مرا وصال ہوا

جیسے ہو فرہاد و با کر بلبل
رنگ گل جس طرح سے لال ہوا

فوز سے میں تیرے دیکھتے تیرے جبین
اونکے ملنے کا اب خیال ہوا

تہا تو کب سے گو نہ زیست کا جرگا
وہ جیسے آنے سے انفعال ہوا

۶۲

غزل

۱۰

ابھی تم جاؤں جاؤں کہتے ہو اور جی نکلتا ہے
مجھے یہ سوچ ہے جب جاؤ گے تو کیا ہوگا

ابھی تو تم سے یہ دوری مین اک عالم کا گھر لوٹا
مجھے یہ فکر ہے صورت دکہاؤ گے تو کیا ہوگا

ابھی کم غیر سے ہر ربط اور نازان ہو ہمین جتنے
زیادہ جیب ادنہین تم منہ لگاؤ گے تو کیا ہوگا

ق
رکہا نہ اوسکو تیلاؤ سے کیون اتنا تم ستم ہو
ادہی پروا نہین کچھہ تیلاؤ گے تو کیا ہوگا

جو رد یہ تہا مین تم ابھی جرأت کہتی یہ سمجہا
کسی دہی کو اہے صاحب ستاؤ گے تو کیا ہوگا

۷

مین یہ سمجھا تہا کہ سمجھا ہی مگر کچھہ وقعہ
لیک اب سمجھا تو سمجھا مین کہ سمجھا کچھہ نہ تہا

کچھہ بیت تم ہنسی ہو مر نے پہ مجھکو بیکس کر آہ
یہ تو تہی رونیکی جا پیارے تماشا کچھہ نہ تہا

ق
رات جو تہی جمع مہرو اور تہی بزم طرب
پوچھیے ارباب عشرت سے تو کیا کیا کچھہ تہا

مہر نگون شیشہ تہے تم گویا کہ جب کچھہ نہ تہا

۹

صورت ہی تیری ایسی ہی تہا نقاش
نقشا جو کھینچا اک بہزاد اس طرح کا

جب خاک تہی چمن مین جب ہم قفس تہے
کس کام تہی آزادی ہونا آزاد اس طرح کا

ق
دیکھا نہین کسیسے ظلم میرے دل پر
کرتا ہے وہ ستمگر ایجاد اس طرح کا

ہر دل پہ کوہ غم اور جو دم ہی تیشہ زن ہی
جیسا ہو نہین ہوگا فرہاد اس طرح کا

خوش آئیگا سبہو نکو اوستاد اس طرح کا

۶

نقاش دہم اپنا جیسا خیال کشش ہی
کب تہا مصور چین بہزاد اس طرح کا

دل ہر اسیر الفت دلدار اوس سے غافل
ہی صید کی وہ حالت صیاد اس طرح کا

جیکو لہو جو دلسے تو وقت فصد اوسکی
نشتر لگا نہ مت فصاد اس طرح کا

آبادی جہانکو انکا تہا تب تک جس پہ
جند ہو یہ ملک دل تہا آباد اس طرح کا

۸

سر جا ہی تو بنا ہی ناشاد اس طرح کا

درد دل سے جو دم نکالا سلتے
سانس لینا مجھے محال ہوا

نکلی زنجیر کی طرح مین آہ
اوسکے کوچہ مین پایمال ہوا

اپنا تہی ستم سے لگ گئے ہین ہم
جی کو لگتی ہی بس یہ حال ہوا

اوس غزل اشعار کو جرأت
خوب دل دیکھی مین نہال ہوا

غزل

۱۱

سمجھ کی تعریف [illegible] کم سوت دیکھو
شیشہ میں تیمیم پہلو اسکو کب سے دے چہ
نگاہ یاس کتا ہوں میں یوں ہر طائر دل

یہ اٹھو وہ کو ہو اوکو قدم نگ پہ تصویر
ہنس ہوا ما کار فرنگ پہ تصویر
کنیچ ہر ناز کر جیسے کلنگ پہ تصویر
خیال کش ہی وہ جرات سے امن تمکر

سنا ہو او سکو ہوا شوق کاغذ باد کے
یہ آرزو ہو کہ اب اوسکی کھینچ کر گوری
تر هر تحا عالم میں ہر وہ گیا شکل
سخن کی کھینچی ہی سو سو ترنگ پہ تصویر

کبھی ای [illegible] وہ یار کی پتنگ پہ تصویر
لگائے گھر کے مرد پر انگ پہ تصویر
کہ ایک دیکھی نہ ہو تنگ و ہنگ پہ تصویر

۱۳

۲۷۱

حیران سو سر دیکھ مرا اپنی زمین پر
یہ دل کی طپش ہی ہر قلق جان حزین پر
بیتاب بھی دیکھ کے دیتی ہی اوسکو
دیوانہ کہ سو سو میں ہم آواز ہماری
آزر دگی یار کہوں یا غم اغیار
سچ ہی جو کھینچی کوئی تو دل کو ہر ساعت

دیکھو تو لکھا کیا ہی مری لوح جبین پر
گویا کہ کوئی دیدہ ہی ٹپکتا ہی زمین پر
انگشت بدندان لگی کہہ ست جبین پر
پیرانہ میں مصرون میں اور اپنی بہن پر
کیا کیا نہیں اندوہ ہی حرمان حزین پر
بیکل کوئی دنیا میں شب در دو زمین پر
جرات غزل اک اور بھی پر درد کہی

تر یاد م رفعت دل مضطر ہو زمین پر
جس نور کی تھی کو مہ و خورشید نہ دیکھا
چھڑکی ہی نمک زخم جگر پر کوئی اتشوخ
کس کس سے بگڑ تی ہی دنیا میں آلہی
ہو پاس نہ بدنامی کا تیرے تو کہوں میں
ایک ہی نہ آرام ہی صورت کبھی دیکھی
جو کیونکہ نہ لگی ہی تیرے گلفتہ سی زمین پر

اک تہلکہ حشر ہوا ہوش بریں پر
کم بخت بہ دل تو ڈی ہی اوس پر نشین پر
کاش انکھ نہ پڑتی تیری حسن نگین پر
افسوس کہ عاشق ہوا کیوں آج حسین پر
کہہ دو اگر تیرے نام کر دوں حرف نگین پر
کیا ٹوٹ پڑا غم کا پہاڑ آہ ہمیں پر

۵

۲۷۲

تصور اب باندھ باندھ تیرا فدا میں ہوتا ہوں یار تجھپر
جو ہووے مل بیٹھنا میسر تو اب ہی طالع کے یاوری سے
میں روز و شب ہوں اس آرزو میں کہ دیکھوں تیرا تماشا
جو بس چلے کچھ بھی میرا تو جس کی کیا کیا نگاہوں حسرت
خجل ہوا انکھ نگہ دیکھ نرگس نہ پھر بھی قامت کو سرو سینا

جو وصل ہو دی نصیب مجھکو تو ہوں میں کیا کیا نثار تجھپر
تو کیا ہی سو جانسی تصدق ہوں جان میں بار بار تجھپر
بلائیں لیلے کے زلف و رخ کے فدا ہوں لیل و نہار تجھپر
نہیں ہی کچھ اختیار سا میں کہ ہو نہیں بے اختیار تجھپر
کہوں نہ کیوں تجھکو رشک گلشن کہ ہی تیا بت بہار تجھپر

غزل

۲۷۳

۱۴

جو آج چھپ کر آئی یہ ہمیں خوش برین
ہر جا او تو کشتی ہو یہ تربت کو مرد دیکھ
گھر جی سے گیا ہی چمن اپنی تو ہمیا
ایا جو ہر خلق آئینہ دکھاتی ہی اسکو
کر ترچھ جو ہو باندھ ہو اب اور تو ہوکی
ہر دم کی یار نتا کون سکی تحسین جیا

دو دو انکو اوتار ننگی دیتی لوگ زمین
تم دل کو کہو کر کہ یہ عاشق تھا ہمین
کر دیجو گلشن ہی میں دین اوسکی کہین
ہی اب خط یار کی جو ردی حسین پر
یہ وہ ٹیکتی نہیں قطرہ زمین پر
ہو اسطے ہی یہ کہ غصہ جبین پر

کہہ سکتی ہیں غم جو ہر کچھ جان پر
واعقدہ دل وصل کی شب ہی ہوا
سر رشتہ صد کفر گلے اپنی پڑا آہ
مجھ سے کو کیوں بہانہ وہ صاف ہوا
خون لشتہ فتراک کا پہلو کا دکر ہی جی
دان جا دین اب کل نہیں پڑتی

سچ ہے کہ نہ عاشق ہو کوئی پردہ نشین پر
جب دیکھا تو انکھ اپنی پڑی جبین پر
تک پڑتی ہی آہ انکھ اوس بت عیار پر
جی دیتی ہی ملکش کا غذا ہی نگین پر
اور اور کر پڑی خاک نشاد من زمین
کیا ہو گئی آفت یہ دل صبر گزین پر

غزل

۲۷۴

۷

ر ہتا ہی تب کو کا فر مری چشم تر پر
تک چین کر ہی نہ جماے جگر پر
لگائے ہو زخم اوسنی داغ جگر پر
تو یہ پہول اپنی اس سپر پر

چلا مجھ گھر کو وہاں کی کاش کوئی / لگا دے مرا تخت روؤں سحر پر
دعا ہے وہ نشین نہ لگا دکھانے / کوئی سنگ جتک نہ دیکھو رہے پر

کھلی بات وہاں کی کہ آہ مری مین کچھ / برستی ہی خفت سی کچھ نامہ بر پر
وہ بیدرد بولا مرے تو پر بازو / اسے اڑ جانا ہے تو ہی نامین بال و پر پر

غزل اور معشوق کے عاشقی کی / کہی جسنے جرات یہ طرز دگر پر

غزل ۲۷۵ — ۹

نظر پڑتی ہی جا اسکی مژگان تر پر / ہوا تیر سا یار اپنے جگر پر
ہوا عمسی کا بیدہ جون ماہ نو / قمر رشک کھاتا تھا جس سیم بر پر

وہ لب خود ہی خاموش مانند غنچہ / دو لب جسکی ہنستی تھی گلہای تر پر
دکھائی تھی جیتھوں کو راہ اپنی جسنے / سو کیا منتظر ہی پس رہگذر پر

کئی ملک دل جسنے کئی تو کئی غارت / سو آفت پڑی ہو اوسکی دلکی نگر پر
گرفتار تھی جسکی خانہ بخانہ / سو جوگی ہی اب عشق کی اسکے گھر پر

ہوتی زندگی تیغ کوہ محبت / پڑا ہاہو اوسکے ذرا سی جگر پر
کہ لا کہون زجرون کوہ کن کرکے جرات / سدا جان شیرین دی جس لب شکر پر

غزل ۲۷۶ — ۱۴

تباہ زمین جو سو بانوکی فتر و انسی گھر آکر / شتاب دیتا ہی سب اک بات مین پیغامبر آکر
کبھی یا تو نہیں یوں بالکل خبش گو سنتی تھی / کہ جون ابر سیہ مین کوندتی ہی بجلی سحر آکر

خبر بیتاب دلکی اب ادھر تک جا نہیں سکتی / کہ جو چھپا ذری لگ جاتا تھا اشک بخبر آکر
جواب نامہ کو تو یہ جہنم کیا ہوا ہی ہائے / مجلا کا جاہ خط دینے لگی ہی نامہ بر آکر

فلک کو ملکی مین لاؤں بتیاب عاشق / کہ صیبی ہی مین جھلسن جا ہی تیغ تیر بر آکر
غضب ہے بزم مین بیٹھے ہو مجھ پاس ہو کر / کبھی ہر کوئی نظر ہین کہ تم بیٹھو ادھر آکر

سنا ہی اب نہیں آواز ہی تم چپ ہی بیمار / چلی جاتی ہین ہم مایوس گھر کو کہہ رآکر
تب وہ تباہ سب کرنے ہیں سب اور وہن / جلا تا ہمکو جون خورشید محشر ہو قمر آکر

دم گریہ بیچ غم کہین کیا اپنے بیتابی / تسلی کون دیتا ہو بجز لخت جگر آکر
سلوک اپنے سے کیا دیکھا کہین ہم جیکے متحمل / کسی کو ہم سخن ہوتا ہے کوئی عشوہ گر آکر

نظر آدی نہ کچھ آنکھوں سے سیر تو عجب کیا ہی / کہ غائب ہو گیا آنکھوں سے وہ جاوہ نظر آکر
خدا کیو اسطے پیغامبر کہدیجیو آتنا / نگارا تم کرو گر کسیکو بام پر آکر

نکلوا یا گیا ہی جو تمہارے گھر سے وہ مضطر / سو بس دیوار رہتا ہی کھڑا وہ در بدر آکر
کہاں ان کہاں بیٹھے سمجھتے کچھ نہیں جرات / یہ ہو جاتی ہی مجھکو بیخودی سی وہاں سی گھر آکر

غزل ۲۷۷ — ۱۰

اوس گل کی ہی بہار جو بہار آسمان پر / مہر اتنی نہیں جنہر سی ہزار آسمان کی
داغوں کا دل کے ہو نہ شمار ہیں ہی کی / تارہ کا کر دکھائی شمار آسمان پر

گویا فلک زمین سی یہ جیتا رہا ہی / جون برق سپہر سے آگی قرار آسمان کی
زیر زمین جو کبھی خبر یاد وعدہ مرگ / ہو جائیں سنگ سے مزار آسمان کی

کوکب ہیں سمجھتے ہین مردم سو یہ مری / اک آہ نے پکاری شرار آسمان پر
اوس سرو قد کی یاد مین کھینچ آہ سرد / جل کر نہ ہو تو جائے غبار آسمان کی

ہر ورق آسمان زمین اپنی سوز [illegible] / یہ رعد گو بجائی پکار آسمان پر
[illegible] / ہوتا نہیں ہر آہ یہ گذار آسمان پر

یہ نقش [illegible] / سو جسنے کچھ سوائی لگا تار آسمان پر
گر جرات غمین کہ فلک پر کوئی خدا / اندوہ کا اب ہو دیا بار آسمان پر

غزل ۲۷۸ — ۱۳

قدم [illegible] زمین پر / پر [illegible] گذار زمین پر
ایسو [illegible] چمار کی کچھ حقیقت / کہین ہین اب [illegible] زمین

[illegible] / قیامت جو [illegible] زمین پر
جو [illegible] / نہ پیدا ہو جسکا کنارا زمین پر

کہاں یہ فلک پر کہ ہم تیرہ دولت
مقام اسکا آخر یہ زیر زمین ہے
نہ سمجھا اسے آسمان یہ کسینی
تجھے دیکھ کہتے ہیں ساکن فلک کے
کہ غافل نہیں خوب یہ حال جینا

عجب مار تن میں نظارا زمین پر
پڑا ہے یہ لشکر جو سارا زمین پر
عجب طرح کا جال مارا زمین پر
الٰہی گذر ہو ہمارا زمین پر
کبھی اپنا بھی تھا گذارا زمین پر

یہ کوچہ بھی گنج شہیدان ہے جیسا
زمین پر ہی زیر زمین کچھ تو بھا
در گوش دیکھ اسکا کانپے ہیں اختر
یہ زیر زمین بھی سنا شور ہتے
جو رہنے دے کوچے میں اب وہ جرات

نہیں پاتو دھر نکلا یارا زمین پر
کہ آتا نہیں پھر دوبارا زمین پر
کہ نکلا یہ کیسا ستارا زمین پر
قدم زر در سے ٹک جو مارا زمین پر
تو پھر ہو ٹھکانا گوارا زمین پر

غزل

۲۷۹ — ۱۳

روز حیران سا بیٹھا ہوں میں دنیا میں آکر
ہم جگر سوختہ گھر سے جو نکلے تو آہ
در سے ہو اسکے پڑا ہوا کا جیسے گر کے
دیکھوں جب اسکو تو کہتا ہے خدا حافظ
جب نہ سعت کے کہیں پاے غم عشق نے جا
کیا کہیں کس سے خرابی سے ہم اب کیسی

رنگ ہم جو گئے شب مرے گھر میں آکر
آگ اک اور لگا گئی مرے تن میں آکر
ہاے ہو کر ہے کوئی تادہ کمر میں آکر
اپنے تئیں کس نے دکھایا ہے شہر میں آکر
گھر بنایا ہے مرا اس دل کے نگر میں آکر
دیر تک سوچ میں بیٹھے رہے گھر میں آکر

سانس لیتے ہیں جو اب آہ تو نکلے ہے ذکر
جیسے دریا میں نظر عکس شفق آتا ہے
آگے پھر مردہ ہوا نوک مژہ پر یوں دل
تم ہو بھی آنکھ پرائی کہیں ہم یار گہر
ہم پر یاں گئی گھر جو یہاں اور آکر
جرات آیا تھا نظر ہمکو یہاں اک جلوہ

ایک پر جو گری سی نوک ناخن جگر میں آکر
خون دل جھلکے ہے یوں دیدۂ تر میں آکر
خشک ہو جاے ثمر جیسے شجر میں آکر
اب کہاں جائیگا آپ نظر میں آکر
نہ سنا ہمنے آواز بھی در میں آکر
بیٹھتے ہیں وہاں اس رہگذر میں آکر

غزل

۲۸۰ — ۹

دور سے کل ہم ہی اسکے آستاں کو دیکھکر
سہنے ہی سنے کر سانس بتائی سے گھر پر ہم آہ
وعدہ کر آیا دو روز در سے کیا جون گرد بار
آئین کوچے میں ترا اس سنگ کل تو پھر بلک

رو دیا کل جسقدر ہم آسمان کو دیکھکر
خاک ہم پائے ہیں اپنی ہم ان کو دیکھکر
ناقہ لیلی کی مجنون سا پانوں کو دیکھکر
وحشتیں کرنی لگیں باغ جنان کو دیکھکر
جان بلب ہے جرات اب اک طفل نادان کی لیے

شمع کو آتش زبانی کا نہایت تھا گھمنڈ
کچھ نہ دیکھا آنکھ اٹھا کر شمع گیرن میں ہے
باری جسکا غم سے ہے ہم کی نہیں طاقت تجھی
شام فرقت یا الٰہی یہ کدھر سے آگئی
سخت جی کہتا ہے اپنا اس انگھو دیکھکر

ہو گئی خاموش ہر میرے زبان کو دیکھکر
مخلص ہو یا نہیں ہم اوس بدگمان کو دیکھکر
اور دو رو رو دیا مجنون تو ان کو دیکھکر
مر چلے ہم اس بلائی ناگہانی کو دیکھکر

۲۸۱ — ۷

دل ہمنے دیا ہے تجھی دلدار سمجھکر
جا کوئی پہنسا زلف میں اسکی سو پھنسیا
میں اوسنے کہا کیا یہ تو ہے [illegible]

ٹک تو بھی ہمیں دیکھیو آزار سمجھکر
دل ہو جو ٹک تو بھی گرفتار سمجھکر
دشنام لگا دے وہ یکبار سمجھکر
آزار کا جرات میں بہانا کرون شاید

اس بزم میں تو شمع کا روتی ہے کہ تا صبح
یاں مل گئی ہے خاک میں عشاق کی سوداء
سر دینا تو آسان ہے مشکل ہے اٹھانا
یاں آدمی عبادت کو وہ بیمار سمجھکر

تو رو دیتا ہے دیدۂ خونبار سمجھکر
کوچے میں قدم رکھیو ذرا یار سمجھکر
تم کہتے ہو شاید ہمیں دشوار سمجھکر

۲۸۲ — ۱۳

جو روئیں درد دل سے تلملا کر
بھلا دیکھیں یہ کن آنکھوں سے کہیں آج
گیا وہ دل بھی پہلو سے کہ جسکو

تو وہ ہنستا ہے کیا کیا کھل کھلا کر
کسیکو دیکھتا ہمکو دکھا کر
کبھی روتے تھے چھاتی سے لگا کر

یہی دیکھا کہ رسوائی گئی بس
پھر اب کیسے تدبیر وہ اب کہ جو شخص
چلی جاتی ہے تو اے عمر رفتہ

جو دیکھا ٹک اودھر کو آنکھ اوٹھا کر
اوٹھاتی ہے ہمیں اکثر ہمکو بٹھا کر
یہ ہمکو کس مصیبت میں پھنسا کر

خط آیا وہ ہانسی ایسا جس سے اپنا
نوشتہ خوب سمجھی ہم پڑھا کر
دیا دشمن کا لوسی کہہ وصل میں ہائے
بگاڑی بات گردوں نے بنا کر
مگر ہم شوق کی غلبہ سی ہر بار
خجل ہوتی ہیں ہاتھ اپنا پٹہا کر

ابھی گہری نہیں نکلا وہ مس پر
چلا گھر بار اک عالم لٹا کر
محبت ہو گئی گہٹ اندنوں وان
تو کچھ باقی نہیں اوس پاس چلا کر
نہیں منہ سی نکلتی اوسکی کچہہ بات
کسینے کیا کہا جرات سوا کر

غزل

۲۶۳ — ۸

عجب نازسی وہ شوخ رکھی گام زمین پر
برپا ہو وہیں حشر کا ہنگام زمین پر
دلدار نہیں ساقی تو بی کا نہیں کچھ لطف
شیشی کو کہیں توڑ تپک جام زمین پر
ای مرغ ہوا دلمیں طمع دانہ کی مت رکھیہ
صیاد نی رکھا ہی بچھا دام زمین پر
دہن میں کبھی تجہیز ہیں ہم اشک کی موتی
گہ جوش بروان کو تے ہیں گلفام زمین پر

کیا تبصرہ ہالہ میں ہی غرض اہل جنونکو
رکھہ خشت سرہانی کرین آرام زمین پر
سایہ جو پڑا زلف سیہ فام کا تیرہ
سب کہتی تکی دنکو ہی شام زمین پر
ہو زیر زمین چین جو ہمس دلکو تو ہو وے
ورنہ کبھی دیکھا نہ میں آرام زمین پر
[illegible] جرات [illegible]
[illegible]

غزل

۲۶۴ — ۷

جسکو دکھلاتی ہو تم دمبدم شمشیر و تیر
بانسی تکی کی نہیں کہتا وہ نگی ہم شمشیر و تیر
بی سبب جنبش نہیں مژگان و ابرو کو ترے
مشورتا ہیں قتل کی ہیں یہ ہم شمشیر و تیر
سیکھہ وں ل چاہیں اونکو سپر داریکی میں
برسی ہیں اوسکی گلی میں ہر قدم شمشیر و تیر
آرزو زخم میں جرات کا دل تڑپا ہی اہ

خط میں اپنا مدعا اوسکو جو کچھ بھی لکھا
در جواب اوسکی کیا اوسنی رقم شمشیر و تیر
قتل کو میرے سنبھالی ہی جو تیغ و سنان
میری خاطر ہی ترا جور و ستم شمشیر و تیر
سنگدل کیا جانی زخم عشق کی درد و الم
کرتی ہیں یار وا ثر تیرے ہی کم شمشیر و تیر
ہاتھ میں لیتا ہی جسدم وہ صنم شمشیر و تیر

۲۶۵ — ۹

اب خاک تو کیا ہی دل کو جلا جلا کر
کرتی ہو اتنی باتیں کیوں تم بنا بنا کر
یہ بھی کوئی ستم ہی یہ بھی کوئی کرم ہی
غیروں پہ لطف کرنا ہمکو دکھا دکھا کر
ایدہر تڑپتے کر دیتا ہوں جان میں اودر
اودہر وہ دیکھتا ہی آنکھیں چرا چرا کر
جلتا تہا سینہ میرا ای شمع تس پہ تونی
دونی لگائی آتش آنسو بہا بہا کر
جرات نی آفرینی جسکو جب اپنا گنوایا

عاشق کی گہر کی تمنی بنیاد کو ڈھایا
غیروں کو پاس اپنی ہر دم بٹھا بٹھا کر
ای بت نہ مجھکو ہرگز کوچہ سی اپنے اوٹھا
آیا ہوں یاں تلک میں ظالم خدا خدا کر
کوئی آشنا نہیں ہی ایسا کہ [illegible]
کہتی ہو تم یہ باتیں ہمکو سنا سنا کر
ایک ہی نگاہ کر کی سینہ سی لیگیا وہ
ہر چند دلکو رکھا ہمنی چھپا چھپا کر
ان چیرہ توں سی دل کو لگا لگا کر

۲۶۶ — ۷۶

جاتی ہی سیر بحاں چمن زار چھوڑ کر
تو اب کہیں نہ جائیو ای یار چھوڑ کر
تیری ہی آستانہ پہ اگر تری میں سجود
دیر و حرم کو کافر و دیندار چھوڑ کر
ڈھونڈی ہی ہمکو شیخ نہ تیر غیب تو ڈلا
جا رہنگی ہم سایہ دیوار چھوڑ کر
کیا جانیں تیرے عشق میں جرات کو کیا ہوا

پہر پہر کی اس گلی میں آتا ہوں [illegible]
بلبل کہیں نہ جائے گی گلزار چھوڑ کر
ای ہمصفیر وآہ تم آزاد ہو چلے
کنج قفس میں ہمکو گرفتار چھوڑ کر
یاں [illegible] دیا دل
[illegible] چھوڑ کر
پہر یا ہی کوہ و دشت میں گہر بار چھوڑ کر

۲۶۷ — ۶

نہیں قبل جوا سے رشک ملک ہے تیرے چہرے پر
اگرچہ اور ہی میں خوب رو پر حسن کا تیرے
[illegible] کی کب ہو کیفیت بیان ہم سے

نزاکت سے یہ عکس مردمک ہے تیرے چہرے پر
جہاں میں شور ہے ایسا نمک ہے تیرے چہرے پر
قیامت ہے ترا قد اور جھمک ہی تیرے چہرے پر

سواد خط سے کچھ بگڑا نہیں ہے حسن کا تیرے
اگر سچ پوچھو تو یہ خط نہیں رخ کے صفائی سے
یہ کیا آزار تھا تجھ کو کہ مدت سے ہوئی صحت

جو عالم تھا سو وہ ہی اب تلک ہی تیرے چہرے پر
یہ عکس زلف کے پیارے جھلک ہی تیری چہرے پر
پڑا ہے جرات نقابت آج تک ہے تیری چہرے پر

غزل

٢٨٨ — ٥

کیا جانیے کیا لائی فلک پیکر گل پر
جو تجھ میں چمک ہی سو کہاں اس میں ہے ہیہات

یہ وجہ نہیں رونق ہے شبنم سر گل پر
غالب ہی ستارا ہی ترا اختر گل پر

اوراق گل اڑتی ہوئی پھرتی ہین چمن میں
نہ گل ہی نہ بلبل ہی نہ ہی سنبل و سوسن

یہ لائی غضب باد خزان فتنہ گر گل
چڑھ آئی ہی کس طرح خزان لشکر گل پر

جرات سر رکھی سر پہ جو آیا ہی کلیجہ
اب دیکھی گلشن سو کیا افسر گل پر

٢٨٩ — ٩

جو ڈرتی ہی اوس آب عیار کی رو تا ہوں ہا
کہا سو کرہ آئی میں تنی وسعت اے یار
بہت نگرا ہی جو بات ہم و شیدا ہا
ہوا ہو شیشہ دل ٹکرے ٹکرے گرتی ہی شو

تو کچھ دل میں سمجھ کر بات وہ ہنستا ہی قہقہہ کر
اگر سچ پوچھی نہ دہان تنگ سے تیر انکہوں سے بہ کر
کیا اس نو حال لکھوا اپنی اوس سے کہہ کر
یکایک وہ گیا خاموش وہ دلدار رہ رہ کر

بھلا یا صبا کیون خستہ غنچہ وا کیا تو
جواب بر سر نہیں جاتی تو کچھ پڑا نہیں اوسکو
سنی ہی تیغہ کھینچ کر یہ خاطر میں تا
کہاں ہی دسترس یہ جو لگی ہاتھ وہ کہ ان منکو

رکھا تھا دست قدرت نی یہ کس طرح بنا کر
گئی وہ دن کہ بہلاتا تہا وہ منہ لگا کر
یوں ہی جا کے ہم ہی جفا و ہو بہ کر
یہ مشکل ہی کیون گرے غنچہ تر کاسی کہہ کر

تری فرقت میں کیون جرات نی ہی جان دی ظالم
مجھی آتا ہی رونا اوس کی جی نی پہ رہ کر

٢٩٠ — ٥

پھر تجھی بن جو آنسو دیدہ گریاں سے بہ کر
کی دور دوسی سے تیر کلیجہ اخر انکی تاریکی

اوٹھی ہیں اسلیے شعلے دل سوزاں سے رہ رہ کر
ہوا شرمندہ آخر ہیں تہ بانسی کہہ کہہ کر

گریباں چاک کیوں گل ہی گلے غنچے کو کیوں چپکا
بہی رونا ہی تو عالم نظر آتا ہی بہہ جاتی

ہنستا تہا کون گلشن میں لب خندان سے قہقہہ کر
غرض طوفان نوح آنسو میرا لاونگی بہہ بہہ کر

سحر منی نہ چھپا یا ہوا یہ حال جرات کا
بچا ہی تیا جو درد و غم شب ہجر اوس سے کہہ کر

٢٩١ — ١٢

پہرتی نظر جو آتی ہیں خوبان ادہر ادہر
نیند اب تمام شب نہیں آتی ہی یار بن
کیا جانیے ہنسی میں وہ دل لے گیا کدہر
وسواس مجھکو ہی نظر بد کا ہر زمان
کاش اوس دیکھا نہ ہوتا یہ راز عشق
تغیر رنگ روی چہرہ ہائی ہی آستین

آنکھیں تجھکو ڈھونڈتی ہیں جا بجا ادہر ادہر
رہتا ہوں گر دنوں ہی میں غلطاں ادہر ادہر
پہرتا ہوں اسکو ڈہونڈتا گریاں ادہر ادہر
مت بیچ پیار بہر تری قربان ادہر ادہر
پہرتا ہی اب چھپی وہ پنہان ادہر ادہر
ہی دوش پہ پڑا سو اداماں ادہر ادہر

کافر نگہ میں اپنی چپ و راست کر نظر
پیراب کشت اون ہوئی اپنی اور سدا
پوچھا جو میں نے دلکو تو بولا وہ ناز سے
کہتا مجھی پہ گذری ہی انکا غیر کے
شاید دری ہی خوبی تیری وہ طفل شوخ
جلوہ تجھی کس آئینہ رد کا نظر پڑا

بیجا کہی بہتیں ہیں مسلمان ادہر ادہر
ابر کرم کا برسی ہی باران ادہر ادہر
ہوگا کہیں پڑا ترا دل یاں ادہر ادہر
دن وصل کی نہ دیکھے تو جانان ادہر ادہر
دیکھی ہی تیغ کر کی وہ عریان ادہر ادہر
جرات جو دیکھتا ہی تو حیران ادہر ادہر

غزل

٢٩٢ — ٧

جسکو دل کی خبر ہی نہ دلکو جی کی خبر
وہ شکل دیکھتی ہی محو ہو گیا ایسا
کہ رہتا محو رہتا ہم ہی دنیی ہستی پہ

تری بغیر کسیکو نہیں کسیکی خبر
نہ اوسکو اپنی خبر ہی نہ آرسی کی خبر
نہ ہو ہمیں اگر ای زیست ہستی کی خبر

جو زندگی ہے تو منظور ہی تو ای ہمدم
ہزار رنگ سی کیوں بلبلیں ہیں اب گل
تبونکی گرچہ ہیں دلکا مری خدا حافظ

خدا کیواسطے لا دے کوئی اوس گل کی خبر
اونہیں ہی پہونچی ہی کیا تیر ملکی خبر
سنی ہی تیغ میں کس طرح وہاں کسی کی خبر

۲۹۳	بر گلی ہاتھ کیسی غزل اک ساعد سیمی	جو سیو یہی شاعرون گلستانی عزیزکی خبر	۱۲
بتاؤن ہمنفسا کیا مین گلستان کی خبر	قفس مین مجکو نہین ہی آشیان کی خبر	تری خیال مین دونون جہان ہم گذرے	نہ اوس جہان کی خبر ہی نہ اوس جہان کی خبر
مثال شمع کرین سوز دل بیان کیا خاک	زبان کہتی ہین لیکن نہین زبان کی خبر	خدا ہی جانی مری جان گل پہ کیا گذرے	نہ اوس مکین کی خبر ہی نہ اوس مکان کی خبر
ہوئی ہین ایسی بلا مین اسیر ہم کہ ہمین	نہ کچہہ زمین کی خبر ہی نہ آسمان کی خبر	بہت وہ مجکو ستاتا تو ہی پراہی یار	نہین ہی اوسکو مری نالہ و فغان کی خبر
ذرا گہر اونکی گر شرم کیا ستم ہی کہ یار	نہووی صاحب خانہ کو میہمان کی خبر	نہ لحت دلکو ہوکہ نہ گر خیال نہ کر	رکہی ہی قافلہ سالار کاروان کی خبر
کبہو تو جاکی نہ پوچہا مرغ دل کہ نہین	قفس سی بہیجی گم کردہ آشیان کی خبر	چمن کی کسکو خبر ہی نہ زبسکہ حیران ہون	نپوچہیہ مجہسی نوای ہم صفیران کی خبر
برنگ بلبل تصویر کیا کہون تجسی	نہ اپنی مجکو خبر ہی نہ گلستان کی خبر	[illegible] فراق مین جرأت نہ دی ہی دیا شوخ	نہ ز رحیفنا کی نوبی اوس جوان کی خبر

غزل

۲۹۴			۵
اوس ہے سی کیا کبہی ملاقات کہین اور	ذکر تو مو سہی رہ سو رات کہین اور	کیا بات کوئی اوس بت عیار کی ٹہیری	بولی ہی جو مجہسی تو اشارات کہین اور
اس ابر مین پاؤن نہین کہان خضر ندگو	رہتی ہی مدام آنبوہ برسات کہین اور	جس رنگ میری چشم سی بہہ دم رہا تو	اس شکل سی دیکھی نہین برسات کہین اور

۲۹۵	گہر اوسکو بلا اندر کیا ان نہ رہ جرأت	بولا کہ یہ بس کبہی مدارات کہین اور	۶
اوس بیوفا کی در پہ مین سر مار کر	جب اوٹہہ چلا تو گہر مین وہ بولا پکار کر	جب بیکتہ ایک جانہ سکا یہ تنگ آ کے	آخر کلی شرا یہ ہماری ہی ہار کر
صیاد کیا ہی لی لایا تہا دام مین	جو اپنی سیر سی چہوڑ دیا مجکو وار کر	جب دیکہون اوسکو تب ہی کہتا ہی عشق	دل کیا دیا ہی جان بہی اب نثار کر
رسوائی خلق تیری ہی خاطر تو ہوئی	اب تو تو میری ملنی سی ہت ننگ و عار کر	ای عندلیب ہو نہ تو دن کی فغان	ہی گوش گل اگر چہ بظاہر ہزار کر
برداشت اب نہین مجہی رنجش کی ہی میان	مجہسی نہ بی سبب خفگی بار بار کر	ای دل نہ کہینچ آہ تہا سوز دم بدم	کوئی گہڑی تو صبر بہی تو اختیار کر

۲۹۶	کہ اس زمین مین اور غزل ہیان مت اٹہا	جرأت تو اپنا شعر ہی کہتا شعار کر	۱۱
جب گہر کو وہ ملا کسی بیکس کو مار کر	کچہہ کہتی کہتی رنگ کی سب منہ پسار کر	اب پیار کیا تہا محبت مین دیکہیو	سب کچہہ بساط اپنی مین بیٹہا ہون ہار کر
لی گہر مجہی وہ ہونگا یا آپ آئیگا	ہون سخت بیقرار مین کچہہ تو قرار کر	وہ علین اقبال طبیعت آزردہ ہو گیا	صحبت مری فلک نی بگاڑی سنوار کر
جاتا ہون مین گلی سی تیری اب [illegible]	پلکون سی اسکو ان رکہی گا ہا	اک وہ نجات کہ سہ کہ جو مجہسی	یون اور مجہہ پہ جور دستم تو ہزار کر
اوس بدگمان کو تو بہی الفت کا ہو	رکہہ دیجیو اسکی اگر سر اتار کر	آئیگی یار کی جو خبر کوئی دم بہلا	اے جان بر لب آمدہ اور انتظار کر
ایک آہ سرد کہینچ کی رہ جاتی ہی	دل کو مسوس سینہ پہ ہاتہ اپنا مار کر	کہنا کسیکا یاد جب آتا ہی یہ ہمین	اتنا نہ بیچ بیچ کے مجکو تو پیار کر

۲۹۷	جرأت تمہی بغیر جگر اپنا تہام کر	رہ جاتی ہی جو بول ہی کوئی پکار کر	۹
رہا ہی ناوک مژگان پر دل تیر مودہ ہون	کہ رہتا ہی گل جس رنگ شاخ گل پر	ہوا آہ کی گرمی سی دنیا جہنم ہی	کہ برسی ہی نہایت ابر دریا بار گریہ کر
کہین تیری ہی لگی دو نظر مجکو نہ اپنی	خمنک عالمی مین بن کی ہیچ دینی	سبہی انجام نت پانی ہین دشمن	کبہی تو ایک بوسہ جارا منہ سی مٹہا کر
تقصیر مین ہم سینہ جو جیبی دی	نسیم صبح تو مت بو ہی گل ہمراہ لایا کر	ذرا تو جیب حسن مین بازائیگی تیری	نکل پہلو سی ای دل اس قدر مت شور و غوغا کر

ہوئی تھی جب کہ وہ شمشیر غیرت انگیز نکلی ق	گلی ہی اوسکی اوٹھنے نہ پایا تھا عشق کی [illegible]	دلی ہی ہاں کی ہاتہہ ابتک اوسکے آنکھوں میں [illegible]	سحر ہوتی ہی میری شمع اوسکی جگہ کی [illegible]
۲۹۸	نہ تاہر ہجتا ہی وہ نہ پیغام زبانی ہی	رکھو ان کسی شکل جرأت ہیں بن [illegible]	۷
رنگین یہ وحشت نویسی ہیں ای یار سنگ و خار مانند قیس و کوہکن اب کوہ و دشت میں مائل انہو جسکا وہ بت تو خط سے سنگدل	ہیں اب جہاں میں غیرت گلزار سنگ و خار غمخوار ہیں تو ہیں میری غمخوار سنگ و خار دین کیون نہ مجھہ دیوانہ کو آزار سنگ و خار	تیہر اگئی ہیں آنکھیں جھپکتی نہیں پلک یہ گل چمن کی اور یہ جام زمردی گو فرش گل ہو اور ہو بالین مخملی	تجھہ بن ہیں اپنی دیدہ بیدار سنگ و خار ہی تجھہ بغیر ای بت بیخوار سنگ و خار تو بر ہیں ہو نہ اپنی تو ہی یار سنگ و خار
۲۹۹	ابکو سہی جرأت دیوانہ کیونکر جائے	اوسکی تو پاؤں تیلی ہیں سر یار سنگ و خار	۷
دل تجھہ کو کوئی دم میں بلا ای ہی کچھہ اور سرگوشی یہ بیوجہ نہیں میری طرف سے غم کہا دے ہی دنیا کا ادہی کام نہیں ہر	یہ دیکھنا ہر بار کا دکھلائی ہی کچھہ اور شاید کہ رقیب اب اوسے سمجھا ای ہی کچھہ اور جو کوئی کہ عاشق ہو وہ غم کہا ای ہی کچھہ اور	کل درد کو صحبت سے نہ یہ حال تہا تا کل تک تو ہم ربط و تسلی کی تہین باتیں ہیں اور توقع یہ اوسی ہجوان [illegible]	دل آج مری پہلو میں دکھہ پای ہی کچھہ اور پر آج مری حق میں وہ فرما ای ہی کچھہ اور اور وہ ہاسی [illegible] خندہ کا جواب آئی ہی کچھہ اور
۳۰۰	جرأت غزل اور اسمیں باندہ زور کچھہ	مضمون بہلا دیکھیں تو اب لائی ہی کچھہ اور	۶
اب عشق تماشا مجھے دکھلائی ہی کچھہ اور کیا دیدۂ خونبار سے نسبت ہی کہ یہ ابر پیغام بر لایا ہی یہ اوسکی کنواہی	کہتا ہوں کچھہ اور منہ سے نکل جائی ہی کچھہ اور برسا ہی کچھہ اور یہ برسائی ہی کچھہ اور پوچھوں ان کو میں کچھہ اور مجھے بتلائی ہی کچھہ اور	ناصح کی حماقت کو ذرا دیکھیو یارو روز ازل ہی مجھی سے ہیس تو ہم کہ تہا [illegible] جرأت کی طبع [illegible] بہ نہیں جا	سمجھا ہوں میں کچھہ اور مجھے سمجھے ہی کچھہ اور کچھہ اور ہی بہتا ہی مجھے بہائی ہی کچھہ اور کہتا ہوں کچھہ منہ سے نکل ہی کچھہ اور
۳۰۱	غزل		۸
رونا نہیں ہو وہاں کی دیوار و در اندر بیمار غم کا تیرے ہی حال ہی جگر روتا ہوں درد دل سے گر میں تو پہر وہ اور ہاے جسکا وہ [illegible] منظور تہا مدا	سو داغ ہیں گئی ہیں یہاں دل جگر اندر اک جنبش مژہ ہی دو دو پہر اندر کہتا ہی جیتے تو میں ہو تم نظر اندر وہ فکر کر رہی تہی کچھہ اور [illegible] گھر اندر	بیٹھی نہیں ہو ہرگز نکلا نہ گھر سے باہر ہی دیکھتی میں یہ تو شکل صبا [illegible] کیا جانیں کیسی گذری ہی [illegible] ق کہو قافیہ بدلکر طرح غزل اب ایسی	[illegible] کیا کیا [illegible] بیٹھی ہیں [illegible] جرأت ہو جسکا شہرہ [illegible]
۳۰۲	غزل		۸
پھر کے [illegible] دیکھا [illegible] گر [illegible]	ہر دم ہی طپش ہی داغ کہن اندر بیٹھے ہیں ہم کلیجہ تھامے چمن کے اندر گویا ہی ہو نہ شام غربت اپنی وطن کی اندر	نہ گل میں باس ہی وہ نہ یاسمن اندر کیا ضعف لاغر [illegible] وحشت سے کیوں نہ [illegible]	جو بوجہ ہاگ کی [illegible] جیسا [illegible] باہر نکل [illegible]
۳۰۳	[illegible] شمع کو جر ہے	ہر دم تو زبان ہی [illegible] اندر	۷
[illegible] [illegible]	نام خدا ہو تم [illegible] کیا [illegible] کیا مبتلا ہوا یہ کسی [illegible]	اوس سبزہ رنگ [illegible] دنیا نہ سنگدل کو کوئی دل یہ [illegible]	نور وزر [illegible] سبز رنگ [illegible]

کیا کیا جو اوسکو شکوہ تیرا تہا ہر دل مرا
آغوش میں اوسکے خالی پلنگ پر
سہرے لیے رہا ہر پہٹ پیکان دل مرا
سرخی ہے جو نمود ہر اوس گنبد رنگ پر

۳۰۴
جرات دیا کسی نے تجہے یہ پیام کیا
سنتے ہی آگئی جو بشاشت ہر رنگ پر
۱۱

ہم اس طرح رہے یاران زندگانی سے دور
چمن دکہایا نہ صیاد نے کبہی ہمکو
خیال ہو گیا مجہے نہ ہو تو یہ آہ
قریب مرگ میں پہونچا خدا ہی شاہد ہے
ازل سے ہو یہ فلک آہ تفرقہ پرداز ق

غریب جون کوئی رہ جائے کاروان سے دور
رکہا قفس کو بہی دیوار گلستان سے دور
یہ وہم رکہیو میان اپنے گمان سے دور
رکہا فلک نے [illegible] تبا نسے دور
رہوں نہ کیونکہ میں اوس اپنی دستان سے دور

بسان بلبل و راز چمن فقا دہا ہون تو
کہین ہین ناتوان کو شکر سے ہی سایہ
عجیب ہر کچہ یہ جہین حسن کی ہر کیفیت
ذرا تو بیٹہیو نزدیک گر کہون اوس سے
تہا دہر عاشق و معشوق کو جو ایک جگہ

ٹپ گئے ترپ ہی ہین ہم بزم گل زمانے سے دور
خدا رکہے ہین اس شخص کو مکان سے دور
رکہی بہار کو تیری خدا خزان سے دور
تو کس لیے ہے وہ کہتا ہر چل یہان سے دور
یقین کہیو تم ہی یہ آسمان سے دور

۳۰۵
کبہی اگر تو نہیں قافیہ نہیں او غزل
تو کچہ نہیں ہے یہ جرات تری زبان سے دور
۱۲

تہا یا ضعف نے یون ہمکو کاروان سے دور
گئے نہ پاس چمن کے تو اشک خون بہتے
جلا ہی دیگا ابہی مرغ دلکو سوز فراق ق
کہیو خانہ گئی مین جیب سے مین ہاں
جو پاس پاس چمن کو دکہاتے ہی بہار
رکہا ہے قسمت فغان نو مرغ فلک قایم

مریض جون رہی یاران زندگانی سے دور
نیا یا بہنے ہی ایک باغ گلستان سے دور
الہی رکہیو یہ برق اوسکی آشیانے سے دور
ملا جو گہر ہی تو اوس پاس کے مکان سے دور
وہ بہو بچی برگ گل اب مرض خزان سے دور
کہ دلکو ہاتہ میں ہین تہاموں سنبہالنے سے دور

خبر ہین ہین کیا رکہیو یہ گمان سے دور
بر رنگ گل کرے شکر جو بیکر عشاق ق
خدا نخواستہ گر آہ تنگ کرون تو ابہی
خیال باندہ ہو کیا کیا وہ بزم خوبان
[illegible] نا طاقتی [illegible]
[illegible] جرات [illegible]

کسیکے پاس رہے جا کر تم جو یہان سے دور
نہیں ہو یاد یہ کچہ تیغ کل جہان سے دور
سنا آہ مری ہو تجہا جہان سے دور
جو بیٹہا ہون میں اس طرح بے گمان سے دور
بر رنگ نقش قدم کوچہ تہا نسے دور
رہی یہ آگ الہی مری زبان سے دور

۳۰۶
غزل
۱۱

گلشن مین جو صف باندہے کہڑے ہین میان لگاکر
منصور کس کس کا تجہی تن ہو قاتل
کہ دیکہیو داغون کو عجب سیر دکہائی
جا ہی کہان یا [illegible]
مستو کہ محفل مین [illegible]

ہر گل سے ہو [illegible] کان لگاکر
دیکہی ہر جو شمشیر کو تو سان لگاکر
سینہ یہ ہر زخم نے گلستان لگاکر
ایک تیر جگر [illegible] لگاکر
اٹہو اودیگا [illegible] طوفان لگاکر

ہر بار جو کہتی ہو کسیکا ہر تجہی دہیان
گر وعدہ یہ کل کر ہی ہم تجہے آتا
کیا مفت مین [illegible] ہوا کیا تو
[illegible] مین [illegible] ہو گیا
سینہ سے مرے تو کبہی سینہ کو لگا جان

کرنی خفگی تمکو ہر [illegible] لگاکر
تو ہاتہ سے جا [illegible] لگاکر
اوس شوخ سے [illegible] لگاکر
[illegible] گریبان لگاکر
[illegible] لگاکر

۳۰۷
کیا جانیے [illegible] کہان جا کر [illegible]
[illegible] لگاکر

ہم اوٹہین [illegible] تیر
[illegible]
معلوم [illegible] پیدا [illegible]
[illegible] طلب [illegible]

[illegible] تیر
[illegible] تیر
[illegible]
[illegible]

کو [illegible] شہر
اسیا [illegible] رفاقت کا [illegible]
[illegible] سلیمانی
[illegible] رسول [illegible]

[illegible] تیر
[illegible]
[illegible] تیر
[illegible] تیر

٣٠٨	جرأت اب اور ہی کہہ [illegible]	خامہ کیا یو نہین تنومند جو ڑ ری تہیر	٩
انسکا گلرنگ ذرا رنگ نچہوڑ ری تہیر سج فرہاد سے کہسار پہ حیرت ہون کیا سوا اس بت کو یہی یاد کہ سنگ ہو جو بج مارو نخل ہے لازم مری اک تربت پر	رشک صد لعل کہی سیکڑون سنگ ہو تہیر پاؤن تیرے زمین سر رنگین جوڑ ری تہیر تب ہوا جائین گے ارادہ ہون گہونٹ ری تہیر شاید یا کروہ کبھی دو تین چہوڑ ری تہیر	اوس پری رو نہ لگا سنگ جفا سے فرہاد دیکھیو سنگدلی شیخ مین عشاق کو دیکھ دلمین اوس بت کی ہوا ہونگا اثر فلک کو توڑ اب خطاب اوس نے دیا ہے مجھکو تہیر ہوا	تیر ہو دیوانہ تو ڈیا کہا مین جیا تو ڑ ری تہیر بو لو نہ تہی نہین کیا مین یہ لگو ری تہیر ہر بو کب کہا ئی گہر گننی ہے کوہستان تہیر مین نے درخت مین کئی تیر جو ہیو ری تہیر
٣٠٩	جرأت اب کبھی نیا اک محل ریختہ اور	تا پہ سب جا تہین خوبان سے ہی جوڑ ری تہیر	٩
ہمنے چہاتی پہ لگا کو کہو ہوڑ ری تہیر دوستو ہین تجھو شیرین کا جو دیکھی تصویر نگہ یار ہو سینہ کو مری کیونکہ نہ یار آنکھین تہہرا ئین مری دیکھ پر لیتا پیام	وہ نہ ہو ڑ دو کلیجہ کے بین ہوڑ ری تہیر تیری تصویر سی پھر منہ کو نہ موڑ ری تہیر یہ وہ ناوک ہے کہ بس چہیدی ہی توڑ ری تہیر کیونکہ وہ سنگدل اور پہنے کہو ڑ ری تہیر	دل کا مل ذرا لتا گیا کل کو طرح ہی یارو دیکھ ہکی اوسکا کلیجہ سے لگی ہی ظالم سنگ بر سینہ ہون کسنا یہ کیا کر یاد مین نے جانا وہ یہی اور مرگ ہی [illegible]	پنجہ عشق جو جا ہے تو مروڑ ری تہیر ہمد م چہاتی پہ رکھ دو مری تو ڑ ری تہیر چہوڑ ین چہوڑ ین بچپنہ کو [illegible] تہیر جا مرگل اوسکی جیب کا جا بیگا تو ڑ ری تہیر
٣١٠	اب تو اوس کوچہ مین حال ہے جرأت [illegible]	شوکرین کہاتی ہین جون پاؤن کی رو ڑ ری [illegible]	٩
قصد جانیکا نہ ملک دلسے تو ایجان [illegible] میری لگ چلنے سی یون بولا وہ بزم عدو [illegible] اوسکی ملنے سی کہو ہر شیخ ناصح مجھکو [illegible] سانس لے سکتے نہین ایسی [illegible]	سن مہر سے اس آباد یکو مت ویرا نکر آدمی ہر بات کرتے ہین میان پہچانکر ایک با با سے جیسے سارے جہانکو چہانکر کچھ تو اے ظالم ہماری دردکا درمان کر	خاک کر ملکو کیا ہے تو نے شکل کرد باد وحشتو نسے میری ہر ہم ہو نہ یون کہنے لگا کہول کر آغوش حسرت رہ گیا کہلتے [illegible] اب چمن مین کون ہے فریاد بلبل سنکے داد	اے فلک پھر پہر کی تو اوس گھر جو کر [illegible] اس دلیوانہ کو ہی یارب تو کہین انسان کر خواب مین جو لگ گیا تہا وہ گلا سنکر باغبان ہم شبن جان اوسکو [illegible]
٣١١	اس زمین مین جا ہیے جرأت غزل [illegible]	نوک قائل ہون ترے استاد تجھکو جانکر	٩
جیکو چھو رہے مین شہ پر دے پتا تان کر تحفہ دریا دہن مین کچھ لگا کہنے تو وہ دیکھ کچھ ہو شہر نسے [illegible] جوش حیرت سے نہین اب [illegible]	گھر جو یاد آیا کیکا اپنے گھر مین آن کر بولا کس شیرین زبانی سے کہ سن اے جان کر ہنس کیا جانین یہ مانا کسکا کہنا مانکر بس چال یار اپنا ہی نہ تو حیران کر	یہ کسی پردہ نشین کا کیا پیام آیا کہ آہ دیکھ پیغام اب کوئی دم مت سہ کر مجھ پاس ہون تصور مین جو میں اک شمع جھلک تو [illegible] اب یہ حالت ہے کہ ہے تیری یہی پہلی آشنا	منہ پہ ہم پریوں نے مین مرنا تھا نکر اتنا تو پیغام مر تو اب ہی احسان کر گہر گہر ایسے دل مین کر جاتا ہے کوئی آنکہ میر تصویر تو کو نہ دے سو دریں پہچانکر
٣١٢	مشکل عشق اپنی جرأت پر کہی ہو سہر خدا	جلد مشکل اوسکی یا مشکل کشا آسان کر	١٤
ہنسو نشتر سے ہی جلیش اپنی جان پر ہو رہین دو سیم سے ہم مرگ ہی خیال تیغ بے ذوق ہے نالہ ہی قتل پر [illegible] ہم درد ہم بہت جان و جگر پر مری [illegible]	اک آہ کر تو آبلے پھوٹ گئے زبان پر اسم ہی کی اوس آستان پر کا ہو زمین پر ہر کہو آسمان پر کہنا نہ ہو نوکسی کار دان پر	یارب تو خیر کیجیو پھر ہے باغبان پہلے زمین جو تیغ مین تھا سوا اوسکو آہ اے دل خدا کو [illegible] کچھ ضبط کہتے ہو وقت تیغ یہ جیتا ہے آپ سے ہو	کرتا ہے کیون نگاہ مری آشیان پر اوڑ دے پہر یہ مین جو اب زمان پر آفت کی کہنے علا نیہ سارے جہان پر مرتا ہون مین تو جان تمہارے [illegible]

قاتل خنجر کو واسطے شمشیر جلد کھینچ | بارگراں یہ سر ہی تن ناتوان پر
وقت اذان ہی کلمہ حق سنج وقت سر | گر دو چیر تو ہاتھ دہکتہ جلا ہو کلاں پر

پہر پہر کے دل ف زخم ہے نمایاں پر | بس خوب ہے جھکے ترے اس آستان پر
گھبرا دیے تمہارے خفا ہو ابکہ آپ | بیٹھو تو میرے پاس ہی اتنا ہو مہربان پر

جانا کہیں ہو اور بہی تقصیر ہو معاف | جو دل میں ہے تمہارے سو اپنے زبان پر
کیا جانیں کیوں کے کہو میں جرأت ہے کیا مجال | کل وان ہجوم خلق تہا لاکہ [illegible]

غزل

٣١٣ — ١١

جوش گریہ سے جو خصت یار آئی نظر | ابر جوشان کا نمہ جیسو کنار آئی نظر
رنگ گلزار جہان گر چشم یار آئی نظر | مین پہر دل کو کہان جیکہ یار آئی نظر

اپنا جب کوئی تصور مین گذار آئی نظر | حسرت دیکہ مین اور حسرت دیار آئی نظر
بو مین کس نعمت گلزار کا زخمی کہ مری | ہر بن مو سے گل زخم ہزار آئی نظر

ہو جبا جنبش لب کا سہ یار الوا | مشک کہان ہیہ کہ سان بوس کنار آئی نظر
ہم دل فروختہ ان جسو بہر شنک مین آہ | نہ جہان بیک مہ لکا ہو گذار آئی نظر

سر بلندی دی مضمون چرخ ہو کیا [illegible] | کہ کہ روش مثہ غور لیل نہار آئی نظر
جیکہ بہر روز گلشن وعدہ سے گہر ان | کہین نہ ہر دن ہمین ہجر و شعار آئی نظر

ہو بہ بہنگام شگفتہ سبب دریا و باغ | بہر شعشع حسین کہ بس شعلہ بہار آئی نظر
دیار سو نغمہ سرا ہی مین مرغان چمن | شاخ در شاخ عجائب گل و بار آئی نظر

موج دریا اور لنگر کیا کو جیا میں دکہلا ہی | اور ادہر رقص کنان دبہار آئی نظر
ہو دہ اطراف سی گلگشت گہ آئی | کوند بجلی کی ہوا اور تری بہار آئی نظر

ایک طرف سرو خم میان [illegible] | ایک طرف ابر سیہ کاران قطار آئی نظر
گردش جام ہی جیون گردش چشم بتان | ہاتہ مین مطرب سی خوش کتار آئی نظر

اب پیا سے [illegible] | گلشن زیست کو تب جلوہ بہار آئی نظر
عاشقانہ غزل اب [illegible] | [illegible] یار دلکو یار آئی نظر

غزل

٣١٤ — ٨

خوش جتائی یہ ہم [illegible] | جاتی ہر جیون دو جانان کہیا آئی نظر
[illegible] | آہ تو یاد کرو [illegible] آئی نظر

با [illegible] جو چشم [illegible] | [illegible] سو نہ [illegible] آئی نظر
[illegible] کا دم [illegible] | [illegible] کا بہی جہپا نہ گذار آئی نظر

[illegible] کو [illegible] | [illegible] آئی نظر
[illegible] سودا کا [illegible] | [illegible] آئی نظر

[illegible] | [illegible] آئی نظر
[illegible] غم [illegible] | [illegible] یار آئی نظر

غزل

٣١٥ — ١٣

[illegible] آئی نظر | [illegible] آئی نظر
[illegible] آئی نظر | [illegible] آئی نظر

[illegible] | [illegible] نظر
[illegible] | [illegible] آئی نظر

[illegible] | [illegible] نظر
[illegible] | [illegible] نظر

[illegible] | [illegible] نظر
[illegible] | سیلاب [illegible] نظر

[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible] آئی نظر

غزل

٣١٦ — ١٥

شوخی سے جب یہ پیش نظر آئی ہے نظر / کیا حال دل کا دیدۂ تر آئی ہے نظر
در پردہ تیر سا تھا جو پلک دل میں غیب / سو اسکا اب جہاں سے سفر آئی ہے نظر
بیخود کیا ہے تو نے تو عشق سے جیسے / غش میں مرا وہ دود جگر آئی ہے نظر
آنسو ہر ایک غیرت طوفان نوح ہے / اب جوش پر جو دیدۂ تر آئی ہے نظر
آتش میں جا رہی ہے جو دل افروختہ ترا / آتش زدہ ہر ایک شجر آئی ہے نظر
کیونکر نہ جائیں بزم بتاں میں کہ واں ہمیں / قدرت خدا کی پیش نظر آئی ہے نظر
معدوم ہے بصورت عنقا و ارد صبر / ہر سو جہاں میں فتنہ بشر آئی ہے نظر
یہ چشم غور تو آکے جہان میں / جو عیب تھا سو اب وہ ہنر آئی ہے نظر
اس دہر میں خدا شہر خاک کو تباہ / ہر دم جہاں کا طور دگر آئی ہے نظر

شب خواب میں جو یار کا در آئی ہے نظر / کھلتی ہے آنکھ موت کا گھر آئی ہے نظر
جیوں برگ گل پروئے کو نوک خار پر / یوں اب جگر پہ لخت جگر آئی ہے نظر
وحشی کی اپنے پوچھیے نہ کچھ سرگذشت تو / اب کوبکو وہ خاک بسر آئی ہے نظر
پھیکا لگے ہے حسن بتاں یوں حضور یار / جوں روبرو شمس قمر آئی ہے نظر
کیا جانیں کیا اسیر دن پہ گذری کہ تا قفس / خالی ہیں اور تو وہ پر آئی ہے نظر
یعنی کہ رشک سد بری دوش پہ ق / چشمک زنان ہر ایک بشر آئی ہے نظر
اپنا ہی سر کہتے ہیں باہم عجب غنا / سرگشتہ اب چہ رسی بسر آئی ہے نظر
کی ذرے ذرے خاک نے حیوانی بخیب کی / پائی ہے ہر ایک صاحب نظر آئی ہے نظر
جرات غرض یہ مصرعہ تو ہے حسب حال / رنگ زمانہ نوع دگر آئی ہے نظر

ردیف الراء ہندی

٣١٧ — ٩

سب چلے تیری استاں کو چھوڑ / بد زبان اب تو ہم زبان کو چھوڑ
باغ سے وہ چلا تو مرغ چمن / سب چلے ساتھ گلستان کو چھوڑ
وقت سبقت کی آہ جاتی ہے / جان بھی جسم ناتوان کو چھوڑ
یہ مرا حال ہے کہ وہ مت آل / ق اٹھ گیا دم کے مہمان کو چھوڑ
مت اٹھا یار تیرے کوچے میں / آن بیٹھا ہوں دو جہان کو چھوڑ
ہمنشیں کہہ تمام قصۂ عشق / آج کل پر نہ داستان کو چھوڑ
صحبت راست کب ہے کج سے برار / تیر آخر چلا کمان کو چھوڑ
جسطرح پیر ملق پر خنجر / دے ہے کوئی مرغ نیم جان کو چھوڑ
گر جوانی یہ رحم جرات کے / بس غم عشق اس جوان کو چھوڑ

ردیف الزا

٣١٨ — ٩

گذشت تا کسی صور سے ہے ہر ذوان / پھرون ہو اتنے لیے ہیں کہاں کہاں
گلی میں قدم ہے جہاں ہے فصل بہار / نظر آتا ہے واں موسم خزاں
سنا جو کرتا تھا ہر شب فسانہ شادی / وہ کان سنتے ہیں اب غم کی داستان
لگی جو آتش ہجر چھپایا ہے سر سے / اب اپنے سینہ سے لگتے ہیں ہر زبان
پیام اب وہ نہیں بھیجتا زبانی بھی / کہ جسکی لیتے تھے منہ چوم ہم زبان
خوشی سے مرغ دل اپنا تھا جو کہ نغمہ سرا / کرے ہے اب قفس تن میں وہ فغان
چشم جسکو میسر تھی بحر حسن کی دید / سرشک مرغ اوس سے ہے رواں
پیام بر ہمیں دیتے تھے جو کہ مژدہ وصل / وہ آکے کرتے ہیں اب اور کچھ بیان
فراق میں کسی پردہ نشین کی اے جرات / جگر پہ لگتی ہیں سو زخم جسم بیتان

٣١٩ — ١١

گذر سکے کیونکہ بھلا یاد ان وہ رنج و راز / جسکو تیرے ہے جنبش سے دور دراز
کیوں نہ سوجائے اوس شکل پہ پیر / دیکھ کر جسکو کرے دست ہوس کوتاہ دراز
دیکھو کیا ہے یہ خدا جانے تصور سے کیا / ہاتھ کرتا ہے جو ہر دم دل مجبور دراز
ہر چہ جان جنکی تصور میں کھینچی کی / تیر مژگان ہیں وہ کافر بیت منقور دراز
صبح محشر ہے کہ اونکی جو سحر ہوتی تو ہو / ہے نہ وقعت کی قیامت شب دیجور دراز
دم میں سو بار تیرے مصطفی جاتا ہے سو / اب کئی پاؤں پڑا ہے طرف گور دراز
کیوں فلک وصل کی شب کو ترے کرتا ہے / اور شب تیرہ ہجران ہوئی یہ نور دراز
زندگی میں تو دل آرام سے بیٹھا نہ مگر / چین سے اب ہے تنہا وہ مغفور دراز

اختیار آنکهه اٹهانے کا جسکو ہو نو لا
کر سکے کیونکہ زبان بہی کو مجبور درا
کیونکہ عاقل تمہین ہم ناصح مشفق سمجہین
سارے عالم مین ہے قصہ آپکا مشہور سا

ملتے جرات سے اگر پاس ہے بدنامی کا
نہین تو بات یہ پہنچ جائیگی یہ دور درا

ردیف السین

۳۲۰ — ۸

کچہہ بہی نکلے نہ دل زار کے ای یار ہوس
اور رہا تہا ہی بازار تبان سے کیا ہی
دیکہہ ملجا کسی گلشن مین و گرنہ دلکی
آہ جیسے ہم نزع کوئی دم کوئی آن

جو کوئی جی مین ہی جلا لیکہ یہ بیمار ہوس
ہان مگر آئی خریدین مین خریدار ہوس
ہم لگا لینگے کسی دن سر بازار ہوس
دم ٹہر جو کہ رہی ہی کوئی بیمار ہوس

کہتی ہی کشمکش دام سے مرغان اسیر
کاش پوچہو وہ دم قتل تو کہیو سر پر
جان بلب ہون مجہے مخمل سے نہ اپنی تو نکال
کہہ غزل اور یہ تغیر قوافی جرات

کہینچ لاتی ہی ہمین جانب گلزار ہوس
ایک بوسے کے کہی ہی یہ گنہگار ہوس
اے دیان سے کوئی دم رہنے کی ہی یار ہوس
پر ردیف اوسکی ہی کیہو تو یہ تکرار ہوس

غزل

۳۲۱ — ۹

اب نکال اپنی کچہہ ای گردش افلاک ہوس
مست ہی اوسکو اگر پاتے بیٹہا ہے چمن
قتل عشاق ہی کب جرم محبت یہ روا
رکہہ قدم آنکی تربت پہ مری بعد خدا

ہو نگی جب خاک تو پہر نکلی گی کیا خاک ہوس
نکلی کیا دلکی یہ زیر شجر تاک ہوس
در خدا سے یہ نکلی ہی تب بیباک ہوس
بعد مردن تو یہ نکلی ہی تب سفاک ہوس

محبت یار سے ہی عیش سے وہ دن ہی گئے
آشیانہ کو مری پہونک دے اب نکہت گل
کر نگاہین طرف دامن زین آدمی کہا
حق تو یہ ہی کہ میان تیری قد ہوس کے

اب جو نکلے ہی عبث ای دل غمناک ہوس
یہی رکہتا ہی تیلی خس و خاشاک ہوس
اب بہی کچہہ باقی رہی اوس صد چاک ہوس
خاک ہو جائے یہ کہتی ہی سر خاک ہوس

۳۲۲ — ۵

ملنے جو باتنی جرات کہ ہی ارشاد حضور
عشق کی کیا کرتے نہین جب ادراک ہوس

غم بیان کو جو بیٹہون کسی غمخوار کے پاس
بین الم مین ہون اور آزار دینے کا ظالم

بیقراری ہی کہتی ہی کہ چل یار کے پاس
آہ رکہتی نہین بیمار کو بیمار کے پاس

منہہ نہ دکہلاو ادمر اچہلی رہو جانی
دور کر بات لگے لوگ سمجہانی آنکو

آپ حبیب حبیب کہ نہین جاتی ہین اغیار کے پاس
اب جو گہر ہمکو ملا خانہ دلدار کے پاس

ہم اسیران محبت کو چمن سے پہر کیا
جانین یا دین جو نہ اپنی گل بیمار کے پاس

ردیف الشین

۳۲۳ — ۷

لگ اوٹہی یون اس سوز سے جگر کو آتش
آتسی آپ جلایون دل ویران میرا
دیکہو ہی اب طرف منہ لگہہ کہ اس یار

جیسے اک گہر سے لگی دوسرے گہر کو آتش
عود بخود جیسے کہ لگ اوٹہے ہی پتہر کو آتش
جی دہڑکتا ہی نہ لگ جائے کہیں تم کو آتش

آپ و آتش ہی ہم جمع تعجب ہی مجہے
آنکہہ لگتی ہی سا جسم و جگر ہو گیا
جل بجہا ملک تن اس غم سے کو نہ گہر جا

شمع سان کیونکہ لگی دیدۂ تر کو آتش
یا انہی لگی پاس آہ سحر کو آتش
حیف صد حیف لگی سارے نگر کو آتش

۳۲۴ — ۷

آہ جب کہینچے ہی جرات تو یہ کہتی ہین لوگ
نہ خبر کو لگی ہی یہ کہ سر کو آتش

ہم رشک و سوز جگر سے ہے دل گئے تاب و لگی تا آتش
تو وہ پہر پوستش ہی جسکی خاطر ہزاردن لکہہ لکہہ کر نقش جنکا
دیکہون گر وہ رخ آتشناک تو یہ ہی صورت ساہو جیسے عرق
سمجہہ کے آگ کہیل کیا غضب ہی ہمارے اوٹہے کو بعد مردن

طلائی زر گر ہو جیسے داخل گئے تا آب و لگے تا آتش
بہاتے ہین اور جلاتے ہی حاصل گئے تا آب و لگے تا آتش
کہی ہی گر بنا قصہ حاصل گئے تا آب و لگے تا آتش
سپرد کرتا ہی اب وہ قاتل گئے تا آب و لگے تا آتش

گرین ہین کتنے پرستش نار کتنے پوجین ہین آب دریا
تیرا ہی جلوہ ہے شمع محفل گہے آب و گہے آتش

او نہین سے کیا خوف آب و آتش جو صورت روح ہین سکر و
کہ بادیتی ہی جیسے مل ل گہے آب و گہے آتش

غزل دم گریہ و فغان کہہ اک ادر یہ چاہیے کہ جرات
ردیف اوسکی ہی ہو یہ شکل گہے آب و گہے آتش

غزل

۳۲۵ — ۷

یہ سرد و گرم زمانہ ہی دل گہے آب و گہے آتش
کہ خشت سازنے کی جیسے ہو گل گہے آب و گہے آتش

یہ تمکل باران و برق ہر لحظہ گریہ و آہ کی بدولت
رہے ہے مشغول میرا مائل گہے آب و گہے آتش

گذار جب جا پہ چشم گریان ہو آہ ہم سے جلے بلونکا
دو چار رو ہان ہون سب اہل محفل گہے آب و گہے آتش

بہائے دریا جلائے صحرا ترے دیوانے نے اے پریرو
مسافرون کی ہی راتبو منزل گہے آب و گہے آتش

یہ سوزش عشق جان گداز اب ہوا ہی یہ رنگ آہ اونکا
کہ جون گل شمع ہوے شامل گہے آب و گہے آتش

خیال ہین اوس گہر سے دندان و لعل لب کے جو سو گئی شب
تو خواب ہین ہم ہوئے مقابل گہے آب و گہے آتش

یہ کچہہ ہی دل سے سواد الفت کہ ہنس م خشک جیسے جرات
برائے انگشت ہوے داخل گہے آب و گہے آتش

ردیف الغین

۳۲۶ — ۱۲

بلبل کہو نہ کیون کہ چمن میں کہے ہاے باغ
اوس کی بہی ہین انجمن خاشاک جا بجا باغ

ہو کر برنگ سبزہ بیگانہ پایمال
ایسی بری گہڑی سے کہ آتش ہے باغ

ہم گریہ ناک ہر گہی اک آہ کہینچ کر
اس آنکہہ سے نیند آب ہوا ہے باغ

داغون کی ہے سبب ہمر سینہ ای ہاے باغ
گر گل نہو شگفتہ تو کیا ہو نفاق باغ

وہ گل ترکی ہے بہلا جاؤن میں کہان
بلبل کا جی کہین ہے لگی ہے ہوائے باغ

ہے عشق سے دیدہ خونبار یہ مرا
دیوار و در قفس کا ہی کر دکہا ہے باغ

آجا کہ گر چمن میں ہو تو فرق وا ہے باغ
رونے سے میں یہ بہتر بہولا سا ہے باغ

ہر گل کی جیب چاک ہے بلبل نوحہ گر
تا مہر سر کسو کم نہین عشرت سرائے باغ

مایل تر ہے گلی کا ہون مشتاق ہون ترا
زنبیلا گل گلون سو مبتلا ہے باغ

بیرو صبا یار تختہ لالہ کو مت سمجہ
دیکہے تجہے تو سینہ گل ہونہ کیا باغ

مین کیا کرون جو ہوا ہون گل اعو بکی
ای ہمصفیر مجہسے نگہہ یار ہراہے باغ

یون عشق سے ہے دل دیوانہ داغدار
صحرا میں جا کے جون کو دی جرات نیا باغ

ردیف الفا

۳۲۷ — ۱۱

گمانی ہے نہ بیجا و گمان اور طرف
کہ دل اپنا نہین ہے یہان اور طرف

نہ گیا کہ اس اللہ عاشق ہی جسکے یار سے
دل کسی اور طرف جا ہے جان اور طرف

ہر سخن بات کیکی تو دکہا مت انکہین
دل کہ ہین ہے سیا گرچہ ہین کان اور طرف

بات کیسی کا ملال ابہ لب اپنا کہ بس آہ
ہو کہو سے نہین کہے ہے زبان اور طرف

ہرن ناوک نگہ سو تو ہین ہم صید نرتو
جسکو جاتا ہی وہ تیر و کمان اور طرف

یان تلک بزم میں تک رہتی ہین اسکو مشتاق
کہ وہ منہ پہیر کے بیٹہی ہی ندان اور طرف

شب مرنا کہ سو ہمسایہ ہے تو نہین تنگ
کہ سحر ہو منہ تیرے ہین مکان اور طرف

ہے جانب کو جو انکلی ہے وہ شہ سوار
تو ہین پہیرا ہم تو سن کی عنان اور طرف

سیر ان تہ کو لیلی طرف مجنون تو
کہین جا کہ نہ رہتا ہے تو ان اور طرف

مت کہو کسو سے اگر سے گر تلک جا کر
آپ کے نقش قدم کہین نشان اور طرف

گر سنو بات نہ جرات تیری تو کیا معاف
کیا کرون نہین کہ جا جا ہے تمہیں ان اور طرف

۳۲

۳۲۸	ردیف القاف		۶
ہے یہ گل کی اور اس کے آب میں فرق	جیسے پانی میں اور گلاب میں فرق	لب خوباں کہاں و لعل کہاں	ہے بہت خمریت اور شراب میں فرق
لا کہ گالی کو ہے کم ہمت دے	میں گنوں کیونکر نہو حساب میں فرق	زاہد از بہر تو پڑھا میں عشق	ہے ہی اور تری کتاب میں فرق
او شراب گزک تو کرتا ہے	کچھ تو کردوں میں اور کباب میں فرق	آنکھ جیسے کھلی نہ دیکھا کچھ	زندگانی میں اور حباب میں فرق
کچھ نہیں کرتے تم جو شعلہ میں	ق اور اوس رخ پر نقاب میں فرق	ہے زمین آسمان کا یا رو	ذرہ میں اور آفتاب میں فرق
۳۲۹	کیونکہ جرات ہو شیخ تعجب کہ ہے	پیری اور عالم شباب میں فرق	۷
قیس اور فرہاد بھی تو تھا ہی بیمار عشق	پر الٰہی مجھکو یہ کیسا دیا آزار عشق	سر بسر ہی گرچہ ہے اندام کی پیرا جگل	آہ و نالہ سے ہمارے گرم ہے بازار عشق
شوق گل بلبل کو دینا سر گا [illegible]	ہے ہی روز ازل سے آخر [illegible] کار عشق	تن سے میرے سر اتر جائے تو ہو جاؤں سبک	اب اٹھا سکتا نہیں ہوں اپنے سر پر بار عشق
اور گیا ہے رنگ و گل اور [illegible] ہیں خشک	تیرے چہرہ سے نمایاں ہے [illegible] آثار عشق	چشم تر تیری کہو دیتی ہے درد دل ترا	کیا ہوا منہ سے جو تو کرتا نہیں اقرار عشق
	ہے کیا حاصل چھپانے میں ہے یہ آفت روی	کیوں نہیں کرتا ہے جرات منہ سے اظہار عشق	
۳۳۰	ردیف الکاف		۹
موے جعد صنم آتی ہیں نظر لاکھوں ایک	کیا پریشاں ہیں باہم پیشہ لاکھوں ایک	زلف و رخ کا تیرے ہے عالم دو عالم دیکھا	حق ہے یکتا ہی میں وعالم سے ہم لاکھوں ایک
گر تیرے خاک نہیں ہے جا آفت تو بھلا	سو کیوں زیر زمیں رکھتی ہیں گھر لاکھوں ایک	گرچہ ہے صورت انساں میں فرق صورت	نخل وحدت کا گر ہیں یہ ثمر لاکھوں ایک
شیشہ دل کو وہ لاکھوں کرے ٹکڑے تو بھی	لاکھوں جا جلوہ نما ہے وہی پر لاکھوں ایک	روز و شب گرچہ کیا کرتی ہیں آہ و نالے	دل میں کرتی نہیں اپنے اثر لاکھوں ایک
صدف چشم میں ہیں وہ پر از خون و سرشک	رنگ حسن میں کہ نہیں لعل و گہر لاکھوں ایک	نہ ہے نرم دلی لطف رفاقت کا دیکھا	یعنی دیں ہیں جو بارش میں ثمر لاکھوں ایک
۳۳۱	کہہ غزل اور کوئی [illegible] کر اس میں جرات	فرد تا کہہ سکیں اہل ہنر لاکھوں ایک	۷
جاتی ہیں تجھ ای رشک قمر لاکھوں ایک	کیوں شب اختر نہ ہوں کر نکلیں نظر لاکھوں ایک	کوئی بے درد وہ جا ہے کہ نہیں پاتی آہ	قطرہ آب جہاں تشنہ جگر لاکھوں ایک
دیکھو ملک عدم کا ہے یہ سیدھا رستہ	راہ لیتی ہیں ہنگام سفر لاکھوں ایک	لشکر حسن سے جان پر جگر و دل ہوویں کیا	ناموافق ہیں ادھر اور ادھر لاکھوں ایک
ایک عالم کو کیا حسن نے اسکے کشتہ	باندھ کر رستی ہیں خیال اوسکے پر لاکھوں ایک	آہ کیا جانے وہ تنہا کرے ستمگر صیاد	کل اڑا تا تھا کہ ایاغ میں پر لاکھوں ایک
۳۳۲	میں بھی جرات ہوں گدا [illegible]	گو کہ ہوں قبلہ یہ ہوں باندھے کمر لاکھوں ایک	۱۱
نہ سرکو [illegible] گردن تک	کروں کیا بے سر گھر کی نہیں یاد گردن تک	کرے ہے ذبح کن انکھیوں سے اب کہ خنجر کو	وہ پیچ تاب ہے در لاتا ہے سو سو بار گردن تک
مریض عشق تیرا کیا بتاوے اپنا دم رکنا	کہ لا سکتا نہیں ہے ہاتھ وہ بیمار گردن تک	کیا جاتا ہے [illegible] طوفان ہر یاس [illegible]	کہ پہنچی موج خون اب دیدہ خونبار گردن تک
[illegible] میں پھنسے کہ ہے [illegible]	گنا ہو کوں ای صیاد ہم بیار گردن تک	در اشک ای آنکھ [illegible]	نہ اچھا [illegible] ہے جب اوسکی صراحی دار گردن تک
سر اونچا ہے [illegible]	جو اوس قاتل کی پہنچی تیغ [illegible] گردن تک	[illegible]	تو پہنچی کیوں نہ اوسکی رشتہ زنار گردن تک
[illegible] بار عشق میں [illegible]	کہ ہو یہ دوش تک وابستہ [illegible] گردن	ملا نا لب سے [illegible]	کہ بہت آرزو [illegible] پہنچا نہیں کیا گردن تک

۳۳۳	نہ موڑو منہ تجھے بھی سنو کہ نہیں ہم کو جرأت	جو پہونچے سر سے اے قاتل ترے تلوار گردن تک	۹
جسم و دل یوں طپش داغ سے ہی ہو گئی خشک	تاب چھرہ شیشہ سی ہو جا ہی جیون تاک خشک	اشک ساون کی سی جو ہر آہ دہ لگا ہی ہن گناہ	اپنی ہمسایگی کی نہیں ہیں برابر خشک
لیلی ہی عشق لگی کیونکہ کہون چشم تر آہ	ساغری کو کوئی کہتی ہیں متوالی خشک	ترکی اوس تیغ نگہ سے ہو کیون جز خون چشم	ایسی گھائل کی کس سے ہو ہیں زخم آلی خشک
کیفی کیا ہیں گر وشیں ہو ہم مستون کو	دور میں جھلکے ہی بھر کے ہون پیالی خشک	دشت پر خار ہیں ہو آمد و رفت اس کے مرام	تیری دیوانی کی ہون پاؤں کیا جھالی خشک
ہو رش نے گریہ خونی کو اگر چہ عالم	تن بدن سب ہی عشاق کی کر ڈالی خشک	پہلک گیا یون تن زار آہ شرر بار ہو	پہونچی جیسی کہ جلا دیں ہین بر کالی خشک
۳۳۴	گلشن دہر میں ہم ہیں وہ غنچہ ای جرأت	غنچہ جس میں کہ ہم جس گل کی سب ڈالی خشک	۹
دل دے چکے ہیں تیسے ہی جا ٹھہری جان تلک	پیر تمہی ہی بت کافر کہان تلک	صیاد اسقدر بھی ستم تک قفس مرا	پیچا خدا کیو سطے تو بوستان تلک
لو فغان کیا ہی ہی نے تو اس چشم تہم کہیں	نکلا بدن سے خون جگر بہا جہان تلک	سینہ تمام عشق کی آتش سے جل بجھا	پہونچی ہی نوبت اب تو دل خستہ جان تلک
یون نقش پا جدا ہو رفیقوں سے رہ گئی	پہونچے نہ ضعف سے ہم کاروان تلک	گر ایک آہ کھینچے تیرے فراق میں	جل جائے سب زمین سے لی آسمان تلک
تو سے جو بال و پر تو رہا دام سے ہو	ممکن نہیں جو پہونچ سکیں آشیان تلک	اثبات کرتے جرم مرا کل جو لیگیا	ق جلاد مجھکو اوس بت نامہربان تلک
۳۳۵	چاہا ہیں جرأت اوس سے کہ احوال دل کہون	آیا نہ ایک حرف بھی میری زبان تلک	۱۰
کبریائی ہیں مرا وہ بت دلخواہ ہی ایک	لوگ سچ کہتے ہیں یہ بات کہ اللہ ہی ایک	رہ گئے دن کہ سدا شور و فغان کرتے تھے	اب نہ اک نالہ ہی سینہ میں نہ آہ ہی ایک
بزم خوبان میں مرا یار ہی یون جلوہ نما	جیسے انجم میں بہت چرخ پہ پر ماہ ہی ایک	اوس ہی یا تو نہیں قرب اوسے دیا عطا	کام میں اپنی غرض وہ بت گمراہ ہی ایک
بات تک رات کے ہم یاد دلاتے ہیں اوسے	جھڑکی اوسے یہ ہماری گنہ بیگاہ ہی ایک	ای غم عشق سلامت رکھی افسر مجھے	او ہی تو یان میرا احوال سے آگاہ ہی ایک
مرتے مرتے بھی ترا نام زبان پی رہے	آرزو دل میں ہماری یہی واللہ ہی ایک	سو طرح کا ہیں اسے دل میں ان گند گیا	دوست اپنا ہی اگر یار کے ہمراہ ہی ایک
کیا عجب ہی نکہ ہمیں جو وہ ہنسکی نگاہ	ہنسے لکھوں ہی گدا ہونگے یہ وہ شاہ ہی ایک	جرأت اس عشق کی منزل عجب اسرتہ ہی	سیکڑوں جس میں بھٹکتے پہرین راہ ہی ایک

۳۳۶	غزل		۷
بلبل کو ہو سیر گل و گلزار مبارک	اور مجھکو ترا دیکھنا ہو یار مبارک	یار ہی کہیں پھر جا کے مرا تازہ گرفتار	ہو مجھکو یہی چاہ دل زار مبارک
یار ہی الفت میں تری میں کا ہو	ایسا ہو مجھے عشق کا آزار مبارک	کافر ہوں جو ہو یار مجھے خوبی طوبی	ہو مجھکو ترا سایۂ دیوار مبارک
ہم اور وہ گل مل گئے ہیں تو دیکھنے اوسکو	بولے زرہ طعن سب اغیار مبارک	ہے اوس صنم کی تصور میں تو گریاں	رو رو ہو تجھے چشم گہربار مبارک
	اوس بار ہی بولا ب تجھی ان ہی جرأت	ہو مجھکو یہ ای طالب دیدار مبارک	

۳۳۷	ردیف الکاف		۷
رکھتا ہی جو مرا دیکھ دل تنگ رنگ ڈھنگ	سو وہ تمام خلق کا ہی تنگ رنگ ڈھنگ	بدخو ہی مجھسے کیا نہ ہی پرم تری طرح	دیکھا تجھے سے دل ہی جنگ رنگ ڈھنگ
دیتا نہیں چھپائی سے بدذات نکلتا	یا دی کہا ہی گہر کی طرح سنگ رنگ ڈھنگ	کیا ہی شکنہ رخ جنگ میں اتنی نیچ	رکھتا ہی وہ پری دہ گلرنگ رنگ ڈھنگ
سب ہی کیا ہی تھی نہ حسن کی طور نہ گندا	گل کی طرح کہ ہو بھی بہت تنگ رنگ ڈھنگ	دل صاف تھا تو خوف نہ تھا کہتی ہمیں	اب کیا کہا دل کا ہی رنگ رنگ ڈھنگ

۳۴۸	جو ننگ ... شعر میں جرأت کی ہی سو آ	پا وہی نہ کوئی سیکڑوں میں سنگ تنگ ...	۷
یہ حال دل ہی غم سے لگی ہی نگر کو آگ	جیسے کسی بہ بائی لگا دے گھر کو آگ	آتشکدہ میں ہے کہ نہ سر گرم یار	جو شمع سر اٹھا دی ہی لگتی ہی سر کو آگ
وہ سمجھے ماجرا میرا اس ... گرم کا	اس عشق نے لگا دی ہے جس کے جگر کو آگ	جب مرغ نامہ بر مرے نامہ کو لے چلا	اور مرتے ہی بس ہوا لگی بال و پر کو آگ
شاید تجھی کو دیکھ کے کہا یا ہی میں نے گل	ورنہ یہ داغ کیونکہ ہی لگی کب قمر کو آگ	اب ملک دل کو پھونک چلے اپنے درد ...	کیا جانیے سمجھے گے کیا کر دے سر کو آگ
۳۳۹	وہ تیمور و گو ہیں نہیں ہی تو جرأت آہ	گذر رہی دل میں یہ کہ لگا دیجیے گھر کو آگ	۷
کروں جو یا در آستان یار کا سنگ	جو کیفیت ہی سپید چشم عاشق کے	تو بعد مرگ ہو نکڑے مرے مزار کا سنگ	نہ سنگ دل کو ہوتا اثر جدا تیغ عشق	کہ سو سمجھے ہی کب آتش و شرار سنگ
جو کیفیت ہی سپیدی چشم عاشق کے	نمود کوہ بلوریں میں ہی بہار کا سنگ	نہ آیا وعدہ پہ وہ ہیں یہ ہوا گڑے	لگا جو شیشۂ دل پہ انتظار کا سنگ
جو رخ کو دیکھیے تو ہی بصورت گل تر	ولی ہی دل مرا اس شوخ گلعذار کا سنگ	گل چمن ہی ترے لب کے روبرو ایسا	کہ گل کے سامنے جیسے ہو کوہسار کا سنگ
۳۴۰	قدم کو انکھو نسے اپنے لگا ہی جرأت	لگا تھا یار ان سے کسکے یہ رہگذار کا سنگ	۹
درد فراق سے ہی یہ بہتر کہ آئی مرگ	کردے چراغ عمر کو گل آ جو ای مرگ	تیرا ادا کی ہجر میں جینی کی کیا تاب	کچھ اور سوچیے نہیں ہی کہ سو آ مرگ
آخر گئی نہ جان مرد شد عشق سے	سچ کہتے ہیں جہاں میں نہیں کچھ دوا ہی مرگ	کہتے ہیں زندگی جسے اک انتظار ہی	آئے ہیں سب علم سے جہاں میں برا مرگ
گم کر دیا ہی مجھکو ضعیفی نے یاں تلک	ڈھونڈھے دم اخیر تو قتل کے پاس مرگ	جینا ہی تیری ہی لیے جب نہ تو پاس	اس زندگی سے بہتر ہیں کیونکر نہ ہا مرگ
شاید ترا مرض محبت ہوا تمام	جو گھر سے او سکے نکلے ہی لکتا ہی مرگ	تو نزع میں جو شکل دکھاؤ تو مرگ کو	خفت یہ ہو کہ پھر نہ منھہ دکھا ہی مرگ
۳۴۱	جرأت ہی زندگی کا بھلا کچھ بھی اعتبار	لازم ہے آدمی کو نہ دل سے بھلا ای مرگ	۱
نیرنگ محبت نے یہ اپنا تو کیا رنگ	دیکھے کوئی جب کے کو ہر دم ہی نثار	حالت مری تغیر جسکے لیے ہر دم	پوچھا نہ کبھی اس نے کہ تیرا ہی ہو کیا رنگ
تھا ضبط سے جوں غنچہ گرفتہ دل تنگ	کھینچے جوں ہی نکہ وہ تو کچھ اور ہوا رنگ	جب چہرہ پہ پھر نہ ہی نام کو سرخی	تب ہنسکے کہا اس نے کہ ہوا ہو گلنار رنگ
سچ یوں ہی کہ جینے کی کوئی شکل نہیں اب	ہی درد جدائی سو اب اپنا تو برا رنگ	دن ہجر کا جب بھر آتا ہی تو وہی دل	کیا کیا دل نالاں کے سنا کرتے ہیں یاں رنگ
کرتی ہی جو غنچہ میں بہبو کا سا وہ آیا	تو وہیں رخ شمع سی کا فور ہوا رنگ	آتی ہے خزاں کی یہ ہوا پر گئی کیسی	ہر گل کے جو چہرے سے ہوا آہ ہوا رنگ
جب تک کہ ہاتھ میں گل تیرے رہا وہ	میں کیا کہوں کیا اس دل صد چاک کا تھا رنگ	نگہت کو تری دیکھ کے کہتے ہیں یہ خوباں	ایسا تو کہیں ہمنے نہ دیکھا نہ سنا رنگ
گرا ہی ہی گلزار میں ہر نوع کی جا بکے	لیکن تری صورت کا سبھوں سے ہی جدا رنگ	جو حق نزاکت ہی سو نقاش ازل	حق یوں ہی کہ تصویر میں تیرے بھرا رنگ
	جرأت نکرا ب جیسے تو ان کا محبت	الفت کا ترے چہرہ جھلکے ہی پڑا رنگ	
۳۴۲	ردیف اللام		۹
گل ... ... دل	چراغ چشم سی ہی بند یا ر لخت دل	روز ... گرمی بازار لخت دل	بیغنے ہیں طفل ... خریدار لخت دل
ہم ایک ... سیر چمن کر کے ...	... سے اپنے ... لخت دل	لخت جگر تو ... سیر بہا دیے	تسبیح میں اپنی چشم طلبگار لخت دل
... ...	... ... دل	... ... ہیں پارہ پارہ دل	... نہیں ہی اب کوئی ... لخت دل

ن جگر سے سینے پڑا پایا نخل عشق	سواد اس شجر سے مجھکو ملا یا لخت دل	دامن میں کردی پارہ یا قوت کی بہا	ہوویں نگہ اشک چشم مددگار لخت دل
۳۴۳	طوفان اشک آہ کی کشتی یہ چلی	جرأت اب ہے جگہ ہی خدا یار لخت دل	۱۱
داغ سے ہر بہار لخت دل	چشم سے ہے لالہ زار لخت دل	نوک مژگان پہ آگئی ٹھہر اہر	بیقراری قرار لخت دل
ساتھ اشکون کے گیا مجبور	نہ رہا اختیار لخت دل	اشک جو تھم رہے ہین انکھون مین	ہے مگر انتظار لخت دل
بہ گئے بے شمار آنکھون سے	کیا کرون مین شمار لخت دل	کشتی چشم اشک مین ڈوبی	نہ ادھر ہا اوس سے بار لخت دل
ندر کو اوسکے خوب کام آیا	جان کیجیے نثار لخت دل	عشق ہی خوب گل کترتا ہے	دیکھیو تک بہار لخت دل
اپنی آنکھین بہا کے جون جگر	اب ہین امیدوار لخت دل	ایک نالہ کے ساتھ اوڑ جاوے	تا بکر دون شرار لخت دل
۳۴۴	اشک خونین کو کھو نہ ای جرأت	ہین یہی یادگار لخت دل	۱۱
قسمت کبھی آہی ہے اسکی ملاقات سے دل	اٹھ گیا یار کے اٹھ جانے سے سنبل تاب دل	کس خرابی سے ہوئی صبح نہ پوچھو یارو	کیا کہون ہائے کہ مین نہین رہا دل
عقل حسن سے بیچتی مین ہو کیا معروف	ابھی واقف جو نہین اسکے مکافات سے دل	داغ حسرت کے سوا کچھ نہ پایا اسی بین	آہ خوش ہو کے جو ہوئی جسکے مدارات سے دل
جسکی حیرت بنکھکے ہے دست بسینہ اک خلق	لگ گیا اسکو مرا ہی ادا کی گات سے دل	ہجر کی رات یہ کیفی کہ اٹھون یا سوتو مر کر	جیتے جی اپنا اوٹھی گانہ خرابات سے دل
دیکھنا ہکو تو پہر انکھ ملانا سب سے	دشمنگیون کے ہمرا ایسے شلات سے دل	اک نظر شیخ جی ہنسا ہو کر دیکھین کیون	اب بھلا ہیر نبو کو کشف و کرامات سے دل
ابھی تا کبھی بکنا کبھی ہنسنا پہر دل	کیون نہ پہر اسکا کہ سنکر چلا قاتل سے دل	نام لیکے کیسا نہ پہر گزشتہ سا فسر	لیکے دل کرتی ہو کیون سر و ملاقات سے دل
۳۴۵	بولون گر اس سے تو جھنجھلا کے کہے ای جرأت	تونکر بات کہ رکھتا ہے تیری بات سے دل	۹
اے جبتک ستی ہے بس ہم سو ہر نام وصال	کیسے تھے ہین بتا دے کوئی ایام وصال	ہر نظر اسکو جو دیکھا ہو گر انکھین ہوتین	کوشش کرے ہون جو سنا ہو کبھی پیغام وصال
منقلب گر جو زمانہ ہوا پر قت دلی	نہوئی صبح فراق اپنی کبھی شام وصال	آہ اس میکدہ دہر سے آخر اپنا	جام معمور ہوا پر نہ ملا جام وصال
گرچہ سہلت کند آہ کی ہنکا لی پر	بست گو تو نہ لگا تا لب بام وصال	قفس ہجر مین صیاد ازل نے سونپا	روز اول ہی سے قسمت مین نہ تھا دام وصال
آہ کہن کن کو نہ بر آئی مقاصد لیکن	دل ناکام کو حاصل نہوا کام وصال	جھلکے آغاز شب وصل ہی مین کی غا	شکل پروانہ ہوا اپنا نہ انجام وصال
۳۴۶	ہجر غم و درد فراق آہ نہ دیکھا جرأت	ہے دنیا مین کبھی راحت آرام وصال	۱۱
غافل اوس سے رہیو تو ای یار اجکل	مرتا ہے تیرے عشق کا بیمار آجکل	کیا جانیے کیا کریگا وہ خونخوار آجکل	رکھتا بہت ہے ہاتھ مین تلوار آجکل
جو ہم سو آہ عشق کا بیمار ہے دلا	پھیلا ہے بسطرح سے یہ آزار آج کل	اتنا ہجوم خلق تو خالی نہ جائیگا	گرتے ہین اوسکے کوچہ مین دیوار آجکل
یوسف کی ہی زمانہ مین تھی خریدار	تجسا نظر پڑا نہ طرحدار آج کل	وعدہ خلاف آکے ملیگا ہی تو کبھی	کب تک سنا کرین ترے انکار آجکل
ہم مفلسون سے کیا کوئی دل کھو کر	سبکے ہے ہمت عزیز سردار آجکل	کون اٹھ گیا ہے پاس کیا ہو گیا جو	ٹہرتی نہین ہے مجھکو دل زار آجکل
کیا ذکر ماہ و سال کا جاو دل جگر	رونا ہے یہو دیدہ خونبار آجکل	افسوس ہے کہ تیرے ہی دام مین	اوکھل رہا ہے گیا گل و گلزار آجکل
۳۴۷	آنکھین ہین اشک بار ہیں سینہ چاک	جرأت کبھی ہوا ہے گرفتار آج کل	۹

سیر کرنے کی ذرہ پردہ سی منہ یار نکال
کچھ کہے تجھسے دل زار تو بیمار پہ تو
اوس ثمرہ کی مرد سی کوئی جاوے کھٹک
مین اوس شوخ کو کب انکھ اٹھا دیکھ سکون

دیکھ تیرا لایا ہے کیا نخل قد یار نکال
انکھین غصہ سے نہ اے شوخ ستمگار نکال
وہ نہین تیر کہ یون کھینچ کر سوفار نکال
ہان مگر کوئی طرح تو دل بیمار نکال

ذکر محفل مین جو اوس ابرو پر خم کا چلا
در کو تکتا پھر اوسکی مین گھر ہاے غضب
ہمنشین اوسکی گلیمین نہ کہا تہا جو تجھے
نہ نگہون سے نہ سرمہ گل نرگس کیطرح

ایک پر ایک لگا دو کرنے تلوار نکال
گھر سی جس شوخ نے مجھکو دیا سو بار نکال
لیجو جلدی نہ مرے پانو سے وہ خار نکال
حدقہ چشم سے اے دیدہ بیدار نکال

۳۴۸

یہ زمین تو نکالی ہے نئی اے جرات

اسی انداز کے کچھ اور بھی اشعار نکال

۸

کہین رخ سے دلا گھر سے زندہ یار نکال
ہے ستم اسنے فقط جرم محبت پہ مجھے
دلکا یون جنبش ابرو سے [illegible] دور ہوا
اگر اس وقت ترے سامنے رکھدونگا

صدف چشم سے مت گوہر [illegible] نکال
اپنی بستی سے دیا شکل گنہگار نکال
جسطرح لیوے ہے ناخن سے کوئی خار نکال
چاک کر سینہ کو اپنا دل افگار نکال

چن لیا یار نے یون سینہ کے خاشاک [illegible]
جا نسیم باغ تجا تو دل پر داغ کو چھوڑ
جی مین ٹھہری ہے یہی بات کہ جب روز جزا
روز آوے ہے زمین ہاتھ یہ تیری جرات

ق

جیسے سب ہی مین دو جہان خریدار نکال
سینہ کر چاک مرا گھر سی مین گلزار نکال
بیٹھین گے نامہ اعمال کو سب یار نکال
اور پھر جی کا تجاراہی تو اے یار نکال

غزل

۳۴۹

عید قربان کو بھی گھر سے ہمین یار نکال
اپنو شکل ہے مجھ مست کی الفت کی
خوش جان ہے جو دلکی تو اوحاضر ہے
اتنو آجان شتابی سے کہ لے آیا ہے
اسقدر کیون دل دیوانہ تو افسردہ ہے

جو مین آتا ہے گلا کاٹ کے تلوار نکال
بیٹھے جون نشہ مین انکھین کوئی میخوار نکال
تو جو چاہے تو کلیجہ بھی مرا [illegible] نکال
جان انکھون مین ترا طالب دیدار نکال
سنہ سے حسرت ہے کہ کچھ بات [illegible] بیمار نکال

تنگ رہون تجھکو تو انکھین نہ نکلوا اے ستمگار
سیکھی اس شوخ نے [illegible] کوئی ابتا [illegible]
دل جواب سخن اوسکو تو نہ جھٹلا کبھی
کفر و اسلام کو سمجھے ہے جدا تو زاہد
[illegible] گوشہ کہ [illegible]

۱۱

چاک کر سینہ کو دل شوخ ستمگار نکال
کہ گریبان سے گوں [illegible] تیر نکال
چل دیا تجھسے [illegible] کہ اب زنار نکال
دانہ سبحہ سے تو رشتہ زنار نکال
نکل اس قید زنجیر کی جھنکار نکال

کبھو شعر اور بھی جرات غزل [illegible]

۳۵۰

رو کے جب جان مری مت دل بیمار نکال
تیغ ابرو سے جو دل [illegible]

کچھ تو اب منہ سے مرے تو نہ پکار نکال
ترک چشم اسکو شتابی کر جل بار نکال

کی تتبلاو سے فریاد کہ پھیلا سر و با
پھیچون اگر [illegible] مین اسکو تو نہ جھٹلا کبھی

۵

رنگ گیا نوک زبان مرغ گرفتار نکال
تا ہون کو وا [illegible] ترے آج ہی بیمار نکال

چھوکی سے تو ہاتھ اور بھی دیدار نکال

عشق اعمال ہے گر اوس شوخ سے جرات منظور

دل سے تو اپنی کہیل تو دو جار نکال

ردیف المیم

۳۵۱

دیکھا اپنو [illegible] وقت کہ بھکر اتے ہم
یاد کرتے ہیں [illegible] کیا کیا [illegible]
یاد کر اوس [illegible] الٹی اب [illegible]
کیا کہین [illegible] میرا ہی آرام جان

تو نہ ہمین کر [illegible] ساری ساتے ہم
پیار [illegible] شکل [illegible] ساتے ہم
[illegible] رہتے ہم
[illegible] پھرتے ہم

سو زرد تب [illegible] اوس کی گرانے آہ
تم کہان [illegible] ملو گے اور کس دن جی
دنیا مین [illegible] وہ لطف و وفا [illegible]
ایک تو خود جا طلب [illegible] مین سیر صبح

۶

کوچہ گردی دل تھین و آہ و زاری ساتے ہم
یہ زبان پہ صبح تک کبھی ہین جاری ساتے ہم
مثل شبنم کر تھین کیا اسکب [illegible] ساتے ہم
دیکھکر روز [illegible] شمار ساتے ہم

۳۵۲

[illegible] دیکھ جرات اپنی

درد دل [illegible] مین یہ بیقراری ساتے ہم

۹

آگے آواز اپنی جب در پہ سنا جاتے ہو تم کھل گیا اپنی ہو بہت تم سے بھی مرا حال یون بیٹھے بیٹھے ہی مین چل جاتے ہو لیکن ہائے بیکلی ہے کس شے کی کیونکر کہ اگر کوئی دم	لب پہ یکبار مہر خاموشی لگا جاتے ہو تم ایکدم دم کو بھی پھر کیون بہلا جاتے ہو تم زور روتی ہی کو خشکی بیچ ڈبو جاتے ہو تم یاد پہلی ربط پھر مجھکو دلا جاتے ہو تم	شکل برق آمد کہا کرتی ہی پھر چیتون تیز کیا کہون کیا کیا مجھے سوجھی ہے جب فرقت مین رو رو سب تا مجھے مین اور دل مین ہی نہین کچھ نہین رہتا ہے پاس آشنائی تمکو آہ	مجھسے کہتی ہین قیامت ملا جاتے ہو تم تیرے آنکھوں سے ذرہ آنکھین ملا جاتے ہو تم چلتے چلتے پس اپنی آنکھین لڑا جاتے ہو تم ایسے ہو کر یک بیک نا آشنا جاتے ہو تم
٣٥٣	اک غزل تو اور بھی پڑھیو کہ ہے بزم سخن	اے میاں جرات ابھی گھر اپنے کیا جاتے ہو تم	٧
ٹک جو پردہ مین جھلک اپنی دکھا جاتے ہو تم مین تو سب کچھ چھوڑ بیٹھا ہون تمہارے واسطے اچپلاہٹ کسکے یاد آئی حضرت دل آ کے کر	اور جھٹک یکسر سے دل کو لگا جاتے ہو تم چھوڑ کر تنہا کہین پھر مجھکو کیا جاتے ہو تم خود بخود جو بیٹھے بیٹھے تلملا جاتے ہو تم	آنکھ ہو ہون حکم مین یان تک کہ شکل نقش پا مین تحیر ہون ہوتی وان کہ کنارہ تمسے جان آ کے جاتے ہو کہ از منزل کچھ کہتا ہون ہوش	خیر فنا از ہستا نہین جیسے اٹھا جاتے ہو تم سامنے ہوتے ہی دل مین سما جاتے ہو تم ایسے ہوتے کی دار کچھ بلا جاتے ہو تم
٣٥٤	آہ مین پھر نہین آتا ہے کھلتی ہے آنکھ	شکوہ ہو تک مہین جرات کے آ جاتے ہو تم	٧
دل جگر جان غم عشق مین کھو بیٹھے ہیں ہم جس طرح نقش قدم بیٹھے پھر اٹھ نہ سکے دور دور آنا ہمارا تمہین بد لگتا تھا	بیکسی دیکھیو کسطرح سے ہو بیٹھے ہیں ہم تیرے کوچہ کی لیٹ ہے جو بیٹھے ہیں ہم اب نہ آوینگے میان خوش ہو تو بیٹھے ہیں ہم	رونا آتا ہے ہمین رو دینے اپنی یار رو نالۂ عشق کو دریا کا کہین تھل بیڑا جب تلک دل ندیا تھا تو پیار کرتے تھے خوش	یان تلک رو دئے کہ آنکھون کو بھی رو بیٹھے ہیں ہم پہلے ہی موج مین گھبرا کے ڈبو بیٹھے ہیں ہم ہائے دل دیتے ہی بس غمزدہ ہو بیٹھے ہیں ہم
٣٥٥	جرات اب اس غزل کیجیے تازہ انشا	آنکہ ہیں تو اشعار کو دھو بیٹھے ہیں ہم	٧
کوچۂ یار مین جو سو سو بیٹھے ہیں ہم پھر توقع یہ نہین ہے کہ یہان آوینگے کبھی رنجش کبھی غصہ کبھی پیار اور اخلاص	پر کھو دو دستو یا نیک کھو بیٹھے ہیں ہم ایکدن آ کے ترے بزم مین کو بیٹھے ہیں ہم نت نئی دیکھتے ہین آپ کی خو بیٹھے ہیں ہم	اپنا تو قصہ ہے یا قسمت نہ اٹھیں پھر کبھی آج جیتے ہیں ترے کوچہ سے نہ ہم جاوینگے دل کو اس شوخ ستمگر سے لگا کر جرات	اگر تم رہو دو بار رہتی ندو بیٹھے ہیں ہم منتظر ہی پیارے کی بدہ جو بیٹھے ہیں ہم ق اپنی سب راحت و آرام کو کھو بیٹھے ہیں ہم
٣٥٦	اب یہ پچھتاتے ہین اور کہتے ہین در دو سر کا	شوخ کی ملنے سے کیون ہاتھ دھو بیٹھے ہیں ہم	٧
یان موج غم جو ٹوٹ پڑی آ کے تمام اک نالہ کھینچ بلبل مسکین رہ گئی کرتا ہے قصہ گھر سے نکلنے کا تو دل	تاراج کر دیا مرے دل کا نگر تمام گلچین چمن سے لے گئے گل توڑ کر تمام گھر سے نکلے گی داد خواہ ترا رہگذر تمام	رکھتے ہیں اسکی نذر کو سو ہا کیا کرون گلزار سے جدا ہو تڑپتی ہین دام مین پیدا کی تو نے جرات ایسی ہے سینہ مین تیری آگ	آنسو کی سے تہ بہہ گئی لخت جگر تمام چھپتے ہین شکل خار یہان بال و پر تمام جل بل کے خاک ہو گئے دل و جگر تمام
٣٥٧	اب جون چراغ صبح کوئی آن مین سواہ	اور سر اٹھا وہ اور رہو ہم ادھر تمام	٩
نہ ہو اک دم کی خاطر سر گران تم چھپاتے کیون ہو باتین اب پیارے ملایا خاک مین نبدونکو اپنے جو کچھ باتین تمہاری دل مین آئین تھی	کہان یہ بزم پیارے اور کہان تم نہ رکھتے تھے کبھی ہم سے نہان تم نہایت سنگدل ہوا ہے تیان تم ہین کہتے رہے سو کیہان تم	ہر رنگ بوئے گل کو ہم جدا ہین گنہ کیا ہمسے ایسا ہو گیا جو مرے مرنے سے چھوٹا غم تمہارا نہین ہے حوصلہ سنے کا باقی	ولیکن ساتھ ہین جاؤ جہان تم ہوئے نامہربان اے مہربان تم کہو رہتے ہو اتنے شادمان تم اب آگے تمام ہوا اپنی زبان تم

۳۵۸	میاں جرأت تمہیں کیا ہو گیا ہے	ستارے تھی ہو کیوں گریہ کناں تم	۱۱
مدد کی محبت زور تو آسا تم کو مارتے ہم تماشا ہی کی ہو تم تماشا خانۂ دل میں چلے جاتے ہیں مضطر سے جو دو آگے کوئی جانا تو اٹھا کر آنکھ تو تم دیکھو یہاں کون رہتے ہیں فراق یار میں کیا آنا جانا سانس کا بھی	کبھی ہیں اس کنارے اور کبھی ہیں اس کنارے ہم اور اتنا تو نہیں پیارے زور حد تک تمہارے ہم تو پھر کس کی دیکھتے ہیں کب پکارے ہم ذرہ قربان گئے دو میں تے تمہارے ہم کلیجہ پر سید کھینچا کیا کرتے ہیں آرے ہم	عرق آلودہ جو پیارے یہ آنکھوں کو آگے ہی کہیں وحشت سے کہ کر دل ہی لیں یوں ہی کہتا ہے ادھار باغباں کیوں گل میں فصل گل میں تو نہ دے ظالم لگی پر جوں انار آتشی کتے ہیں اف جسم یہی حالت رہی آ گیا بس معلوم ہوتا ہے	تو جیتے ہیں کہ بس دن گن گنا کرتے ہیں تارے ہم الٰہی لگ گئی کیوں آگ سی دیوانوں کو [illegible] پڑے تھے کنج گلشن میں کہیں بیٹھے پر بچارے ہم تو کیا کیا چھوڑتے ہیں منہ سے شعلے اور شرارے ہم یوں ہی مر جائینگے اک دن بتا دی کے مارے ہم
۳۵۹	جنھوں نے خیر اور ہے یہی غزل کو دے دیا جرأت	کہ مشتاق سنے شعر آئے ہیں تمہارے ہم	۵
جو راہ ملاقات تھی سو بھول گئے ہم اس گھر کے تصور میں جو شب نیند کی آنکھیں	اے خضر تصور تیرے سو عریان گئے ہم صد شکر کہ بے منت دربان گئے ہم	جمعیت حسن آئی کی سب پہ [illegible] ظاہر ایک واقف کار نہیں کہتا ہے [illegible] (ق)	جس بزم میں با ملال پریشان گئے ہم جرأت کی جو گھر رات کو مہمان گئے ہم
۳۶۰	کیا جانیے کم بخت نے کیا ہم پہ کیا سحر	جو بات نہ تھی ماننے کی سو مان گئے ہم	۱۱

تصور باندھتے ہیں اس کا جب وحشت کے مارے ہم — تو پھر کرتے ہیں آپ ہی آپ کیا کیا کچھ اشارے ہم

کیے ہے یوں دل مضطر سے اس بن جان عمدیدہ — چلو تم رفتہ رفتہ آتے ہیں پیچھے تمہارے ہم

کئی بار آئینے دیکھا آج چشم تر سے ہم کو — سزاوار عقوبت تو ہوئی اسے بخت بارے ہم

نہ مانے دل نے اپنے اور نہ ہم نے بات ناصح کے — ہمیں کہہ کے ہارا وہ اور سے کہ کہہ ہارے ہم

ہوئے ہیں چاہنے والے تمہارے سیکڑوں پیدا — یہ سچ ہے کہ کس گنتی میں ہیں اب یاں بچارے ہم

وہ جب آئینہ دیکھے ہے تو کیا کیا مسکراتا ہے — سمجھ کر یہ کہ مٹتے ہیں قیامت پیارے پیارے ہم

ملا لطف سخن کیا خاک ہم کو اس کی محفل میں — کہ چپ بیٹھے رہے جوں نقش دیوار اک کنارے ہم

نہ کہیے غیرت سے آنکھوں میں کچھ تو ہم ہوئے رخصت — نہیں نادان ایسے سب سمجھتے ہیں اشارے ہم

(ق) کریں کیا آہ اور کس سے کہیں ہم اپنے بے چینی — کہیں چین اب ترے ہاتھوں نہیں پاتے ہیں پیارے ہم

قرار یکجا نظر آتا نہیں ہے بے قراری سے — گل بازے کی صورت پھرتے ہیں بس مارے مارے ہم

ہمیں کیا خطرہ جان ہے کہ ہیں ہم نام کو جرأت — نہوں بے بس کیونکہ میدان محبت میں اوتارے ہم

غزل

۳۶۱			۱۰
کیا جانیے کیا ہوتی ہے جرأت نہیں معلوم یاں نزع سے ہم کو تصور میں [illegible] خاموش الفت کی وہ آتش ہے کہ پڑے ہو میں جلا ہے	ہم ہر تن ہیں ہے جسے الفت نہیں معلوم وہ جو ہم کو [illegible] زینت نہیں معلوم اس آگ کو بھر کو [illegible] نہیں معلوم	یاں تاب اشارہ نہیں ہو سکتی نہیں اب آواز ہی کی نغمہ سے سب کھل گئی پردے ہر دیدۂ باطن سے ہمیں شب و روز	دہان ہی یہ گماں اس کو اشارت نہیں معلوم پر اور کو تو یہ گوش محبت نہیں معلوم اس چشم کو پر اس کو عبارت نہیں معلوم

آنکھوں سے جدا کب ہے حقیقت میں و لیکن
اوسکو تو تصور کی حقیقت نہیں معلوم

باطن کی خبر اوسکی ہمیں کو ہے اگرچہ
صورت کو وہ سمجھا ہے پہ سیرت نہیں معلوم

دل چھین لے ایک خلق کا وہ ہنستے ہی ہنستے
پر اوسکو ابھی اپنی یہ خلقت نہیں معلوم

اوسکا ہے دل ایسا کہ یہ کہتے ہیں پکار
کیا جانیے کیا ہووے گی جرأت نہیں معلوم

غزل ۳۶۲ — ۱۴

تنگ آئے ہیں الفت کے پیچ و تاب سے ہم
جو مرتے ہیں تو جیتے ہیں اس عذاب سے ہم

تن اپنا خاک کا پتلا ہے اور یہ بحر عمیق
گھلے ہی جاتے ہیں اس دیدۂ پر آب سے ہم

وہ شہسوار نظر خواب میں نہیں آتا
جدا ہوئے تھے کہ جسکی ذرہ رکاب سے ہم

نہ دیکھنا جو نصیبوں میں ہے تو وصل میں بھی
اٹھا کے آنکھ نہیں دیکھتے حجاب سے ہم

جھلک سے جسکی ہو بیتاب ذرہ سان خورشید
مشابہت اوسے دیں کیونکہ آفتاب سے ہم

تو اب ہے جو یہ کبھی کیسا کا خوش کرنا
تو وہ کبھی ہے کہ باز آئے اس عتاب سے ہم

جو ہمسے ہو کے مخاطب کہے وہ دیوانہ
تو دل میں کیونکہ نہ خوش ہوویں اس خطاب سے ہم

کیا سوال جو آؤں گے کہیں تم آتے ہو
تو کیسی رکھی منہ دیکھا جواب سے ہم

یہ جان مرنے ہے بغیر اوسکے دیدۂ خورشید
اٹھائیں خاک مرہ سے شتاب سے ہم

خدا کے واسطے سینہ کو کوئی چاک کرو
کہ جان بلب ہیں اب اسکے اضطراب سے ہم

اگرچہ دیں ہیں ہزاروں ہیں عار لیکن
زبان پہ لائے نہیں آپ کے عتاب سے ہم

بیان نسخۂ دل کیا کریں کہ کیا کیا کچھ
علوم کرتے ہیں معلوم اس کتاب سے ہم

گلی میں جا بسے اوسکی یہ دل نہیں رہتا
کہاں تلک کہیں اس خانماں خراب سے ہم

جو دیکھنے کو ہمارے وہ دیکھے ہے جرأت
تو آنکھ اپنی چرا لیتے ہیں شتاب سے ہم

غزل ۳۶۳ — ۱۱

یا تو اوسکے گھر سے آتی تھی نہ اپنے گھر کو ہم
یا اب اپنے گھر میں بیٹھے دیکھتے ہیں در کو ہم

جب نہیں پاتے ہیں کوئی چارۂ درد و فراق
تب لگا چھاتی سے تو ہیں دل مضطر کو ہم

وائے قسمت بام پر آیا جو وہ مہر دتو آہ
آنکھ اٹھا سکتے نہیں اب ضعف سے اوسکو ہم

لگ گئے ہیں ایسے پاؤں اوس زمیں جسکے گھر کی آہ
جبہہ سائی کو نہیں پاتے اب اوسکے در کو ہم

خون کیا اپنا جگر اور کچھ نہ آیا کام حیف
دل کی جا پہلو میں رکھتے کاش اک پتھر کو ہم

رو سیاہی کیا کہیں جوں دود آتش اپنی آہ
پھیر لیں سب منہ ادھر سے رو کریں جس سمت کو ہم

ہائے وہ مژگاں کہ جنکو ہو گیا نظارہ [illegible]
جی میں آتا ہے لگا لیں سینے میں خنجر کو ہم

دل کو لیکر گو ہمارے پرسش وہ جانا رہے
دیکھے پہ جا کے کوئی دیتے ہیں اوس دلبر کو ہم

مت زبان پر لاؤ تم حرف وفا ورنہ میاں
کھول دیوینگے ابھی اک اور دفتر کو ہم

خاک ہو جاتا دل سوزاں کا کیا آتا ہے یاد
راکھ ہوتی دیکھتے ہیں جب کسی اخگر کو ہم

ہائے جیسا تھا میسر یار سے بوس و کنار
دیکھ سکتے در سے جرأت نہیں اوس گھر کو ہم

۳۶۴ — ۱۲

جا تو دنیا سے پر اوسکی نہ لیکن جاتے ہم
دل کو لگ جاتی ہے ایسی تہہ تہہ کہ مر جاتے ہم

دکھ جدائی کے ہمیں تو دکھاتی ہے [illegible]
کاش کے وصل ہی میں جیسے گزر جاتے ہم

پوچھیے کر ایسے حقیقت وہ نہیں سمجھتا یار
راز دل کہتے نہ کاش اوس سے مگر جاتے ہم

تاثیر جاتا وہ نگاہوں میں نہ جانے ہے [illegible]
اوسکی گر آنکھ دکھاتی سے نہ ڈر جاتے ہم

دلکشی بحر جہاں کو کوئی دم مثل حباب
اپنی ہستی پہ گر ایسے نہ ابھر جاتے ہم

مر کے مر تو ہی ارمان رہا دل ہی میں آہ
جا کے اوس پاس کسی شکل سے مر جاتے ہم

کوئی جانا سے کبھی ضبط نہ کر جاتے ہم
حال اپنا سا نہ اس دن ہے کہ کہہ جاتے ہم

جوں صبا یار ترے بزم میں پاتے تو بلا
ایکدم سیر تو واں آنکھوں پھر جاتے ہم

گر گزرتی ترے زانو کی دم تیغ تو جان
جلتی جلتی کوئی دم اور ٹھہر جاتے ہم

ہاتھ سینے پہ دھرے [illegible] یوں در پہ تو
تک جو منہ کو ہم تیرے پاؤں پہ گر جاتے ہم

کیوں ملاقات میں [illegible]
گر نہ بیتاب ہی ہوتے تو ہاں شام و سحر جاتے ہم

گر دریا رہے [illegible] نہ آتے جرأت
دربدر [illegible] جدھر جاتے ہم

غزل ۳۶۵ — ۱۳

یہ گیا ہو کے لہو یوں دل زار تمام
آہ گھل گھل کے ہوئے جیسے کوئی بیمار تمام

ضعف سے اب تو یہ حالت ہے کہ اوہنستے
گر اٹھا یا تو ہوئے دم پس دیوار ہم

موسم گل میں ترے بن یہی آتا ہے جنوں
کھینچ ایک آہ چلا دیجیے گلزار تمام

بلی کمان ابرو سے سینہ میں پیوستہ ہیں مژگان ہوا
گر پڑے پھر کہو کیونکر منہ جون لب سوفار تمام

مرض عشق کو تھوڑا نہ سمجھنا اے دل
ایک دن کام کریگا یہی آزار تمام

تیرے ہی نام کو جپتے ہیں سب اہل تصوف
ایک مذہب پہ ہیں کیا کافر و دیندار تمام

آیا اس گھر سے وہ مجھ کو نظر آیا میں کہ بس
ہو گئے داغ سے سینہ میں طرحدار تمام

تیرے بیمار کا پہنچا ہے مرض درد تک
ہو گئے مرنیکو تیار یہ اوسکے بیمار تمام

ہوئی صبح ذرا اٹھ تو اٹھا منہ سے نقاب
شبنمون میں ہے کٹی وصل کی شب یار تمام

کیا کہوں مرغ دل اپنے کی میں بپتا کچھ
سینہ چون چاک قفس ہو گیا افگار تمام

درد دل ضعف جگر جان کنی تشنہ لبی
تیرے عاشق پہ ہوئی ختم یہ آزار تمام

اب یہ حالت ہے کہ کہتے ہیں سب اوسکو نجوا
یا الہی کہیں جلدی ہو یہ بیمار تمام

کہہ بدل قافیہ جرأت غزل اک اور بھی
منتخب جسکی ہوں دیوان میں اشعار تمام

۱۲

۳۶۶

ہو گئے سنتے ہی ہم وصل کا پیغام تمام
کام دل کچھ نہ بھر آیا کہ ہوا کام تمام

مرغ دل کیسے پھنسا زلف میں گو نہ پہرا
گھر کو آتے ہیں پکھیرو بھی سر شام تمام

کشور تن کی ہے یہ شہر پناہ ہے کہ جون
ہوا شکستہ کسی بستی کے در و بام تمام

ہم بھلا خانہ گیتی کو کریں گے کیا یاد
ایکدن بھی نہ کٹا ہمکو بآرام تمام

بیکلی دیکھ یہ بعد از مرگ تیرے عاشق کے
نہیں کچھ سوچ کہ جھٹ ہے گل اندام تمام

اب نشان کچھ نہیں دنیا میں ہے عاشق کا
مٹ گیا دفتر ایام سے کیا نام تمام

ہوئی سیکڑوں بار یہیں اور دم ہے مرا لب پر آ
پھانسی جلنے ہے کا ہے یہ تو سرانجام تمام

اوسکی ملنے کی دعا مانگوں ہوں میں ساری رات
ڈھیر ہیں اہل محلہ مجھے دشنام تمام

نہ تو صبا تک آئی نہ تڑپنے پائے
ناتوان ہم ہوئے آتے ہی تہ دام تمام

جان بلب کچھ وہ عیار یہ کہتا ہے مجھے
نکرے کام کسیکا غم ایام تمام

ایکدن کا جو ہو رونا تو کہیں جرأت ہم
یہاں تو رونے میں کٹی زیست کے ایام تمام

۹

۳۶۷

ہے یہ اُسکے نقاب کا عالم
ماہ پر جون سحاب کا عالم

کچھ بھروسا نہیں ہے جینے کا
زندگی ہے حباب کا عالم

سارے عالم سے کچھ جدا ہے آہ
دل خانہ خراب کا عالم

مینحوری میں نہ بول اے زاہد
یاں ہے اسدم شراب کا عالم

صحبتیں وصل کی کہوں کیا میں
تھا وہ گویا کہ خواب کا عالم

ساتھ غیروں کے منہ چھپا اپنا
بل بے تیرے حجاب کا عالم

دے ہے گالی سوال بوسہ پر
دیکھیو ہو جواب کا عالم

سوز ہجر انسے دل کا حال ہے یہ
آگ پر جون کباب کا عالم

کیا چمک پر ہے دیکھیو جرأت
اُس رخ پر عتاب کا عالم

۹

۳۶۸

ڈھونڈھ مرون کسیکا تمہیں ہم کہاں بیٹھے تم
چھوڑ کر یوں مجھے بیتاب کہاں بیٹھے تم

ہو گیا خانہ تمام یہ مرا خانہ عیش
بزم اغیار میں کیوں جا کے میاں بیٹھے تم

گر مروت تھی تو ایجا کسی صورت سے
وان سے اٹھنے کو مجھکو بھی جہاں بیٹھے تم

دیکھیو کیا مرے رونیکا اثر ہووےگا
بزم عشرت میں تو ہو خندہ زبان بیٹھے تم

کیسی یہ دوستی تھی ہمسے کہ جا کر افسوس
جس جگہ اپنا گذارا نہیں واں بیٹھے تم

آہ کی ساتھ گئی جان اگر اپنی تو پھر
گھر میں کیا کرتے رہو گے آہ و فغاں بیٹھے تم

ایسا تمہیں نہیں اک آن خدا شاہد ہے
منہ چھپا ہمسے جو اب ایکتا آن بیٹھے تم

حیف صد حیف کہ کہتے ہیں یہ غیر از رہ طعن
کسکے اندوہ میں ہو کر یہ کمان بیٹھے تم

قافیہ سیکا بدل کر کے میاں جرأت اور
کچھ کہو شعر ہے کیا کرتے ہو یاں بیٹھے تم

۷

۳۶۹

کیسی محفل میں مری جا یہ جا بیٹھے تم
یک بیک آن جو مریاد بھلا بیٹھے تم

اب یہ آتی نہیں کچھ بات بجز از گریہ
کیوں کے ملنے سے منہ اپنا چھپا بیٹھے تم

گھر کی بستی نظر آنے لگی ویران مجھکو
خانہ غیر کو جسدم سے بسا بیٹھے تم

خوب ہوا اگر مرے آنے میں گھر سے بھاگ
دیکھو کیا مجھکو تو مونہہ بنا بیٹھے تم

جی میں رہتا ہے یہ آتا ہے کہ یوں بیچ کے راہ
دیکھو پھر ملنے کی مانگو گے دعا بیٹھے تم

ماہی دل پہ مرے ہو میاں شست انداز
عشق کی مجھکو تو دریا میں ڈوبا بیٹھے تم

۳۷۰	صبر و طاقت کا چلا کوچ کر اب ہی چا ہاں	ای میاں جرأت اب ہن جا کہ یہ کوئی بیٹھو تم	۳
گالیاں دینے لگے نام میرا لیکر تم	کچھ سمجھ کے سر جاہ کی کھل جاتی ہے کہاں کہیں تم	قلق دل سے بدن آتا ہے جنبش مین تمام	بیٹھے بیٹھے جون ہی یاد آتی ہو البیلے تم
۳۷۱	اٹھ اٹھ کے انسو نہ ابکی پکے پڑ سون گرم	چھوڑ تنہا ہمین آنسو نکلے چلے سیلاب گرم	۹
سینۂ دل سوز ناگے کچھ یہ بھی رہا گرم	دیکھ ہر جہاں آگ تو رہتی ہے وہ جاگرم	تک سلک کو دستی ہے تو زینہ ہو گرمی	کیا لطف ہے ایک رخ جو خورشید ہوا گرم
کیا خاک پھر اڑے سے بہت ہو ہو کے میرے صحن سے	گرمی سے لگی آتش کلکی جو صبا گرم	الله رے شرارت تیری اس شرم سے شوخی	ایسا تو کوئی ہم نے نہ دیکھا نہ سنا گرم
تا صبح میری آہ جہان سوز سے کل رات	کیا گنبد افلاک یہ حمام سا تھا گرم	یہ کھکی شب وصل مین سدگا نہ کلیجہ	ہر چند نہ بیٹھ مجھ سے کہ تنہا ہے تیرا گرم
وہ حال ہے صحرائے محبت مین اب اپنا	ق کیا قطع منازل یہ ہم نے ہے پیرا گرم	جیسے ہو مسافر کوئی تنہا خفقانی	اور دشت خطرناک مین چلتی ہو ہوا گرم
۳۷۲	طے کرتے ہی یہ گرم زمین در تو جرأت	گر تو سن فکر اپنی کو ٹک باگ اٹھا گرم	۹
گر کھیچی غل کھیچی ہے آ رہی ذرا گرم	تو آنکھ جھپکنا زہے کہتا ہے وہ کیا گرم	اے آہ نہ گرمی دل بیتاب کو ہو سمجھا	اور جائیگا گر تک بھی یہ سیماب ہوا گرم
انکار ہے رخسار ہیں ان سے پکڑ نا	پانو کا قیامت ہے وہ کافر ہے بلا گرم	کھینچے ہے دم گریہ جو دل آہ تپہان سوز	حیرت ہے کہ پیات مین چلتی ہے ہوا گرم
قاتل ذکر قتل یہ عشاق کر با ندہے	ہو ایسے قدر آج ہے بازار قضا گرم	جون شعلہ فانوس فقط سوز دروں	ق ظاہر مین جو دیکھو تو بدن کم ہے مرا گرم
رکھا جو قدم اسنے مری قبر پرا کر	اور سنگ سے تربت کی ہوئی ٹک کف پا گرم	تو کیا کہوں کس ناز سے لٹ کر گرد ہ بلو	الله قیامت ہے لپٹ تک بھی ہوا گرم
۳۷۳	بے چین ہے گر تو طپش دیتی تو جرأت	انداز کی اک اور غزل ہم کو سنا گرم	۹
ملتا ہے فقط اسکا نہین نام خدا گرم	کافر وہ سراپا ہے بہبھو کا سا بلا گرم	تھا پہلو میں دل جسکی سدا گرم فغاں آہ	دیکھا جو اسے آج تو سینہ بھی نہ تھا گرم
شمشیر یہ چھپائی تھی یہ قاتل کی دم قتل	مجھ سوختہ عشق کا یہ خون بہا گرم	جون شمع بظاہر حرکت کم ہے یہ ہر دم	چلنے پہ ہین ہم رہ روراہ فنا گرم
جس گھر مین کہ قیدی ترے سرگرم فغان ہین	وان روزن دیوار سے نکلے ہے ہوا گرم	جھنکار ہے مرا سر ہمین کشتہ صد زخم	کیا تیغ نے سل پر بہت میدا دیا گرم
کہتا ہے تپ عشق مین غم ادھر ہی ہے	خون جگر سوختہ تبرید کی جا گرم	ہر سینہ سوزانہ جنبش کیا دل ہمارا	تپ گرم مکان گرم غذا گرم دوا گرم
۳۷۴	وہ سوختہ عشق ہوں جس رات کہ جگر ہم	ہر داغ ہے خورشید دیا جسکے سوا گرم	۱۱
جوں اٹھی یا بسے اس نخ دلدار کے ہم	اٹھتے ہے بیٹھ گئے اپنا جگر تھام کر ہم	منہ ہی منہ مین کیا کرتے ہے اپنا وہ	ہاے سو جانسے قربان ہیں اس نام کے ہم
ناوک عشق تیان ہو یہ خدا مت ناصح	ٹک رہیں کام اگر پیتو ہین کس کام کے ہم	گھر مین جانا تو کہان اسکی پیسر ہر	صدقے جاتے ہین تصور سے در و بام کے ہم
خون صیاد سے یا ننگ ہے ہمین صید کہ آہ	سیر کرتے ہیں پہ رسیہ ہی بتی دام کے ہم	آنکھ اٹھا دیکھیں جدہر آئی نظر باغ بہار	محو دیدار ہین کس شوخ گل اندام کے ہم
آہ کیا منہ جو کرین جا کر سوال بوسہ	اسکی نزدیک تو قابل ہی نہین دشنام کے ہم	ہر رخ نور لعت بہار آنکھ یہ وحشت ہے	کہ نہین کفر کے پابند نہ اسلام کے ہم
تیر دکھتی ہی مین دل زار سے دی جان تو آہ	منتظر کب تلک رہیں مرگ کے ہین شام کے ہم	جس کے اکدم نہ جدائی تھی خدائی ہے لہ	روز و شب مضطرب اسکی ہین پیغام کے ہم
۳۷۵	سن سفارش سے مرے جرأت کے تحقیق وہ تو	آشنا ہوتے ہین ایسے کوئی بدنام کے ہم	۹
تو لی اپنا کا دیکھو ہراہ مین تم	واہ خوب آئے وعدہ گاہ مین تم	آنکھ ہے غیر سے لڑا بیٹھے	سب جی بس ہو مری نگاہ مین تم

روشنی انکی ہے یہ منہ دیکھو — جلوہ فرما ہو مہر و ماہ مین تم
شبہ ہے عید کی ہی ملنے سیر — کہ ملے ہم سے اشتباہ مین تم
کر ہی ضعف ہی تو حضرت دل — ہوگئے آخر بس ایک آہ مین تم

کسی بیرحم پر نہ مکیو تیغ — پکڑے جاؤگے اس گناہ مین تم
بخشین اب چھٹ گئیں نجاؤ مجھے — چھوڑ اس حالت تباہ مین تم
نہ ہوا سے گرد خدا کے تبان — مجھکو اپنے رکھو پناہ مین تم

جو جگہ جاکر اے میان جرأت — جی دیا جاتا ہے ہو جاہ مین تم

۳۷۶ — ۱۳

وہ کیونکر روئین یہ کب تک ستم ای یار دیکھین ہم — کہ نخیر و نسی ہنسی بوسے تو اونا چار دیکھین ہم
نہایت سچ ہے لیکن شیخ ہم پر طعن کرتا ہے — خداوند اکلی مین اوسکی بہی زنار دیکھین ہم
بہلا کیونکر نہ اب ای عشق تیری جانکو روؤن — جو نت پہلو مین اپنے دلکو تا تم دار دیکھین ہم
یہ وہ معمورہ دل ہے کہ جسمین یار بستا تھا — پہر اس گھر کو کتنا انکہوں سے ویسا ہی مسمار دیکھین ہم
دل ناکام شاید کام آیا کیون چہپاتا ہے — نہین کیا خوں سے آلودہ تلوار تیری دیکھین ہم
گیا نور نظر جب رو رو دیا تب آہ کی تم — بہلا تبلا تو اب کیونکر ترا دیدار دیکھین ہم

حجاب عشق اور پاس ادب ہے دو دلمین مانع — بہلا پہر نظر کیونکر رخ دلدار دیکھین ہم
نہین لگتا دل آبادی مین اب جی یہ کہتا ہے — گریبان چاک کر کر دامن کہسار دیکھین ہم
شروع درد الفت ہے مین جی جسنے چلا یار — دکہاتا کیا ہے رفتہ رفتہ آزار دیکھین ہم
لپٹ ہی جاگی سو آنکھ کیا ای پیار — کہان تک دیدہ حسرت ہی سوسو بار دیکھین ہم
رفو کی تب تمہین تکلیف دین ای یار مشفق — کہ جب ثابت گریبان میں کوئی تار دیکھین ہم
سنا ہے کیا جرأت پہر ترا احوال کا — جو تیرا نام لیتے ہیں اوسے بیزار دیکھین ہم

غزل

۳۷۷ — ۱۱

شکل آئینہ با صفا ہین ہم — دیکھتے ہی کے آشنا ہین ہم
دیکھیو سایہ کیطرح اے پیارے — ساتھ مین تیرے اور جدا ہین ہم
تک تو کر رحم ای بت بیرحم — آخر ش بندہ خدا ہین ہم
زلفین کہتی ہین اوسکے عاشق سے — مار لینے مین تو بلا ہین ہم
تو جو کہتا ہے ہر گہڑی تیری — دیکہنے سے بہت خفا ہین ہم

نہین دنیا مین جہان سے کام مینا — اک نقطۂ تیرے تیلہ مین ہم
ہم بہی کچھ چیز ہین میان لیکن — یہ نہین جانتے کہ کیا ہین ہم
شعلۂ ناتوان کے مانند — ہاتھ مین تیرے ای صبا ہین ہم
جیسے پیدا ہوئے ہین گرد ہی فلک — آہ گردش ہی مین مبتلا ہین ہم
کیا کرین یار تو ہی کر انصاف — تجھ سا قابل نہین ہیں یا ہین ہم

دیکھے ہاتھوں سے اے میان جرأت — زندگانی سے بہی خفا ہین ہم

۳۷۸ — ۷

کب رکہے خاک شہیدان پہ تجمل قدم — ناز سے جو کھینچتا ہو بستر گل سے قدم
سجدہ گاہ خلق ہو جاوے ابھی میرا مزار — ایکبار ہی تو اگر رکہے تفضل سے قدم
ہاتھ پہیلا نا پڑیگا اہل دنیا کے حضور — رکھیو تو باہر نہ صحرا سے توکل سے قدم

نقش پا تیرے بہ رنگ گل نظر آئی مجھے — یہ حنائی پا رنگی ہین خون بلبل سے قدم
خاک کوچہ تیری یا دن ہے آرام ہے — مت گذر آتنا شتابی رکھنا مل تجمل سے قدم
جز خزانی غبار بیابان پہ پہر آیا آنکھون — ہے مرے ہمرہ جا تہی بستہ گل سے قدم

گر کرو مین یہ وہ دل دستہ اوسکی راہ مین — تو بہی ای جرأت نرا ہے وہ کہ بکابل سے قدم

۳۷۹ — ۹

ہے یہ مشکل جو ملین اوس بت مغرور سے ہم — دور سے دیکھتے ہین اوسکو ناسور سے ہم
ساقیا جام نہ دی ہم کو مئے گلگون کا — نشۂ مخمور ہین اوس نرگس مخمور سے ہم
جان اور ایمان اور دل و دین صبر کیونکر ایا ہے — دیکھو کر بیٹھے فرو عشق مین مقدور سے ہم
تو اگر حور ہے یہ جنت مین تو ای مایہ حسن — آنکہ ہرگز نہ ملا دین اب تو حور سے ہم

دل مرا آنکی یون نوک مژہ پر بولا — عشق تو یہ بات ہے کچھ کہ نہین منصور سے ہم
دل صد رخنہ سے کرتے ہین علاوہ تکی طلب — چاہتے ہین یہ عسل خانۂ زنبور سے ہم
نہین معلوم کہ کیا دل نے عقب تیرے کرا — یک بیک ہوگئے اسطرح جو رنجور سے ہم
ہم ہر چند کہا پر نہ وہ آیا یان تک — کیا کہین بات نباکر دل مجبور سے ہم

۳۸۰	اپنے پہلو سے وہ جب اٹھ کے چلا ہی جرأت	اسکا منہ دیکھیے کہ بس رنگ ہی مجبور تہا ہم	۵
خط کا کہون یا زلف گرہ گیر کا عالم کہتا ہون کہ مت ہو مرے زیادہ غافل	ہر شے ہے تری حسن کی تصویر کا عالم قاتل ہے مری آہ کی تاثیر کا عالم	ہے اور نہین پر دل دیوانہ کہون کیا باتین تو سبہی کرتے ہین ایجاد جہان نہین	عریانی کا یا پاؤن کی زنجیر کا عالم ہے سب سے نرالا تری تقریر کا عالم
۳۸۱	حیران مجہے دیکہہ کے بولا وہ ہنسی سے	ہے آج تو جرأت کا بہی تصویر کا عالم	۷
عشق کی تہی فقط جگر مین دہوم ہے یہ اپنے جنون کی دولت سے سنگ و در یا نسے اور دلسے مرے	پڑ گئی دل کی ہی نگر مین دہوم بعد مجنون کی ہے جو بر مین دہوم روز مچتی ہے اوسکے در مین دہوم	دیکہیے تک آئی طفل اشک نہ آہ آج نکلا ہے گہر سے وہ قاتل جلد آجا کہ تیرے بن پیارے	کیا مچائی ہے چشم تر مین دہوم ہو رہی ہے جو رہگذر مین دہوم دل مچاتا ہے میرے بر مین دہوم
۳۸۲	آج شاید مری ہے جرأت آہ	پڑ گئی ہے جو اوسکے گہر مین دہوم	۹
تک ملا سکتی نہین آنکہہ نڈر تمسی ہم ملکی ملو تمسے خدا سینہ بہ سر دیکہو تم لاؤ تشریف دم نجہی تم افسوس وقت جب اپنا برابر ہو سدا ہاردا ہو ق	اور یہی جو ہوش کہ ملین آ کے تہہر تمسے ہم جان کیا اپنا کہین سوز جگر تمسے ہم پوچہنے پاؤ تمہاری نہ خبر تمسے ہم عرض کرتے ہین یہ با دیدۂ تر تمسے ہم	وصل کی رات نہو چہوٹ قلق دل پیارے کر سکے بات جو وہ آنکہ آکے کیا منہ تم تو رک جاؤ ہوا کیا بات کہتی ہمسے جیتے جی ہو نہ جدا تم ہی بہتر ہے کہ ہم	یہ مفصل کہین گو وقت سحر تمسے ہم دون کس شکل سے تشبیہ قمر تمسے ہم ہم بہی ہو جاؤ خفا ہو تو اگر تمسے ہم ہمسے رخصت ہے ادہر تم اور ادہر تمسے ہم
۳۸۳	جا ہی حیرت ہے کہ کہنی کو تو جرأت ہین وہ لے	تک ملا سکتے نہین آنکہہ نڈر تمسے ہم	۷
گر ہم عشق سے تیرے نہ غمین ہوتے ہم گر تصور نہ کسی آئینہ رو کا ہوتا کیون جگر مثل کتان ٹکڑے ہمارا ہوتا	پر اجل کا ہے کو مرنے کے قرین ہوتے ہم آئینے حیران نہ دم بازپسین ہوتے ہم گر نہ عاشق تیرے اے ماہ جبین ہوتے ہم	جب تمر پاس سے وہ اٹہ کہین جا بیٹہے فتنے مچاؤ بس ہم عرش کہا تا شنید دیر(?) تری باعث نہ خوشی ہی ہمین اک دم گذرا	جی مین گذری ہے کہ اے کاش وہین ہوتے ہم کوچہ یار کی گر خاک نشین ہوتے ہم کاش پیدا نہ او جان حزین ہوتے ہم
۳۸۴	روز کہتے ہین وہ آوے تو کہین غم جرأت	جب وہ آتا ہے تو اوس وقت نہین ہوتے ہم	۷
کب شکوہ قاتل تہ شمشیر کرین ہم بر ہم ہوا ہی جملہ کتب خانہ کونین جیتا ہی سے نگا ہو تہو سو ہی نزع میں حسرت(?)	جنبش بہی نہ جون آہوے تصویر کرین ہم گر مصحف رخ کی تری تفسیر کرین ہم اب کسکی حوالے تری تصویر کرین ہم	خط اسکا دم نزع جو آیا تو سب ایسا کیا آیا نہ عیادت کو وہ اتنا ہی سمجھکر ہو سیر جو وہ نزع کرے اور بہشت(?)	فرحت سے وارمان اوسی تحریر کرین ہم بیمار کو کیا اور بہی دلگیر کرین ہم نظارۂ قاتل تہ شمشیر کرین ہم
۳۸۵	وہ نزع مین ہے جسکے جو آیا نہ تو جرأت	حیران ہین کہ اب کون سی تدبیر کرین ہم	۷
پروا نہین اوسکو اور مرے ہے ہم مژگان دراز اسکے کر یار در(?) جو بانکوں سے اسکے دیکہین کیا خاک	کیون ایسے پہ مبتلا ہوئے ہم چہاتی پہ گزرتے ہین سو ہوئے ہم ہنسی کے سمجھتے مین تہو ئے ہم	گو بیس ہے ادا جو ان جفا وہ اک بار ہی عشق مین عاری(?) دم نکلو مین آ رہا ہے اب جان	پر چہوڑین نہ پاؤن اپنا چہوڑے ہم کہین ہین دگر نہ سب جو ساہم جلد آؤ وگر نہ بس مرے ہم
۳۸۶	آنکہہ جاتی ہے جرأت اوسکے ابہر آئے	معلوم نہین کہ کیا ہوے ہم	۱۳

۳۰۷ — ۱۰

نظارہ کنان جیب بدریا ہوئے ہم
کچھ دیکھتے ہی نقش بدیوار ہوئے ہم

ہستی کی کھلی بات پس از مرگ کہ تھا خواب
جب نیند ہوئی آنکھ تو بیدار ہوئے ہم

کچھ اور بس اپنا نہ چلا عشق بتان میں
مجبور مگر رہنے پہ مختار ہوئے ہم

کین نیند جو حیران آسکے ہین آنکھین تو تنک بہا
ہنگامہ قیامت بھی نہ بیدار ہوئے ہم

بدمست وہ جس دم کہ چمن میں تھا اکیلا
افسوس نہ اس وقت بگلزار ہوئے ہم

حاصل نہوا کچھ ہمیں گلزار جہان میں
آوارہ و سرگشتہ و لاچار رہے ہم

دل بیچ کے اک شوخ ستمگار کے ہاتھوں
اجناس خوبی کے نہ خریدار ہوئے ہم

کہتا ہے مرے دیدۂ خونبار سے یہ ابر
لو اب تو بہ از تختۂ گلزار ہوئے ہم

کافر ہوں جو محرم بھی ہاں رہا دیدۂ نگاہ
مشہور غلط محرم اسرار ہوئے ہم

بے بادہ صفتی ہیں نہ مرتے ہیں کہ ہم سے
تا خوش ہو اجل ایسے گنہگار ہوئے ہم

گو کام دو عالم سے رکھا چرخ نے ناکام
پر کار محبت سے نہ بیکار ہوئے ہم

جو جنس گرانمایہ ہے نایاب زمانہ
افسوس کہ دنیا کے ہی طلبگار ہوئے ہم

کیا درد نہان تھا کہ نکی جی ہی میں جرأت
ظاہر میں نہ دور ورنہ بھی بیمار رہے ہم

۳۰۸ — ۷

چڑھا کر دل نے مے عاشقی کا جام تمام
کیا وہ کام کہ آخر کیا ہے کام تمام

نظر پڑے ہے جسے اوس رخ پہ پیچ زلف سیاہ
ہوا اثر یہ کہ وہ سودا ہے تا بشام تمام

وہ رشک مہر جو ہو صبح آکے جلوہ کنان
تو کیوں نہ غیرت خاور ہو صحن بام تمام

فراق گل میں یہ تڑپے اسیر ہو بلبل
کہ مثل چون رگ گل ہو گیا ہے دام تمام

ہے اپنے کام میں مصروف وہ اوسے کیا کام
بلا سے اوسکی کسی کا اگر ہو کام تمام

سفر ہوا دل وحشی کو آہ کیا درپیش
جو بود و باش کی سنسان ہے مقام تمام

خدا کے واسطے جلد اوسکو لا نہیں تو یار
وگرنہ دم میں ہوا اب جو غلام تمام

سنا نہ مست مے حسن نے کبھی اک حرف
کہا میں قصۂ غم اوس سے گو مدام تمام

وہ لیکے آئینہ دیکھے ہے رخ سنوار کے زلف
کرے ہے صبح سے یون دن کو تا بشام تمام

زبسکہ سوختۂ عشق ہے تو اے جرأت
جلا ہی بنا نہو کیونکر ترا کلام تمام

غزل

۳۰۹ — ۷

بغیر اوسکے یہ حیران ہیں بغل دیکھ اپنی خالی ہم
کہ کروٹ لے نہیں سکتے ہیں جون تصویر قالی ہم

ارادہ گر کیا دشنام دینے کا ہمیں پیارے
تو لب سے لب ملا کر بس ترے کھا لینگے گالی ہم

جو ہو دور از خیال مانی و بہزاد یہ صورت
بغیر از ہو تجلی کھینچتے ہیں وہ تصویر خیالی ہم

کوئی آتش کا پرکالہ جو وقت آ بیٹھا آ کے
تو سمجھیں ہیں انگارہ کیا لکھا ہے نہالی ہم

کرے ہے وصف جمال یار لیکن شعر گر موزون
تو سمجھیں انتخاب جملہ اشعار جمالی ہم

نہو سیدہ میں اپنی جب رہ سبزہ رنگ ہے عالم
تو پھر کس رنگ سے کاٹیں بلا سے رات کالی ہم

زبس حالات عشق اب ہم پہ طاری ہیں سدا جرأت
بطرز عاشقانہ لکھتے ہیں اشعار حالی ہم

۳۱۰ — ۹

تک جو پردے میں جھلک اپنی دکھا جاتے ہو تم
اور جھلک سی مرے دل کو لگا جاتے ہو تم

میں تو غصے کچھ بھی نہیں بیٹھا ہو تمہارے در سے
چھوڑ کر تنہا کہیں پھر مجھکو نیا جاتے ہو تم

میں تو حیران ہوں کروں کیونکر کہ تم سے جا ملوں
سامنے ہو ابھی بس رہیں تم جاتے ہو تم

اے جلا سب کسی یاد اے حضرت آن کی آنکھ
خود بخود جو بیٹھے بیٹھے ملا جاتے ہو تم

آنکھ ہوں جگم میں یا تنگ کہ تشکل نقش پا
خیر فنا اٹھتا نہیں جس جا بیٹھا جاتے ہو تم

رو رو شب تا مجلس میں اور دل میں ہے جنگ و جدال
جا بجا چلتے اس لیے آنکھیں ترا جاتے ہو تم

ہیکلی سی گل سے کیونکر کہ اگر کوئی دم
یاد پچھلے ربط مجھکو پھر دلا جاتے ہو تم

آنکے جا ذرہ سے کافر ہوں جو کچھ رہتا ہو ہوش
ایسے بے ہوشی میں کر [illegible] جاتے ہو تم

آپ میں پھر نہیں آتا سمجھ لیتے ہیں انکھ
شب کو جو کہتا ہے میں جرأت کہ آ جاتے ہو تم

ردیف النون

دم بدم ہمکو رلاتے ہو تم دل انکا ہے اور کہیں
شور پیدا ہے ہم سے لو مضمون ہوا اور کہیں

تو وہ کلاوت [illegible] ہے کہیں
مجھکو تجھ بن [illegible] سے مرا ہے اور کہیں

آنکھیں فدا اور [illegible] کیا باتیں
ہمسے تو باتیں منہ کو تم کہتے ہو [illegible] ہیں

بانکی ندرت ہمسے [illegible] اور کہیں
دوسرے [illegible] کیا ہے اور کہیں

جو کچھ ہمدردی میری آتی ہو تم مجھکو نظر
بیٹھی ہو مجھ پاس ولیکن گھبرا سی لگی ہو

ہمسا کوئی شاید پیارے تمکو ملا ہے اور کہین
آنکھ بچا کر ادہر جانیکا دہیان ہی اور ہا کہین

دیکھی ہی ہمکو جو تم آتے ہو تو منہ پہیر بات کرو
باتین کرے لگاوٹ کی یہ گر جہوٹ کہون

باتین ہیں یہ سب ظاہر کی ہیں الفت ہی اور کہین
دلکو ہے لگی تیرے نام خدا ہی اور کہین

۳۹۱

حیف ہے اوسکی ہے تجھ سے جو یاد کرے تم غیر کو جا
جرات میں نہیں سو ہیں بات کیا ہے اور کہین

۹

یہ تصور میں جو دکھ اٹھانے نبیڑے ہیں
خدا جانے اوس گھر میں کیا ہے کہ جسکی
ہوا یہ دیار محبت کی بگڑی
فلک تیری ہاتھون بری تھی جو دونا

سو الفت ہے کہ سب فسانے نیند ہی ہیں
کئی در کے آگے دوانی نیند ہے ہیں
کہ سب رہنے والونکی شانے نیند ہی ہیں
سو اب انکے پلنگ میں نیند ہی ہیں

قفس میں صدا اسیران کہ منہ
وہ افسوس میں اپنے کہ خیلے گرہ ہیں
لگے کیون نہ تیر نگہ دل جگر پر
مخمصہ خوبرویون کی ہے سادگی پر

بہر شاخ نو آشیانے نیند ہے ہیں
کئی مرتبون سے غزالے نیند ہی ہیں
کہ اوس حشم کے نیت نے نیند ہی ہیں
کہیں بہی عجب صوفیانے نیند ہی ہیں

۳۹۲

بخیل اب یہ منعم نہیں کیونکہ جرات
کسی خیلے جو انہیں کہانی ہی

۱۱

یاد کر وہ حسن سبز اور انگہڑیان تیوریان
کچھ نہ کچھ کر بیٹھتا ہون بات اوسکی بر خلاف
جسکو جو اسکا تصور بندھ گیا تو ہمسر
برگ گل آنکھون یا پارہ یاقوت وا
ہون دل آنکھوں میں بہرا ہے جب آتی ہیں یاد

کاٹتی رو رو کی ہیں ساونکی راتیں کالیان
تا کسی صورت وہ دہنجھلا سکے مجھکو کالیان
اوسکی گھر کی یاد میں صبح تک کیا کیا لیان
دیکھیو جن پان کھاتے لبونکی لالیان
وہ ہی گلرنگ کے بہر بہر کر دیتی پیالیان

دیکھیں کیا انکی لچک آتش غمزہ ناز …
ہے اسیر اہل اوسکا دیکھ پایا ہون …
وقت اظہار وفا محفل میں اوسکے جب آنکھ
کو جب قاتل کو کر مسلح کہون تو ہے بجا
تاک جہانک اوسکی کہون کیا میں کہ لعلی …

کہیں تجھے میں کیون ہیں کانٹون میں لگا …
خندہ زن ہنستہ پہر جسکے جز او بالیان
مل گئی تو بس وہ باتین اوسی نے بالیان
جب نہ تب دیکھو تو تھین ہمین اونکی بالیان
اوسکو پا ہون گہر کر دیوار … جالیان

۳۹۳

کاش جرات وصل کا دن ہو جلد نصیب
ہجر کی تو کہانی جاتی ہیں یہ راتین کالیان

۱۱

کیونکہ تم پاس سے ہم جائیں بہلا اور کہین
یہ دعا ہے کہ ترے کوچہ سے اٹھیں مر کے
میں تو جاؤن تیرے در سے یہ کرون کیا پیارے
بیخودی کیا انکھونکو جو ترے کوچے سی
کیا خدائی ہے کہ اب آتے ہیں تم پاس ہم

جی تو لگتا ہی نہیں یان کی سوا اور کہین
جیتے جی پاس سے یہ بیجا خدا اور کہین
کوئی کہتا ہے مجھے پاس سے بیجا اور کہین
اٹھ کے گھر اپنے چلا میں تو گیا اور کہین
اپنے جانبہتی ہیں آنکھ چرا اور کہین

ندیا میں جو ہمدم تری باتونکا جواب
درد دل اُس بت بیدرد سے کہتی تو کہو
خاک ہی محفل ہو یا میں لگا اوس میں آہ
دیکھ بوسہ مجھے جبتہ میں جبتا ہے وہ شوخ
یا نہ آتے جو اکیدم تو یہ ادا رہتی

مت برا مانیو ہو وقت میں تہا اور کہین
جا کہ یہ رام کہانی تو سنا اور کہین
گو کہیں یہ ہون گہ دل ہے مرا اور کہین
ایسا پایا ہے مزا تو نے بہلا اور کہین
یا کہ اخلاص جہپا مدہو اور کہین

۳۹۴

خاک سمجھو یہ بھی اوس کو جو منہ آتا ہے یہ
پاس سے بیجا اور ڈراکر نہ صبا اور کہین

۱۱

روز شب تم ہیں ہم تو وصل کی تدبیر میں
قید ہستی ہے سو اشاید رہا تیرا اسیر
صبح ہوئی جو آئے گھر میں … پہر
ایک سی جسکی آنکھوں میں رسوا ہون کی
ہمکو اس نعرہ یاد پیر کھلا …

پر کہیں کیا ہمکو جو ملنا نہو تقدیر میں
آج شور وغل نہیں ہے خانہ زنجیر میں
یہ اثر کا ہے بدیکھا نالہ شبگیر میں
فرق کچھ کرتے نہیں وہ خاک اکسیر میں
کچھ بہی گر ہوتا اثر بس آہ تاثیر میں

تیری صورت کو کہون تصویر سا کس منہ سے ہیں
عاشق لگی یار گذرے ہے تیری مژگان کج
… اونکی جنکی لہو تن میں نہیں
اب ہی دم آنکھوں میں ہے …
اور صورت دل ملنے کی نہیں کوئی مگر

ہیں کہا یہ گر میان تیر خیال تصویر میں
راستی یہ ہے کہ … تو رہے کس تیر میں
منہ یہ جو بہ ہی تیری شمشیر میں
کام ہو جاویگا میرا ورنہ یان خیر میں
ہجر کے … [illegible]

۳۹۵	تیری زلفوں سے جل تھل ہو گئی جرأت کہ نہیں	ساکنان ہند گو یا خطۂ کشمیر نہیں	۵
دور سے کس طرح اسکو دیکھ بھی سکتا نہیں لگ گئی کیوں تجھکو جیسے ایدل دیوانہ آہ	گھر میں جی لگتا نہیں اور گھر میں رہ سکتا نہیں کیا ہوا اوروں سے جو تمکو آج کیوں تکتا نہیں	سوزش دل جو چھپا کیا ہو کہ پہلو میں مرے خوبرو یوں میں ہی ایسا کون پھر اسکو بھلا	کونسی وہ وقت ایک بھی ورا سا پر ایکتا نہیں کیونکہ کبھی بحر خوبی کا در یکتا نہیں
۳۹۶	لا دا اس آئینہ رو کو مت دکھاؤ آئینہ	اور کچھ بات ہی جرأت کہہ ہی سکتا نہیں	۵
شب ہجر آئیں مت پوچھو کہ کیونکر نہیں رہتا ہوں تیرے رکھنے سے بیمار بس دم رکنے لگتا ہے	تصور باندھ کر اسکا صبح تک یہ کہتا ہوں نہیں تو ہو تا ہو یہاں کن کر سنتا ہوں	جو دیکھو غور کر تو خبر و کل بالکل مجھ میں ہے نہیں تم ہو درست غیر اور کہہ سے ترے تیں ہیں	کبھی ہوں اک حباب آسا کبھی دریا ہو بہتا ہوں کہوں کیا حال دل اس کا مونہ تکتا ہوں سہتا ہوں
۳۹۷	یہ جوش اشک ہے طوفان اٹھایا ہے کہ ہم جرأت	کبھی دو گھر تر میں تو کبھی دم کو رستا ہوں	۹
کوچۂ جاناں سے جاتی ہے تیغ جا سکتی نہیں دم میں ہو جائے محبت کا تو اسکی امتحان کوئی اسکی اور ہمارے دیکھیو صحبت ذرہ کیا کہوں وہ ان جو یہ پیغام آتی تھی نہیں	گو اٹھاتی ہیں قدم پر دل اٹھا سکتی نہیں دل کی بے صبری سے پر ہم آزما سکتی نہیں مل رہی ہیں دل کی تدبیریں ملا سکتی نہیں آنسو در دہجر کر اپنا اٹھا سکتی نہیں	میر ترا نیکی منادی اور شی کی پاتنگ کہ اب مشق زیادہ دو خفا کرتے ہیں غزلیں چمن اپنے پہلو میں دل بیتاب ہے وہ غم زدہ صورت اپنی تم کسی صورت دکھا جاؤ نہیں	پاس ہمکو اسکی ہمت سے اٹھا سکتی نہیں وضع بیتابوں کی میری کچھ اڑا سکتی نہیں جیسے ہاتھوں کہیں آرام پا سکتی نہیں ہیں پڑے اس میں ہم لاچار آ سکتی نہیں
۳۹۸	اک ہی انداز کی ہر سیمیا جرأت غزل	اس سے بہتر آپ کیا مضمون لا سکتے نہیں	۱۱
حال اپنا اسکو محفل میں جتا سکتے نہیں [illegible] دیکھنے میں کیا [illegible] جب کہیں جاتا ہے [illegible] [illegible]	دل پہ اتر دیکھ ولی ہم بلا سکتی نہیں اور غضب یہ ہے کہ ہم اسکو منا سکتی نہیں پاس اپنے کیسی ہی سب ہم بلا سکتی نہیں قصہ کرتے ہیں ولیکن یہ جا سکتی نہیں وہ بھی پاس اپنے بلا ہمکو بٹھا سکتی نہیں	کیا کہیں کیا بے جگہ دل [illegible] [illegible] ولیکن کیا کریں بیٹھا تو اک دن [illegible] گھر میں [illegible] دو بیٹھ [illegible] انکھوں میں ہے کہتے ہیں ہم	ذکر جسکا ہم زبان پر اپنی لا سکتی نہیں [illegible] کو مطلق لگا سکتی نہیں کچھ سمجھ کر ہم ادھر کو [illegible] اٹھا سکتی نہیں [illegible] پا سکتی نہیں تم بلا سکتی نہیں ہم آپ آ سکتے نہیں
۳۹۹	ہیں سو بار آکے ہم جرأت نکلتی یار پر	پر سمجھ کر دل میں کچھ ہم سو لنہ کہا سکتی نہیں	۹
کونسا غم جسکی خاطر جان پہ [illegible] نہیں [illegible] انتظار یار میں [illegible] جو شخص [illegible] دیوانہ اپنا	کیا تماشا ہے کہ جیسا اسکو خبر [illegible] نہیں [illegible] امید زندگانی تا [illegible] نہیں کونسا دن ہے کہ [illegible] نہیں تم میں کس سے شکایت [illegible] نہیں	مت خفا ہو میں جو آتا ہوں [illegible] گر مقابل [illegible] دل ہی [illegible] تو کوئی کیا کرے بس کہیو منہ سے [illegible]	یہ خطا ہو دل کی ہی اپنی [illegible] نہیں [illegible] میری نہیں ورنہ [illegible] میری نہیں یعنی خاطر اسکو [illegible] نہیں
۴۰۰	کونسا دن ہے کہ جرأت حالت [illegible]	درد دل سے دم بدم نوع دگر [illegible] نہیں	۱۱
[illegible] نہیں [illegible]	دل پہ [illegible] نکلتا ہے نہیں جی کو ملتا ہو لیکن وہ ملتا ہی نہیں	کیوں [illegible] تصویر سا [illegible]	[illegible] نہیں [illegible] ملتا ہی نہیں

ہم ہی کچھ عشق تیا نہین آہ تب سی ہو گئی	ناتوانی سے کوئی اب عضو ہلتا ہی نہین	یون ہی الفت کی سعی ہو گر تو پیر ہم	جون سنبھالے سے کوئی کیفی سنبھلتا ہی نہین
دل گئی دل اور جگر جون ہو گئی آنکھون سے بہے	ہجر کا دن کیا قیامت ہی کہ ڈہلتا ہی نہین	فصل گل آوے ہزار اب پر یہ اپنا نخل تر	جون نہال گلشن تصویر پہلتا ہی نہین
دیکھی شمع حسن سے دل تہا منور سو آہ	ایکدت سی چراغ اسکے گہر مین جلتا ہی نہین	گو زمانہ چال بدلی اور ہوا اوس کی چلین	پر کسی صورت مزاج اپنا بدلتا ہی نہین
۴۰۱	منہ پیارے کون ہی جرأت یہ بحر عشق مین	ڈوبتا ہی بان جو کوئی پہر اچہلتا ہی نہین	۱۱
کیونکہ اب اوس سے ملاقات ہوا ایک آن کہین	دل دیا اوسکو کہ آیا تھا جو مہمان کہین	میری بیتابی سے محفل مین یہ شور کا ہم اور سے	اٹھہ کے ہونا نہ لگے میری ذر بان کہین
دیکہو ہے جو کچھہ ہو تیری ہو حضرت دل	کیا بلا جا کے گنوا آئی تم اوسان کہین	درد و غم رنج و الم خوب سی ہین و لیکن	مجکو ڈر ہی کہ سینے نہو ویران کہین
رم مین اوسکے دل اور چشم ہی مت کہیو تم	اتنی رونیکا بہی بندہ جانے طوفان کہین	دیکھکر سب تر پیار کو یون کہتے ہین	یا رب اس شخص کی مشکل ہو آسان کہین
ایک جو مونس ہی میرا دل تو یہ ہی اوسکی شکل	بات کرتا ہی اگر مجھسے تو ہی درمیان کہین	انتظار اوسکی مین تا ہو یہ دہر کا ہی کبھی	یون ہی رہ جاین نہ یہ دیدہ حیران کہین
دل مجروح کی کیا پوچھتے ہو مجھہ سے خبر	خاک و خون مین وہ پڑا ہو گا غلطان کہین	جا بجا پہرتے ہین ہم لیک نہین پاتا وہ	دیکھنا اوسکا یہی کیسی عنوان کہین
۴۰۲	آج کی تیری قلق سے مجھی ڈر ہی جرأت	کہ نکل جاے نہ گھبرا کے تری جان کہین	۱۰
گہر سے نکلا وہ نا زنین نہ کہین	ورنہ ہم دیکھتے کہین نہ کہین	دل مضطر نہ کاشر و میرے ساتھ	ٹکڑے ہوجاوے سب زمین کہین
رو کے کھینچی مین آہ سرد تو سب	بوئے برسا ہی مینہہ کہین نہ کہین	خوب کاٹین اندہیری راتین پر	نظر آیا وہ مہ جبین نہ کہین
جیسے محزون ہین ہم تری بن یار	ایسا ہو گا کوئی حزین نہ کہین	اوسکا عاشق مجھے کہین ہین سب	پر اوسی ہو وے یہ یقین نہ کہین
مین جو تڑپا تو بول اٹھا کہ اسے	یا نسے لیجا کے اب کہین نہ کہین	خوف آنے لگا یہی اوسکو	دے تڑپ کر یہی کہین نہ کہین
منت خس ہی یہ چشم تر اور لا	کھینچیو آہ آتشین نہ کہین	ایک غزل اور کہہ تو جرأت	ایسی پاویگا سہہ زمین نہ کہین
۴۰۳		غزل	۷
خوش ہو ا سکی مین غمین نہ کہین	جی اولجھتا رہا کہین نہ کہین	دہیان مین مین کسیکی بیٹھا ہو	تو لیو مجکو ہمنشین نہ کہین
ہمہ موتن مین پہلے رہی ہی آگ	بیٹھیو تم میرے قرین نہ کہین	کچھہ بہت ہی چراغ چشم سے ربط	کر دے یہ گل اوسکو آستین نہ کہین
درد دل ہی بہت کہا لیکن	اوسنے باتیں کی یقین نہ کہین	وعدۂ وصل اوس سے یون لیو مگر	ڈر ہی کر بیٹھے وہ نہین نہ کہین
۴۰۴	ردیف بات بات پر جرأت	ہو گرفتار یہ کہین نہ کہین	۹
کب زمین پر وہ نظر پڑتا ہی مین کیا	آسمان پر کوئی جبتک کہ ٹہلاتا ہی نہین	حال دل کہنے کی طاقت نہین ہم مین	مرض دل نے یہ بیجان کیا ہی نہین
کر سکل سی ہم تمکو نہین خوش آتے	تو یہ فرما و جی کس لیئے تم بہاتے ہین	جیسوا نے سے نہو انکا بلانا منظور	کیون دلوا تو پرے ذرا ٹہرا ہی مین
اتبو دن رات کی رونے کے بدولت آئے	یا پی پی کی گوسنے ہمسا ہی مین	صبح ہوتی نہین گہبرا کے اس شب آ	کاش اک جن کی بلا ہی کی شب کہا ہی مین
مرض عشق مین جو اوس عیادت کو تو لیس تو	ناگہان دیکھہ کے وہ بہی گہبرا ہی مین	کہ لگی کہنے یہ بیمار کر منہ پر ہی	ایسی حالت تو پہر اللہ نہ دکھلا ہی مین
۴۰۵	در و مندانہ غزل اور پڑہ ایسی جرأت	گفتگو جسکی سنے سی تری جوش آ ہی مین	۹

ناتوانی نے گم ایسا ہی کیا ہے ہمیں	کہ نہ ڈھونڈھے سے بھی بستر پہ کوئی پاتا ہمیں	میرے جاتے ہی وہ اٹھتا ہے تو نکلی ہے یہ بات	تو نہیں بیٹھتے کیوں دیکھتے تم آ کے ہمیں
یوں تو رہ سکتے نہیں کاش کوئی یوں شیشہ	مار کر دفن کرے یار کے ہمسایہ میں	اک نظر دیکھیں گر دل میں نہ رہ جائے ہوس	جان پہنچی ہے لبوں پر کوئی پہنچا دے ہمیں
ایک تو پردہ نشیں اس پہ ہے پابند حیا	دل میں جو بات ہے کیونکر وہ ملا دے ہمیں	جستجو میں تیری [illegible] ہم تو ہے جا	جیسے دل دور رہے وہ پھر کیونکہ دور اے ہمیں
اب وہ آواز بھی کانوں میں نہیں آتی ہے	ق کوئی ایسا نہیں جو اس تک پہنچا دے ہمیں	یہ دیا ہے کہ نہ کھٹکا رہے جیسے عالم شہر	بس دیوانہ تم [illegible] بھلا دی ہائے ہمیں
۴۰۶	ہر نفس کھینچے ہے دور آپکو جرأت وہ شوخ	اور دل کھینچے لیے جاتا ہے راہ ہاے ہمیں	۹
رکھو مضمون یار و فرق ہو گر رسم اپنی	کہ سب کچھ ہم بھلا بیٹھے پر اسکی یاد گا ہمیں	جو ہوتا تیر [illegible] اگر پر بھی اپنی آہ ذرا زیر	تو پھر کیا کیا وار آ جاتے وہ دلکو ستوا ہمیں
جو [illegible] بس تو یہ ہو نہیں کچھ ہو	کہ تمسے جان بلب لبوں میں اپنی امید دار کے	نہ آیا دو قدم وہ ہمرہ تا بتربت بھی ظالم	قدم گنتا تھا میں عدم کے تیرے ساتھ ہمیں
اس اندیشہ سے وہ تشریف فرما یا نہیں ہوتے	کہ جاتے ہی میاد [illegible] آ رہے وقع داریں	اثر آلودہ ٹپکا ایک بھی قطرہ نہ ہی ظالم	ز رنگ اب گزری عمر ساری اسکی تاثیر
شکل یہ ہے کہ مرے [illegible] اک نالہ ان حیلہ	سو ہوتا تھا جیساں نباہ اجی جب تک ہماری	جگر ہا [illegible] پہ برق اسکو پہ گمان تھی	چمک جو ہے تیرے دانتوں کی ڈر ہی گئی نا ہمیں
۴۰۷	بار تحفہ حضور اسکو بھی جرأت عرض کرتا	غزل اک اور بھی اسنے کہی ہے بیتوا ہمیں	۱۳
وہ پوچھے ہے کہ کیونکر ہے گذرتی ہجر میں ہمیں	کہ تا شب وصل کی ہے گذری ہے مجھکو تسکین تاب	اٹھا تا زمین سے اسکو ہم لیتے ان کی نگاہ میں	کرے ہے گر نمک سائید پھر ناز نم کار ہمیں
تمہیں تو بار رہا آنا ہمارا یا نہ خاطر ہمیں	ہمیں سو جو ہی پر کب نیکہ پر اختیار ہمیں	تصور بندہ گیا کس شوخ چنچل کا اب ہر دم	سلیا ہے خوب شکل بر میں ہم ہیتو ا ہمیں
کوئی گر مسکرا دے محبت اور سنیے تو چہکے گا	کہیں ہو دیکھئے یہ فائدہ تیرے یار ہمیں	جو دیکھا مضطرب مجھکو تو محفل میں کبھی بیٹھے	یہ کہتا تھا کہ ہے لطف محبت راز دار ہمیں
جلایا آہ سوزان نے عزیز و الامان مجھکو	قیامت ہے یہ جو برق طپیدہ شعلہ بار ہمیں	ہوئے وہ پر بیگانہ دوستو دشمن ہو گئے ہم بھی	یہ عالم بیکسی کا ہے کسی کی دوستدار ہمیں
میں رو دیتا ہوں تنہا اپنے جب سنتا ہوں	کوئی مصروف ہے کیا کیا کسی کی غمگسار ہمیں	تیرے کشتہ کا لاشہ بعد مرد کیوں نہ ہارا ہو	گیا حسرت بھرا جینے وہ سو امیدوار ہمیں
مرا بینا آج تک سر موج ساحل سے نکل سے	وہ بیٹھا ہاتھ ملتا ہوا کہ ان پانی پہ [illegible] آ بیٹھا	خداوند [illegible]	ق یہ آنکھوں میں کبھی جرأت ہے امید وار ہمیں
۴۰۸	کہ شب کو تو سر پر دیوانہ کا جمع سو وا اور دھو	یہ شوخ [illegible]	۷
دل کی طلبش سے صدمے جو برق ان ہمارا	گاہے زمیں پہ ہاں ہم گہ آسمان پر ہیں	اب ہم جو مضطرب کی ہر دم بیان پر ہیں	مانند شبنم و گل جہاں کی زبان پر ہیں
خندہ کی سن سفارش بولی وہ یوں کسی سے	عاشق یوں ہی وہ تب تو سارے جہاں پر ہیں	اور [illegible] یہ تو کہتا	اللہ ہم بھی بیٹھے کس آستان پر ہیں
تو بار [illegible] اے تصور	بیٹھے کسی کے گھر میں اپنے مکان پر ہیں	پر دار کی ہوس میں کس صید کو پکارا	گلشن میں جب کے اور [illegible] باغبان پر ہیں
۴۰۹	جرأت اب ہم تو میں [illegible]	پڑھ اور بھی کہ دیکھیں ہم امتحان پر ہیں	۱۱
اب اسکو یہ کہنا کہ سلسلہ محبت ناتوان پر ہیں	تم تو زمیں پہ ہو ہم آسمان پر ہیں	اس صیاد کی کے ہم تو فریاد ان پر ہیں	اک بات کہہ میں ہم سب اس پھول کان پر ہیں
وہ تیغ دیکھیں قاتل کیا کیا کہا ہے گل	یہ بیل اور یہ بوٹے جسکی میان پر ہیں	سمجھا ہے جو دلکو تو بس جواب یہ دے	نیشتر [illegible] ہماری کی درمیان پر ہیں
[illegible]	اب تو نہیں سینہ اور نگاہ ملان پر ہیں	اب ہم پڑے ہم وہ اپنا پھر [illegible] گھر	ہم ہیں عذاب کیا کیا ناحق کی جان پر ہیں
[illegible]	[illegible] نوجوان پر ہیں	گر کر جو سو جگہ سے آیا تو کیا کہیں بس	وہ سب کہیں [illegible] جان پر ہیں

ملنا اگر نہ اگر کرا ور [illegible]

۴۱۰

[illegible] خوش [illegible]

[illegible]

ای شعل شوخ تیری ہاتھو نسی عدم [illegible]

[illegible] ہول کر جوانی اوقات [illegible]

مجھکو [illegible] کیا خوش ہین یہ سمجھ

[illegible]

۴۱۱

کس [illegible]

[illegible]

[illegible]

عالم جو آج تیرا [illegible] عالم

[illegible]

۴۱۲

کچھ [illegible]

جلوہ گر [illegible] جس مین [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۴۱۳

بات کرنے [illegible] آلی کیا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

نام خدا قیامت آپ آن بان [illegible]

جرأت وہ قصہ غم ہی اپنی [illegible]

دل [illegible]

[illegible] مضمون [illegible] نامہ [illegible]

[illegible]

کیا کام [illegible] ہم [illegible]

اللہ [illegible] مین بھی کیا کیا [illegible]

تم کو نہین [illegible] کیا آپ [illegible]

جرأت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

گر دیدہ [illegible] شوخ غمزہ [illegible]

[illegible]

ہم دو [illegible] جرأت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تو صحبت [illegible] رہو نہین

نام ہی [illegible] جرأت [illegible]

[illegible] آلی کیا [illegible]

[illegible] آلی کیا [illegible]

[illegible] آلی کیا [illegible]

[illegible] آلی کیا [illegible]

نا تو کی اب ہوا سے سا [illegible]

سب [illegible]

دل مضطر [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اپنے [illegible]

بزم [illegible] عاشق [illegible]

[illegible]

[illegible] اپنی [illegible]

سو چاہ [illegible] عاشق [illegible]

[illegible]

دل ہم سے [illegible]

[illegible]

شکل گل [illegible]

ساقیا [illegible] شخص [illegible] جام

جان بلب [illegible]

[illegible]

کھینچی تیغ [illegible]

زخم دل کی [illegible]

[illegible]

[illegible] الفت [illegible]

[illegible]

اس عشق کی وہ [illegible]

۴۱۳

[illegible]

[illegible]

جو چاہے سو [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۱

وہ [illegible]

[illegible]

حق تو یہ ہے کہ ہم بھی کیا [illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۱

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

نظر [illegible] طالب دیدار [illegible]

۹

ہاتھ [illegible] آلی کیا [illegible]

[illegible] آلی کیا [illegible]

[illegible] آلی کیا [illegible]

آج [illegible] آلی کیا [illegible]

۴۱۴

خیال خواب کہان سوز غم سے جلتی ہین
جو قبر پر ہین تری کشتگان یاس نخل
گلیمن انیدہی ہین چیون اوس نگہ کی تتاتی
ٹہر کے جائیو قاصد ذرہ تو جانب یار
بیان فکر و برق شرر شمع و چراغ

دیکھیو جرأت کو نہ در پر ہی ٹہر نے تہو ہا

تمام رات پڑے کروٹین بدلتے ہین
نہ ہو تیہی ہین وہ موسم مین اور نہ ہیلتے ہین
کہ جیسے خاک پہ کیفی پڑے مچلتے ہین
کہ تشنگی جو یہی ہے تو ہم بہی جلتے ہین
یہ دل جلے تو نصیبونکی جلتی بلتی ہین

عشق سے وان یہ شہر تون ہی کیا کرتے

عیان ہے سوز دل اپنا کہ شکل گلخن آہ
کہ جیسے لپٹی ہو انگور سے گور سے پاؤن کو
بزور عضر تا عشق اب ضعیف پا کر
کبہی دیکھہ وہ پیدر روانی کشتونکو
رکھین مین سوختہ عشق سوزش ازل

۱۱

دہن سے جا زبان شعلے سے نکلتی ہین
خفا کر ہاتھونسے ہاتھون کو تہو ملتی ہین
مری کلیجے کو کس طرح مسلتی ہین
پڑے ہم مزے سے پڑے خاک کشتون سے سیتے
کہ آج کل سے نہین سوز غم سے جلتی ہین

۴۱۵

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

جواب اپنی غزل کا تو آپ کہہ جرأت

[illegible] ہم بدلتے ہین
[illegible] تمام ہاتھ ملتے ہین
[illegible] سنبھلتے ہین
ادا سے مہر وفا ان پہ جیسے جلتے ہین

کہ جیسے کہین تو شعر اور کیسے ڈہلتے ہین

ترے مریض کی ملتی ہے جو کہ لو سے ہا
ہزار غم کہون پر تتوبتان نخشم ہر آب
خیال مین کسی پردہ نشین کے محو ہو جین
غرض کہ صدقے ہی ہون اوس لب تمنا کر

۹

وہ جیسے اب کف افسوس اپنی ملتے ہین
سنا نہین ہے کہ نہر کہین پگہلتی ہین
تو گھر سے ہم بہی کہین نہین نکلتے ہین
کہ جیسے کہ قیامت [illegible]

۴۱۶

زبسکہ مرتے ہین اک منبرہ رنگ پر جرأت

یہ شعر کہتے نہین زہر مراد گلتی ہین

۹

[illegible] ہو گیا کہتا ہون
وہین بس دیکھکر چارون طرف کیا تلملاتا ہون
دل بیتاب کی کرتا نہین جب کوئی غمخوار سے
نہ تہا جبکو مرا او ٹہنا گوارا ایک خدائی ہے
رہے ہے سو طرح کا خوف اوسکی جنگ جوئی سے
مین کہتا ہون ادہر دیکھو ادہر دیکھو اجی صاحب
جبکہ ہوتا ہے [illegible] اے رشک گل میرا
[illegible]
فراق یار مین بیتاب ہون [illegible] جرأت

کہ شکل دود گلخن آسمان ہے کو مین جاتا ہون
فراق یار مین زانو سے ٹک گر سر اٹہاتا ہون
تو پہر ناچار مین ہی اپنے چہاتی سے لگاتا ہون
اب اوس کا فر کو کیا کیا منتین کرکے منہاتا ہون
گر آنکہین اوس سے عین صلح مین بہی مین لڑاتا ہون
نہ دیکھو گے تو دیکھو گے تماشا کیا دکہاتا ہون
ترے فرقت مین اپنے حال پر جب مسکراتا ہون
کوئی اب محفل عشرت مین آسکے بار پاتا ہون
غزل پر در داک اور اس سے بہتر پڑہ سناتا ہون

۴۱۷

غزل

۱۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible] آتا ہون
[illegible] لگاتا ہون

[illegible]
[illegible] بیٹھے
کہ گر کوئی وہ [illegible] نہین [illegible]

پہر اوس محفل سے مین اوٹہ [illegible] ہون
[illegible] اپنی کا کہتا ہون
[illegible]

ہون کیا وہ ہجر [illegible] جرات سو جیا دآتا ہے وہ ہنسا بولنا اسکا کبھی اسکا جو بلونا وہ مجھکو یاد آتا ہے	ق کسی صورت نہیں آرام کیا ایذا اٹھاتا ہون تو پھر رو رو کر دریا ہی آنکھوں سے بہاتا ہون تو بیٹھے بیٹھے کیا جانون کہ کیا کیا کوئی بتاتا ہون	کبھی کہلا کر [illegible] بین سے کبھی آواز اسکی سی جو آجاتی ہے کانون مین پھر اپنی گر تسلی کو کوئی باتین آن بیٹھی ہے	کبھی تب بیچ تاب [illegible] تلملاتا ہون تو دل [illegible] کہ [illegible] لگاتا ہون تو مطلع پھر کہی یہ روتا ہون اور اسکو سنواتا ہون
۴۱۹	تو راتون شعلہ [illegible] مین کیا کیا پاتا ہون	نظر آتی ہے [illegible] آتش جو ہر کو اٹھاتا ہون	۹
صنم مین ناتوان جب [illegible] اٹھاتا ہون [illegible] سو طبع کی بات نکلے ہے [illegible] عشق سے بدلا [illegible] مین نہین رہتا [illegible] اسکو حسرت سی جو آئے ہے	تو سکل نقش پا ہر سر قدم سر پیٹھ جاتا ہون عیان ہوتا ہے الفت اور بہی جو جون چھپاتا ہون اگر غم مجھکو کہتا ہے تو مین بھی غم لکھاتا ہون تو لیکر آئینہ مین اسکی [illegible] کو دکھاتا ہون	غضب ہے یہ کہ جسکے عاشقی مین جیسے جاتا ہون جھجھکنا وقت باتوں جو اسکا یاد آتا ہے یہ [illegible] ہے زمین تیر [illegible] کہ یکبار کو [illegible] بتاتا ہے با اسکی حسن [illegible]	کبھی اتنا تک وہ مین محبت آزماتا ہون تو ململ کر کف افسوس کیسا تلملاتا ہون کلیجہ تہام کر [illegible] مین بیٹھ جاتا ہون تو کچھ [illegible] سمجھ کر بالعکس اسکو بتاتا ہون
۴۱۹	اگر [illegible] شوق [illegible] تو [illegible]	[illegible] اک [illegible] اور بہی تجھکو سناتا ہون	۱۱
کبھی جب [illegible] مین [illegible] کھو جاتا ہون [illegible] عشق [illegible] [illegible] آزردہ خاطر مجھکو پھر [illegible] کبھی کر [illegible] عاشق کو ستاتا ہے تو یہہ کہتا ہے [illegible] ہے یہ [illegible] بولے ہے	تو مین اک ایک کو کیا کیا [illegible] ہون پھرا آجیا [illegible] آپ کیا کیا کیا نالہ تا ہون [illegible] ہے وہ کیا کیا گزرے مین [illegible] ہو سمجھتے تم نہیں ہو کچھ یہ مجھکو مین ستاتا ہون ق بہلا بیٹھے ہین یان کیون لوگ [illegible]	[illegible] محبت [illegible] ہوا ہون [illegible] تند خو پر مین [illegible] [illegible] بات پوچھے [illegible] دیکھے ہے ہم آغوشی کو جب [illegible] تب اسکو بچا کر [illegible] اک [illegible] یہ کہتا ہے	[illegible] تبھی [illegible] دردانہ ہون [illegible] ہوا [illegible] ہون یہ مجھکو [illegible] لاتا ہے [illegible] تاہون تصور باندہ کر کیا کیا گلے مین لگاتا ہون [illegible] کیا [illegible] سناتا ہون
۴۲۰	اگر [illegible] آرہے اسکو نیند آتی ہے	تو جرات مین سحر تک [illegible]	۱۱
تصور تیری صورت کا جو باندہ ہے یار [illegible] ہون [illegible] ہوتو آدمی شکوہ بھی وعدہ یہ تو اپنی [illegible] کیونکر کر [illegible] جسکا مجھے کیا [illegible] دیکھا نہین ہو [illegible]	تو سر [illegible] اسکی سو سو بار لیتا ہون محبت مین تو ول [illegible] لیتا ہون کبھی مجھکو [illegible] مین مار لیتا ہون نکلتی ہے جب [illegible] لیتا ہون تجھے آغوش مین اے غیرت گلزار لیتا ہون	یہ حالت ہو کہ آجاتا ہے [illegible] نہین [illegible] مصرع وہ کیا کیا مجھ [illegible] سوچ کر [illegible] کبھو [illegible] آتا ہون دل نہین [illegible] خریدون کیون نہ سودا عشق کا بازار [illegible]	[illegible] لیتا ہون [illegible] لیتا ہون جو [illegible] لیتا ہون تو آپ ہی جا کر [illegible] لیتا ہون [illegible] لیتا ہون
۴۲۱	[illegible] نام اسکا بھی کہہ کہہ کر اے جرات	تماشا ہے کہ اسکا نام سو سو بار لیتا ہون	۱۱
[illegible] سخت حیران ہون [illegible] تو گلے اپنے [illegible] راہ الفت کا نہین [illegible]	[illegible] کا مہمان ہون نگاہون [illegible] قربان ہون مصیبت کا ہون مارا غمزدہ ہون خانہ ویران ہون کہانتک [illegible] دست و گریبان ہون	جو تم [illegible] ہو [illegible] لیکن [illegible] تجھسے سمجھو [illegible] ہے تم	[illegible] طوفان ہون [illegible] ہون [illegible] محبوس زندان ہون [illegible]

جو لیوے ہیں بت ہوں گدھے تو مطلق جو نہیں لگتا
(ق) اگر وہاں جاؤں نہیں تو اور بھی جا کر پشیمان ہوں

غرض میں دیکھ کے اوس کی سخت دلی کو [illegible] ہے
کدھر جاؤں کہاں بیٹھوں کروں کیا سخت حیران ہوں

حقیقت کیا لکھوں اب جرأت بیمار کی تجھ سے
بتا دینی پکارا پر نہ نکلا منہ سے کچھ ہاں ہوں

۴۲۲ ۱۱

بعید عجز اوس کو اگر ہو تو جو کچھ میں لکھتا ہوں
بھرے دل سے کی بزم میں اک اک صحو میں لکھتا ہوں

قدم و نشتر جو یاد آتا ہے اوس کا سینہ پر مرے
کبھی کروٹوں ہوں چپ تو کبھی نعرہ ہی بکتا ہوں

کہاں جاتا ہے بیٹھا اوس کی مستی میں سے مجھ کو
کبھی مجھ کو بیٹھا کے آگ کو برساتا ہوں

میں جب دیکھوں ہوں تو سوے گلشن میں غنچوں کو
قفس گلزار ہو جاتا ہے سب اپنا بہر کرتا ہوں

برنگ گل آتش خوردہ ہوں میں باغ دنیا میں
چلی ہے جب ہوا ہی فصل گل کیا کیا دہکتا ہوں

خدا جانے کہ ہے کس برق وش کا سامنا مجھ کو
کہ میں کچھ بیٹھے بیٹھے خود بخود آنکھیں جھپکتا ہوں

نہیں ہنستا کوئی غنچہ اگر جو تنگ پاس آ بیٹھے
پڑا کونے میں اک سر جھکا کر کیا کیا بلکتا ہوں

وہ باہم بیٹھنے اوس کے جو مجھ کو یاد آتی ہے
تو کس کس طرح کرتا ہوں باتیں در پہ بکتا ہوں

چلی ہے جب وہ اٹھ کر دل پہ کیا کیا غم گذرتا ہے
نہیں سکتا ہوں دامن کو نہیں کچھ بھول سکتا ہوں

نباچار جب اوس بن جی سے جاتا ہوں کہیں جرأت
تو بیدرد و دکھ اک اک قدم پر میں اٹکتا ہوں

۴۲۳ غزل ۹

نہ پھیر اے جھجک کے جو قد ہو سبھا لگو
کیا قہر ہے بھلا کہ بن ایسا برا لگو

بیگانہ وار اس لیے کرتا ہے مجھ سے بات
تا انجمن میں اوس کے نہ میں آشنا لگو

دن عید کے جو مجھ سے وہ بیٹھا الگ تھلگ
ظاہر تھا اوس سے یہ کہ گلے اس کے کیا لگو

کہتا ہے آئینہ میں وہ شکل اپنی دیکھ دیکھ
نظر زمیں سے کیوں نہ بھلا میں بھلا لگو

پھری ہیں سر جھکا کے تیرے عاشق کا اس لیے
شاید کسی کے پاؤں تلک اب بھی جا لگو

جاتی ہے اوس کی جنبش سر عضو عضو میں مرے
مردہ سا کیوں نہ آج میں تیر بیا لگو

اک بار کوئی یار کی مجلس تک جو آ گرائے
تو پھر کسی کے ہاتھ میں جوں صبا لگو

گر دے کوئی گذر مجھے گر اوس کے روبرو
جم جاؤں اس طرح کہ زمیں میں گڑا لگو

جرأت یقین ہے تو بھی کنارہ کرے وہ شوخ
گر تجھ سے اوس کو گور کنارے میں جا لگو

۴۲۴ ۱۱

مجھ سے مت پوچھو کہ دمساز کسے کہتے ہیں
میں تو محرم نہیں ہمراز کسے کہتے ہیں

خانہ بر دوش قفس ہم ہیں اسیر اے صیاد
تو بتا ہم میں پرواز کسے کہتے ہیں

دل بتا ناز ابھی اوس نے کیا ہے تجھ سے
تم سمجھتے ہو کہ تم ناز کسے کہتے ہیں

کہہ کے غیر دل سے مرا راز وہ پھر سوچے ہے
مجھ سے پوچھے ہے کہ غماز کسے کہتے ہیں

مرغ دل اوڑ ہی گیا بس نگہ یار کے ساتھ
منہ سے نکلا جو مرے باز کسے کہتے ہیں

بعد مرنے کے مری لاش پہ لانا اوس کو
اب مت پوچھو کہ اعجاز کسے کہتے ہیں

تیغ نے اوس کی گلے لگ کے بتایا مجھ کو
میں جو کہتا تھا سر افراز کسے کہتے ہیں

نہ ہوا پر نہ ہوا گوش زد اپنے ہی وائے
وہ محبت کی سی آواز کسے کہتے ہیں

جب سے دل ہم نے دیا اوس کو یہ سمجھے کہ یہی
کہ ملاقات با غراض کسے کہتے ہیں

ہائے وہ دن بھی عجب تھے جو نہ تھی ہم کو خبر
فلک تفرقہ پرداز کسے کہتے ہیں

شعر جرأت کا تو نہ سمجھا اوس نے طالب جو کسی
جو سمجھتا نہ ہو انداز کسے کہتے ہیں

۴۲۵ ۹

سوز شب کیا کہوں وصل ہم کو نہیں دنیا میں
جیتے مرتے ہیں جو سو بار ہم اک آن میں

کب تلاوت ہو گی اوس کی مصحف رخ کی نصیب
بس کوئی دم خیال ہم کو دیکھ دیکھ قرآن میں

بار ادا کی [illegible] سنبھال یہ وقت خرام
پا پہ چلو تو تم ہو دور دامان میں

کچھ عجب آنکھوں سے محفل میں وہ دیکھے ہے مجھے
جب کوئی کچھ بات کہتا ہے کسی کے کان میں

خانہ [illegible]
پاؤں پھیلا کر جو وحشت زدہ میدان میں

بات کہتے میں ترا بیمار غم آخر ہوا
فی الحقیقت یہ سخن ہے کچھ نہیں انسان میں

[illegible]
[illegible]

سوز عشق دل کیا بیان کیجے کہ شمع
اٹھتی ہیں شعلے شعلے ہی ویسے گریبان میں

جو نہ [illegible] غزل
جس سے ہو [illegible] سخن دیوان میں

۴۲۶ ۱۱

[illegible]
ایک تو ہے [illegible]

جا بسے [illegible]
اسیر گنگ ہوں اور یہ گویائی مہر تابان نہیں

... بازمین یون اٹھی ...	جیسے گھبراتا ہے کوئی خانۂ ویران مین	کوئی آجاوے کوئی جاوے کچہ نہین ہمکو خبر	روز و شب یہ محو رہتی ہین کسیکے دہیان مین
زیست سے ہم ہاتھ سے بیٹھا ہے گر یون ہی لگے	آہ پر وگر تم تو کیا حقیقی پرینکی شان مین	چین کتنے ہین جسے کہ وہ نہین ملتا کہین	ورنہ ہی موجود سب کچہ عالم امکان مین
سنہ پہ اپنا ہی خورش آمد تپہ ... و گہر	باز رنگت اور چمک تیری لب و دندان مین	جون صدائے عیش ہے زنجیرکی جہنکار ہے	شاید آج انکی اوسکی ہے خبر زندان مین
دیکھیو شوخی کہ جوش ہسنا شمل آ ...	جب نہین پاتا وہ میکدہ دیدۂ گریان مین	تو سمجھتا ہے جسے محفل مین وہ میرا رقیب	بات کچہ منہ سے سنکے کہتا ہے اوسکے کان مین
۴۲۷ ه	گریۂ آدم سے یہ جرأت ہمین ثابت ہوا	یعنی ہے درد محبت خلقت انسان مین	۱۱

بہلا دیکھیو تو ہم تم ایک ہی بستی مین بستے ہین — سو تس پہ یہ غضب ہی دیکھنے کو بہی ترستے ہین
جنون عشق سے یہ حال ہے اپنا کہ ہم وحشی — کبہی ہنس ہنس کے روتے ہین کبہی رو رو کے ہنستے ہین
خیال زلف خوبان مین جو لگ جاتے ہی آنکہہ اپنی — تو گویا خواب مین ہے دل کو کالے ناگ ڈستے ہین
بغیر از نخل شعلہ مزرع دل سے ہو کیا پیدا — کہ جائے ابر اس کہیتے پہ انگارے برستے ہین
نہین لیتا ہے کوئی ٹہیر کر ون کے مول بہی انکو — دل عشاق کیا کوچے مین اُس قاتل کے سستے ہین
کیا ہی ذبح ہم کو آپ کے تیغ تغافل نے — مگر ہم بسملون کے قتل پر کیا آپ کستے ہین
جب اُس کی بزم مین جا بیٹھتے ہین ہم تو کیا کہیے — نہین جی چاہتا اُٹہنے کو بہترا اُسکتے ہین
مگر امید ہے آج اُس بادشاہ حسن و خوبی کے — کھڑے جو دست بستہ لشکر خوبانکے دستے ہین
بن اُسکے کیا کہین صحن چمن مین آتش گل سے — یہ حالت ہی کہ ہمتو مارے گرمی کے تپتے ہین
چلے ہین اب جو اٹہتے بیٹھتے ہم ناتوان او مسیحا — تو سنتے ہین کہ سب آج اُس گلی کے بند رستے ہین
سنا کرتا تہا جو اشعار اپنے روز و شب جرأت — سو اب آواز بہی ہم اُسکے سننے کو ترستے ہین

۴۲۸	غزل		۱۱
جو رہی جو رہی میرے لگی جا لگی کہین	ورنہ دل بر سینہ سکل جائیگا گہبرا کے کہین	ضبط وحشت نہ ہی تجہکو ہو دل دیوانہ ضرور	اتنا آتا ہی نہ سودہ جہو رکے جہنجہلا کے کہین
محبت یا رہی اور خوف ہے جا سو نکا	دل سودہ زدہ مت بولیو چلا کے کہین	آشنا ایسے ہین دان ڈہونڈہتی آنکہین	کہنی کچہ یاد نہ تہا ہم آئے پا کے کہین
دل شرہ تنک جو اب آیا تو پہ دہر کا ہے کہ بس	گر بُرے لگو گل تو مر دہ نہ مرجہا کے کہین	خوف اوس بزم مین دل لگی خفقان سے ہے ہی	کہنکار بہ زبانسے نہ کچہ اکتا کے کہین
سب تلک کہا غم اب یہ جی مین ہے کہ بس	بستر گر سے لگجا یہ کچہ کہہ کے کہین	دفعہ بہرا آتی ہے انکو کوئی تلکو تو بس	مشورہ جلکے سے کیجیے مجہے بلوا کے کہین
تجہکو اسلئے بہین ہیں شعر تلیو دل مین ہم	کر دلا کیجیو فریاد نہ وان جا کے کہین	دیکھیو مجہکو ہی وانسے نہ نکلوا ئیو تو	بہول سے دست ہوس تو بنیہ و رپا کے کہین
۴۲۹ ه	کی رقم عشق مین یون صبر نے جرأت سے دغا	جون چلا جا کسیکو کوئی بہلا کے کہین	۴
لگجا لگی سی طاقت ابدا زنار تین نہین	ہی ہے خدا کے واسطے مت کر نہین نہین	کیا رک کے وہ کہی جو تمنا سے لگ چلو	بس بس ہے کہ جو شوق یہ انہین تین نہین
اس بن جہان کچہ نظر آتا ہے اور ہی	لگو یا وہ آسمان نہین وہ زمین نہین	پہلو مین کیا کہین جگر و دل کیا ہے	کس ورشک خون مین سے تر آستین نہین

فرصت جو پاکے کبھی وہ دل سوز ہی
وہ بدگمان کہے ہی کہ مجھکو یقین نہین

کیا جانئے کیا وہ آئین ہی کو جو ٹلے جب ہی
یون اور کیا جہان مین کوئی حسین نہین

ہر شب ہی یہ لطف شب ماہ و سیر باغ
اندھیر پر یہی ہی کہ وہ مہ جبین نہین

طوفان گریہ کیا کہین کس وقت ہمنشین
موج سرشک تا فلک ہفتمین نہین

آتش سے بیشتر ہی مری سرد ہر نفس آہ
جب سر کہ سوز عشق سے آتشین نہین

سنتا ہی کون کس سے کہون درد بیکسی
ہمدم نہین ہی کوئی مرا ہمنشین نہین

آنکھون کی راہ نکلی ہی کیا حسرتون سے دم
وہ سرد مہر جو اپنے دم واپسین نہین

جرأت ہمین کیا ہمکو کہ ہی جرأت وہ ہمین سے
جس بن قرار جکو ہمارے کہین نہین

غزل

۴۳۰ — ۱۲

دل لگا جب سے تو مل بیٹھے نہ ٹک باہم کہین
واہ ری قسمت کی خوبی وہ کہین اور ہم کہین

جان و تن مین بسر کر ہم کنج تنہائی مین آہ
ہین رفیق اپنے کہین مونس کہین ہمدم کہین

یار بن مل پر صدا محفل عشرت سے آہ
یون لگی ہی چوٹ جیسے ہو ہی ماتم کہین

خاطر ہم سے اپنی وصل مین یہ خوف ہی
وہ جو ہو برہم تو پھر صحبت ہو برہم کہین

جوش گریہ سے یہ خطرہ ہی کہ شکل خار و خس
بہہ نجاوے جسم زار اپنی دیدۂ پرنم کہین

بار بہت ہی بہتے ہین اب اس جستجو مین روز و شب
گر سبب کوئی بن جاے تو ملتا [illegible] ہم کہین

اوسکے آنے مین دیکھو ہم ہونگے نہ ہم
دم کا مہمان ہون مداوا جو کر جاوے دم کہین

کو نسے گلشن کی غنچہ جا کے اس بن کی ہے سیر
پر نپایا دلکو اپنے شکل گل خورم کہین

تیری غمخواری مین کب تک اے دل غمگین ہون
کھا کے کھاتا غم مجھے کو کیا بنجا دے غم کہین

جا کے سر جا یار بن گو دل کو بہلاتیکا ہم
قصہ کرنے مین بہت پیچ لگی ہی کم کہین

تفرقہ پرداز گردون نے کیا ہم
یا نہو تے تھے جدا ہم اور وہ اک دم کہین

اس زمین مین پڑھ غزل ایک اور بہتر اس سے اے
تیرے شعرونکا سا دیکھا نہین عالم کہین

غزل

۴۳۱ — ۱۲

تفرقہ ایسا ہی کم دیکھا ہی اے ہمدم کہین
دل کہین ہی جی کہین ہی تن کہین ہی ہم کہین

پوچھتا ہون تم سے اے اہل جہان غمزدہ
اتنا بتلا دو جہان مین ہی دل خورم کہین

اب جو ربط اوس سے ہوا افزون تو یہ ہوکا لگا
آہ یہ اخلاص اسکا ہو نجاوے کم کہین

ٹک ادھر کو دیکھیو اللہ ری عالم ترا
سارے عالم مین نہین دیکھا ہی یہ عالم کہین

تمام کہنا ہی دل بیتاب کو تو وصل مین
تو بھی ٹک بہر خدا اے جوش گریہ تھم کہین

ہی زبان پر اپنی جرأت اب یہ مطلع زار کا
درد فرقت سے جو کل تجھے نہین اک دم کہین

آمد و رفت نفس کب ہی سبب ہی جلد جلد
لخت تو تھیار پر چلا جاتا ہی آنکھون سے ہر دم کہین

متصل شعلے نہ اٹھنے شمع سان اٹھنے لگے
تن جلا کر خاک کر ڈالے نہ سوز غم کہین

بیقراری نے تو دل کو کھودیا ہے مرا اس
یا الٰہی کم ہو یہ چھاتی کا میری خم کہین

دیکھو چشم غور سے ٹک اسکی ابرو کی لچک
ایسا دیکھا ہی کسی شمشیر مین بھی خم کہین

آنکہ اٹھا کر دیکھتی ہی آنکھ ملتے جاتی ہی آہ
بیٹھتے ہین اب مین ہی ٹک اگر باہم کہین

چھوٹ جاوین غم کے ہاتھون سے جو نکلے دم کہین
خاک ایسی زندگی پر تم کہین اور ہم کہین

غزل

۴۳۲ — ۱۱

ایک گھر مین بھے کبھی ملکے نہین بیٹھتے ہین
ہم کہین بیٹھتے ہین آپ کہین بیٹھتے ہین

دور کھینچے ہے وہ کیا اپنے تئین واے نصیب
کہین قسمت سے جو ہم آسکے قرین بیٹھتے ہین

لطف آتا ہے عجب شکل کو اوس صحبت سے
اک جگہ مل کے جو دو چار حسین بیٹھتے ہین

ہمدم اوس بن مجھے یون آتے ہین جیسے کئی شخص
گرد بیمار دم بازپسین بیٹھتے ہین

دیکھ ہم خاک نشینون کو وہ بولا کہ کہین
اور جاگہ نہین کیا یہ جو یہین بیٹھتے ہین

خاک اوٹھنے کے ہو ہم رو سیہ [illegible] امید
بیٹھین جس جا پہ تو جون نقش نگین بیٹھتے ہین

...ب پہ کہیں جاۓ ہے بنا بے دل کیا کہین آ...
...اور ٹھٹھے ہے چھپتے ہین آنکھون کے تلے تارے سے
...نا جہان سے نہ اٹھین ہم نہ اٹھین گے یان سے
...ین ترے دیکھتے ہین آنکھ اٹھا کر کیا خاک
اور تو شغل ہے کیا کلبۂ احزان مین مگر
دیکھیے منت سے مرا کوئے بتہا نا جرأت

جب ترے در پہ ہم اسے پردہ نشین بیٹھتے ہین
جب جدا تجھسے ہم اے ماہ جبین بیٹھتے ہین
کوے جانان مین ہیے کر کے یقین بیٹھتے ہین
زانوے غم پہ دھرے سر کو غمین بیٹھتے ہین
دیکھنے کو کبھی دیوان حشر مین بیٹھتے ہین
اور اس شوخ کا کہنا کہ نہین بیٹھتے ہین

غزل

۴۳۳ — ۱۱

چشم بد دور یار کی آنکھین
ہین قیامت بہار کی آنکھین
...ورسی تیر سی جدا نہین ہوتین
اس ترے خاکسار کی آنکھین
...ی کے بیتے کامت کر وا خفا
نہین چھپتین خمار کی آنکھین
...ند مین بعد مرگ بھی میری
کشتۂ انتظار کی آنکھین
...جہان سے گذر گئین دل سے
جو ہین اس سے دوچار کی آنکھین

سہہ گئین اسکے انتظار مین آہ
اس دل بیقرار کی آنکھین
پردہ ماہ و خور سے دیکھتے ہین
تجھکو لیل و نہار کی آنکھین
اوسی کوچہ مین جو گیا کیا تہین
میری مشت غبار کی آنکھین
چرخ گردش کو بھول جائے اگر
دیکھے اس شہسوار کی آنکھین
کیا کہون تجھسے ایسی ہین جرأت
اوس مرے گلعذار کی آنکھین

۴۳۴ — ۷

جسکی آنکھون سے لگ نہین سکتین
ایک سے ایک ہزار کی آنکھین

نہ دیکھین گل کو حیرانی سے مجھ بلبل کی آنکھین
...کرون ... سے ہو دیکھنے ... تو قاتل کو
...ہی یون ... دیکھتا ہو ... تیل
کرین کیا دید گلشن بلبل تصویر کی آنکھین
نہ باندھو آہ تم ... جب تغافل کی آنکھین
کہ جون ... کبھی صیاد کو نخچیر کی آنکھین

مرے دیوانہ پن پر کیا عجب ہی ... آنکھین
جسے دیکھا نظر بھر کر ترے ... گیا وہ بین
لگا جلد ہی نشانہ کر لیا ہی مجھ اپنا
تو رو دین ... حلقۂ زنجیر کی آنکھین
رکھی ہے آہ وہ ساحر عجب ... کی آنکھین
... دل ... مین تیری آنکھین

۴۳۵ — ۵

کہی کیونکر نہ ... سبب یہ غزل جرأت
کہ فن شعر مین دیکھی ہین ایسی ... آنکھین

...زیست مین اکدم ہوتی ہوس دل ... نہین
ناتوانی کیا کہون اٹھنا تو یار ... کنار
اور دوبارہ زندگانی ... کی نہین
طاقت اب ... مجھکو ... کی نہین

مست ... پیجواہی نسیم صبح گاہ
مجھ دل افسردہ سی گلرو کیون ... خفا
غنچۂ تصویر کو امید کھلنے کی نہین
اسیر ... مضمحل ... کی نہین

۴۳۶ — ۶

اسی جرأت ... کا خوف ہی
فعل بد کی ساتھ ... کی نہین

...دل مرا مجھکو کہین ... ملتا نہین
...مختصر ... وعدہ دیدار ...
... مرتا ہون ... ہی آہ
کس طرف جاؤن کدھر ڈھونڈون کہین ملتا نہین
آہ وان کیونکر ... جو یہین ملتا نہین
... اب ... انگبین ملتا نہین

زلف ... معلوم جو مر ... بھی
جسکے بن تاریک ہی شام ... سویا
... جرأت ... کا
دلکو ہم تون چین تک ... ملتا نہین
... ملتا نہین
یار اسکو ... ملتا نہین

غزل

۴۳۷ — ۶

... نہین
دل ... کیون ... نہین
کیا ... دن ... ہم ...
... نہین

گر ہی ساقی ہی ہوا ہی ابر ہی لیکن ہمین کیا بھلا حال ہی دیوانی کا سمجھا نہین آہ	آہ اس گل رو کا کچھ یہ بھی نہ پایا نہین کوئی اتنی بات ہی ناصح کو سمجھاتا نہین	نمایان نہ رنگ جا جا حال کہتی ہین پڑہ آپ سی جرأت کوئی پھر کچھ ہی سوا دلی	سو بسر ہو اہی مجھے اک پر ذور بہو آتا نہین عشق مجھکو ہی سوا کچھ کام فرماتا نہین
۴۳۸	غزل		۱۱
جاتا ہی جلا چشم سی اشک روان کہین	ہرگز کہین ہی مقام نہ یہ کاروان کہین	زیر زمین تو مین ہوا ہی پہیرا کر	گردش سی ہاتھ اٹھاوے اگر آسمان کہین
آوارگی ہی شہر بہ صحرا مین جستجو مین	آدم ہی ہیر جسکو نہین کچھ نشان کہین	کرتی ہی لاف حسن بہت اسکی روبرو	اے شمع جل بجا ہی یہ تیری زبان کہین
عنقا کی طرح جسکو ملا نام دہر مین	اسکا کسی نے پھر نہین پایا نشان کہین	جلاد سی تیغ لگا تو مجھی کہ بس	ایک تار بھی لگا نہ رہی درمیان کہین
دلکا بھی ساتھ آہ کر اب قصد کوچ ہی	پر رہ گیا رہ مین یہ ناتوان کہین	اپنی تو وہم مین ہی نہین غیر کا خیال	تجھکو خدا نکردہ نہ ہووے گمان کہین
واقف نہین ہو رند و کی مشرب سے شیخ جی	جلدی یہان سے بھاگیے اب پہر یان کہین	جرأت کی بود باش سی آگاہ مین نہین ق	اس خانمان خراب کا ہوگا مکان کہین
۴۳۹	پڑا تھا جا بجا تا ہون کا ایک رہ گذار بہ	تڑپے تھا خاک خون مین ایک نیم جان کہین	۶
دکھلا دو اپنی مہر سے جلوہ کبھو ہمین	آرام تیرے بن نہین اے ماہ رو ذرا	پڑھکر ہمارے سامنے مت بول اے رقیب	واللہ یہ خوش آئی نہین گفتگو ہمین
اے ہم تو قفس مین اسیر ہین نکو چھوڑ دے	کیون دی ہی پھر فصل گل کی دکھا تو ہمین	اک آرزو بھی دلکی نکالی نہ تو نے آہ	مرنے تلک رہیگی یہی آرزو ہمین
یون دیدہ مین تو آئی بہت گلعذار پر	آئی نظر کسی مین وفا کو نہ تو ہمین	کیا کیا غم فراق سے احوال ہو گیا	پوچھا نہ اسنے آنکے جرأت کبھو ہمین
۴۴۰	غزل		۷
ہجر یار میں ہی اجل سی نہین ہلکا دشمن	وصل جلد آ کہ تو ہی میری اجل کا دشمن	دلکو کل آ ہی جو تو وعدہ پہ کل کر آ	دو سلا ہی مجھے دکھ سخت یہ کل کا دشمن
دکھ ہاتھوں سے اذیت ہی مجھے آٹھ پہر	سچ کہا ہی کہ ہی جی بغل کا دشمن	دور کر پہلو سے بغل غیر کا تب مجھکو ملا	یون تو آ دنگا میان ہون میں بغل کا دشمن
عشق کے نام سے کچھ دشمنی ہی ناصح کو	کتنا بد خو ہی کہ ہی نیک عمل کا دشمن	مجھکو یکسان ہی رقیب آج کا آگا کل کا	کم نہین دشمن صد سالہ سی پل کا دشمن
۴۴۱	آج کل سے نہین کچھ عشق جو مجھکو چھوڑ	یہ تو جرأت ہی مگر روز ازل کا دشمن	۷
دل ہی پہلو میں مرے روز ازل کا دشمن	جان ہی لیکے یہ چھوڑیگا بغل کا دشمن	گرچہ لب ہی مرا روز ازل کا دشمن	پر یہ دل جلنے نہ دیگا بغل کا دشمن
دشمنی تیرے تجھی سے خواہش ہی زاہد واللہ	بد مزاجی سی ہی تو نیک عمل کا دشمن	دشمن جان شب غم ہی تو بہار ہی لیکن	ہجر کا دن ہی کچھ اسسے نہین ہلکا دشمن
ہمسر فکر سے میری جو عدو کرتا ہی	تو جواب اپنا کہی ہی میری غزل کا دشمن	کیونکہ دشمن نکہون اسکو کہ نکالے خط بنیہ	مجھسے مانگی ہی وہ ملنے کا مجلکا دشمن
۴۴۲	اٹھ گیا غیر تو جرأت غم فرقت آیا	آہی موجود ہوا اسکے بدل کا دشمن	۷
کچھ غم نہین رہا جو یہ تجھ بن لہو مین	پہ کیون ہوئی آلودہ شمشیر لہو مین	تک خوب طرح دیکھ کہ ہیں خون شدہ دل کے	ڈوبی ہی سدا رہتی ہی تصویر لہو مین
پہ بدکی لہو سے نہ محبت کا نقش	بیجا ہوا مرا خون کہ ہی تسخیر لہو مین	تن خشک مرا اور سی خونکا پیاسا	ڈرتا ہون کہ ڈوبی تیرا تیر لہو مین
اے مہوش خبون گر یہ مرن سے ہمارے	نقش تھا رہی یہ زنجیر لہو مین	گلچین نہ ستا غنچہ پر مردہ مت آہ	ڈوبا ہوا بیٹھا ہون مین دلگیر لہو مین
۴۴۳	اسی جیتی گر رہا یہ شفق ہو کہ [illegible] ہی	جرأت یہ ہی ہیچ مونکی تاثیر لہو مین	۵

[illegible] ہو تم [illegible] یون دل لے گئے
[illegible] ہو [illegible]

۴۴

[illegible] کعبہ مین سجدہ کرتے والی [illegible]
[illegible] مین جیسے [illegible]
[illegible] جب [illegible]
[illegible]

۴۵

[illegible] ترے سے کائنات جی مین
[illegible] غم یہ مجھے پہ مہربان ہر
[illegible] ہر دم ہو ہزار جلوۂ تو

۴۶

[illegible] دل [illegible] گمراہ مین کس سے کہون
[illegible] کوئی ہے چاہ تیری [illegible] ہو سبھی
[illegible] خوشی [illegible] ہے لطف کیا اظہار کا

۴۷

[illegible] فراق سے ای یار مجھہ مین حال نہین
[illegible] نفس کو [illegible]
[illegible] اگر [illegible] ہی ای ہمدم
[illegible]

۴۸

[illegible] ستم ایجاد کب تک یہ ستم دیکھا کرین
[illegible] سب مین [illegible] ستم [illegible]
[illegible]

۴۹

پڑا [illegible] سخن [illegible]
ترے [illegible] گیا [illegible]

عجب [illegible] حیات جاودانی

ستم [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

جی تجھسے ہو تیری ذات جی مین
سب شاد ہین ذی حیات جی مین
دیکھون ہون تری صفات جی مین

آجا دے تو حال دل سنائین

تو تو سنتا ہی نہین [illegible] کس سے کہون
کہہ تو ای دلدار تیری چاہ مین کس سے کہون
وہ تو ہی احوال [illegible] آگاہ مین کس سے کہون

دل بکا جاتا ہے اب [illegible]

[illegible] حال [illegible] مجھہ مین حال نہین
[illegible] مجھہ مین حال نہین
[illegible] مجھہ مین حال نہین
عبث [illegible] تلوار مجھہ مین حال نہین

غزل [illegible] یون کہا جرات

تو کرے [illegible] باتین [illegible] دیکھا کرین
تجھسے [illegible] دیکھا کرین
چشم حسرت سے کہان تک ہمدم دیکھا کرین

[illegible] نہین [illegible]

[illegible] تجھا تو
گلی تیرے مین میرا دل [illegible]

تڑپتے ہین [illegible]

سحر کو بلبلین کرتے ہین [illegible]
کرین فریاد [illegible] آتش [illegible]
مری انکھون سے [illegible] نکلتے ہین جو آنسو
قدم پر ہاتہ جب رکھتا ہون مین سوگند [illegible]

یہ [illegible] جرات ذکر [illegible]

تو نے کیا قتل گو یہ ذلت
اس تنگ دہان کی سخن پر
دم ہو بھون پہ آ رہا ہی جرات

رہ جاوے نہ جی کی بات جی مین

اپنے کوچے سے اٹھایا اس بت بے رحم نے
جان جلتی ہی جدا اور دل جدا جلتا ہی آہ
درد دل اپنا کہو کچھ اور کچھ [illegible] اسنے

آہ مین کس سے کہون ای آہ مین کس سے کہون

کیا کہا دل جو کسی سے لگ گیا [illegible]
نہین ہے تن مین تو اک قطرہ خون [illegible]
نہ [illegible] تو انکھین [illegible]
[illegible]

نہ [illegible] مجھہ مین حال نہین

[illegible]
[illegible]
جب [illegible]

دیدۂ [illegible] دیکھا کرین

[illegible] چھوڑ کر [illegible] لہو مین
[illegible] اک [illegible] لہو مین

۶

قفس [illegible] سر کو [illegible] ہین
سپند [illegible] آگ [illegible] ہین
[illegible]
تو جلا [illegible] ظالم [illegible] ہین

۷

سمجھا مین اسے نجات جی مین
یاں گذرے ہین [illegible] جی مین
گذرے ہے یہ آج رات جی مین

۸

کس طرح جاؤن [illegible] اللہ مین کس سے کہون
تیری [illegible] نالہ [illegible] مین کس سے کہون
کوئی غمخوار اب نہین [illegible] مین کس سے کہون

ہوا ہے جیسے یہ [illegible] مجھہ مین حال نہین
[illegible] مجھہ مین حال نہین
[illegible] حال نہین
ستم [illegible] ستمگار مجھہ مین حال نہین

۷

[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۹

[illegible] و صبا وہ کیا ہوئے گل	خاک اڑنے لگے ہے کیون چمن مین	بیتابی دل کرے ہے رسوا	کیا جائیے آسکے انجمن مین
[illegible] یرا ہی رہیان اور کچھ اب	باقی نہین میرے خستہ تن مین	جلد اوسکو دکھا دے شکل ای جان	رہ جائیگی ورنہ من کی من مین
[illegible] ین جو نہین وہ یار جرات	ق گھبرای ہے اپنے جان تن مین	ہر جی مین کہ خانہ کرکے ویران	جا بیٹھیے اک اوجاڑ بن مین
۴۵۴	غزل		۹
[illegible] نے کا کچھ بناؤ نہین	وہان لگا دل جہان لگاؤ نہین	پاؤن کیون دابنے نہین دیتے	گر کسیکا تمہین دباؤ نہین
[illegible] دل کا علاج کیا کیجیے	قابل مرہم اپنا گھاؤ نہین	ایسی دریا مین بہہ چلے ہین کہ آہ	جسمین تاپو نہین ہے ناؤ نہین
[illegible] ت جلوہ گاہ یار بلند	دیکھین کیا پائیے کچھ دکھاؤ نہین	دسترس وان ذرہ نہین اور ہاے	دل مین کیا کیا ہمارے چاؤ نہین
[illegible] ن یون کہے ہے چتون مین	اب مری بزم مین تم آؤ نہین	گر سفر کو سدہارے ہو تو آؤ	جا سکے وان چہاؤنی تو چہاؤ نہین
۴۵۵	کیونکہ جرات لگائین ہم لگا	کہ فرشتہ کا وہان لگاؤ نہین	ہ
[illegible] کہلائے کہین تو ہمین	ذبح کر جائے نہین تو ہمین	دم بدم دیکھہ دیکھہ روتا ہے	[illegible] ڈالے [illegible] تو ہمین
[illegible] ئل ہون اُس پہ ہم یار [illegible]	ایسا تبلاؤ ایک حسین تو ہمین	ہمنے کین جان فشانیان کیا کیا	کہو ٹک منہ سے آفرین تو ہمین
[illegible] چین کا نہین ہے نام	ہمدمو چین ہے وہین تو ہمین	زندگی مین نہ رکھا دلا بیتاب	چین دے ٹک تہ زمین تو ہمین
[illegible] پر ہی جان دکھلاؤ	شکل ٹک وقت واپسین تو ہمین	ایک دن ہونک دیگی ای جرات	آہ یہ آہ آتشین تو ہمین
۴۵۶	غزل		۱۱
[illegible] دل سمجھو نہ میری آنسو کی تار مین	پسریان یاقوت کی ہین تیو کی ہار مین	کر دیا رنگین سرا ز گل پاؤ نگاہ آبلہ	گل مین کب یہ لطف ہے جو جسم دیکھا خار مین
[illegible] میرے اپنا ٹہکانا عشق کرتا ہے کہان	کوئی صحرا مین مرا ہے اور کوئی کہسار مین	درد اپنا کہکی روتا اور رولاتا تہا مین	سو اب اتنی بہی نہین طاقت ترے بیمار مین
[illegible] فاک اپنے گہر مین اپنا جی لگا ہے ہم مگر	ہمتو یان بیٹھے ہین لیکن دل ہے کوئی یار مین	انتظار ایسا نہین اُسکا سمایا ہے کہ اب	ہو اب تک پاکے جگہ اس دیدۂ خونبار مین
[illegible] شق گیتی مین ہو نہ یان آہ وہ نخل ہے بون	غیر تلخی کچھ نہ شیرینی ہو جسکی بار مین	ہے تمنا دل کی مجھکو نہ کیجیو قتل تو	جم رہیگا خون ای قاتل تری تلوار مین
[illegible] دامن مجھکو کیا درد محبت نے ہلاک	مبتلا ہو وے نہ یا رب کوئی اس آزار مین	حال اُسکا سا ہے اب تیرا مرض عشق کا	جسم و اکر نیکی طاقت ہو نہ جس بیمار مین
۴۵۷	پڑھ یہ غزل جرات ایک ایسی اس مین تو اور	معنے رنگین بہرے ہون جیسے ہر اشعار مین	۹
[illegible] دل کا ہے اب اور دیدۂ خونبار مین	دیکھیے کیا ہوتا ہے گل گہری دو چار مین	احتیاط باغ گر چاہے تو مجھکو باغبان	بیٹھنے دیوے نہ تجھہ بن ایکدم گلزار مین
[illegible] دل رفتہ کی کسی سرو روان مین نہ چال	جو کہ ہین اٹکہیلیان اس شوخ کی رفتار مین	آئین جیتا ہو نہین اُن ڈر آئین مرتا ہون مین	کچھ عجب اسرار ہے اس عشق کے آزار مین
[illegible] بہر کر کہون کیونکر نہ بولی سوال	روز ملتی ہے زبانکو لذت اس تکرار مین	دیکھہ دشمنے کو تری پانی ہوا تیرا کا دل	ورنہ ہے کیون جا بسو اب رواں کہسار مین
[illegible] لف کی کوچے تلک تو کب سارے ہم [illegible]	ق آ نہین سکتے ہین ہرگز کوچۂ دلدار مین	کاش تم ہو شکستہ ہو گیا ہے بخت سیاہ	تو بہی رکھہ دیا وہ ہمکو رخنہ دیوار مین
۴۵۸	کر دیا مجھکو جلا کر خاک جرات شمع سان	یہ اثر دیکھا مین اپنی آہ آتش بار مین	۹

دل ہوا پار جان ہر تجھی معلوم نہیں	محبت [illegible] یہ جہان ہر تجھی معلوم نہیں	اور کو اپنا تو کب عشق جتاتا ہوں نہیں	اپنا یہ راز نہاں ہر تجھی معلوم نہیں
کیوں لگا رہا ہی جو کچھ نہانی ہی تو تو دل میں	سب ہی مرد لپہ عیان ہر تجھی معلوم نہیں	آنکھ جو ہر یہ نگر ناز تو تماشا ای گل	گل کو جو میں شب تماشا ہی تجھی معلوم نہیں
سخت غافل ہر دلا دست جسی جا ملے ہی	آہ وہ دشمن جان ہر تجھے معلوم نہیں	یار کیا پوچھی ہی ہمت یہ نہ پوچھ تیر ہر کو تجھے میں	کوئی تو گر یہ کمان ہی تجھی معلوم نہیں
ق تجھ سوا اگر کسی سی نہ تھی دنیا میں مجھے	بات یہ سب پہ عیان ہر تجھی معلوم نہیں	خون چھپاتا ہی تو میں تجھکو جتا رکھتا ہوں	تیر ہر دامن پہ نشان ہر تجھی معلوم نہیں
کیا ستم ہو کہ تری تیغ نگہ سی یہ دل	خاک اور خون میں طپان ہر تجھی معلوم نہیں	ق پردہ غفلت کا ہر آنکھوں پہ جو کچھ سوجھی ہی	سب تراوہم و گمان ہر تجھی معلوم نہیں
۴۵۰	چشم وا ہو دینگی جرات تو تجھی دیکھو گا	ہو دیا اسا یہ جہان ہر تجھے معلوم نہیں	۱۱
آدمی کیا ہو کہ سے دل سوختہ یہ عود نہیں	اسکے جلنے میں جو دیکھا تو کہیں دود نہیں	تیری خدمت سی میان ہمکو تو کچھ سود نہیں	دمبدم کم ہی محبت تیری افزود نہیں
جون خلیل اسکو نہ آسان سمجھیو ہرگز	آتش عشق ہی یہ آتش نمرود نہیں	ایک دل رکھتا ہوں سو نذر تری کرتا ہوں	اس سوا پاس مرے اور تو موجود نہیں
ہر گھڑی ساتھ رقیبوں کی جو آتی ہو تم اب	سیر [illegible] کی سوا آپکا مقصود نہیں	راہ جو دل میں ہی شاید سو وہ مسدود ہوے	ورنہ خود ہیچتی کو راہ تو مسدود نہیں
ایک ہفتہ ہی کہ بلتی ہی نہیں دنیا میں	ورنہ کچھ عالم امکان میں نابود نہیں	زاہد از زہد در یافتہ ہو مبارک تجھکو	کیونکہ تقوی سی میاں مکہ تو بہتر
جو نہ سجدہ کرے تربت کو مری مشرب میں	عاقبت اوسکی کسیطور سے محمود نہیں	سیر سگے غیر کی ہرگز نگرین م بخدا	اپنے نزدیک اس میں کوئی معبود
۴۵۱	آہ کیا عشق و محبت کو ہوا ہی جرات	اندنوں نالہ ترا کچھ بھی غم آلود نہیں	۱۱ [illegible] میں
سب ہی زندہ جو دنیا سی اٹھا جاتا ہوں	داغ عشاق پہ یہ نقش مٹا جاتا ہوں	چھینٹی لیتی ہیں یہ فونخوار مری دلسی شتہ	کس سے فریاد کروں آہ [illegible]
ذکر سن تو جو جلسے ہی دل گم گشتہ کا	کچھ نہ کچھ میں بھی تو اس بات سی پا جاتا ہوں	اشک سرخ آنکھوں میں بھرلاتا ہوں کہ کچھ یاد	حال دل اوسکو میں ہی نگہ جتا جاتا ہوں
میرے رونیکا سبب پوچھتی کیا ہو مجھسے	دو گھڑی آنکھ میں تمکو ہنسا جاتا ہوں	دہر میں بازی طفلان کا ہوں میں نقش بجا	خوب ہی نہیں یا تا کہ مٹا جاتا ہوں
ناتوان ہو نہیں پرای پیک صبا گر وہ بلائے	ابھی اک آنیں مانند ہوا جاتا ہوں	کسطرح پہنچیگا ہر دن بر شوق سوز انکو نکال	سینہ کہتا ہی کہ اب میں تو پھنکا جاتا ہوں
۴۵۲	سنو جی شوق زبسی کا اگر تمکو تو میں	اک غزل اور بھی جرات کی سنا جاتا ہوں	۹
بس کہ جیا نالان کنان شہر میں آجاتا ہوں	ساری بستی کی تئیں آگ لگا جاتا ہوں	ای طبیبو کہوں کیا ضعف سے کیا حالت ہے	حال کہتا ہوں تو بیحال ہوا جاتا ہوں
کر اودھر ہے تنہایں دل کو بہ دم رخصت یار	تو ادھر بھی یہ کہی ہر کہ چلا جاتا ہوں	طائر رنگ پریدہ کیطرح دہر میں میں	نہیں معلوم کہ کیدھر کو اڑا جاتا ہوں
ہر بن مو سی نکلتی ہیں مرے شعلہ آہ	غم نے یہ آگ لگا دی کہ جلا جاتا ہوں	ہمدمو کیا کہوں بیتاب دل مت پوچھو	اتنا ہو یہ حال ہر میرا کہ مرا جاتا ہوں
ق کہیکی چلیے سے کچھ اوس سی جو نسبت ہوں میں ناک	باندھ کر ہاتھوں کو پاؤں پہ گرا جاتا ہوں	آہ وہ کہتا ہی کہ بس مجھسے یہ باتیں نہ کہیں	ورنہ میں اپنی ابھی گھر کو چلا جاتا ہوں
۴۵۳	روکتا کیا اوسی جرات نہ ہا اپنا میں میں	بیٹھی بیٹھی جو ہوا اوسنے یہ کہا جاتا ہوں	۱۲
گرمی مری کیوں نہ ہو سخن میں	اک آگ سی بھک رہی ہی تن میں	وہ رشک گل آئی گر پس از مرگ	پھولا نہ سماؤں میں کفن میں
ہشیاری میں کب ہر ایسی لذت	جو کچھ ہر نشہ دیوانہ پن میں	خواری کا مرے وہ لطف سمجھے	کامل ہو جو عاشقی کے فن میں
گردش جنہیں مثل آسیا ہر	دائم انہیں ہر سفر وطن میں	ناصح میں رفو کو تب کہوں آہ	حالت ہو جو کچھ بھی پیرہن میں

دیکھیو شوخی کہ زار و ناتوان پا کر ہمین
دور سے صورت دکھا جاتا ہے وہ آکر ہمین

دسترس مجھکو نہین ہے ہو سکی بوسکی
ڈال دی ہے زنجیر اوسکو کوئی سمجھا کر ہمین

ہاتھ کھینچا زندگی سے جینے پر جی نے آہ
تب دیا فتنہ زنخوں پاؤن پھیلا کر ہمین

اتنے ہو انکھین نیلی پیلی کر جتاتا ہے وہ شوخ
بزم مین تو خشم حیرت سے ہی دکھلا کر ہمین

کیا ستم ہے وہ پری سر داب ہمارے پاس آئو
تک ٹھہرتا ہی نہین دیوانہ ٹھہرا کر ہمین

رات تا ظاہر سن لیوین یار کیا کیا گھر مین لائی
جھک جھک کر گالیان دیتا تھا جھنجلا کر ہمین

سر دھرے ہیے رفیق اپنی جو تھی صبر و قرار
ہو گئی کافور رنگ اوسکی بھی پہنچا کر ہمین

جن دنون در زلف … لگ آتی تھی لگی
دیکھ بیتاب تھا وہ کیا ہفتے ٹھہرا کر ہمین

۴۵۹
ای میان جرات غزل اک اور بھی سن بھیجیو
مت شتابی اور میان اپنا شعر پڑھوا کر ہمین
۱۱

چھپ گیا پردے مین وہ صورت جو دکھلا کر ہمین
بیقراری نے کیا کیا دیکھ تڑپا کر ہمین

ہر کسی سے پاؤن پر گر اب یہی کہتے ہین ہم
ڈال کسی دن تب ہم بلا بھیجو اور سمجھا کر ہمین

نیستی بہتر تھی ہستی سے کیونکہ زندگی
کس خرابی مین پھنسایا تو زبان لا کر ہمین

بات منہ سے اوسکی محفل مین نکلتی دی سست
آہ ای بیتابی دل یان نہ رسوا کر ہمین

ہم مین حیران کچھ جو … کو بھی کھینچے اس کے
کیون نکالا اپنے گھر سے اوسنے گھبرا کر ہمین

ہاتھ اوٹھا … بات سے اپنی نہین ہم گرچہ لوگ
کرتے ہین کیا کیا نصیحت پاس بٹھلا کر ہمین

وہ کسی جا گئے نظر آیا نہ ہمکو اور آہ
مار ڈالا دلکی بیتابی نے دوڑا کر ہمین

لا گرانا ہے اوسکو جا … مت عرصہ لگا
ہم ہو رکھتے ہو کیا یا تو نہین بہلا کر ہمین

اوسکے کوچے مین ہوا کیا خاک حاصل گرچہ یان
رکھدیا تقدیر نے جون سنگ رہ لا کر ہمین

پاؤن اوسنے تو کبھی بھولے سے ہم پر کھائے اور
رہ رہ آتی ہے … کہتے ہی ٹھکرا کر ہمین

۴۶۰
اوسکے قدمون سے تو اے جرات جدا ہوتے نہ ہم
کاش خادم جانتا اپنا وہ پا جا کر ہمین
۹

سب چلے جاتے ہین لیکن آنکھ لگ جاتے نہین
دل کے بیتابے سے سارے رات نیند آتے نہین

دم ہوا جاتا ہے یان میرا ہوا اوس کے بغیر
کچھ خبر آنے کی اسکے کیون صبا لاتے نہین

نخچیر کی چھاتی پہ سر دھر کر جو لیتا ہے وہ شوخ
دل مرا کیونکر نہ اندھے کیا مرے جاتی نہین

یہ ہوا ہے یان ہجوم درد و اندوہ و الم
جان اب سینہ مین رہنے کو جگہ پاتے نہین

جھوٹ گر بولون تو کافر ہون خدا شاہد ہے یار
زندگانی تیرے فرقت مین مجھے بھاتے نہین

گر رہے تھے مست ہو کر کل ہی اک کوچہ کی بیچ
آج کس منہ سے کہین پر ہم خبر آ پاتے نہین

ہمصفیر و یہ نہ سمجھو تم کہ یہ جیب کا … ہا
گو کہ ہون خاموش لیکن بے کلی جاتے نہین

ہو کے مجبور اب کیا ہے جبر مین نے اختیار
ورنہ کیا میرے قفس مین طبع گھبراتے نہین

غیر نے تو کہا اوس سے کہ جرات ہے نمل
یہ کسے کے اب بغیر از اسکے بدذاتی نہین

غزل

۴۶۱ ۱۱

آہ کسو کی بھی طاقت ہمین ہے یا تاب …
آہ کیا کہیے دم مارنے کی بات نہین

آہ او اشک کی دولت جو تماشا دکھلا
سب جہان مین یہ ہوا اور یہ برسات نہین

… سب کو مرے … نکل جاتا …
کو کہا یہ جو بولے ہے کہ اب رات نہین

دسترس ہے کہ جو اوس یار کو بھی تک
اتنا مقدور ہی اپنے تئین ہیہات نہین

صحبت یار ترا … پاس …
… ملاقات نہین

جز جفا ہے ہمیشہ مجھپر جو ستم کرتا ہے
کب بھلا اور کوئی قابل آفات نہین

تسبیح شوق دل بیتاب …
کیا کہون کہہ کے قابل یہ حکایات نہین

روز و شب عشق ستم تو نکیا کرتے ہی جان
ٹک سمجھ … کچھ خوب یہ اوقات نہین

گھر کو چہ میں گئے یا نہ گئے اے ہمدم	ہم مساوات کریں انکو مساوات نہیں ہے ق	کل کہا میں نے یہ اوسے کہ میاں جرأت کو	جرعہ مئے کی بھی تم کرتے مدارات نہیں
۴۶۲	بولا ایسا مجھے خلطہ نہیں خوش تہا	کہ تو سمجھو یہ مرا گھر ہے خرابات نہیں	۹
کسکی احوال سے یہ دل بھی خبردار نہیں	حیف صد حیف کوئی محرم اسرار نہیں	ہیر ہو دستی تو کچھ گرمی بازار نہیں	ہوں میں وہ شے کہ کوئی جسکا خریدار نہیں
ناخون یاران نہیں ہم خستہ جگر ہیں کہ آہ	خانۂ چشم میں اب دیدۂ خونبار نہیں	کون اوراسکو کہے لخت دل و قطرۂ اشک	پارۂ لعل نہیں یہ وہ شئے سوا نہیں
سو جیا ہے سو کرے بیچ آزار نہو	یہ تو سرخی میں ہلا آئے تب غم خوار نہیں	نہ اٹھی پردہ جو انکھوں سے تو کیونکر دیکھیں	ورنہ کچھہ ہے تو نہیں ہے وہ دلدار نہیں
بدن بدن دلکا عجب حال ہوا جاتا ہے	اس جوان کی تو کچھ اپنا بستیکو آزار نہیں	مجھہ میں اور غیر میں ہے فرق اگر سمجھو تم	وہ فقط میری طرح طالب دیدار نہیں
۴۶۳	گریہ انگیز غزل اور سنا دے ہمکو	کوئی طوفان ہیں جرأت ترے اشعار نہیں	۹
حال سنا مرا کچھ آہ اسکو تو دشوار نہیں	یہ بجھو ضعف سے اب طاقت گفتار نہیں	کونسی جنس کے یاں گرمی بازار نہیں	دل عجب شے ہے کوئی جسکا خریدار نہیں
شوق نظارہ ہوا جھکو بھی معلوم کیا	بے سبب گھر میں ترے رخنۂ دیوار نہیں	ظلم کیا کیجیے بیان چرخ جفا پیشہ کا	یہ غضب ہے کوئی ایسا تو ستمگار نہیں
اک گردش میں کرے ہے یہ جہاں کو برہم	کون ایسا ہے کہ جو اوسکے سبب خوار نہیں	کیا کہوں آہ کہ تھا باغ جہان تازہ و تر	اب وہ یان گل نہیں بلبل نہیں گلزار نہیں
دم مرے درشس مٹی میں ظالم نے ملا گلشن	چھانی خاک جو دان کوئے کوئی خار نہیں	درد کیا ہاے گیا کیا یہ بیان کرتا آہ	وہیں زخم کو سکین سب اظہار نہیں
۴۶۴	ہے کدورت کا کیا کیجے بیان اے جرأت	اک بلا تو دہر ہم بر یہ شب تار نہیں	۱۱
ہوں ہجر انکو ریاں بہ بند رہ لا اون تن	اونہوں وہ رہ تے شہر بارکہ چلیجاؤں میں	بزم خوبان میں ہے لگتا نہیں جی اوٹھ جاؤں	دل ہتیا ہی کو کس شکل سے بہلاؤں میں
مجنوں کی طرح ہوتی مجنوں سرزاں	ہے عدم میں اوہی حال اپنا جو دکہلاؤں میں	ہو کے ناچار سے حق میں ... کہا	یہ تو جیتی سا ہے کیا خاک سے سمجھاؤں
درد فرقت سے یہ بہتر ہے کہ ہون اتمہ مر	کہا گیا غم مجھے بس کب تاتن غم کہا نہیں	اوسکے کوچہ میں اگر بیٹھنے پاؤں	جیتے جی پھر نہ اوٹھوں یا وہیں پہلاؤں
کیا غضب ہے نہیں مقدور تو اتنا ہی کہ اب	درد دل اپنا سنائی اوسے یا ہیں ق	اور جب بزم میں بیٹھے اوسے ...	یہی سوجھی کہ گلی دوڑ کے لیجاؤں میں
کچھ نہیں مجھکو بہار اور خزاں سے مطلب	خورمی ہو نہ میرے دلکو نہ غم کہا دو ق	ہون بیک ناگ میں جون غنچہ تصویر	نہ تو واشد ہو کبھی مجکو نہ مرجھاؤں میں
۴۶۵	چین آتا ہے کہ ہوں اوسے پیارا جرأت	جو یہ کہتا ہے کہو تو آدمی اون میں	۹
ہمنشیں پوچھ مت کہیں ہوں میں	اند نوں آپ میں نہیں ہوں میں	خوں نہیں آغشتہ ہون جو سرا پا	کسی عاشق کی آستیں ہوں میں
وحشت آتی ہے جسکے دیکھے سے	اوس مکان کا غرض مکین ہوں میں	تم نہ دیکھو تو یہ تعجب ہے	کب سے بیٹھا ہوا یہیں ہوں میں
پر نشاط ہوں آپکا میں تو	بار خاطر ذرا نہیں ہوں میں	بزم میں مجکو بھی بلائے گا	آپ کے تو بہت قریں ہوں میں
چین سے صاف ہاتھ اوٹھا بیٹھا	جب سے اس دل کا ہمنشیں ہوں میں	صفحۂ دہر میں دلا شہور	روسیاہی میں جوں نگیں ہوں میں
۴۶۶	ہے جو دیوان حسرت اے جرأت	اوس میں خبر میں کا خوشہ چین ہوں میں	۷
ہن ... مت تلک وہ ستم تن آتا نہیں	سر ٹکنے کے سوا کچھ اور بن آتا نہیں	کون بیکس مر گیا ہے جسکے مرنے کے لیے	دن کئی گذرے ہیں اور اب تک گفن آتا نہیں
کیوں نہ تسل کو باہر ... لیکوں سہل اپنا لوہے	پاس کیا آہ وہ شیریں دہن آتا نہیں	اور سب کچھ دل زتو حاصل کیا ہے دوستو	یار پر جب سے ملی وہ اسکو فن آتا نہیں

در ہی ہون صیاد کی خاموشی مین اے ہم صفیر	کیا قفس مین یاد مجھکو اب چمن آتا نہین	درد و غم مین اک مین پنہان ہون ز سوز ستم	خوش کسیکو مجہ سوا رنج و محن آتا نہین
۴۶۷	جرأت اک گوشہ مین اپنے تنہا پڑا رہتا ہون مین	پوچھنے احوال کوئی مرد و زن آتا نہین	۷
جب نہ کچھ طاقت رہی اے جی پر پرواز مین	آ گئے ناچار ہو کر تنگ اس شہباز مین	کیا غرض اسکو ہے سودا کوئی مر جائے آہ	رہتے شب رشک ہے وہ خود کام اے ناز مین
گل ہی شاید بنگئے ہو اب بتا اے عندلیب	کچھ اثر معلوم ہوتا ہے تیرے آواز مین	گر اٹھا دین ستم اسکے تو ملے جائے اس تو	رنج و غم تو معلوم اے دل اوس بت طناز مین
غیر گر آئے مرا احوال اے ہمدم نہ پوچھ	اس سے کہہ دیگا بری خو ہے ایسی غماز مین	سن خبر اپنی تیرے کوئی مردہ جی اٹھا	جان یہ قدرت نہین عیسی کی بھی اعجاز مین
۴۶۸	خندہ جو وان نکلا تو یان جرأت میرا جی گیا	ہو گیا انجام اپنا آہ اس آغاز مین	۱
شکل اوروں سے جو تمنے ہمکو دکھلائی نہین	کل سے بیکل ہین ہمین کل آج تک آئی نہین	اسد ل وحشی ہے جو تم بہاگتی ہو دور دور	اپنا دیوانہ ہے سمجھو یہ سودائی نہین
ہر جگہ جاتی ہے کیونکر دلمین کیون رکھتی ہو تم	مین تمہین کو دیکھتا پھرتا ہون ہر جائی نہین	اسکے جانے سے تمہارے دلمین نہین کچھ بھی سوچ	ہے یہ حیرت کہ کیون اب تک اجل آئی نہین
گر نہ کچھ ہوگا تمہین تو اوروں کا بتوار	ہمین رسوائی ہے کچھ اپنی مین رسوائی نہین	چونک اٹھی رفتار سے خواب عدم کی خفتگان	کچھ قیامت تھی یہ جلوہ آرائی نہین
بات گر کرتے نہین تو سامنے بیٹھے رہو	شکل دکھلانے کی تو نے قسم کھائی نہین	مین جو کوچہ مین پڑا ہون مجہپہ یہ کہا رہے جنون	ضعف نے ایسا کیا ہے یہ مجلائی نہین
ہے بیرم الفت … یہ بیمار غم	کون … آفت اک نئی آئی نہین	پر کبھون اک قطرہ خون دل کا کیا مین جو …	عشق ہے اب تک طبیعت اسکی گہبرائی نہین
۴۶۹	دیکھا طالب ہن تو ہنس کر کہی جرأت … ہم	خاک دیکھیگا تری آنکھون مین بینائی نہین	۷
دیکھا نہین وہ اسکو بھی ربط جب لاتا ہون مین	سوچ کر کچھ دل ہے دلمین بس تڑپ جاتا ہون مین	کام کچھ اپنا کیا کرو ان حاصل نہین ہوتا تو …	گہر کو اولٹے پاؤن کیا مایوس پہرا آتا ہون مین
سانس سینے مین کہین لگی ہے دم ٹھہرتا ہے نہین	اس سے رک کر وہان نہ جانے کو جو ٹھہراتا ہون مین	ورنہ کب آوے وہ کسی صورت تماشا دیکھنے	اٹھ کے جا کر کیا کیا مانگ دان لاتا ہون مین
عقدہ دل کیا کہین گر وصل ہوتا ہے کبھی	مجہسے ملتا ہے وہ دل اس سے شرماتا ہون مین	جب تمہارے در سے جاتا ہون تو دیوانہ کی طرح	ہر قدم پر سر کو دیوار سے ٹکراتا ہون مین
۴۷۰	روز و شب اوسکو جو ہمنے دیکھا ہے جرأت خیال	تو یہ حالت ہے کہ گویا نیند کھاتا ہون مین	۹

فراہم اس سے لگ چلنے کی سو سو ڈھب لگاتے ہین
رسائی جو نہین پاتے تو کیا کیا تلملاتے ہین

غضب ہے یہ کہ وان جاتے ہین تو خالی پہر آتے ہین
دگر جاتے نہین تو جی ہے سے ہم اپنے جاتے ہین

نہ رہتین تھین جو نظر ان سے نظرین سو کہان اتنی
کبھی ہم اتفاقاً اک جھلک سے دیکھ پاتے ہین

نظر آتا ہے ہم اب ہجر وصل و ہجر کا عالم
کبھی روتے ہین آپ اپنے پر اور گہ مسکراتے ہین

خوشامد ہے وہین جان مین بس جان آتی ہے
کبھی صاحب جو آواز اپنے بندے کو سناتے ہین

غرض یہ آتش دل اور ہے بھڑکے ہے نالے سے
لگے کو گرچہ اشک چشم کتنا ہے بجھاتے ہین

برنگ موج جب بیتاب سا ہوتا ہے یہ دل برہین
تو ہم رو رو کے دریا اپنے آنکھون سے بہاتے ہین

قلق گذرے ہے یہ دل پر کہ بس مین مرنے لگتا ہون
دکھاتے مین جو صورت اپ کچھ غم سہ لگاتے ہین

مناسب گرچہ جانا بار بار آتی نہین جرأت
ولے کیا کیجیے بیتاب سے ہم لاچار جاتے ہین

غزل

۴۷۱

تنہا شدت گریہ سے مردم خوف کرتے ہیں
یاد تو نہ ہوا اس خوف سے جینا مرا لگتا ہوں
کیا کہتا ہے وحشی کوئی سودائی کوئی جیسے
تک طائر تصویر ہیں ہم باغ حیرت میں

مرے روبرو گر آگے یار بادل پاؤں پھرتے ہیں
کبھی ہے جب کوئی اک خوبرو پر بیٹھے مرتے ہیں
تری الفت میں سیر لوگ کیا نام دھرتے ہیں
کب اپنے آشیانے سے صحن گلشن میں اوتر تے ہیں

بوقت دم تمہارے ہی ہیں جسکا تصور تھا
کیا قتل دو عالم تو زاں جنبش میں ابرو کے
جو پوچھا میں کہ اس تیر قتل کو کیا آپ کہتے ہیں
بحال بد کو اس رہگذر سے جب کہ گذرتے ہیں

۹

نہ آیا ہنک وہ پیو فا ہم جیسے مرتے ہیں
اگر یہ جھوٹ ہو تو تیغ پر ہم ہاتھ دھرتے ہیں
تو بولا وہ کہا تھا ہمنے ہاں کیا بخشی ڈرتے ہیں
تو کیا کبھی خیال اس وقت لمبے کیا گذرتے ہیں

۴۷۲

میاں جرات کسی پر تم نہیں عاشق نہ ہو نکتے ہیں

کبھی دیتے ہیں خاموشی عبث صاحب مکرتے ہیں

۱۱

کیا ہی عیار نگ میرے ہی تو عیار یاں
کو لکو بیسے اب بیدل لگی کرنے ہے
کو سعودن یا جگر کا غم کرون حیران
خواب میں بھی وہ نظر آتا نہیں بدتر
درد دل ضعف بدن سوز دروں داغ جگر

کرتے ہیں تیرے لیے کس کس کی خاطر داریاں
کیا کہے وہ دن کہ کیا کیا کر تو نہیں دلداریاں
جان احد کو مری ہیں کتنی ماتم داریاں
جاگتی ہر جا کتنی کتنی ہیں راتیں بیداریاں
ہیں مریض غم کو تیری کتنی بیماریاں

اپنے اپنی سر کریں گھر کہہ دو ہمسایوں کو آج
بیٹھ کر کو جب یا دو جپ کشمکش سے عشق کی
جام ہم بھر بھر کے اسکی آنکھیں ہیں یا بھر کر
بھول جاتا ہے ہمیں سب کچھ جب یاد آتی ہے
اک فقط اس یار کی بیگانہ ہو جانے سے آہ

آہ آتش بار سے اوڑنے لگی چنگاریاں
دل تیرے کیا کیا اٹھائیں دیکھ ہمیں کیا خواریاں
ہمیں بیتی ہیں ہمارے دیکھ ہو ہشیاریاں
بھول بیٹھے سلسلے یہ باتیں وہ پیاری پیاریاں
کہل گئیں سب آشنا یار کی ہم پر یاریاں

۴۷۳

اس سر اد سے ہیں غافل تو پھر آتے نظر

ہو رہے ہیں جا بسے جانے کی تیاریاں

۶

ہوتی ہیں کیسی شکل یہ آتی نظر ہمیں
نامہ لکھوں جو یار کو تو سمجھتا ہے آہ
اگر یہی کہی ہے جسے سمجھے ہیں وہاں

منہ دیکھ کر گذرتی ہے در دو در تہ ہمیں
خط کے جواب میں وہ نامہ بر ہمیں
تکلیف پھر بھو بار دگر ہمیں

کل غیر کے جو گھر میں وہ آیا نظر ہمیں
کیا کیا قلق ہوا جو نہ آیا وہ صبح تک
جرات اگرچہ ہمیں ہر اک شعر خوب ہے

کیا کیا خیال تھے ادھر اسکو ادھر ہمیں
بھجوائی اپنے آنے کی شب کو خبر ہمیں
اس سے بھی پر سنادے غزل خوب تر ہمیں

غزل

۴۷۴

وہ گر میاں جواب تھیں آئیں نظر ہمیں
جادو جہاں اس آئینہ رو کی
اندا یہ اشک کیسے بلکہ جو آج
جو شب کو خواب میں وہ غیرت پری

کیا کیا طپش دکھاتی ہے سوز جگر ہمیں
حیران بیٹھے تکتے ہیں در و دیوار ہمیں
آیا ادھر کے دیکھنے سا رنگ ہمیں
کھلتے ہی آنکھ آئی فرشتے نظر ہمیں

دکھلائیگی نہ گردش طالع وہ گھر ہمیں
کل عشق پیشہ تھا کہ گذر جانے سے ہم
صبح شب وصال کی آمد میں تو نہ آہ
پر دردسے سنادے غزل اس زمین میں اور

۸

بس اضطراب دل نہ پھرا در بدر ہمیں
آیا نظر جو دور سے وہ رہگذر ہمیں
کیا کیا لگائی تیر نسیم سحر ہمیں
جرات تجھے روا تاہے منظور اگر ہمیں

غزل

۴۷۵

دیکھو اس گلی میں جو آیا نظر ہمیں
کہا جو منہ تیرا ہے چاند وہ تو کیا

معلوم اسے کوئی ہوا بام پر ہمیں
دکھلا دی اپنی فلک تو ہمارا قمر ہمیں

وقت وداع یار نہ نکلا زبان سے کچھ
آنکھیں ملا دیں اس سے تو نظر و نہیں یاں

۵

بس وہ ادھر اٹھا کہ غش آیا ادھر ہمیں
تم بخت تیرا آنکھوں سے لگتا ہے ڈر ہمیں

۴۷۶

پھر پھر کے وہ آئے آج جو دیکھا تو جرات آہ

منہ پھیر کر پھر آئی نگاہ در بدر ہمیں

۹

سوز نہاں دکھاتی ہے مجھ سے بیان ہو سکتا
وصل میں جب گرم سخن منہ میں زبان ہو سکتا
نالہ کیا ہے تم نے اپنا دستہ ہو محال
لب پر آہ اپنی سدا شور و فغان ہو سکتا

جب تلک بر میں نہ وہ آئے تو بہتر کو مرے
خوف جاسوس سے ہو دین ہم اور وہ اکیلے
جب تلک گھر میں ہی دم اسکا نہ ہوویگا خیال

صبر و ہوش و خرد و تاب و توان ہو سو کہان
دل غافل ایسا میں جو مکان ہو سو کہان
اس یقین کا میں برا اسکو گمان ہو سو کہان

یون تو لگ رہی ہیں ہزار روہ خواہش [illegible]
آہ ہم جیسے لیے آہ بری سے بیگانہ ہو رہے
کس طرح شیخ فراق انکو بشام و صباح

پر کوئی تجسا جو ایسی تیکھی بتا ہو سو کہان
آشنا ہمسے وہ آشوب جہان ہو سو کہان
پہر اسیری میں جو کوئی جا ہے ہو آن کہان

۷۷ م

جب تلک دیکھو نہ شکل اسکی تو جرات ہے یقین
صبر کا دل میں کیے مر نام و نشان ہو سو کہان

۷

یون تنگ ہو ان خواہش لف گرہ گیسو کے ہاتہون
ہو ہمسے دل انکا [illegible] دشت تحقیق
تھی یہ ہی کہ نقشا نہ کھینچا انہیں کسی سے

ہو قید میں جیسے کوئی زنجیر کے ہاتہون
ہیں آگے ہی زخمی ترے شمشیر کے ہاتہون
حیران ہے مصور ترے تصویر کے ہاتہون

تدبیر سے کب وصل ہو اس شوخ کا ہمدم
جو بات تو کہتا ہے جواب اسکا ہے مشکل
کو کب نہ سمجھ جس طرح یہ سینہ کرون

موقوف ہر اک بات ہے تقدیر کے ہاتہون
عاجز ہوئی ہمیشہ ترے تقریر کے ہاتہون
غربال کیسو ہوتا ہے ترے تیر کے ہاتہون

۷۸ م

جرات شب ہستی میں عجب خواب یہ دیکھا
حیران ہوا جسکی میں تعبیر کے ہاتہون

۹

بد عشق [illegible] ہم [illegible] دیکھتے ہیں
نہ [illegible] کب [illegible]
لیا جب دل ہمسے الفت جتا کر
گئی دید نادید کے لطف اتہو

نہیں دیکھتے ہم [illegible] دیکھتے ہیں
[illegible] اسکے کرم دیکھتے ہیں
سوا [illegible] اسکے کیا کیا ستم دیکھتے ہیں
نہ پوچھو کہ کیا کیا ستم دیکھتے ہیں

عجب درد فرقت سے غم دیکھتے ہیں
جو کچھ یہ سرگذشت اپنی لکھتے ہیں تو ہم
گذرتے ہیں سوچ اسکے [illegible] کیا
ملاقات پر دیکھے ٹہری ہے ابھی

نہ سنتے ترے کانون سو ہم دیکھتے ہیں
قلم کی سر کو قسلم دیکھتے ہیں
جو ہر جا بہ نقش قدم دیکھتے ہیں
نہ تم دیکھتے ہو نہ ہم دیکھتے ہیں

۷۹ م

بدل [illegible] غزل اور جرات
کہ شاعر کوئی تجسا کم دیکھتے ہیں

۷

ہم اب تن میں طاقت کہان دیکھتے ہیں
ترے در کو چھوڑا تو کیا ہمنے دیکھا
الٰہی یہ کیا الم ہے کہ دل کو

فقط [illegible] اور استخوان دیکھتے ہیں
مگر گردش آسمان دیکھتے ہیں
سدا ہر میں ماتم کنان دیکھتے ہیں

لگے ہم گھر اپنا ہمیں صاف ویران
محبت میں کچھ سود دیکھا نہ ہمنے
جو کہیے کہ اغیار بیٹھیں جدہر کو

بن اسکے جو خالی مکان دیکھتے ہیں
مگر اسمیں بھی کا زیان دیکھتے ہیں
ق ادہر آپ کیون ہر زمان دیکھتے ہیں

۸۰ م

تو کہتا ہے جھنجھلا کے جرات وہ مجکو
تجھے کام کیا اس سے یان گذرتے ہیں

۹

چھوڑا کہ ہاتہ [illegible] قاتل [illegible]
گلی میں [illegible] قاتل کی قتل عام [illegible]
گریبان پر [illegible]
بوقت ذبح میں [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
کہ افشان ہو [illegible] فتنہ گر [illegible]

کبہو اس [illegible] گریبان [illegible] صحرا میں
[illegible]
زلف [illegible] انکہون [illegible]
ابہی بلبل یہ خوب حسن کس کی [illegible]

کبہی رو رو میں بستر [illegible] صحرا میں
گریبان چاک کر اپنا [illegible]
ہمیشہ اپنا رہتا ہے [illegible] لعل [illegible]
جو بیٹھے دامن گل ہے وہ اپنا باندہ [illegible]

۸۱ م

کہو کیا جوش وحشت ہے جرات کا ابھی
اودہر [illegible]

۷

پیر [illegible] تجہکو کبہی کہ [illegible] نہیں
سب [illegible] کی خدا نے تجہی [illegible]
باغ جہان [illegible] دکہا [illegible]

مرتا ہون تیرے غم میں تجہے پر خبر نہیں
ہر ایک رحم [illegible] نہیں
مانند غنچہ [illegible] تو نہیں

دل لگ گیا ہے [illegible] مرا
سچ کہہ جو اپنا نامہ تو لا [illegible] کیا
تا رنگ [illegible] آتا ہے سب جہان

بندہ تو کیا خدا کا بہی کچھ جسکو ڈر نہیں
میرے بجا ہو اس اب [illegible] نامہ بر نہیں
آنکہون کے سامنے جو وہ رشک قمر نہیں

پہلے جو چیکے مرے فریاد سے سب ہمسائے
اُنہیں اُنکی خبر بھیجوں تو بھیجے یہ پیام
اُسکے کوچے ہی میں ہو بعد فنا اپنا مزار

کہتے ہیں صبح تو ہم بیٹھے گھر اور کہیں
اسطرح اور کہے ہوئے نہ خبر اور کہیں
جائیں مر کر بھی نہ ہم خاک بسر اور کہیں

تن بے داغ مرا باغ جہاں میں دیکھو
رفتہ شب کوچۂ جاناں میں بھی تا ہو گے
جوشش گریہ کا یہ طوفان ہے کہ بہتے ہیں

کہیں اس گلشن کا دیکھا ہی نہیں شجر اور کہیں
نہیں منظور کہ ہو اپنا گذر اور کہیں
لخت دل اور کہیں لخت جگر اور کہیں

۸۷ ۴ — یہ غزل دو سو اک قافیہ کر کے تبدیل — جرأت اب جانیکا تو قصد نکر اور کہیں — ۷

جسکے بن دیکھے یہ جاتا نہیں غم اور کہیں
مہربانی ہے رقیبوں پہ غضب ہم پہ ہے
آپہا دم بھرتے ہیں الفت کا مری تو ہر جا

ہے تم سو وہ کہیں اور یہ ستم اور کہیں
ہے ستم اور کہیں اسکا کرم اور کہیں
خوب سمجھا ہوں نہیں بس مجھی دم اور کہیں

اتنے کوچے میں ترے بیٹھے گو اکثر ہم
کہاؤ سوگند کہو مت کہ مجھے غیر سے کیا
الفت اسکی جو زیادہ ہو سو کیا نکلے

یاں سے جاوینگے نہ جوں نقش قدم اور کہیں
چھوڑ جھوٹی چلو کھاؤ یہ قسم اور کہیں
دیکھے یہ ایسے ہی ہو جانا کم اور کہیں

۸۸ ۴ — در سے لاکھ ہی ادھار کے وہ ہیں جرأت ہم — جیتے جی یاں سے نہیں جائینگے ہم اور کہیں — ۸

زلف رہ دیکھ یہ ہی دو فصل بہ سمجھے ہو زبانی میں
اگرچہ صورت مرغ نگہ ہے بال و پر میں
جو دیکھا تو سوائے اشک جو شتاں سیل [illegible]
مجھے وہ دیکھ کر روتے کو نہیں کہتا ہے کچھ
دل مرا [illegible] وہ تیرے وحشتیں کیا [illegible]

ہوا اس شکل سے حیران کہ آئینہ خانہ میں
ہمیں پرواز کیا کیا سوجھتی ہے آشیانی میں
نظر آتی نہیں [illegible] ہوئی کی خزانی میں
نکل آتی ہیں باتیں سو طرح کی مسکرانے میں
نظر آتا نہیں ہے ہوش طفلی نجد دیوانی میں

کہیں گرد گلستان دل اب ان شمع جلانے
نظر آتی ہے عین خیال میں [illegible]
اٹھاؤں ہاتھ [illegible]
لگی ہیں دو بہر خوبیاں یار انجم فلک [illegible]
ہر سانس کا ایک عالم [illegible] آتا ہی نعتیا آکر

خدا جانے کہ کیا آتش بھری ہے اس فسانے میں
مگر یہ بات ہے اس شوخ کی آنکھیں لڑانے میں
دم رفتار ہے کیا کیا ادا دامن اٹھانے میں
کہ جوں رہزن ہزاروں [illegible] گنبد [illegible]
خلل شاید کہ کچھ آیا ہے [illegible] جانے

۸۹ ۴ — بیاں کب ہو وہ جرأت غنچہ ساں [illegible] — فرو مطلع ہیں اب ہی یار [illegible] — ۹

دیکھو ہنسا کو ہنسی مر لخت جگر پانی میں
جس محلے میں رہے جا کے ترا گریہ کناں
[illegible] تبسم کر کے جو بھیجوں ہوں اسے
لجۂ عشق میں گم یوں ہی دل زار ہوا

لعل لب کی مگر نے مرے گوہر ہوں اگر پانی میں
روز و شب رو رو کے [illegible] ہمسایوں کے گھر پانی میں
بھیگ جاتے ہیں کبھو [illegible] پانی میں
ہوں کسیکو کوئی پاوے نہ خبر پانی میں

جاوے جب تیری ہے وہ تیک قمر پانی میں
آہ [illegible] ہوں گردم آپی دن رات
کل رولا کر سر بازار گیا مجھکو جو وہ
مت گلا آنکھوں میں آتا ہے تو اے مردم عشق

چہرہ آتا ہے [illegible] پانی میں
تیری دولت سے [illegible] پانی میں
راہ رو آئے نظر آتا ہے کمر پانی میں
مل گئی کھل کے یہ دل اور جگر پانی میں

۹۰ ۴ — دل میں [illegible] یار [illegible] جرأت — جسطرح آگ ہو گھر میں ہو گھر پانی میں — ۹

زبس [illegible] پر ہزاروں
تماشا ہے کہ آنکھیں لگ رہی ہیں
فلک [illegible] آتے ہیں ہر روز
نگاہ [illegible] مشتاق تباں [illegible]

[illegible] تن پر ہزاروں
سراکہ [illegible] روزن پہ ہزاروں
ترے کشتی کے [illegible] پہ ہزاروں
سراپا پائی [illegible] پہ ہزاروں

شفق ہے وجہ مت گردوں پہ سمجھو
بنا ہے دیدۂ پرخون نے بو سے
[illegible] بہوش [illegible] آنکھیں کیے بند
ادا سے [illegible] کی تیر سے

یہ ہیں خون [illegible] گردوں پہ ہزاروں
ہماری جیب و دامن پر ہزاروں
کسیکی بانکی چتون پر ہزاروں
دہن پیدا ہوئے تن پر ہزاروں

۹۱ ۴ — بلبل [illegible] کیوں ہائے جرأت — کہ ہے غنچہ شگفتن پر ہزاروں — ۹

جیف ہے یہ [illegible] سر جاتا ہے
[illegible] یہ تہنے نہ پہچانا ہمیں
کچھ فراق یار میں [illegible] لائی
سمجھیں وہ یاد گر اشک بھر لاتا ہے

موسم باران میں جس بن کل برق و ابر و
گہہ ترپنا گاہ رونا گاہ چلانا ہمیں

کیوں نہ چپ جاوے کا دفتر و گہر زشت سے دکھلا
بلکہ ہے منظور خاطر اسکو ترسانا ہمیں

دو جہاں سے ہاتھ اٹھا بیٹھے ہیں ہم اک آن کی
اپنے کوچے سے کسو پر بھی نہ اٹھوانا ہمیں

ایک دن ہمسے جدا ہو کر جو اٹھ تو بس
دیر تک دیکھا کیے منہ اور رہ پچھتانا ہمیں

جیسے وحشیک ہے گھر میں نہیں آرام گاہ
سمجھے ہے ہر عاقل و فرزند دیوانا ہمیں

ہیچ کہا ہے خانۂ معشوق زندان بس
قید خانہ سا نظر آتا ہے کاشانہ ہمیں

بھول جاتا ہے ہمیں سب کچھ دیوانے کی طرح
یاد جب آتا ہے جرأت وہ پریخانہ ہمیں

۴۹۲ ٨

غیرت عشق عجب سیر دکھاتا ہے ہمیں
اپنی جانب کوئی کھینچے لیے جاتا ہے ہمیں

بزم میں تکتے ہیں منہ اسکا کہ ہم اور وہ شوخ
نہ اٹھاتا ہے کسیکو نہ بٹھاتا ہے ہمیں

اس ترقی میں تنزل ہے کہ جوں قامت طفل
آسماں عمر گھٹانیکو بڑھاتا ہے ہمیں

سنتی ہو نیکا بھی تا بجبیں مژدہ اپنی لیر
چرخ مانند چراغ آہ جلاتا ہے ہمیں

ملکے ہم اس سے جو ٹک سوویں تو دکھ دینے کو
بخت بد خواب جدائی کا دکھاتا ہے ہمیں

ہم ہیں وہ مرغ گرفتار کہ اپنی سر سے
صدقے کرتا ہو جسے وہ ہی چھڑاتا ہے ہمیں

کر اُس شوخ ستمگر کو دور نگر کی پیام
یہ ہنساتا ہے کوئی اب نہ رلاتا ہے ہمیں

محو نظارہ ہوں کیا ہم کہ بقول جرأت
اپنی جانب کوئی کھینچے ہی جاتا ہے ہمیں

غزل

۴۹۳ ٩

باتیں بس دُر سے یہ گلشن میں تری یار کہیں
کہ نہ ہو جائیں گلی کوچہ مری گل ہار کہیں

ہم سے جاتا تھا ہمیں ربط نہیں یار کہیں
پر کھلا بات کہ ہو تم بھی گرفتار کہیں

اپنے دل خستہ کی لیتے ہو خبر آج تو لو
نہ نظر آئیگا کل تمکو وہ بیمار کہیں

زخم پر اس دل مضطر کی نگاہ مت بھائیو
درد ہے کافور نہو مرہم زنگار کہیں

ہائے وہ دن کہ جو یہ خوف تھا گھر وانو کو
نہ نکل جائے یہ گھر سے سر بازار کہیں

ہے تصور کسی ابرو کا دل وحشی کو
پاس اُسکے کوئی کھینچیو نہ تلوار کہیں

سانس بھی بن نہیں بہتر ہوں اب اُس در تک راہ
یہ بھی اُس خاطر نازک پہ نہو بار کہیں

عاشقانہ غزل اب اس بحر میں میاں جرأت اور
کہیے پر دردر سے ہیں نہیں اشعار کہیں

غزل

۴۹۴ ١٠

ایک جا رہ نہیں سکتے ہیں ہم اے یار کہیں
گھر ہے دو چار کہیں ہیں گھڑی دو چار کہیں

جیسا قسمت نے پھنسایا ہمیں پھنسا کہیں
یا رب اس شکل کوئی ہو نہ گرفتار کہیں

دل مضطر کو ہے یہ ضبط محبت سے خطر
آئیں سینہ میں نہ گھر کے درو دیوار کہیں

دیکھیں پھر باغ میں جوں پیدہ نرگس بیمار خار
جیسا نظر آئی نہ وہ غیرت گلزار کہیں

تار رگ جنس دل ایسی ہے کہ جسکا اے داد
کوئی ہمکو نظر آیا نہ خریدار کہیں

یوں وہ چھپ نہیں جیتا ہے جو ٹک دیکھو ہے
کیوں جی ہمسا کو دکھایا ہے طرحدار کہیں

تھک گیا منتظر اب ہو ہے کسی صورت سے
شکل ٹک اپنی دکھا شوخ ستمگار کہیں

شکل تصویر ہے ہر سوچ نہ مژگان کی جھپک
ہو دل جا دیں نہ مری دیدۂ خونبار کہیں

کیا کہیں تفرقہ پردازی گردون یارو
یوں جدا نہوئی ہو دگی زنہار کہیں

خاک جمعیت خاطر ہو بقول جرأت
جو کہیں دل ہے کہیں ہم ہیں کہیں یار کہیں

غزل

۴۹۵ ١١

دکھیو یارب تو پھنسا دل کو گرفتار ہمیں
موت بھی آوے تو آوے اسی بیمار ہمیں

دل مرہ سے مری یوں تجھ دامن پر گر
جیب پُر ہے شاخ ہے جیسے کوئی گل کیا پر

ہم ترسے ہے کہ یہ چشم خیال اے یار رد
خواب کیا کب ہمیں کھلا ہے ہیں بیدار ہمیں

منتظر یاں ہیں ہم وعدہ پہ اللہ رے تیرا
شام سے صبح کر دان آپ نے طیار ہمیں

ہم اپنا ہمیں سمجھا نہ وہ مطلوب ہے اے
عمر سب صرف ہوئی جسکی طلبگار ہمیں

عشق آفت ہے سمجھتے تھے دلی کیا کہیں
دیکھیے آہ ہو گئی بیہوشی سے ہشیار ہمیں

بس ہی طرفہ ہے بازار محبت میں متاع
بک گئے آپ ہی ہم جسکے خریدار ہمیں

آہ ہمیں کیا ہیں کوئی اس سا بتا نہیں نہیں
حق تو یہ ہے سا یہ ہے وہ ایک ہی عیار ہمیں

کچھ کہو اور لگا اُسکی طرف دیکھتے ہی
تھے جو مصروف میل ہیں وہ طرفدار ہمیں

کرکے بجا شکنی آپ کہا اُسنے مجھے
خوب یاروں سے دغا کرتے ہو تم یار ہمیں

۴۹۶

ہمنشین یا تو نہ تیری کیا کرون ہر بار ہون
کیا یہ پیغام اسکا تو وہ ناہی اے پیغام بر
اسمہ جو چاہے وہ فرما اک نہ آئی کو نہ کہہ
آنکھی دردِ ہجر سے دو دن مین یہ حالت مری
دوست ہون ادا سکا ہے جو ہو دشمن جانی مرا

طپش دل سے بھینک جاتی ہین جرأت والقصہ | کیا بھبھوکے ہین یہ تیرے چھوٹتی ہے جو شرر

تجھکو اک قصہ لگا مین سننے بیزار ہون | کوئی آدمی کو جاوے منع کر سکتا نہین
جی مین آتا ہے سو قربان سو سو بار ہون | تن ہے سو تکرے مرا اس گلشن گیتی ہین آہ
یہ نہوگا مجھسے پیارے ہمین مین لاچار ہون | کیا کم صحبت سے خوش ہو اسکو کی مانند اشک
ہو گئی گویا کہ اک مدت کا مین بیمار ہون | گرم صحبت جو کوئی ہو ہے مین ہمدم مرا
وہ نہین مین جو کسیکے درپے آزار ہون | اب تمنا ذوق ہوسی یہ من خوہش ہے یہی

۱۱

ہون گھری رہتی ہے صورت دیوار
ہوتا تو شکل گل ووا آنکھون سے ما نکو
جو جگہ دی چشم مین آنکھ کا ہار ہو
جمہم وہ بیزار رہا اور ہمین بیزار رہا
مین کسی صورت سے تھا کہ مگذار رہا

۴۹۷

سنو بات اسکی الفت کا برا نا اسکو کہتے ہین
ہمارا بانہ کا تی غیر کی ا ئید کر اور سنے
وہ دشمن اپنا سمجھے ہر بلین دوست ہون جسکا
کیا ہے شیفتہ عالم کو اپنا اس پریزاد نے
جو گلشن مین کسی نے دیکھیہ کھلنا غنچہ دلکا

کیون نہ اب جرأت سے ہو ملک سخن کا بادشاہ | جبان دل سے ہین غلام حیدر کرار ہون

کہا سب خوبین کیا کر قتنا اسکو کہتے ہین | قدم وادی وحشت ناک الفت مین رکہا ہی
کہنا نا اسکو کہتے ہین برا نا اسکو کہتے ہین | دل مضطر کو باعث نو رشب تیرے مین ہجران
کہون کیا ادا سے ستانا نہ اسکو کہتے ہین | یہ ہوا دیکھ سب تصویر اسکی ادہر ہی تھا
درد انا اک جہانکو کر دکھانا اسکو کہتے ہین | بچشم گوہر افشان حضرت دل جلوہ فرما ہین
کہا سب آگیا ان الفت اٹھانا اسکو کہتے ہین | غزل اور اس مین ہو جرأت کہ جسکو

۱۰

ہزار آفات کا سر پر اٹھانا اسکو کہتے ہین
در و دیوار خانہ ہلانا اسکو کہتے ہین
پریزاد اسکو کہتے ہین دوانا اسکو کہتے ہین
نکل گھر سے در دولت پہ آنا اسکو کہتے ہین
کہین عاشق کلام عاشقانہ اسکو کہتے ہین

غزل

۴۹۸

دریا منا ہو جی جرأت دوانا اسکو کہتے ہین
اٹھا ادا رقیبی اسے پایا جو بیٹھے تو کہا اسنے
مین کیا بولا جمان جو تم ہو تو مجھسے نہین بولو
اگرچہ نالہ جرح ہون کر اس کی صورت
فراق یار مین تو رشتہ رفتہ بستر غم سے

مدت تک یہی بس جھینکا جانا اسکو کہتے ہین | حقیقت یہ کہ جست کا فتنا اسکو کہتے ہین
طلب مین اپنی ادا را پھرانا اسکو کہتے ہین | کبھی تو خبر نہ شوق اپنا دکھلا دی تماشا تو
عبث پوچھنا ناحق اٹھانا اسکو کہتے ہین | اسی کا سامنا تنہا ہے سوتے جاگتے ہمکو
خوش تالی یہ نہین بس جھینکانا اسکو کہتے ہین | کبھی ہون ہر کی اپنا یہ کیا دل اور جگر کا ہی
ہوا اور مناہی مشکل دکھا نا اسکو کہتے ہین | بوقت ذبح اسکا فرق بد چہرہ کچھ نہ بیداد نے

۱۱

سو دل لکھتا ہے کیا منا دوانا اسکو کہتے
کہ تا خوش ہو کہین ہم کھینچ لانا اسکو کہتے
کوئی دیکھے تو نظر دمین سمانا اسکو کہتے
اذیت پر اذیت آہ پانا اسکو کہتے ہین
شوخی انداز و شوخی سے سنانا اسکو کہتے

۴۹۹

تصور مین تمہارے صورت تصویر حیران ہون
بلکی جسم سے جب آوہ تب دیکھتے کیا ہو
لب جان بخش وہ اب سے ملنا اب خداوندا
وہ نگھر کہان ملکر سے با آہی جلد دکھلا دے
ستم دیکھونگا یون کس ز وہ میری کر ہو دی سیا
آنکھ ملنا دیکھو ان سے مین گور سی گور دو

نہ ہو گا بہ سر عاشق سے منہ کو جرأت | رہ الفت مین کسو ہو آنا اسکو کہتے ہین

جو ہاتھ نہ آو کیا مین تعمد ادب قربان ہون | نہین رہتے ہو رمان تم جو شب گذری
کہ جسکے دھیان مین رات مین غدید و گریان ہون | وہ نیم خورشید محشر سا نظر آیا دیکھا پیارے
کہ جسکے وصل مین جان بلب پریشان ہون | نظر کس در مجھکو وہ نہ آگوش اٹھایا یار
کہ اگر اجی ہو جی اور مین وحشی پریشان ہون | خدا وندا الٹی کرکے ہی جہاؤ سے وہ جہان
کہ بدیہ پر ہیٹ ہر آجسکے بن دیکھے پشیمان ہون | سر من گون اور زمین بھر ہی جلد کتاب یارب
کہین سر رات جسکے واسطے جان شمع گریان ہون | لگا دن جلد آنکھو نسی یا الہی من

۱۵

تو مین حسرت زدہ ہون غم سے کوئی دم کا مہمان ہون
قیامت جسکی تھا طرز بدان بیتاب لرزان ہون
کبھی جسمین شکل صبح چاک اپنا گریبان ہون
کہ جسکے غم مین ہو کرتے پڑل سخت حیران ہون
کہ شبہا سر بزانو جسکے خاطر مین بزندان ہون
کہ شکل نقش پا جسکے نہ پا جمے مین حیران ہون

وہ ادا چلبلاہٹ کی آنکھی جلد دکھلاوے	تصور میں سدا میں جسکے شکل بتری لرزتی ہون	تبسم وسکا دیکھوں جلد میں یہ بیدا نا	کبھی گریاں ہوں جسکے عشق میں دیوانگاہ چندان ہون
۵۰۰	تعین ہی جسکے بن دیکھی ہو جرات داغ پر دلمیں	وہ نکہو جاند سا مکھڑا تو دیوانہ دچندان ہون	۹
یکدم گر طلب وصل دلارام نہین نظر آیا ہیں کسکا یہ رخ و زلف کہ آہ دل مجھسی نہ پہر بات بہی پوچھی تو نے کہوں کیا کہ وہ جھنجھلا کی کہی کہ کس شکل	پہر تجھکو کسی لیے ای ستمگر دل آرام نہین اکدم چین ہمین صبح سی تا شام نہین سچ تو یہ بات ہے تجھسا کوئی خود کام نہین گو تو اچھا ہے پر تجھسی مجھی کچھ کام نہین	بیکلی سے نہین آرام کسی صورت آہ کیا غضب ہی جو کہوں ہی مجھکو گالی ای شوخ گر مین کہتا ہوں نکلے مرے پاس نہ رہ مجھسے اے شوخ مقصد دل نہ بر آیا کبھی میرا یار ر	جیسے پہلو میں ہمارے وہ گل اندام نہین تو وہ کہتا ہی کہ تو قابل دشنام نہین کچھ مین بد وضع نہین لوگون مین بدنام نہین سچ ہے واللہ کہ مجھسا کوئی ناکام نہین
۵۰۱	آج آیا ہے جو یہ اونکی نہ آنیکا پیام	جرا اسا موت ہی آئی ہے یہ پیغام نہین	۷
... وہ تو بن اٹھے ہی رہ سکتا نہین کیا غضب ہے کہ کبھی کیوں وہ دور آ آ کر کہون مین کوچی جاوے دا جانی دو بار کیا	اور یہ کیفیت دل بن جانی رہ سکتا نہین مین تغافل تھا کہ دو گھڑی رہ سکتا نہین ہا ہے رہ سکتا نہین ہجر ہا رہ سکتا نہین ہر شمل ٹپکی کا ڈرسی اور جوش گریہ آہ	بیتاب ہی اور تو اسکی کہون مین کیا مگر رو گیا ہی بن دل جستی کو تو کہتا ہے یہ نہین جو آتا ہے سو کہتا ہے سب تکو وہ آ اشک اسکا آگر بن ٹپکا رہ سکتا نہین	تری عاشق کی کوئی ہمسایہ رہ سکتا نہین سر کو دیوار دری بن ٹکرا ہی رہ سکتا نہین یہ جو بیٹھا ہی کہ بن آئی رہ سکتا نہین
۵۰۲	غزل		۴
زیست مین اکدم خوشی افسوس ... کی نہین دل اسیرہ ہی گاہی خفا ہی اسقدر	اور دوبارہ زندگانی پہیر ملنی کی نہین ایسی تو تقصیر کچھ اس مضمحل زکی نہین	ناتوانی کیا کہوں یار ورکہ اٹھنا در کنار اسکی جرات ہمین ز زجرا کا خوف ہی	طاقت اب بستر پہ پہلو ہا ہلنی کی نہین فصل ہر کی ساتھ اپنی مشتمل نیکی نہین
۵۰۳	غزل		۹
دیکھی جو دریا سے پہر وہ بہلا جائے کہاں گو بہا مال دل لگکر تری قدموں سے لیٹی لیٹی سر زانو پاس سے اٹھ جائے تو جان ... بات ہو طلب وقت ہی اگر	تفس دیکے شکل اور سے اٹھا جائی کہاں اب دل خون شدہ جون تنگ خبا جائے کہاں مجھسی شکل تن بیجان پہر اٹھا جائی کہاں نردبان بن بلب بام جو ہا جائے کہاں	بخیہ چاک جگر ہمسے کیا جائے کہاں صحن گلشن میں دمی دیکھ جو حیران آہ جائے دہر کہنہ فرزند لذت کیفیت نشا کچھ یہ جون نامہ سربستہ کہلا مضمون آہ	کرہتی پہر بہت گل تو سیا جائے کہاں پہر تو جون نخل چمن اوس سے ہلا جائے کہاں سچ ہے پہر یہ مین طبیعت کانتا جائے کہاں سچ کہا ہے کہ نصیبوں کا لکھا جائے کہاں
۵۰۴	اس زمین میں غزل اک کہی جرات پر درد	کہ جواب اسکا جو کہی تو کہا جائے کہاں	۱۰
ضعف ایسا کہ چلین واں تو چلا جائی کہاں ... دل بیخود کہ یہ اندیشہ ہی ... وصلکی خوشی مین کلیجہ بہرائے ... کا ہی وہ حیران کن عالم تجہی ... جو جیتے ہی ... کا سودا ...	اور قلق یہ ہے کہ ہمسے تو رہا جائی کہاں اب خدا جانے یہ جون بیک صبا جائے کہاں حرف مطلب کہو پہر اوسسے کہا جائے کہاں دیکھی گر برق طپیدہ بہی تو ہلا جائے کہاں رہیں اک لحظہ گر اس جن تو رہا جائے کہاں	یہ سمجھکر وہ پری زاد اٹھاتا ہے مجھے دل ملی ہو دین تو پہر پاس بیٹھے تو کیا وہ خطرناک ہی صحرا سے دیوانے کا ماجرا اپنا عجب قصہ جان کاہ ہی آہ صورت نقش نگین شہرہ بدنامی ہو	بیٹھی ... کہ ... اچھا ہی کہاں دوری ... کا ... کہاں کہ قدم ... رکھا جائے کہاں کہ ... رہ ... جائی کہاں جرات اب ... تو اٹھا جائی کہاں

غزل

٥٠٥ — **١٧**

تپ غم سے کوئی جیا ہی نہیں
مرض الموت کی دوا ہی نہیں

تپ فرقت مین کہائی غم عشق
اس سے بہتر کوئی غذا ہی نہیں

ندتا زندگی تہی یار کی ساتہہ
اتبو کچہہ زیست کا مزا ہی نہیں

کون لکہہ بہیجے ہم کو نامۂ شوق
اپنی قسمت مین یہ لکہا ہی نہیں

کہیں کس منہ سے روے جاناسا
آئینہ مین تو یہ صفا ہے نہیں

[illegible] نادانی
ہمسا غافل کوئی ہوا ہی نہیں

کیا غضب ہے کہ جسکے چاہ مین آہ
ہم مین باقی کچہہ اب رہا ہی نہیں

سب سے کہتا ہے یون سنا کر ہمین
کچہہ محبت کا اب مزا ہی نہیں

نشتر یان جواب کرتی ہین اور آہ
نامہ قاصد نے وان دیا ہی نہیں

بکتے ہین اسکے غم مین کیا کیا کچہہ
جو ذرا بات پوچہتا ہی نہیں

بہر گئے لاکہہ دفتر اور تسپہ
ایک مطلب لکہا گیا ہی نہیں

دل کو بازی ان ہجر نہ چہیڑ
ابہی غنچہ تو یہ کہلا ہی نہیں

کیا خراب دیار دل کی کہون
ایسا اجڑا کہ بہر بسا ہی نہیں

ہوئے بیگانے سب سے اسکے لیے
جو ہمین اپنا جانتا ہی نہیں

تہر ہین اسکے شوخیان اللہ
ایسا دیکہا تو کیا سنا ہی نہیں

سچ تو یہ ہے کہ دل ملے جس سے
ہمکو ایسا کوئی ملا ہی نہیں

درد دل کیا وہ جانے جرأت کا
کبہی جسکا کہ دل دکہا ہی نہیں

٥٠٦ — **٩**

کیونکر گلی مین اوسکی مین ای ہمرہان رہون
اس آرزوی دل ہے ہے دا تو نہ ہان شنون

بس بند کر زبان کہ سنی ای زبان دراز
کب تک تو ہرزبانسی کوئی کم زبان ہون

ظاہر ہے قتل عاشق مضطر کہ خوں سرخ
ہر وہ خانہ کا تیرا ہی داستان ستون

دیا رجب لگی مجہے زندان سی گہر تبر
بربادکیون نہ عشق مین خاندان مردون

یا تا نہین جہا اسے مون ہین ان فحل
حیران ہون کہ راز دل اوس سے کہان کہون

شہر خراب سی شکل گنہگار دل مرا
آخر ہوا بد وستی دلبران بردون

قاتل بدل ہون تب عمل جب کا کہین کرجب
اوس شوخ سے کچہہ وکہ عا ملان ملون

کیا خاک آبدار سی تیغ اوس سے ہوکہ ہے
دہ چشم سرمہ سا جو بہ سنگ فسان فسون

جرأت زبس ہین اہل جہان حرف ناشنو
دم مل سخن مین کیونکہ بگوش گران کرون

٥٠٧ — **١٠**

خواب آنکہون مین شب آتا ہی نہیں
اک تصور ہے کہ جاتا ہی نہیں

مجہکو [illegible]
بخت خفتہ کو جگاتا ہی نہیں

[illegible]
[illegible] آتا ہی نہیں

[illegible] حیرانی
کوئی وہ بات سناتا ہی نہیں

[illegible] ہے حالت ہے کہ آہ
پاس اب کوئی بٹہاتا ہی نہیں

دہیان مین جسکے مری اوڑ گئی نیند
وہ کبہی ساتہہ سلاتا ہی نہیں

ہے ستم جس سے کہ دل اپنا ملا
وہ کبہی آنکہہ ملاتا ہی نہیں

اسی بیمار کی مت پوچہیہ خدا
کچہہ سوا غم کے کہاتا ہی نہیں

بیٹہکر کس سے کہون درد فراق
کوئی مونس نظر آتا ہی نہیں

عشقبازی نکرون پر جرأت
کیا کرون دہیان یہ جاتا ہی نہیں

غزل

٥٠٨ — **٩**

اگر [illegible] دونون
دلا آتی ہین مجہکو تسی شام وسحر دونون

نہ قاصد ہی [illegible]
گئی ہم جی سی پر لائی نہ یہ اسکی خبر دونون

[illegible]
دلا پوچہا نہ اوسنی کہین کہا وہ نوجہ گر دونون

کہو تہا مجہکو اور [illegible] نالا تکو وہ قاتل
قلق کیا کرتے ہین کیونکر [illegible] شور و شر دونون

رقیب اور یار ہے محفل مین ہمون ان
دعا ملی درد واسی فائدہ کب ہمکو ہوتا ہے

کئی دن سی کہ ہم غیر کی کچہہ بہت ہمسی
نہین آتی ہے مجہکو نیند شب اونکی نا [illegible]

یہ [illegible] ہین او دونون
ہمین ہے عشق کا آزار کرتے ہین [illegible]

سنو جی تم نہ کچہہ کہنا [illegible] ہم اگر [illegible]
تبتک آیا ہے جنبش سی کہین [illegible]

٥٠٩	غزل اک اور بھی کہہ لے بدل کے قافیہ جرأت	سنا کے بزم مین پہر سامنے کو بیٹھ کر دونون	٩
[illegible] ہر شمع اور گل کر کے کہتی ہین باتان دونون	دل کب بات کر سکتی ہین تجھ سی ہر بیان دونون	یون ہی طوفان مچا دینگی جو چشم خونفشان دونون	تو ہو نگی غرق ایک پل مین مین و آسمان دونون
[illegible] ڈھونڈہا سیر ہین جاو لیکن صبر و طاقت کو	نہ یا مجھکو نظر آتی ہین دونون اور زبان دونون	کبھی تھی بلبل بے پر چمن مین گل یہ سر ہو کر	مگر کیون خونکی پیاسی ہین گل و باغبان دونون
[illegible] بات سکیر غیر سی وہ اور غیر بھی اس سی	ہوئی مین آج میر حال پہ کچھ مہربان دونون	نہ تنہا غنچہ و لالہ کا دل خون ہوا یارو	کرینگی خون کتنی یہ مسی و رنگ پان دونون
[illegible] دلکو مین اور دل مجھے ہاتھ سے کھو بار	گئے یون آ کی کوچے مین جو کل ہم ناتوان دونون	کہین کیا کم نصیبی سی یون لگا لینی وہ غیر	کوئی پوچھے تو کیون آتی ہین یا خستہ جان دونون
	ہمین اک آشنا کل لیگیا تھا پاس جرأت کے	جو دیکہا حال اسکا آئی ہم گریہ کنان دونون	١١
٥١٠	ردیف الواو		١١
[illegible] چشم زار زار دیکھی کیا ہو کیا نہو	اتنی ہی پر اشک بے شمار دیکھی کیا ہو کیا نہو	جاز ہی تیر ہر اک صنم ٹہرے نہ ٹہر تن مین دم	زیست کا کیا ہی اعتبار دیکھی کیا ہو کیا نہو
[illegible] سبب ہر میر اب دشمن جان ہوئی ہین سب	کوئی نہین ہی دوستدار دیکھی کیا ہو کیا نہو	باغ جہان مین بیگنا دل بلبل خستہ دل کا آہ	دشمن جان ہی خار خار دیکھی کیا ہو کیا نہو
[illegible] خزان چلی ہی اب بلبل زار ہی غضب	ٹہری نہ ٹہری یہ بہار دیکھی کیا ہو کیا نہو	ہمنی تمہاری عشق مین لگا لگا دیا ہی دل آہ	جیت ہوا ہی یا کہ ہار دیکھی کیا ہو کیا نہو
[illegible] جاتا ہی تو دلا اسکی گلی مین پہ بلا	ہو گذر ہو وہ سے وان گذار دیکھی کیا ہو کیا نہو	ہم سی ہر ہم جان بلب دل ناتوان ناب سواب	جیو ہی تم جیو ہی انگار دیکھی کیا ہو کیا نہو
گو کہ ہی دل بیقرار اور وہ آتی یان وہ یار	اور سیہ نہین ہی اختیار دیکھی کیا ہو کیا نہو	کچھ مجھ سو چتا نہین جاتی ہی کی تاب نہین	تیر نگہ ہی دلکی پار دیکھی کیا ہو کیا نہو
٥١١	جرأت خستہ دلکی یار جلد خبر لے کر نہ عار	اب وہ بہت ہی بیقرار دیکھی کیا ہو کیا نہو	٨
[illegible] جواب اسکا جلوہ گاہ خانہ بخانہ کو بکو	پہر تہین جو صبا ہم آہ خانہ بخانہ کو بکو	اسکی گلی سی مت اٹھا اے میر حال القیا	رہنے دے یا ٹکر تباہ خانہ بخانہ کو بکو
[illegible] نہ قتل عام ہو سا تہ لیے پہر ہی وہ	ناز و کرشمہ کی سپاہ خانہ بخانہ کو بکو	جسکی ہی ہمکو جستجو دل ہی مین ہی وہ خوبرو	پہرتے ہین ہمتو خواہ مخواہ خانہ بخانہ کو بکو
[illegible] ہی تیک انجدار دو سب مرد گی دیکھنا	اب بھی اس صنم کی چاہ خانہ بخانہ کو بکو	مری اڑ اسکی چاہ کا اب جو ہی ذکر بر ملا	شام سی لیکی تا پگاہ خانہ بخانہ کو بکو
[illegible] یہ بات سر کہین کہنی لگا دہ جپہ پیہ	کیون تو پہر ہی اور سیاہ خانہ بخانہ کو بکو	کیا کہو مجھکو جرأت اب سمجھ ہی ہم تو خوب	ڈھونڈہ لین ہین [illegible] خانہ بخانہ
٥١٢	غزل		٧
چین آتا ہی نہین اس دلکو	مرتے آجاتی ہین اس دلکو	این سینی کا نہین ای یارو	ٹہیکلو [illegible] اس دلکو
کیون اٹھاتا ہی گلے سے ظالم	جانکر خاک نشین اس دل کو	گو رہینا ہی ہو وہی بیتابی	گاڑا گو زیر زمین اس دلکو
تیری ہی دیکھنی کا اک ارمان	ہر دم باز پسین اس دلکو	لیے جاتا ہی نہ سیدہ آویگا	مت دکہا چین جبین اس دلکو
٥١٣	دولت غم سی بلا سے جرأت	نالہ و آہ قرین اس دلکو	٦
[illegible] ش بتا دہ یان کوئی دم تو	دم کی جلنی سے بچ گئی ہم تو	آج کیا ہی کہ بے قراری ہیز	ہنسے بھی کچھ پری ہی ہمدم تو
[illegible] ابر سیہ ہی ہر مژگان	کوئی طوفان ہی چشم پر نم تو	ہر رخ یار پر عرق کیونکر	صبح رہتی نہین ہی شبنم تو
[illegible] آہین نہ پس دل سوزان	آہ گہبرا گیا مرا دم تو	چاہیے ہو لشر مرا یا درد	اسی خاطر بنا ہی آدم تو

حق ہی یہ تم خدا کے قدرت ہو	ق	جان بندے ہین آپکی ہم تو	ساری عالم کی سیر کی لیکن	کہین دیکھا نہ ایسا عالم تو
۵۱۴		کیون نہ تحلیل ہو نہیں ای جرأت	کہان جاتا ہی ہجر کا غم تو	۹
دیکھکر کل لیلی و مجنون کی وہ تصویر کو		اپنی تئین دیکھی تہا آہ اور گاہ مجھ دلگیر کو	ای جنون آباد رہیو تو کہ وحشت تو مری	مجھ مجنون سے ہر بیابان خانہ زنجیر کو
ناز و انداز و ادا نی دلکو یون گھیرا ہی آہ		صید گہ مین گھیرتے ہین جسطرح نخچیر کو	جسنی بی تقصیر اک عالم کو مارا دوستو	آہ کب چھوڑیگا وہ مجھ واجب التقصیر کو
گاہ گاہی خود بخود مجھ تک وہ آجاتا تو کر		پر ابھی سمجھا نہیں ہی عشق کی تاثیر کو	دل نی اک نالہ کیا درد جدائی کے سبب	ہمنے جب پہلو سے کھینچا یار شیر تیر کو
مین کہا دیکھی ہی مینی خواب مین اس دلربا یار	ق	دوستو مجھسے کہو اس خواب کی تعبیر کو	آہ ہر مذکور کو سنتا تہا وہ قاتل کہین	آن پہونچا سر پہ میرے کھینچ کر شمشیر کو
۵۱۵		دلکی جی دینے کا جرأت ہمکو بہی افسوس ہے	کی بہت تدبیر لیکن کیا کرین تقدیر کو	۱۱
مرگ سو جہتی ہی اجکل مجھکو		بیکلی سی نہیں ہی کل مجھکو	غم ہجران سی دل گیا شاید	خالی لگتی ہی کچھ بغل مجھکو
تیر ہی اب اسیطرح ای جان		نہیں آرام ایک پل مجھکو	ہی خوری کی سوا اب ای ناصح	نہین بہاتا کوئی عمل مجھکو
زلف تیری کرے نکلیونکر بل		جان کر اے میان نہ بل مجھکو	شجر عشق سی عزیزو آہ	نہ ملا جز فراق پہل مجھکو
اسی امید مین ہوا ہون خاک		شک کف پا تلی تو مل مجھکو	شاید آجاہی اب وہ وعدہ پہ	اتنا توقف دی اے اجل مجھکو
قدر درویش سمجھی ہی درویش		جانے کیا صاحب دول مجھکو	گو وہ برہم ہی ہمنشین وان تک	کسی عنوان لے تو چل مجھکو
۵۱۶		وصل ہونے سی ہجر کا جرأت	اور پیدا ہوا خلل مجھکو	۹
چلا بغل سے مرے دل بہی جی گنوانیکو		رہا نہ کوئی مری پاس دکھ بٹانیکو	رقیب کو جو تہا تو ہو مین سمجھتا ہون	یہ ساری باتین ہین پیارے میری ستانیکو
ذرہ تو اپنی اسیرون کی لی خبر صیاد		قفس مین کیسی تڑپتے ہین آب و دانیکو	چمن مین نرگس شہلا یہ دیکھ کیا ہو	چلا ہی باغ مین وہ اٹکھیلیان کرانیکو
تبر کی عشق مین وحشت ہی مجھکو اسقدر		خدا کی واسطے مت چھیڑ مجھ دوانیکو	یہ کیسی چال نکالی ہی تو نی کیون ای چرخ	پھرے ہی آنکھ پھر خلق کی ستانیکو
ذرہ تو انکی خبر لے کہ جنکو لایا ہے	ق	تری گلی مین فلک خاک مین ملانیکو	سوای چادر مہتاب دست رخس نہ چاک	نہ اوڑہنی کو ہی کچھ پاس نہ بچھانیکو
۵۱۷		وہ دل تو تہا ہی یہ طفل اشک بھی جرأت	نہیں ہی کہنی مین بیٹھی پڑا ہی ڈرانیکو	۶
ہم اگر بیٹھیں ہین اب جان ہی سی چاہنیکو		اٹھا اٹھا کر وہ رہی تم دم بدم پہرانیکو	شب وصال جو آئی تو ہائی گھڑیالی	کوئی گھڑی مین لگا بس گجر بجانیکو
خیال دل مین ہم سے پہر پہر [illegible]		تو پھر بھلا مجھی کہتے ہو کیون سہرانیکو	اگر یہ باتین نکالین ہین چھیڑ کو	تو پھر ہنسی ہی یہی کیا ہے سودا لانیکو
غرض لگاو کہین [illegible]	ق	کہو نہ مجھسے محبت کی تم پڑھانیکو	دگر دل اپنا دلسی ملا ہی جرأت کے	تو جھجکتی ہو کیون لب سی لب ملانیکو
۵۱۸		غزل		۱۱
صورت بلبل [illegible]		سیر گل دیدہ پر خون نی دکھائی مجھکو	وصل کی رات کو تھی عیش دولت تجھ کو	جو فلق صبح کو تھا وقت جدائی مجھکو
ناز اٹھاؤ تو مجھی [illegible]		آہ ان کو تجھے پیار ساری خدائی مجھکو	لوٹن خاطر مین نہین سلطنت ہفت اقلیم	اُس گلی کی جو میسر ہو گدائی مجھکو
صلح مین جسکی نہین [illegible]		اور دکھلا گئی کیا آنکھ لڑائی مجھکو	اپنی محفل مین نہ وہ بیٹھنی دیگا [illegible]	تیغ ارے تو عبث کھینچ کے لائی مجھکو

کے پیغامبرون نے جو تسلی کے لیے خانہ یار کی گرد آئے سو پھیر تا ہون	خبر اوس شوخ کی آنیکی سنائی مجھکو بیقراری نے ہی یہ چال سکھائی مجھکو	ق	یک بیک شک میں ایسا ہی زخود رفتہ ہوا غیر پر کرتے ہیں وان رخنہ دیوار سے نظر	کہ نہ دریافت ہوئی بات بنائی مجھکو تا جھلک اوسکی ذرا دی نہ دکھائی مجھکو
۵۱۹	وصل میں جسکے تنہا میں جرات ہو مر		وہ گیا پاس سے اور موت نہ آئی مجھکو	۹
بیٹھیے چپ چاپ جانا غیر کے گھر چھوڑ دو تھی ہی بیتابی میں ہمسا مری فریاد سے تو یہ گیا وہ پاس سے یان پیچھے گھر چھوڑ کر ایسی بیرحم نکلی مجھکو دام میں لایا ہے چشم	سنتے ہو جانان نہیں یہ بات بہتر چھوڑ دو مصلحت یہ ہے کہ اسکے پاس سے گھر چھوڑ دو ہیا رونا بلی اتر اے دیدہ تر چھوڑ دو کوئی تو کہتا ہے ہلکی تو یہ کر پر چھوڑ دو	ق	کیا کہوں بیمار کی تیرے جو کہتے ہیں طبیب ہاتھ اسکا ہاتھ آتا ہے کبھی تو کیا کہوں ہو کے ناحق خشمگین رہتے ہو تم جس پر اور کوئی بیدرد بیٹھا کہتا ہے یہ بات	سب یہ کہتے ہیں کہ اب اسکو خدا پر چھوڑ دو کس ادا سے مجھکو کہتا ہے وہ دلبر چھوڑ دو خوب یہ باتیں نہیں آئندہ یہ کر چھوڑ دو کر تماشا دیکھتا ہے ذبح کر کر چھوڑ دو
۵۲۰	ناصحو جرات کو پابند علائق مت کرو		وضع ہے اس شخص کی یہ قلندر چھوڑ دو	۹
دور تب چشم سے جب تک کہ نہ تنہا ہو آرزو یہ ہے کہ اوس وقت نکلجائے جان تیرے عاشق کو ملے کیونکہ کفن بعد بار گل شیخ جی یون کہتے گئے ہو کے خجل	کیونکہ پھر جائے دل اکیونہ جگر پانی ہو جب ترے نقش قدم پر یہ پیشانی ہو سو ز اول ہی سے قسمت میں جو عریانی ہو جائے مستو نہیں وہی بار جسے کہانی ہو	ق	لاکہ باتیں کہیں میں نے اسے پر دل تنگ پھر وہ تنگ ہی چشم سے یہ جاتے جگر سہے ہی دل کا تنگ احوال سناتے مجھکو فائدہ کیا ہے کہ تنہائی میں گذری جرات	ایک ہی بات اگر اوسنے سر نامی ہو تمام رکھنے کو نہ گر بخیہ مژگانی ہو خاک اوس کوچے کی گر تو نہ صبا جانی ہو خضر کی طرح سے یہ عمر جو طولانی ہو
۵۲۱	یہ غنیمت ہے کوئی دم جو خوشی سے گذرے		ابر و باد و چمن و یار غزل خوانی ہو	۱۱
دل ہی جسکا عدوے جانی ہو میں ہے حاضر ہوں یار کیجیے قتل کیا چھپے وہ کہ جسکے دل پر آہ تب مزہ ہے کہ ہوا دھر سے سوز نالہ دل سر درد کی ہو جگہ	کیونکہ پھر اوسکی زندگانی ہو تیغ گر تمکو آزمانے ہو درد ہو غم ہو ناتوانے ہو اور ادھر سے بھی شعر خوانی ہو جا رہے مے تنک ارغوانی ہو	ق	وہی پیغام کا سیرا اسے قاصد تیرے کوچے سے کیون وہ جا دیا گرد مطرب یا بچہ ہوا نیچے پاس مجھسے الفت زدہ کی جسکے گھر جا کے پیاری خبر لو جرات کی	جو مرے یار کی زبانی ہو موت ہی جسنے دل میں ٹھانی ہو اور مے صاف ارغوانی ہو آہ اک رات مہمانی ہو کیسی تم اوسکی یا جانی ہو
۵۲۲	ہوش اسکا فنا ہوا غم سے		ہے یہ نزدیک وہ بھی فانی ہو	۹
ظاہر ہی کر دیا مرے سوز نہاں کو خاطر ہے کیجیو غم دلدار کی نگاہ پیدا ہوا ہے فتنہ دوران وہ مطلع ہم ہو یون کبھی ہر سنا تا ہو کہکہی	جون شمع ہائے سے مری کوئی زبانکو کرتا نہیں ہے کوئی خفا مہمان کو غارت کریگا دیکھیو تم اک جہانکو ہر سحد دل میں اوس بت نامہربانکو	ق	تک فصل گل میں رخصت [illegible] گریہ نے ملک تن کو تو مسمار کر دیا گر ضبط ہنسر آب نہ کیجیے تو ہے عزیز سن سن کے پک گیا ہے کلیجا مرا اب	کہہ دو کوئی یہ بہر خدا باغبان کو رووان میں ہو جب یار کر کس مکانکو کر دیجیے زمین کے تہ آسمان کو موقوف کیجیے کہیں اس داستان کو
۵۲۳	جرات غزل اک اور بھی لکہہ اس زمین میں		لذت دین جسکے شعر ہر اک نکتہ دانکو	۷
طاقت تاب میان نہیں مجھ ناتوان کو	دل اور ہی خیال ہے ہوس یہ لگا مجکو		آیا نظر وہ یوسف ثانی نہ مجھکو آہ	دیکھا ہیں ڈھونڈھ کے ہر کاروان کو

کیا عشق نے یہ مانی تھی منت بسان شمع منصف غدا کیو اسطے تو ہی سو بار ہین	روشن جو کر دیا ہے سر استخوان کو کیونکر بہلا ان و دیسے [illegible] باتیرے ہمانکو	تیرے ہی مریض عشق کو کہتے ہین سب یہ دیکہیا بیٹھا ہنوا اپنی کلبۂ احزان مین چپ اواره	کیسا لگا جوانی مین رگ ہی جرانکو چہوڑا ہے تیرے واسطے سارے جہانکو
۵۲۴	کیا جانیے کہ بولیشن کیا وائی فارسی	جرات گئی جو شعر ترے اصفہان کو	۷
ادہر تو دیکہو نہیں کہا تہا غیر نکو تم آنی در سنکے حقیقت [illegible] ضعیف کی تیری کرم [illegible] [illegible]	چپکی رہو منہ کہلوا نہ [illegible] جائے دو [illegible] ہے یہ [illegible] چارا اسکو حال رہ تو سنا [illegible] آتش گر [illegible] کو بھلا [illegible] تم [illegible]	وصل کی رات گئی ہے مگر نہین گئی تہم او سے مجہکو [illegible] لگا [illegible] [illegible]	تو اپنے مونہ نہی پایا کہ یا انکہین تہی جہکو لگا [illegible] مگر نہ مانو بات کا او سکی وه کہی [illegible] لوگ [illegible] خونکی [illegible] مجہکو بہی [illegible]
۵۲۵	ایک ان تو پڑہ کر جرات ایسا کیون [illegible]	ریختی ہے تجہکو جیسے تو پڑہ [illegible]	۷
یار دمیدے کی تلق کا فکر کیوں مت جاذو زندگی کر خفت سے ہے تو [illegible] حکم محبہ تجہہ جیتک [illegible] نہ ہین مال مجنون ہے کا [illegible]	اپنے کیے کا مزه تو چکہی اسکو نہین تو ہے گہبرائے دو یار ان اپنے جوش سے ہے تو [illegible] پہ نشہو جہانکین [illegible]	جگر پہ ہے ہم ادہر [illegible] [illegible] [illegible]	[illegible] دریا دکا تو دو [illegible] دیکہو تو کیا [illegible] [illegible]
۵۲۶	شور ہے گر درد کی جرات شمع [illegible]	عاشق ہے یہ غم کا مارا [illegible]	۷
پہرتا ہون تجہہ بغیر مین [illegible] [illegible] [illegible]	شہر [illegible] خانہ بخانہ کو بکو [illegible] پیچ پیچ مو بمو [illegible]	واہی نصیب ایک شب او سے [illegible] [illegible] [illegible]	دست بدست لب بلب سینہ بسینہ [illegible] بحر بہ بحر [illegible] دجلہ بدجلہ جو بجو بام بہ بام در بدر گوشہ بگوشہ کو بکو
۵۲۷	دیکہا [illegible] جرات [illegible]	[illegible]	۶
[illegible] [illegible] عشق [illegible] اٹہایا تو نے ہمتو کہتے تہے کہ [illegible] وحشت عشق [illegible]	اس مصیبت مین [illegible] [illegible] [illegible] کہ تو [illegible] کہ تو	ہم [illegible] عاشق ہوا [illegible] [illegible] [illegible] آتش عشق [illegible]	جا کر [illegible] کہ تو اب بہلا [illegible] طعن و تشنیع [illegible] اب بہلا [illegible]
۵۲۸	[illegible]	دیکہین [illegible]	۹
آتا [illegible] مین [illegible] کہ [illegible] [illegible] تو [illegible] نا توانی [illegible]	مین [illegible] کہ تو مین [illegible] محبت مین [illegible] کہ تو منہ [illegible] کہ تو دیکہیو [illegible] نکہت گل ہم [illegible] کہ تو	[illegible] نکہت [illegible] رات [illegible] [illegible] آتا [illegible] [illegible]	دیکہین ہم [illegible] [illegible] مین [illegible] [illegible] کہ تو دیکہین [illegible] کہ تو
۵۲۹	دوستی کر کے جو دشمن ہوا جرات کا	ہو وفا [illegible]	۹

نہ گردہ او سن سی رابطہ مجھسو گرانی ہو — نہو گر صلح بہر گرد میان سی خدائی ہو
سگر یہ وزاریکا تب احوال سمجھے تو — جو تو زہی کسی سی انکلہ ہی ناصح لگائی ہو
کی گواہ گردون نکلنکی تا تیر اوس دلمین — نگر وہ کب فشانہ ہی کہ جو تیر ہوائی ہو
[illegible] تو دیکھ مجھکو لوگ کہتی ہین — کسی خوش آئی ہی یہ وضع جسمین جگ ہنسائی ہو
عجب ہی اگر دریا کی کوزہ مین سمائی ہو — جو بحر عشق لمین موج زن ہمہ ہل مت سمجھو
گدا اونکو ہو شاہی اور شاہونکو گدائی ہو — عجب کیا انقلاب سر کی ہاتھو جو آپ عزیز
کر ہر کیا خلق جو طالع کی انہہ ناسیائی ہو — بہت کوشش کی اگر بندی براوس تک دو جیہم
اگر تشکیل انہی آپ ہی کرنی بنائی ہو — ولا نا چاہو ہین آہ او مجھسی قسم کرنی

ق

۵۳۰	غزل مرہ جراتنا [illegible] کہ تماشا دکھانو حیرا	بزنگ آئینہ ہر شعر مین جسکی صفائی ہو	۹

[illegible] جانکینو نکہت جہاتیغ آزمائی ہی — وہی او سکی گلیمین جا جسکی موت آئی ہو
درد وافم اندر وہ محنت اوس پہ آمدی — سہلا عشق اب اک دلمین کس کو سمائی ہو
شعلہ [illegible] ایاکس ہان شاید — ہمارے برق وش تو اوسکو ہی یہ جو سکہائی ہو
[illegible] انداز کیا کیون مانتی ہو انکہو — بہلا یہ ہی تو کہدی سو رہو گر نیند آئی ہو
صبا اوس قاتل کو اوسنی جا سنائی ہو — کہین جسی دلکی بات یہ شہر [illegible]
[illegible] کو نہین دیکھو نکر رہائی ہو — رکھا جہکو قفس مین [illegible]
نہین ہین [illegible] جو ہم مین اور تجہ مین جدائی ہو — ابہی آئی ہی اوس تہ ہو بہانہ کر [illegible]
[illegible] کبھی بہلائی ہو بہلا کبھی برائی ہو — نہ تو تقصیر کیا [illegible]

۵۳۱	تمہارا [illegible] طرح ہی جب آتا کی انکہون	[illegible] العین علی [illegible] شناسائی ہو	۶

مت اوسکی دکہائی مجہی کیون لائی چمن کو — ایک آتش نوا در لگی داغ کہن کو
خاطر مین گذر جاتی ہین سو رنگ کی باتین — خاموش جو پایا لبو مین اوس غنچہ دہن کو
محفل سی گیا کون کہ تہا جس مین مجہو بلکہ — دل [illegible] نہین لغزش ہی نکو
بیہوش ملایک ہون جو تک سن لین کفن کو — کیا تیر ہی شہیدونکو کہون ای تب کار د
گلزار سمجھتا ہی وہ اجبری ہو دبن کو — دیکہی نہ خرابی جو مرکا گلشن دلکی
منکر مین مٹاتی ہین وہ فیضان سخن کو — جو تازہ مضامین کو قائل نہین جرات

۵۳۲	غزل		۱۳

موقوف گر نہین قسمین [illegible] جواب کو — کیون کہہ بیٹا تو مجھی ہمانہ خراب کو
اور ہو انکلہ او ٹہا نہین سکتا ہی جسکو — [illegible] سر پہ سی زمین آفتاب کو
ظالم سمجھ کہ تنگ ستم [illegible] — [illegible] ہوتا ہی [illegible] حباب کو
کرنا ہی بندر جاز سی ملک عدم کی آ — ہم سو [illegible] جواب کو
پابوس کی ہوس مین تحیر ملون سو تہ — [illegible]
[illegible] ہوا چمن مین یہ بلبل ہی منفعل — کاکل [illegible]
رو کون کہا تلک دل پر اضطراب کو — اتہو جلتی [illegible] ٹہرتا نہین ہی دم
کیا ہر رگ ملک ہی کیا سر چشم پر آب کو — یار [illegible] سافر [illegible]
تو جا اتہو منہ سی اٹھا دو نقاب کو — اٹھ جانا اپنا [illegible]
کیا جا نیند آئی [illegible] — مرتا ہی اتہو آنکھ مین بیمار نہین کیا
فرصت کہاں ہی دیدہ تر چشم حباب کو — دیکھین جو سیر لجہ ہستی کو ہم سو کیا
پانی [illegible] کر دیا بنا [illegible] گلاب کو — [illegible] گل ہی اور [illegible]

۵۳۳	[illegible] جو کرو [illegible]	جو [illegible] تہا صبر [illegible]	۶

[illegible] دیکھو — [illegible] ہی جین گرسہی [illegible] دیکھو
[illegible] انکہین [illegible] دیکھو — [illegible] جاکر [illegible] دیکھو
[illegible] خواہش دو ستو — [illegible] دیکھو
[illegible] تجھکو داغ [illegible] — [illegible] ہو دیکھو
[illegible] عاشق کسین [illegible] — پوچھتا ہی یار کیا کیا ہی [illegible]
[illegible] — دیکھو شوخی کہ مجھکو [illegible]
[illegible] — مجھکو تو کہتی ہو دیوانہ [illegible]
مار [illegible] کو دیکھو — اک نگہ دیکھا جو [illegible]

۵۳۴	دو شعر کو چھین اوسکی جانیو جرأت ہم	خون سے آلودہ پریشان حال جسکو دیکھیو	[illegible]
کیسی یہ وہ بات کہنا دستہ ہی جسمین ظاہر ہو	کبھی بن بیٹھنا دشمن میان تم سخت نادان ہو	تری بیمار وحشی کی یہ حالت ہے کہ ہمسایہ	دعا مانگین ہیں شب بیکس کہین کام اسکا آخر ہو
کہوی حضرت دل عنبس حشر بیجلی کیا کیا	سواد ملک ہستی مین کوئی دم کو مسافر ہو	مجھی محفل مین منتظر دیکھیے تو نیچی ہے اک سے	کیون یاں قدر و شد آتا ہے تم کجھیہ اس سے نا ہر ہو
نہ پایا ہم نے کسی مجھکو کہ ہون نہین تابع فرمان	نہ سمجھو یار خاطر اوسکو تم جو یار شاطر ہو	یہی بین ہے کہ چل بسے کسی ایسی بیابان مین	یہ جسمین کوئی انسان ہو تو وحشی نہ ظاہر ہو
نہ پایا کبھو ہم نے تو دلکا بیابان محبت مین	کسی عدہ مین جون غائب کی کو سنا میاد ہو	سبو بھی ہو گی جب تک غسل کرنیکا نہین زاہد	شریا دکو گہری کہون یہ بین جا تو جو ظاہر ہو
نہو جیران اسکی سیرگذشت کو کہین پیارے	کہ تم بھی جسکو فرماو تو شیرینی کو حاضر ہو	مجھے کہتی ہو دو دگر ہی تو اور کیا قیامت ہے	فسونگر سا کی پا سبرتے ہین تم خود اسی سحر ہو
۵۳۵	سنتے ہی درد کے اشعار وہ دل سے میاں جرأت	سمجھنا جاو اب اس مضمون کو تم بھی تو شاعر ہو	۸
کیا قصد کرین اوسکے گہر ہی کہین جانیکو	مدت سے ترستے ہین ہم آپ ہین آنیکو	تو شوق سے مقابل کر تیغ زنی ہمیر	مدت سے تو ہم بھی کی تلوار ہین ہی کہانیکو
ہمدم مین خدا جانے بیٹھا ہون کہان تا صبح	بیہودہ نکر یک بک تو دیا بیان اٹھانیکو	کیا رہ گیا حیران مین کل ایک مصور بھی	تیری ہی ہے آیا تصویر دکھانیکو
وحشت سے مرمو کہ ابتک یہ کہتا ہے	منہ میں لگا یا تہا کیون ایسے دانیکو	بس آنہی کیا میرے نیند آگئی آنکہونمین	مین اب سمجھتا ہون اس تیر ربانیکو
لیں کہتی ہے اوسکی انہی تئین وہ بہولی	اوس پاس گئی یکیہ جو یاد دلانیکو	جاتا ہے تجھے جرأت تا بزم سخن گویان	آک اور غزل کہہ تو اونکی سنانیکو
۵۳۶	غزل		۸
کیون بیہودگی ستائی بستر یہ لٹانیکو	پہلو ہی تہی بس تہا کچھ یاد دلانیکو	کس کا ہے کوئی عاشق [illegible]	کہتے ہو تو تم خفا ہو [illegible] سنانیکو
جاتا ہے کہان اسکو جانیکو جو کہتا ہے	اک جہتر نکالا ہے یہ تیر کہ بہانیکو	یا بہونک دیا دل کو دیان یار کو [illegible]	نادان ہی قیامت مین کچھ آگ لگانیکو
جون نقش قدم بیٹھے جو یار کی کوچہ مین	تو اونکو ہوا انکی اندر ہی دمانیکو	بہلی تو لڑائی مین کر یا سے کچھ بھی	کرتا ہون خفا اسکو سو لطف اٹھانیکو
جب اوٹھ جاتا ہے تب فکریہ ٹہر دیکر	اب لیکے تئین بہجو نمین اسکا منانیکو	دل کسکا بہار محبے جو آہ مین ہے جرأت	اب ہم سے دہر پا [illegible] زمانیکو
۵۳۷	غزل		۱۱
دیکہتے آتا نہین [illegible]	[illegible] کہانیکو	ہر دم کا [illegible]	تیر [illegible] سکو [illegible]
رات کٹتا تہا مجھے دیکھ کے [illegible]	شمع ساما فریب کوئی [illegible]	بجھنے لو انکو [illegible]	چھوڑ کر جاؤن کہان [illegible]
جب نظر سے گرتا ہے تو [illegible]	جی مین آتا ہے [illegible] انیکو	باتین کرتا ہون [illegible]	لب ہی جب انہی لگاتا ہے [illegible]
بیٹھیں کیا چلئے [illegible]	غلبہ شوق ہی آتا ہے [illegible] جانیکو	[illegible] کیا ان کہ نجانا [illegible]	اوسکی محفل مین گئی جو [illegible] بلوانیکو
دیکہ [illegible]	[illegible] صورت [illegible] کہانیکو	گر نظا سے [illegible] تو بہلا کیا پیارے	منع کرتا ہے کوئی خواب مین [illegible]
۵۳۸	رات بولا وہ [illegible] کو سن	آگ لگ بیٹھ جرأت تیرے چلانیکو	۱۱
اب نہ آن [illegible]	ہائے وہ دن کہ جو آتی تھی نشانی [illegible]	خط یہ خط [illegible] قسم کر [illegible]	یا اب آتا نہین پیغام زبانی ہمکو
کیا [illegible]	[illegible]	محو حسرت ہین یہ جو طائر تصویر کی [illegible]	یاد آتا ہے نہ دانا ہے نہ پانی ہمکو

ٹک گو جو میں ہیں باہم تم جانکتے تھے — باتیں لطف تھے تو سکل دکھانی ہمکو
بجو رخصت تجھے انکھوں سے اور دہر ای قاصد — دیکھو فرصت نہ ذرا اشک فشانی ہمکو
رخ ہو زلف تبان آہ نظر آتی ہے — صبح پیری سے تیرہ شام جوانی ہمکو
۵۳۹ — کاش جرات نہ کہیں کہتے ہم اپنا قصہ

یا فغان سنگ ہی کچھ منہ سے نکلتی نہیں بات — چھوڑ کے پردے میں بھی آواز سنانی ہمکو
گرچہ ہے عربدہ جو یار یہ بیتابی سے — جب دیکھو دیکھنا تب انکھہ لڑانی ہمکو
خاک سر امر کبھی آسو بجھے ہی اپنی کہ اب آہ — ماری ڈالی ہے دلا درد نہانی ہمکو
انکی سننی تھی پڑی اور کہانی ہم کو — ۹

جا گر اک اوس بت بیداد یہ جادو — وہ سحر کرے انکھہ سر بزاد یہ جادو
رم بگی آہو ہی چشم اوسکا کوئی رام — تو صید بلب کر کے کرے صیاد یہ جادو
تس جو ترے چشم کے کھنچے تو عجب کیا — چل جائے قلم جلتی ہی بہزاد یہ جادو
دہ سہی قد کے تر تو حمہ یہ چلا ا — قمری کا چلا ہے کہیں شمشاد یہ جادو
۵۴۰ — ہو سے بیان اور مضمون تو وہ جرات

اوس جنبش ابرو سے چلی سیف یہ سیفی — مژگاں کو کریں نشتر فولاد یہ جادو
ٹک انکھہ ملی تھی کہ ہوا چپ دل نالان — کافر وہ نگہ کرتی ہے فریاد یہ جادو
سر ہو ترکی کیا مفت ہیں دے جان تلخی — شیرین نے کیا آہ یہ فرہاد یہ جادو
دل دیکھ کر جب قتل کو آتا ہے وہ لینے — بہوتی نگوں تیغہ جلاد یہ جادو
جو سامر سے بھی کرے استاد یہ جادو — ۷

کرتی ہے جو انکھہ سر بزاد یہ جادو — وہ بھی نہ چلا اس ستم ایجاد یہ جادو
تب اس بت خوش قد کو بھائی اوس خوش چشم — جب دیدہ نرگس کرے شمشاد یہ جادو
اب اوسیں وہ نہیں اے شوخ فسونساز — کیا تو نے کیا خانہ آباد یہ جادو
۵۴۱ — کر کے گئی کر پنا ہو جرات تو کبھی

منہ دکھانے کیا آہ فلک سیر کو میرے — کیا اوس نے چلی جسکا چلی باد یہ جادو
جو سوز محبت ہے دل اوس کا گرم — کرتا ہے اوس نگہ ہے فولاد یہ جادو
تجھ سا کوئی ساحر ہے تب تجھکو سکہا و — ہم تو نہ کیا ہم دل ناشاد یہ جادو
ہم نے بھی کیا ایک پری زاد یہ جادو — ۱۲

جو دل ... سحر گرم آہ و فغان ہے — تو دم ہے میں تل دے نہ زمین آسمان ہے
گرون در نہان جو تک نہ نکالا — بھی سوز جگر کا صدمہ عیان ہو
نظر اوس سے صحبت ہوا ... — جو مجھسا کوئی باوفا بے زبان ہے
ہوئی رشک پیری جوانی ... — بہار اپنی ایسی ہے جیسے خزان ہے
عجب کیا مجھے دیکھہ تجھ بن چمن میں — اگر چشم نرگس سے بھی خون روان ہے
ہو آئینہ کو دکھا دین تماشا — اگر ہمکو تیرا نہ ... درمیان ہو

کرم اسکا ہو تو خوش سب جہان ہو — خدا مہربان ہے تو کل مہربان ہے
جہان تجھ بن آنا ایسا لگے ہے — کہ جون کوئی بندے کا اجڑا مکان ہو
بحال پریشان ہیں تیرے عاشق — کہ جون کوئی لوٹا ہوا کاروان ہو
کرو یاں کو کچھ نہ تدبیر یارو — وہیں لے چلو تم مجھے وہ جہان ہو
نہیں جانتے ہو بغیرت ہماری — کہ سنکے وہ جا بجھسے اپنی بستان ہو
نہیں دھیان سے بات سنتے کسیکے — میاں جرات اب ہم کہو تم کہاں ہو

۵۴۲ — غزل — ۸

مجھہ ... عشق کو کوئی روکے اب ... — درد دوری تمہیں ... کہ جب تم پاس ہو
... تا سر کا دیا ... سر تا پا جسے — خاک ہے وہ ... زندگی کی آس ہو
... دشمن ... کیون ... — اگر ہمارے قد کو کچھ ہم دلیں پاس ہو
... کا فور ... چراغ مت ... — چل ... زخم پر ... ہو

وصل میں کیا حظ اٹھے جب بیٹھتے ہیں دور دور — کتنے ہم دیکھ کر ... کا ... ہو
تشنہ دیدار کو تیرا ہی پیغام وصل — ذکر سن با نیکا جسکے پیاسے کو ... ہو
حال در ہم دیکھہ سر انکو وہ ... ہو — در پے انسان نہ یارب ... خلاص ہو
اب تو قع ... وصل کی جرات نہیں ... — تب امید دل ... بالکل یاس ہو

۵۴۳ — غزل — ۱۳

کام رشتے سے ہیاں اسکو خبر ہو کہ نہو
گر یہ جون ابر ہے خلقت مین اثر ہو کہ نہو
تمہین منصف ہو کہ دل لیکے جو پہر جاؤ تو
پہر ہلاک ایسین کوئی خستہ جگر ہو کہ نہو
روز ہول سے جو لفت تہی نہین اسمین فرق
ہم اودہر ولسے ہین تم جا ادہر ہو کہ نہو
وصل مین کچہہ تو کہا نا خدا جانے کہ جان
پہر نصیبون مین یہ شب یار دگر ہو کہ نہو
قبض بسمل نظر آتا ہے وہ نکلی ہے جدہر
پاس قاتل کے لگے تیغ وسپر ہو کہ نہو
غرق زیور ہو کہ ہے وہ جو شب ماہ کی سیر
پہر اوسے دیکہہ کے شرمندہ قمر ہو کہ نہو

جاؤن پاس اوس بت ہرجائی کے تو سلنے
یہ سمجھو ہون خدا جانے وہ گہر ہو کہ نہو
جا بجا ذکر نکر اسکا کہا مان مرا
ہین موتی در تا ہون لاتجھکو خطر ہو کہ نہو
رات بیتاب کی مار دل بیتاب کہین
گہر سے اوٹھ دور ہی ہے گو وقت سحر ہو کہ نہو
کھلکہلی اوسکی طرف باندہتی ہین پہر ہم
دیکہہ سہتا اوسکو مد نظر ہو کہ نہو
سیر گلشن کو طرح سے اور شرما جاتا ہے
قصد سیر وا تو ہے وقت عطا پر ہو کہ نہو
درد دل کرتو مین ہم اور سے جرات منظوم
شکلے خیمہ اوس بت بیداد گر ہو کہ نہو

غزل

۵۴۴

آمد اوس شوخ ستمگر کی ادہر ہو کہ نہو
گذرے ہے ہم جی ہو سو اب ایسا گذر ہو کہ نہو
چشم خونبار کو رونیکا نہین جاتا دہیان
خون دل ہو کہ نہو خون جگر ہو کہ نہو
شوق سے تیغ تنی کیجے بس کافی ہے
زخم اوٹہانیکو یہ سینہ ہے سپر ہو کہ نہو
ہر دم اوسکی جو ملاقات مین ہو فرق تو آہ
حال ہر لحظہ مرا نوع دگر ہو کہ نہو
جسکی نظروں سے ہو غائب یہ ترے چاند سی شکل
جو سے جانا پہر اوسے مد نظر ہو کہ نہو

۱۰

سخت حیران کیا اس دل بیتاب نے آہ
یہ کہتا ہے چل اب ہین پاس وہ گہر ہو کہ نہو
اشک خونین سے نہالی ہوئی ہے چہاتی میں
اپنا دامان سرا لعل دگہر ہو کہ نہو
یہو بیچ د نرات جسے صدمہ بیدار دی یار
دلمین اوس شخص کی درد اٹہہ سحر ہو کہ نہو
آج گردون نے شب ہجر کے یو لکہی صبح
دیکہین فردا قیامت کو سحر ہو کہ نہو
جرات اب بیٹہے کہین جو حلقہ زبانسی اوٹہہ
پہر خدا جانے کہ اس رہ گذر ہو کہ نہو

غزل

۵۴۵

وہی سمجھے گا تعلق سے مرے گہر آنیکو
جسکا دل لیکے کوئی منع کرے آنیکو
ہے لگا لینی کو وہ فتنہ دوران تو بلا
پہ طبیعت بہی غضب ہے مرے لگجانیکو
کچہہ وہ سمجہا تو بہت دیکہہ کے رویا مجھکو
اندنون جو کوئی آیا ہے مرے سمجہانیکو
بیٹہکر وانسے نہ جون نقش قدم پہر اوٹھے
اوسکے کوچے مین جو جا پہونچے مٹ جانیکو
اہ کیا آتش حسرت نے جلا دی کہ رات
شمع کی گرد میں پہرتی ہوئی پروانیکو
جرات آرام ہو کیا مجھکو کہ پیدا ہوا آہ

۱۱

یاد آتی ہین جسے ہجر مین ایام وصال
سنبر از زیست سمجہتا ہے وہ مرجانیکو
سنیو تو اسے بت بیدا دگر اللہ ذرا آہ
کیا کیا تہا تجھے بیدا مرے ترسانیکو
ٹہر کیا بات کیا منع یہ کسنے جو آج
کوئی شخص تو سنے یہہ بجا مرے ملوانیکو
دل جو تسے اچہتا ہے تو بیٹہے بیٹہے
جی ہین گذرے ہے کہ اوٹھ دوڑی ویرانیکو
بزم خوبان مین بہلا ہجر مین اسکی ہمدم
بیٹہی کس شکل دل اپنا کوئی بہلانیکو
عمر کی کھانیکو تو مین ادہر غم کھانیکو

۵۴۶

جسکی یہ کافر ادا یہ طرہ طرار ہو
کیون نہ کافر اوسکی صورت دیکہکر دیندار ہو
دلمین کیا کیا کر خیال اوسکی پیشانی پہ شکن
جیب اوسسے منہ لگا یا اوٹہہ چلنا چار ہو
کرتے کرتے پیار اوراخلاص کی باتین وہ شوخ
یکبیک منہ پہیر بیٹہا خود بخود بیزار ہو
اکی ہے کرتے شمع سے کہنی لگا وہ بد گمان

۷

جوش پر گریہ بعد مرگ دیدہ خونبار ہو
تختہ تابوت اپنا تختہ گلزار ہو
گر گریبان چاک کر وحشی ترا صحرا کو جائے
ٹکڑے ٹکڑے ہو جگہہ سے دامن کہسار ہو
کیا کہین اے ہمنشین بس عدو کی آشنائی تو ہو
اہ ڈر ہی اونکی تو مجلس سے یہ جیسا بیمار ہو
بیچ تو یہ ہے کہ تم مناجات بہری عیار ہو

۵۴۷

کیا سمجھ کہا ہے یار دل کو
تجہہ بن جو نہین قرار دل کو
شیشہ سے بہی یار ہے یہ نازک
تک لیجیو استوار دل کو

۹

ازکی خبر ہے اوسکے لیکن
آتا نہین اعتبار دل کو
کیا سمجھے کیا کہ بلکیا وہ
بس ہو گئی تک دو چار دل کو

[…]زخم تو اسکی بہرنے پاوین […]ب محفل بین اسکو جون شمع	جب صبر ہوا اس فگار دل کو روتا دیکھون ہون زار دل کو	گردش نے تری تو مجھکو کھویا جا اوسکی گلی مین جی گنوایا	ای گردش روزگار […] کو کیا کہیے خرابے خوار دل کو
۵۴۸	پر جائی نغیر آہ جرات	ایک لحظہ نہیں قرار دل کو	۱۲
[…]ن یاد زلف یار ہی مجھہ بیقرار کو […]ے مین دیدہ جو دل پر خونکی داغ کو […]ار گئی تو زیست مین ہی مجکو اے صبا […]تر ہی نہ جو آیا پہ انکہیں نہ مندین […]مار نام کسی سی کسی نی جب […]لگا کہ نام نہ لو میرے روبرو	جون انتظار شام کا ہو روزہ دار کو گھر مین ہی دیکھہ لیتے ہین وہ لالہ زار کو اب بہی اوڑا دے تو مری مشت غبار کو ظالم کہین جگہہ ہی اس انتظار کو کرتا ہے تر وہین مژہ اشکبار کو کچھہ عار و ننگ ہی نہیں اوس بیقرار کو	لاتا ہے جب تلک کوئی یان اوس نگار کو اپنا قدم جو رکہی تو اس خاکسار کے کسکو دماغ گل کا ہی دلخوش کرے جو سیر اک دن جو ایک شخص نی میری طرف سے آہ فرمایئے اگر تو کہنے ای مہربان مری برہم کریگا بزم کو تمنی سنا نہیں	جو صبر جان چھوڑ گئی جسم زار کو سجدہ کرین سب آنکی سیر مزار کو ہم کیا کرینگی دیکھہ کی باغ و بہار کو بیٹھا خوشی مین دیکھہ کہا جائی یار کو لی آدن آپ پاس مین اوس بیقرار کو یہ ایک ہی خرابا کری سی ہزار کو
۵۴۹	غزل		۹
[…]ی باران کا سمان ہے آہ یہ بیہودہ نہو جب تری کوچی سی ہین بیچ چلا دلنے کہا […]ن دلکی سکو ہی پہ روا اگر تو یا سر کر […]ینہ او عکس تیرا وہ نہو رکہتی ہین صفا	عیش کب ہو دیگا خاطر خواہ یہ ہو وہ نہو تو کدہر جاتا ہے شاید راہ یہ بیہودہ نہو خواہ وہ ہو یہ نہو اور خواہ یہ ہو وہ نہو بیقابل تجہسی تو ای ماہ یہ بیہودہ نہو	شادی و غم ساتھہ ہین مت چاہ یہ ہو وہ نہو باغ مین ہی سرو پر کوئی قد موزون نہین رونق افزای چمن ہی عندلیب نغمہ سنج خواہ تو دشنام دی اور خواہ بوسہ دے نہیں	یہ نہوویگا کبہی واللہ یہ بیہودہ نہو اپنا دل کیونکر لگی ہر گاہ یہ بیہودہ نہو باغبان یہ کیا ستم ہے واہ یہ بیہودہ نہو یہ نہیں کہتے ہین ہم واللہ یہ بیہودہ نہو
۵۵۰	یار کی محفل مین جرات تو نہین بی غیر کی	دیکھو لیکن انکہو نسی نہ اللہ یہ بیہودہ نہو	۱۰

[…]سنہ یہ ہو سکے اس دل کی جو تدبیر کر دیکھو	خدا کے واسطے سینہ شتابی چیر کر دیکھو
اگر حیران نہون سب دیکھہ کر یار تو بس جانو	مقابل مہ رخون کے اوسکی تم تصویر کر دیکھو
[…]د کھلا دین تمہین یہہ منہ اگر جیتے رہے پیارے	ہمارے پاس آنے مین ذرہ تاخیر کر دیکھو
[…]جز خم ناوک مژگان سے یہ سب جی چراتے ہین	مقابل تو ہمارے ہے بہلا یہ تیر کر دیکھو
نہیں ہم مانع قصہ یاد گریہ اے دل و دیدہ	وسے ہوگی نہ اسکے دل مین کچھہ تاثیر کر دیکھو
جواب اسکے سخن کا کوئی کہہ سکتا نہین یارو	نہ مانو تو اب اوس قاتل سے تم تقریر کر دیکھو
ہمین ہین یہ کہ تم لڑتے ہو ناحق اور سے ملتے ہین	بہلا غصہ رقیبون پر تو بے تقصیر کر دیکھو
کسی کا تو اثر اے حضرت دل ہو ویگا اوسکو	فغان و شور و آہ و نالۂ شبگیر کر دیکھو
جلون عشق سے جرات کا یہ احوال پہنچا ہی	بہلا اب تم بہی یارو اسکی کچھہ تدبیر کر دیکھو
کوئی کہتا ہے مرتا ہے اب اسکے حق مین بہتر ہے	کوئی کہتا ہی دیوانہ ہی یہ زنجیر کر دیکھو

غزل ۵۵۱ — ۱۱

گر کہون تیرا کہون تم اپنی شیدائی سی ہو
تو نہ جھنجھلا کہی تم تو سودائی سی ہو

آنکھ پھرتی ہی کہین پیغام عتاب کہین
سینہ فرمائی مین مجھکو تم تو سر جائی سی ہو

تب کسی کو لے اوہ مشکین کر جو بات وہ
رخصت الکہم جی اسی اپنی خود آرائی سی ہو

کھینچ آئینہ وقت مین عاشق ان کی جیا سو
اسطرح جلوہ یاران جیسی جو بالائی سی ہو

وارہ حسرت جو ہو مرا زرو ہی وصل مین
دیسیا رو پوش تم اپنی تمنائی سی ہو

اوڑھ گیا وہ راحت جا پاس سے حیرت تو ہم
چھوڑ بیٹھے سکو خو کرکے تنہائی سی ہم

وصل مین نالان مجھی پایا تو جھنجھلا کر کہا
عاشق حشی کی تیرے گرد ہین شہری غزال

جام بھر وہ خالی دور سے دکھلائی ہی
وصل کی شب جب نہ دی نہ مطلق ہاتھ وہ

کیا تماشا ہی کہ سب کرے تکلف تم کو
لطف صحبت کا وصل اپنی سو ہی

کیون نہ ترجیح اسکو ہی مجنون صحرائی ہو
خاک سر خوش ہی کوئی اس جینے میں

کام ال ہی کیونکہ حاصل اسی مچلائی سی ہو
اور تکلف ہو تو بس اپنی تماشائی سے ہو

۵۵۲ — ۹

گئی وہ دن سنا تھی خوشی کی داستانونکو
ہم اپنے مہربانونکو تم اپنے رازدانونکو

کرن فرہاد کا نام کہ مجنون کا نہین ہی نام
ملا یا خاک مین سیر فلک نے کن جوانونکو

خداوندا کی مرادا اسکی جن شیخ خاص نا حق
منادگری محبت لگی آگ انکی جانونکو

طلسما بر وان شوخ قاتل کو کیون کیسے
کہین دی تیر زخمی کرتے دکھیا ہی کمانونکو

غزل اور سن مین عاشقانہ ایسی لکھ جرأت
کہ جس سے قدر ہو معلوم اپنے نکتہ دانونکو

چمن سے کل بلبل سنگی وہ میرے نغمہ خوانونکو
وہ ہم گردشکی مارے ہین تا جنکی سوز سے

بہار باغ ہی ہمسے کہ اپنے چشم تر کی
کہانسی تاب نظارہ جو دیکھو اسکو

نہ یارو رنگ سے گل کی نکالا ہی زبانونکو
کیا اور تر کرد تشیمن لاکر آسمانونکو

کیا منت کشی ابر بہار باغبانونکو
نہ یار جنبش لبکا ہی مسی کی زبانونکو

۵۵۳ — ۱۴

لیا کرتے تھے ہم مستی مین وقت ہی جنکی زبانونکو
گئی ہم جب گریبان پھاڑ کر جون گل گلستان

جیا سے پاس بیٹھے پر جو آنکھ اسکی نہین ملتی
تصور ذبح کرتا ہی ابرو ان کمان دی سب کا

اگر ہم وصل دو شب گذر ہی نہ تو ہچکیونکو
مقام گریہ ہی حوال اس بیکس مسافر کا

نہین افسانہ تو اپنا مین جس رو رو سکھلانا
سنا ئی ہی نہین دیتیم صدا اپنے فغانکی کانونکو

ہوا کس کس دشت تشویش پیدا باغبانکو
تو کیا کیا سو جنہی ہی ور کریم بدگمانونکو

بحسرت تکرہی ہین جو قفس مین آشیانونکو
نہ کا فر لگا دی پایا تیرہ اپنے زانونکو

سبا دحسا جو دیکھے آوجاوی کاروانونکو
ادبی ان ہر طرف اور کیا ان و مقصد خود نکو

رہا ئی نزع سی ہی کیونکہ ہو خستہ جانونکو
فروغ شعلہ سی قندیل جون گوڑ کی

ہو اپنی چلنے ہین ہی انکی ایک عیار
انہی سم کی تیری کیا کہین لے جا رہی ہم

ملا آدم کو یہ رتبہ کہ پہونچے ہی عرش بالا
یہ خوبی اپنی طالع کی کہ شب آنکر اسکو

یہ جنت ہی کہ حیات جب سبزہ نکلا ہی
کہ پھرتی ہم جھکی ہوئے تھی ہم ناتوانونکو

جلایا سوز دل دیوان مع جلد سے جوانکو
کہ جاتا ہی مٹا نقش پا کرد نشانونکو

کہ جو نکلی ہی گر کبھی بیان اسکی بیانونکو
سمجھکر زمینہ ہی ہم در باتہ آسمانونکو

سنا ئی تھی جو کہتے عاشقی کی داستانونکو
دیکھتے نیند کرلیتے ہو یا باری کا نونکو

غزل ۵۵۴ — ۷

ہمارا ہی ہیچ تم ناکہ ہوں ہزار چرچا ہو
یہ پایا ہی محبت کا بار بار چرچا ہو

سوا ہو تیرے تو مرداگی کا ہونگا یار
نہین تو فقر یہ پیکر گلی کا بار چرچا ہو

یہ ہیت عشق جو جھو سو تکو چھیڑ ہی ہی
تو تو تیرہ نظر آتی ہین بیٹھا ر چرچا ہو

ہم آئی گھر مین تو جا بیٹھی بام پر تم
کہا یہ ہاتھوں مین طاقت کہ ان تک پہونچی

عزیز دیگی عشق یہ جان ا جا
نگاہ جو دل تو دکھا نہ لگا اور تار چرچا ہو

رکھی ہے جہد فردن آستان یار چرچا ہو
سیر اسکی جب اپنی سر پہ زیتہا ر چرچا ہو

۵۵۵ — ۹

سدا ہم تم ہو کی سرگرن یہان جب اشتی
شراب عشق کا دیکھو سر تماشہ گرمی

سنا تھا ہست عدم کیون نہ گیر شتابی
آ نہین سکتی ہی جاتم او رتم سنو سی آئی ہو

خضر تنزل سیج کہو سینہ مین تم تو آئی ہو
منظر اپنے تو ہم جو نوع دگر کعبہ ا کی ہو

بھی بیچا کو ڈراوے بیون کہتا ہی وہ
شوخی کہ مجھکو جانکر مفلس شوخ
گدری جیا لگتا تہا جو بہرون اب

۵۵۶

ہم جو بلی معنی لفظ جدائی کو
عندلیب گلشن رسم وفادار
کام عاشق کا تمہارے اب کوئی دم
جی رہی اپنا فراق یار مین یار
سر ہوا جو خونکی سی پنجہ مژگان

۵۵۷

جو ہمسے کہ کیا کام آہ ہی ہمکو
ہمسے رہائی نہ دوستی کا جتاو
انکہون کا جلا اونہین باتکر

۵۵۸

دیوا یدل نہ حیرت دیکھیو
ہر اوس نو دل درد نہان
عشق سے شہوکر ہی جسم
قائم ہی ایوان فلک
کیا وہ دیکھہ تجھکو غیر پاس
ڈالی کا یونہین تڑپاکر آہ

۵۵۹

اگر خانہ جانان سے گھر کو
کس دان لیجا سنایا
ہمسے اوس ظالم نے ای دل
مرغ دل اپنا جو مر جاکے

تم بہلا آئے تو آئی اسکو کیون لائے ہو
منہ دکہی اپنی مشہور ہی کہ جون طایر کوئی
جاوان تو ہنسکر کہی سی آؤ جو کیا لائے ہو
دیکہہ ہی تو نگاہ شوخ قاتل یون
نیدہ خانہ مین جو تم تشریف جب لائی ہو
آخر ہی ہی مور وکہی اور چیتون سی اداکر

ہے وہ انکہون ملائی جب تو جرات سکیون
ہاتہہ اپنا دل پہ ہو داور زبان پر ہای

نور گنتی طاق نسیان پر کتاب آشنائی کو
ترے آستان پر ہی جبہ سائی کو
جو ہم معلوم کرتے آہ رنگ بیوفائی کو
اگر صیاد اونہین آزاد جو پابند الفت ہین
خدا کی واسطی تو اتنیو چہوڑ دیجہ ادائی کو
اگر چہ کی محبت تدبیر آزار محبت کی
جو کوئی پہیر سکتا ہو اسکی سوت آئی کو
ہوا یہ اشکا راحضرت یوسف کی قصہ سی
نگاہ یا خواب مین انکہون نی کس دستاخی کو
پر ہسے مشکل مشکل کرنا کو یاد ہی

غزل

اونہین سی چاہ کر وجسکی چاہ ہی ہمکو
جو چاہ ہمکو نہین ہی تو کہا ئی کیون قسم
یہ رسم اونسی رکہو جیسے راہ ہی ہمکو
اونہین سی پوچھو کہ مکہر دیکہے کیلئی
کرم کی جنبہ کرکر نگاہ ہی ہمکو
لڑائو انکہہ اونہین ہی تم اب کہ جنکی لیی
نہ چہوڑ چہوڑ یہ جرات سی الفت ہی جنا
اونہین سی چاہ کر وجنکی چاہ ہی ہمکو

دیکھیو اوسکی طرف مت دیکھیو
اوسکی بن دیکہی ذرا اے ہمنشین
کیجیو گر وقت فرصت دیکھیو
دلکی لگتی ہی روزی فرقت نصیب
اپنی اب طاقت کی طاقت دیکھیو
مشکل ہیر سے ترسی ہو جائیگی
صانع قدرت کی صنعت دیکھیو
کلکی باندہوں ان کو پہر ان دان مہوں
مبتلا سے اپنے غیرت دیکھیو
ہمنشین گر وہ نہ دکھلائیگا شکل
ایک دن یہ درد فرقت دیکھیو
پہر پاپوسی قاتل کا ہی قصد

غزل

قدہی گہر چلی جون شب سحر کو
نگاہ خشمگین نبدی یہ کیا ہی
مرے پیغام نے پہنچا سحر کو
شب مہتاب مین جلتا ہون اے شمع
نہ چہوڑا جسکی جا حاضر اپنی گہر کو
یہی مجہ سشدر حیران کو ہی سچ
تو روتون کیون نہ تمام اپنی جگر کو
سماپیش نظر جسکا تہا مکہڑا

کہول کر مقعا اپنی بال پر بیہلا ہو
شاید اپنی زندگانی سے تم اب ہو گئی ہو
بچہ نہ کچہ تو ہی سبب جو ایسی تم گہبرا ئی ہو

۴

کہا تنگ ہین ہم طالع کی اپنی نارسائی کو
گرفتاری سی بدتر جانتی ہین وہ رہائی کو
نہ پایا کہین ہم درد کی اپنی دوائی کو
کہ دنیا مین نہین تک کیہ سکتا بہائی بہائی کو
کہ خالق نی کیا ہی خلق ادمی کی مشکل کشائی کو

۷

قسم ہی بدنظر تو نبہاہ ہی ہمکو
خیال جسکا کہ شام و پگاہ ہی ہمکو
خیال گریہ شب ور نور آہ ہی ہمکو

۱۲

جگر [illegible] کی حالت دیکھیو
دیکھیو خوبی قسمت دیکھیو
آئینہ لیکر نہ صورت دیکھیو
دیکھنا میرا تحیرت دیکھیو
ہو گئی کچہ اور اپنی حالت دیکھیو
کیجیو یہ تو نہ جرات دیکھیو

۱۰

ذرا پہر دیکھیو صاحب اوس سر کو
نہ دیکہون جب تلک اوس زلف تر کو
الٰہی اب نکل جاؤن کدہر کو
نہین اب تو کہتی اوس عشوہ گر کو

کسی کمبخت کی شاید کہ یارو	نظر اب لگ گئی اپنے نظر کو	جو سر کو پانوں پہ دہرئیے تو حیات	کہے ہے کس ادا سے وہ کہ سرکو
٥٦٠	غزل		١١
نجہو نہ بگی ہم تمہارے درکو اوسکر کے دنیا اگر ادہر	نہ جیتی جاوینگی بانسی گہر کو اوسکر کے دنیا اگر ادہر	رکہو سیڑہ جا سدہ تم عزیز اپنی جو اس مین کم	بن ادہر کے کہین ہم قمر کو اوسکر کے دنیا اگر ادہر
جو دیدہ کا اوسکی طور کچہہ ہو جہانکا کو نگہ کچہہ نہ	نہ ہوئی گرشتہ نظر کو اوسکر کی دنیا اگر ادہر	ہزار گو رنگ پہ جمع لاوے کسیطرح وہ نظر مین آوے	نہ چہوڑین اوسکا تسوخ عشوہ کو گرکو اوسکر کے دنیا اگر ادہر
ادہر کو مت کبہی اشارہ جدہر سر کو شب مین غیر ہیار	نہ دیکہینے دینگی ہم ادہر کو اوسکر کے دنیا اگر ادہر	نہ کر نہ دینگی ادہر کو سر ہم نہ ہونگی جبتلک کہ ہم نہ تمام	بچاوینگی ہم سفر کو اوسکر کے دنیا اگر ادہر
نجہو نہ کو کچہہ ہم بیخودی ہن اوسکی کم	خبر نہو مجہہ سے خبر کو اوسکر کے دنیا اگر ادہر	جہو وصل کی رات کچہہ فلک پر چلا سکر اپنا تو کچہہ ہو بار دہ	نہو دین خنجر کی سحر کو اوسکر کے دنیا اگر ادہر
اوٹہا گیا ہی وہ رات نہ جو تہا اودہر کو مت اوٹہا	نہ بہیجی اب پیامبر کو اوسکر کے دنیا اگر ادہر	ہزار سمجہا ئین لوگ جا کر ہزار باتین کرین	ادہر کا آدی نہ کوئی اودہر کو اوسکر کے دنیا اگر ادہر
	کسی محبت مین ہمکا گو ہی جرات آرزو	ذرا بہی ہم پاس نہ سر کو اوسکر کے دنیا اگر ادہر	
٥٦١	ردیف الہا		١١
کچہہ نہ سدہ دکہلتی ہین ہم بار بار منہ	ورنہ تمہارا نام نہ لینگی نہار منہ	ای رشک گل کہین تو عاشق جو مجہکو گ	متہ ہو خفا ہزار مین باتین ہزار منہ
کہتا ہی وہ جو بزم مین دیکہا ہر طرف	دیکہونگا نہ کبہی نہ ترا نہار منہ	توڑی تو منہ دکہا یا تو سرا کی ذرہ دیا	عاشق کا تیرہ ہی دیکہہ دم انتظار منہ
منہ بٹ بیٹ لینی کر جاہی کہ لیکہ دل	بیٹہا ہی کیا چہپا کر وہ غفلت شعار منہ	بہولا ہی دلکا وہ نہ اچہا ہوا کبہی	یارو اگرچہ اسنی کیا لا کہہ بار منہ
ہی شب کو کرکسی کا جو انکار تو بہلا	اپنا سنگہار ی مجہکو تو ای بادہ خوار منہ	بوسہ طلب کرون تو وہ دکہلا ہی آئینہ	یعنی کہ اپنا دیکہہ تو ای بیقرار منہ
اوسنی لگای زخم تو ہی اب مقام شکر	کہنی کو وصف یار جو ہی ہیں ہزار منہ	رو دار ہی اپنی اتنی ہی اوس شوخ کو کہان	نزدیک ہی تاو کہا وہ آئینہ دار منہ
٥٦٢	جب اوٹہہ کی وہ چلا ہم تو جرات دل	کیا رہ گئی ہین کہا ل کے اختیار منہ	١٠
نہ کیجو نبض پہ مرا آہ مت لگاو ہاتہہ	طبیب تو مر جنیگی ہی اوٹہاؤ ہاتہہ	علون ہنسو ہاتہہ یہ کہنا کیا کر کے یاد	یہ دن نہ جسی یہ گرمی آج ہٹاو ہاتہہ
قلق مجہی دل مضطر کا مار ڈالی	جو پیاری جہوٹ سمجہتی ہو تم تو لاؤ ہاتہہ	مین اوسکی پانون تلک کیون کہ دست رس	کہ جسنی یہ نہ کہا ہو کبہی دباؤ ہاتہہ
جب اونکو دیکہون تو کہتا ہو دانت پیسکے	برا ہی ہو جو پیاری تم اپنی آدہا تہہ	قریب مرگ ہون ہو دیا ہون آنکی بیٹہو	نہ دور سی مجہی تلوار کی دکہاؤ ہاتہہ
وہ رشک گل نہین اپنیکا ہاتہہ حضرت دل	عبث تم اپنا نہ کہا کہا کی کل چلاؤ ہاتہہ	شب وصال مین جسنی دیکہہ مجہکو وہ شوخ	کبہی دکہو بس اگر تم ہٹاؤ ہاتہہ
تمہارے ہاتہہ نہ آیا ہون مین نہ آونگا	مری بلا سی جو تم کاٹ کاٹ کہاؤ ہاتہہ	کہان ہی مجہہ مین یہ جرات کہ تمکو جانی دون	پر اس رکہا ہی مجہسی نہ تم چہڑاؤ ہاتہہ
٥٦٣	غزل		٦
تنک جو شان تو نزاکت سی چہو لیوے وہ آنکہہ	ہو نہ حیران رخ یار ہو سیوی وہ آنکہہ	سیر بن باغ دل و زخم جگر کی ہو جو مجہو	نہ تو گلزار مین گل دیکہی نہ بو لی وہ آنکہہ
آنکی خونی تیری یہ اسیر دتو نہ شمشیر	کیون نہ سہر شہید دلکو مری لوٹی وہ آنکہہ	ترکی حسینیت قاتل سی نہ لگ جلیو دلا	ڈر ہی کہ تجکو نہ کہین مفت مین کہو دی وہ آنکہہ
جب سی دریا ہین ہنسکہ کی تو کل جنا	سہر کہ آبا مین ہوا اگر ہی کی سیوی وہ آنکہہ	اب وہ کاغذ یہ غزل لکہی کہ جیسی جیسی	تب دو نظر ہا ی نہ جسنی تو نہ چہوڑی وہ آنکہہ
٥٦٤	غزل		٦

حسن نظارہ کو نہین نہ لوٹے وہ آنکھ	جو نہ گریان تہم عشق ہو ہوئی وہ آنکھ	چشم رکہتا ہون کہ تک دام نظر ہی یار سا	صورت آہوی پابند نہ چہوٹے وہ آنکھ
جو نہ مشتاق گل روئے بتان ہر بار سا	اشک گل رنگ کو دیکہا کہہ بوٹے وہ آنکھ	چشم تر چاہے تو دی مجہکو سہا ابر سیاہ	رنگ ڈالی ہی یہ اہی کالی کلوٹی وہ آنکھ
جسکو سیر چمن حسن نہ ہو مد نظر	دست مژگان سے سدا سینہ کو کوٹے وہ آنکھ	رندن درد کو کبہی جسنی نہ جہانکا جراتؔ	تو منظر رخنۂ دیوار کی پہوٹی وہ آنکھ
٥٦٥	غزل		٨
شب کو ہم خوش تہے اوس قمر کو دیکہہ	تکڑے دل ہو گیا سحر کو دیکہہ	گر چہ آیا نہین ہم تمنے دل	مسکراتے ہو کیون ادہر کو دیکہہ
مٹل گیا اپنا جو نوشتہ تہا	دور سے شکل نامہ بر کو دیکہہ	اوسکے جانے سے کیا کہین ہمدم	کیا گذرتی ہی دل مین گہر کو دیکہہ
دیکہین اب کیا ہو کچہہ وہ جان گیا	میری حسرت بہری نظر کو دیکہہ	چہوڑا صیاد نی تو بس اپنی	اوڑ گئے ہوش بال و پر کو دیکہہ
٥٦٦	کیونکہ مہمان ہو وہ ترا جراتؔ	اوسکو دیکہہ اور اپنے گہر کو دیکہہ	١٣
دیکہتے دیکہتے اوس شوخ ستمگر کی راہ	کر گئی جان سفر دیدۂ بیدار کی راہ	جان لب پر کو ہوا یہ ہی تو مرتے تیری راہ تہہ	دیکہی ہے تیغ اجل بہی تو تری تلوار کی راہ
بس دو فرہاد کی تہی ایک ہی منزل لیکن	وہ بیابان کی گیا راہ وہ کہسار کی راہ	حشر تک وعدۂ فردا پہ نہ آیا واللہ	دیکہی ہم نے بہی قیامت بت عیار کی راہ
صبح بیہوش آج کیا قافلۂ نکہت روان	کشور دل سے گئے مردیدۂ خونبار کی راہ	دم بدم مرگ و قضا کیونکہ نہ لین راہ مری	آہ تکتا ہون مین اک شوخ ستمگار کی راہ
تونہا بحین اسکو یہ مانگون ہون دعا	کر دی اب بند الٰہی کوئی گلزار کی راہ	اتنا پیغام تو اب اوسکو سنائے کوئی	آج مین دیکہون ہون جس یار جفا کار کی راہ
یاد آیا کہ سب دیکہتے ہین راہ کچہہ	اور مین دیکہون ہون اک جلوۂ دیدار کی راہ	سب کو ہوا آتی ہوا زراہ تفضل گہر مین	یاد سبہی کو کبہی کرتے نہین بیمار کی راہ
اب وہ دن بہول گئے تمکو کہ گہر والونکی	قید مین دیکہتے تہے اپنے گرفتار کی راہ	فکر اک اور غزل کی نہ کرون کیون جراتؔ	طبع دیکہے ہے مرے معنی تہ دار کی راہ
٥٦٧	غزل		١٣
قتل کرتا ہے تو بہو دیکہو نہ دو چار کی راہ	کہہ بہو کیون کرتے ہو جو اپنے گنہگار کی راہ	بار بر دوش ہون نہین آبلہ پا ہی ظالم	اور طی کرنی پڑی وادئ پر خار کی راہ
بیکسی نزع مین کیا کہیے دل زار کی آہ	موت ہی بہول گئی خانۂ بیمار کی راہ	قصر تن خاک رہے سینہ کا ناسور سے آہ	پانی اس گہر کا نکلنے لگا دیوار کی راہ
مسکراتا ہے عجب ناز سے شرما کے وہ شوخ	جاہ کی آنکہہ سے دیکہون جو ادہر یار کی راہ	در پہ مضطر مجہے دیکہا تو کہا جہانک کی یون	تو چلو بہول گئے انکو تو گہر بار کی راہ
کیا لگون کیا سر شمشیر نے گل کترے ہین	رشک گلشن ہے تیرے زخمی شار کی راہ	بعد مدت کے جو ہم چہوٹے قفس سے تو آہ	کوئی رہتی نہین اور بہولے ہین گلزار کی راہ
کیا چشم تصور ہمین دکہلائے ہی دو	تکتی باندہ کے جب دیکہتے ہین یار کی راہ	کشش تار نگہہ سے وہ سما جاتی ہے سر	دل مین تیلی کی طرح دیدۂ بیدار کی راہ
وہ حسرت کہ چلی لیکے جنازہ جو مرا	لوگ سب روتے ہوئے کوچۂ دلدار کی راہ	شور غل سنکی بہی اسدرہ تغافل اوس نے	نہ ذرا جہانک لیا روزن دیوار کی راہ
٥٦٨	ہند مین راہ سخن نکلی یہ جراتؔ سے کہ اب	شعرائے صفہان تکتے ہین اشعار کی راہ	٥
لے گیا اوسکو دل اک بیقدر کشتن ناگہہ	تو مبارک ہو کہ پہر ہمتو پہنسے جا کے	یاد مین اوسکی ہمین ہو لگیا کچہ آہ	جو ہمارے نہین احوال سے مطلق آگہ
ہمکو مار رہے تیری تیغ تغافل نے جان	قتل کر اسکو مرے تیغ کا مت تیغہ کہ	اوسکی اخلاص کی کچہہ مجہسے نہ پوچہو یارو	اتنا آزردہ ہی وہ بیٹہنے ہی اوس تہا کہہ
٥٦٩	جراتؔ اب بن کسی شکل نہین لگتا جی	گرچہ ہے لاکہ کو دل پہر تو مین ہم ہے جا کہہ	١١

کیوں نہ حیرانی دو چند اس ہو شما را آئینہ
گر نہیں مشتاق تیری چاند سی صورت کا وہ
خاک میں دل حیرت زدہ آرام پا [illegible]
دیکھ کر [illegible] وہ صورت مجسم ہو گیا
کھیر رکھی [illegible] دم اوسکا جو ترک حسن کو

۵۷۰

جب ہو [illegible] آئینہ
کیوں [illegible] انتظار آئینہ
عکس سے روے یار ہو جب ہمکنار آئینہ
ہے مرا آئینہ دل سنگسار آئینہ
سو ہو میرا قلعہ دل با حصار آئینہ
عکس سے روے یار دیکھا ہے [illegible]

[illegible] آئینہ [illegible]
طبع روشن چاہیے تو کر خاکساری [illegible]
منہ تو دیکھو اوسکا ثانی [illegible]
جو ہر آئینہ ہو جوں موج دریا بیقرار
کی تکدر [illegible] شکل [illegible]
کیوں نہ ہو [illegible] حیرت نثار آئینہ

دیکھیے کیا گل کھلا دے یہ بہار آئینہ
صاف اوڑا دے گرد الم میں غبار آئینہ
دیکھ کر حیران ہے اپنی عقل کا آئینہ
گر نگاہ یار بیجا ہو قرار آئینہ
[illegible] زندگانی ہے غبار آئینہ

۸

یاد کر کر دی ہیں اب ہر رگ بدن میں [illegible]
جیسے اک پردہ نشین کی عشق کا سودا ہوا
خط نہ آیا اوسکا [illegible] صفحہ کاغذ سفید
کی نشست [illegible] بزم [illegible]

۵۷۱

رہ گئی راتیں [illegible]
[illegible]
گردش آنکھیں انتظار نامہ بر میں [illegible]
ہو گیا آخر [illegible] نظر میں [illegible]

بام پر [illegible]
[illegible] نہیں آتی ہے وان [illegible]
[illegible] عشق میں [illegible]
آمد [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

غزل

۷

طے کیا غیر [illegible] صد [illegible]
نالہ [illegible] سبب یوں [illegible] ہوتی ہیں روان
[illegible] قناعت میں [illegible] گذر

۵۷۲

[illegible] سنگ را
[illegible] رنگ را
[illegible] دل [illegible] رنگ را
[illegible] آئینہ

وصل کی [illegible] آہنگ را
زخمی تیر نگہ [illegible]
[illegible] آنسوان
[illegible] غضب [illegible]

اک قدم معلوم ہوتا ہے صد فرسنگ را
[illegible] رنگ را
[illegible] را

۹

[illegible] دیکھا تو آشنا کچھ
[illegible]
نہ دیکھا فائدہ [illegible]
کیا ہے [illegible] بجز جفا سمجھا

۵۷۳

[illegible] آشنا کچھ
[illegible] آشنا کچھ
جو دیکھا [illegible] تو آشنا [illegible]
نہ دیکھا باوفا دلبر اگر دیکھا تو آشنا کچھ
ولیکن [illegible]

[illegible] دل [illegible]
[illegible]
نہ دیکھا [illegible] دل [illegible]
نہیں [illegible]
[illegible] دیکھا تو آشنا [illegible]

[illegible] عاشق کا [illegible] دیکھا تو آشنا
[illegible] آشنا کچھ [illegible] تو آشنا کچھ
[illegible] دیکھا تو آشنا کچھ
[illegible] دیکھا تو آشنا کچھ

۱۰

اللہ اللہ رے [illegible] پردہ نشین کا پردہ
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

آسمان کا ہے [illegible] زمین کا پردہ
[illegible] کا پردہ
[illegible] کا پردہ
[illegible] کا پردہ
[illegible] کا پردہ

[illegible] صاف میں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] اغیار سے [illegible]
[illegible] اگر [illegible]

[illegible] کا پردہ
لطف رکھتا ہے [illegible] کا پردہ
[illegible] سبز [illegible] حسن [illegible] کا پردہ
ایک ظاہر میں یہ رکھا ہے نہیں کا پردہ
[illegible]

غزل

٥٧٤

ب دکھایا جا ہئی ہی بیقراری تو مگر
ہنرا پایا کہ اشک چاہتا ہون نہ ہی ہو
نہ کہہ ہر دم کہ تو محتسب جا یا کر
نہ فرقہ اشک جو بتاتین انکو سرخرو
ہیو بزم غیر مین تم مت جیو ورنہ جان

دمبدم ہو نہ گی حالت جاری اور کچہہ
دل سب شیشہ سی پیاری ہو ایکبار اور کچہہ
انکی بدلی کہ ہمین بیخود اور کچہہ
رنگ سب لاویگی یہ اشکباری اور کچہہ
کیفیت و کہلاویگی یہ بادہ خواری اور کچہہ

ہین تو حیران ہون کہ ہو گر کسطرح محبت نگار
اشک کا دریا جو انکہون سی تہا بہا ہی یہ
گر رہی زخم شمشیر مین تما ہی نیست سی کیا
ہو رہی کو کیا ہی نسبت ان مین یہ سنگ کیا
عشق مین ہوتی ہی یون تبدیل ہیبت الامان

١٠

خواہش اپنی اور کچہہ ہی تمہاری اور کچہہ
گر یہی رونا ہی تو ہوتا ہی جاری اور کچہہ
تیغ ابرو مین ہی اوسکی آبداری اور کچہہ
صورت اوس محبوب کی ہی پیاری پیاری اور کچہہ
وضع جرأت کی نظر آتی ہی ساری اور کچہہ

غزل

٥٧٥

تی اوس اب جو دیر ہی کچہہ
ع جو کیون نہی ہو تم فانوس

یہ بہی قسمت کا ہیر پہیر ہی کچہہ
بہلا دہن کا یہ ہی گہیر ہی کچہہ

جب نہ تب خون طرح پیتا ہے
دل جو ان قاتلون سی ملتا ہے

٥

غم بہت اسکا مجہہ پہ شیر ہی کچہہ
کیا یہ جینے سے اپنے سیر ہی کچہہ

٥٧٦

تہا یہ جرأت ہی اوسکے کوچے میں
وہ جو اک خاک کا سا ڈہیر ہی کچہہ

٩

دیا ہمی تو بہلا ہو ترے ناز کی ساتہہ
ی عشاق کی جان ہی نادون کی تلے
ہی ہو سکا گا ہمی کر لگا سے تو بہیر
ہی کہینچی ہی بہت اپنی تئین مجہہ سی دور

اپنا انجام ہوا عشق کی آغاز کی ساتہہ
پانون رکہتا ہی زمین پر وہ انداز کی ساتہہ
ہمسر کون کرے مجہہ سی سرافراز کی ساتہہ
اسکو صحبت جو ہے ہوا اوس بت طناز کی ساتہہ

ناتوان ہو گئی ہین یہانتک کہ قفس سی نہ اوڑ
گہری گہری یہ ہی کہ اشک کا طوفان چہ اوٹہا
ہمنشین کون تہا یہ کسکو پکارا تو نے
مرغ دل صید کرے دور ہی ہی یہ الاکہو

جو نکلتا مرا ہی پرواز کی ساتہہ
بس چلا کچہہ ہی نہ اوس خانہ برانداز کی ساتہہ
چل بسا جی ہمارا تری آواز کی ساتہہ
کیونکہ تشبیہ نگہ کو تری دو باز کی ساتہہ

٥٧٧

بات کہنی نہ کہی کیونکہ جو ہلا دی مردہ
اوسکی جو بات ہی جرأت سی اعجاز کی ساتہہ

٩

ش طلسم ہی بہت عیار کی شبیہ
خبر جو دکہا تو ہو اوسی آہ
چا یہ طول اپنی اسیری زار کی آہ
ل عدم وہ دیکہو جیتے تک کیونکہ

نہ ہو کبہی خدا کرے یہ تیار کی شبیہ
کہینچو اگر ایک مرغ گرفتار کی شبیہ
جاتی رہی خیال سی گلزار کی شبیہ
نقاش سی نہ کہنچی گہر بار کی شبیہ

ساتہہ اپنے یون کہینچے ہی دل زار کی شبیہ
کیا رنگ بہیجدی ہی مصور نہ کہینچی ہی
بہار اوس قد کے شوخ نہ پر ہی اوڑا دیا
حسرت رہی نہ وصل کی کہینچو مصور

بیمار یا ہون جیسے ہو بیمار کی شبیہ
اوس مست جام حسن کی سرشار کی شبیہ
جسین کہینچے تو اوسکی طلبگار کی شبیہ
یکجا کہ تم اور مرے یار کی شبیہ

٥٧٨

جرأت غزل اک اور کہہ ایسی کہ جا بجا
کہینچو انہین لوگ فقط اشعار کی شبیہ

١١

ل سی کہینچی تیری بیمار کی شبیہ
وہ مصور اپنا تصور شبیہ کی شکل
جی کا رنگ مانع قدرت نہیر
سر دق مین رکہی بہت پر نقش کی
بی طرف لکہ مرقع مین ناتوان عاشق

بالین پہ تیری شکل سر وہ ہی غمخوار کی شبیہ
بن مو قلم جو کہینچی ہی جو یار کی شبیہ
کہینچے ہی کہاں سے شوخ طرحدار کی شبیہ
پائی کہین جو اپنے گرفتار کی شبیہ
مجنون ہی ہی فرزان کسی بیمار کی شبیہ

شکلین ہم کہینچین ہین نرگس انکہو
ایدل یہاں کسی نہ روز اک گریہ دین
نازک ہی وہ نہ ہی تو مصور بنا یہو
غائب ہو نظر سی مصور کی ہی وہ شکل
تو نہ سکے مجہکو کہنی لگا جیتی نون ہی

مجہکو کری ہی تیری طلبگار کی شبیہ
مژگان تری ہین ابر گہر بار کی شبیہ
گل کی ورق پہ ہو سی گل رخسار کی شبیہ
کہینچی جو لوگ کسی دل زار کی شبیہ
تو تم ہو دیکہہ لو یہ ہی سرکار کی شبیہ

٥٧٩	حیات اگرچہ لاکھ مرقع کی سیر کی	نظر نہ آئے پر جدا نہوئی یار کی شبیہ	٨
اگرچہ عرش تک پہونچی ہی شکل تیر نالہ	پر اوس لعین نہین کرتا ہی کچہ تاثیر نالہ	تری جہنکار سنکر بیکس زندان آیا وہ قاتل	خدا جانے ذکر بیگا کیا ابہی زنجیر نالہ
اثر ہوتا نہین اوس سنگدل کو فریاد سی میری	مگر کرتا ہی عالم مین مجہی تشہیر نالہ	فغان سی غم رکا جاتا ہی کوچہ مین قاتل کے	دکہاتا ہی کو دم کو دم شمشیر نالہ
گداز اسنی کیا تو ہو سستی کو مری لیکن	اثر کچہ بہی جو پیدا ہو تو ہی اکسیر نالہ	مری فریاد سنکر کوچہ مین اپنی بول اوٹہا قاتل	اگر ہی ہی کنکو بتلایان واجب التعمیر نالہ
ابہو جہنجہلا کی گردن مارنیکا حکم کرتا ہون	کرہی ہی خواب راحت سی مجہی دلگیر نالہ	مصور کہینچی ہی گر حیات نالانکا تو نقشہ	تو پہر کسطرح کہینچیگا تیا تصویر نالہ
٥٨٠	غزل		٩
ناصح کی نصیحت کا اثر ہمکو نہین کچہ	ہین بیخبر ایسی کہ خبر ہمکو نہین کچہ	پہنچوہن خطر عشق مین دل ایکی ہین ایسے	جو جانکی جانی کا یہی ڈر ہمکو نہین کچہ
کیون پینی یہ ہی کہ کسی شخص کا خطرا	ہوگا تو تمہین ہوگا مگر ہمکو نہین کچہ	جون غنچہ نہین رکتی ہین خاک ہم گاتشتہ	ہر چند کہ درکار ہی زر ہمکو نہین کچہ
کیون ذوق سی تم آنکہہ ملاتے نہین پیارے	اب دید سوا مد نظر ہمکو نہین کچہ	سوزش کی طبیعت سی جو لذت ہی اوٹہاتی	درکار نہ ہی سوز جگر ہمکو نہین کچہ
تہی عیش شب وصل مین یہ ہوش و حواس اب	آدہی سی رہی وقت سحر ہمکو نہین کچہ	یہ آنکہہ کر ملتی ہی ہوئی شکل اودہر آہ	ہوش اوسکو نہین اور ادہر ہمکو نہین کچہ
٥٨١	باطن مین تو ہی عرش پہ پرواز ہمارے	ظاہر مین میاں جرات اگر ہمکو نہین کچہ	٩
مقابل اوسکی چشم و رخ کی ہو گر جام و آئینہ	تو سر سر آب خجلت سی رہین تر جام و آئینہ	تری اس چشم کیفی اور ہر اس چشم حیرا سی	ہوا ہی منفعل محفل مین آخر جام و آئینہ
پڑا ہی عکس و تیرا جواب ای ساقی مہرو	یہ شکل مہ ہوا ہی کیا منور جام و آئینہ	دل و چشم اپنی دکہلاتی ہین جو جو سیر سی ہمکو	کہا کرتی تہی یہ جم اور سکندر جام و آئینہ
جو ہین محو اوس لب میگون رخسار منور کے	دو نہونکی رو برو سے خاک تہیر جام و آئینہ	پئی سی جب پی گلگون تو صورت دیکہہ لیتا ہی	سکو ہی سلی اکیحا وہ دلبر جام و آئینہ
ہین اوسمین آنکہو دیکہون ہوا اوون تا آپکی کیفی	بجا ہی چشم کو اوسکی کہون گر جام و آئینہ	نظر پی ہی جب بکہیر گل مل شب مہ مین	تو روتا ہون کسیکا یاد کر جام و آئینہ
٥٨٢	بہلا دنیا نہ جرات چشم و رخسار اپنی کنکو کی	دکہاو گر مجہی بہتر سی بہتر جام و آئینہ	٩
کہا ہی تیری مجہی کب کہ غیر پاس نہ بیٹہہ	خدا کی واسطی مجہہ پاس تو اودہر اس نہ بیٹہہ	ترا مزاج ہی نازک چمن سی اوٹہہ گلرو	مضر دماغ کو تیری ہی گل کی باس نہ بیٹہہ
چل اپنی گہر کہ تجہی دیکہتی ہین بزم میں غیر	یہ آن بیٹہیں گی سب تیرا آس پاس نہ بیٹہہ	طبیب اوٹہہ مری بالین سی چہوڑ نبض مری	مری دوا نہین آتنکی مجہکو رغبت نہ بیٹہہ
گلی سی اوسکی دل ناتوان شتابی چل	نہو گر پہر تری اوٹہنی کی ہمکو آس نہ بیٹہہ	نہین ہی خوب دل اس بہگاستی بیٹہہ	کیا ہی اوسکی تجہی اور کچہہ قیاس نہ بیٹہہ
جو ہو حال دل زار کہیجی تو کہی	ہمارے پاس تو یہ کرنی التماس نہ بیٹہہ	دل اوٹہہ شتاب یہ باغ جہان جہ ہی کہ نہ	گل امید سی آتی ہی بوی یاس نہ بیٹہہ
٥٨٣	کچہہ اوسی درد دل نپایا پایا یکہ جرات	شب وصال مین آیا تو بہی اداس نہ بیٹہہ	٥
شب کو تیرا کانسی دکہا دو انگوٹہی وہ آنکہہ	کیون نہ پہر دل کو عدو کر جہیتو اوٹہی وہ آنکہہ	چیونٹین کتی ہین کچہ اپنا شہ دہن اور	نظر ہی اب ہمکو دکہاتی ہی انگوٹہی وہ
چشم حیرت سی اسکو دیکہہ ہم کیا کیا	پر ملا ہی نہین جیسے جو روٹہی وہ آنکہہ	کس کی نظر سے یہ نہار رفتار اوسنی کہا	مت نہ بات نہین یہ تری جہوا
٥٨٤	دیکہی اوس چشم کو کیا کہی لبون عبارت	شب کو تیرا کانسی دکہا دو انگوٹہی آنکہہ	٣
تا آ تو جو خواب اوس شب پر ... دیکہی	سر عاشق سنے تیری عاشق بتیا نکہہ	ہو بہر جلی ہنکی سینہ آتش غیر ستا سی برا	اگر ہم طوطی نظیر اوس مین دیہ پر کیسا

دیدہ مہی سو فزون نور بصارت جرأت — چاہی ہی سرمنی چشم تو مہتاب کو دیکھ

ردیف الیاء

۵۸۵ — ۶

چھوڑ کر گلزار سی دور اودہر بلبل کتری — ہائی صبا جفا پیشہ ز کیا گل کتری — برہ چلا ہی کہ لگی یار کی جا دہو نسری — جا بین کس ننگ نہ بیہر رگ حنا کل کتری

وش بیزار ہی ہمیں کنج قناعت مین کہ — جو بر حرص سی اعراض توکل کتری — آمد غیر سی خطرا ہی کہ یہ ہوش نزاد — نہ کہین بیہرن ربط و توسل کتری

ہونگی کتنون ہی کی سبا رشتہ جان قطع — دو قبا اوسکو جو اوس شوخ کا کاکل کتری — چلی قینچی سی نہ اصلاح کہ ہیراہن صبر — جب طرح وہ بدو انگشت تغافل کتری

قطع یون کیہ دل اونسی کیا ہین حیث — جیب کستر اگر ان جیب وہی جل کتری — سوز دل لا کی زبان پر جو کوئی محفل مین — آہ وہ عیار وہین شمع کا بس گل کتری

ستمگر نے تخلص کی جگہ ہی ابو ا — ہیہر دیوانی کی جو اوراق تہی سو کل کتری — گل رخون کا ہی یہ ننگ دیکی حضور اسی جرأت — جیسی بد رنگ ہی کاغذ کی کوئی گل کتری

غزل

۵۸۶ — ۷

دل کہو کر جو ہی تابی الفت پائی — بس غنیمت ہی تری ہمنی یہ دولت پائی — تونی اس باغ مین دم بہر نہ کی مہلت پائی — اسی صبا ہم نی تو اتنی بہی نہ فرصت پائی

ہر تیرہ وہ ہی حور کہون تو ہی قصور — اللہ اللہ عجب یار کی صورت پائی — غسل میت کی اب آرام ہی لیٹا تہ خاک — کر ستمگر تری بیمار کی صحت پائی

ہم اوسی نصیب اسکا دیا دل جسکو — دل ہی ہمنی بہی عجب طرح کی قسمت پائی — سختیان درد محبت کی جو جو ہی ہر — جو ہر جا ہی جو کچہ دل کی اذیت پائی

۵۸۷ — کہہ یہ قصیدہ الف اک اور غزل ای جرأت — طبع جرأت مین تری جا کی ہی قدرت پائی — ۷

دل دیکہ اذیت جو نہایت پائی — جو بہی کچہو بہی بس ابہی فراغت پائی — ایک تو پائی ہی نگ سنگ کی در تی تو نی — نسبیہ تکہ ہی کی ترہی قہر شرارت پائی

بی سی رنگ نج یار ہو تغیر اللہ — گل کی نبی کی کمان سی نزاکت پائی — سنگ بیمار جو آیا وہ عیادت کو تو ہائی — حال دل کہنی کی ہمنی نہ طاقت پائی

کرنی لگی یہ خنجر مژگان مجہکو — انکہر یونکی تری اندک جو شہادت پائی — نرگس ہمسوس کنان ہی اور گلزار مین دیکہ — یعنی آنکہون نی تری کیون نہ بصارت پائی

۵۸۸ — جرأت انکار محبت تو عبث کرتا ہے — کہ سخن مین ترے اک جاذبہ حالت پائی — ۷

تو بہی یار کی کوچی مین پہ جانا مجہی — کب اثر کرتا ہی ناصح تیرا سمجہانا مجہی — یان ملک اس دل کی بیتابی نی ہی رسوا کیا — جو کوئی دیکہی ہی سو کہتا ہی دیوانا مجہی

مکا ہی عمر کا پیمانہ اب کیا دیر ہی — ساقیا دکہ جو کوئی دنیا ہی پیمانا مجہی — بیوفائی مجہسی تو مت کیجیو اسو فن مین — اوسکی کوچہ تک ذرا ای عمر پہچانا مجہی

جس طرح بیتابی چسم سب بیکا ہی — بن تری ایسا لگی ہی ہنیا کا نشانا مجہی — لبکہ روتا ہون مین اوسکی ہجر مین زار — دیکہکر ہنستا ہی یہ دو اپنا بیگانا مجہی

۵۸۹ — رات دن جلنی پہ ستمگر جرأت اوسکی بزم مین — شمع رو دیکہو تصدق دیکہا پروانا مجہی — ۱۱

یہ طرح تمنی اب ای یار نکالی — ابرو پہ نظر کرتی ہی تلوار نکالی — در پر جو نشستہ اسکی سہر دہر کی تو نشینی — راہ اودہر طرف ہیو تری دیوار نکالی

ہم جو ادہر دل بیتاب یہ تو نے — کیا بات زبان سے دم گفتار نکالے — اظہار ہائی سو فن عیش یہ کو تو اونسی — کیون بام پہ کہر کی سر بازار نکالی

ساقی خبر کنی لگی سب اپنی گہونکو — مین دیکھی جو ہک آہ شرربار نکالی — گاہ ہی پہ سو جگاہ اک حشر سا برپا — یہ تمنی نئی چال کی رفتار نکالی

از لگی وعدہ وصل اوس نی فہاد — ہر بات پہ سو طرح کی تکرار نکالی — تا مرا شہ جہان ہاتہ نی — مجرم پہ تری قہر خونخوار نکالے

قفس از گل پہ چمن غنچہ گل کی — تو خون مین ہکا شیشہ جو سو ایکی آہ — توڑ جا کی قفس سی کہون لیا ہین کہ بستر — بلبل نی کس جان سی منقار نکالے

۵۹۰

پڑھ زمانہ مضامین کو جرأت غزل اک اور
یہ زور زمین تو نے نئی یار نکالی

۱۰

غفلت کی اک راہ نمودار نکالی
ابرو میں جبیں کی بکھری ہیں بال ادہر ہوئی گات
پھانسیں تو بہت سب نے نکالیں پہ کھینچے
ایام جدائی میں تو شوقیہ پیام آئے
صد حیف کہ کاش اوسکی ترے لوگوں نے ظالم

دل آئینہ تنگ اوسنے جو یکبار نکالی
صبح دیکھیو کیا اوسکی ہوا نہار نکالے
پھانس اپنی کلیجے کی نہ زنہار نکالی
مل بیٹھو یہ رنجش وہ گفتار نکالے
کوچے سے بدولت سر بازار نکالے

بس چونک پڑے دیکھتے ہی خواب میں ہم یار
جب بند کیں آنکھیں تو ہوئی یار سے ہم بزم
یہ شب ہے شب وصل خدا آگے ہوا
بدنامی کا کر پاس دم صبح بہ جنبے
جو دریہ نکل آتے تھے جرأت سے اونہوں نے

کچھ حسرت دل ہم نہ ہی یار نکالے
کیا راہ ملاقات کی ہموار نکالے
کیوں تو نے کرائی بت خونخوار نکالی
ق کچھ منہ سے شکایت نہ تری یار نکالی
دل لگتے ہی اب پردہ کی تکرار نکالی

غزل

۵۹۱

یاروا میں تنگ مجھو بہر خدا لیجائیے
اکدل تھا سو تو اوسکو زور اول ہی دیا
ہے یہ دل ہی اک تنک خون ایک قطرہ لعل کی بہا
بو محبت کی نسیم آہ سے کھلتی ہے دا ان
در اس سمت دانکی جاکر و انوسے گرد کی ہم

گر میں اودہر جا سکتا نہیں ہوتو وہاں تنہا ہی لیجا ہی
اب شوق میں کہ اوسکی نذر کیا لیجائیے
اس کی ابرو سے نہ تو اسکو بہا لیجائیے
گرچہ سو شب دیکھیں جو ن غنچہ چھپا لیجائیے
ق کہتے ہیں ساتھ اپنے ہمکو بھی لگا لیجائیے

اوسکو نذر دیدہ نگہ دیکھا آتی ہے دلمیں یہ بات
یوں تو لیجائے سے وہاں تیری کہاں لگی بات
کیا کریں لاچار ہیں مطلب ہمارا ہے جو یہ
رہ گذر خوباں جہاں آتے ہیں اور ہاں اس لیے
تو وہ جسکی ہیں کی آپ سے ہیں کہتے ہیں آئی

ہاں کیا تھی ہے اسی کیونکر چرا لیجائیے
ہاں مگر شکل اور کچھ تیری بنا لیجائیے
ہم کبھی جاوینگے مشفق آپ ٹالی جائیے
یعنی جو ہیں دلبر کر ڈھب ہو اولیجائیے
یہ تو ہیں بدنام انہیں کیونکر بہلا لیجائیے

۵۹۲

سن لو قدر دان معانی اور جرأت کی غزل
دور تک سے مضمون یہ اسکی چرا لیجائیے

۱۰

جیسے جی دلکو نہ صاحب نے کہا لیجائیے
اک نظر دیکھو تو یوں کہتے ہیں وہ حیوان شریر
صاف بیگانہ نظر آئی گی ہی وہ ہمیں
ہاں دل اونہی ہے جسکو دیکھے سو یوں کہے
کسکو ہے وانتک رسائی آہ میں کس سے کہوں

جب ہوا مزہ تو کہتے ہوا و کہا لیجائیے
آنکھوں ہی آنکھوں میں کیفیت اڑا لیجائیے
وہاں جیسے اپنا سمجھکر آشنا لیجائیے
کب ہے درکار ایسی جلنس نار وا لیجائیے
مجھکو اوسکی پردہ نشین کی گھر ذرا لیجائیے

از رہ شفقت جو یار لیجائیے ہو دانتوا
درد دل ہے اوس بید رو میں یار
کچھ تو دل کی بھی کہہ آئیں سر جا جب بھلا
زیست کا بگڑا ہے نقشا اوسکو درد آ
منہ پر منہ میں کہتے ہیں جرأت دہاں تک

سنیے نا طاقت ہو گئیں مجھکو سنبھال جائیے
وہاں کسی حیلہ سے ٹک یہ خدا لیجائیے
بانسی کیا پیا میں دل حسرت بلا لیجائیے
کاش کوئی سانگ ہے یار بنا لیجائیے
ہائی سب سے لب ملا کیونکر چرا لیجائیے

غزل

۵۹۳

بدن عریاں جگر پر داغ لب پر آہ و نالا ہے
تماشے کو مری سیر سے قدرن نکلتے ہیں
نگہ اوس شوخ کی کیا جانیے کیا ہے میں حیران ہوں
چلا ہو جب ترے کوچے سے تو سنگ اپنے اگر کھو
نہ وہ دن ہیں نہ وہ راتیں نہ وہ ...

ترے عاشق کا بہر عالم میں عالم ہی نرالا ہے
عجب حسرت سے ... نکالا ہے
نہ غنچے ... نہ ... بالا ہے
[illegible]
[illegible]

نکل کر یاں سے جو خاک سے دلگیر ہے بیجا ہے
کہا مجھکو کہ تو جل میں وہاں آ کر مر گیا
ملامت خاک میں تو دلکو ستم سے
نہ پھر اوس بات کہتے ہیں ہم خون جگر اپنا
ادا و ناز سے اوس دیکھا تو اسی جرأت

سو منہ پھیر اوٹھا کر اوسکو اپنے سر پہ
کو ئی دیکھیو تو کیا دم دیکھا ہی فوق نالا
بعد خون جگر میں نے بغل میں اسکو پالا ہے
بہار ہم دلیں تم ... ہم اپنے اطبہ
ہما سے ... کیا مطلع موزوں نکالا ہے

۱۰

غزل

۵۹۴

۱۲

بلا جو شہر کو ایندہ ش ہو قیامت غضب ڈالا ہے
دم آنکھوں میں ہمارے ہے پر دیتے آنکھیں ملا دیجے
سیر گلشن دل کی بہار ہے سیر خوش آوے
سینہ بیر کھاتا ہے اوس جسم پہر آئی
شب فرقت میں دس تین آنکھوں لحظہ کیا ہے سیر
میں نکلیو ان کی اسکو کون کون ہے جی ستی گذری ہے

غضب جیسوں ستم گمرا ہونا کی میں قیامت لائے
تمہارے کم نگاہی نے تو ہمکو مار ڈالا ہے
کہ غیار دراغ حسرت یا نہ گل ہے اور ملالا ہے
الٰہی اتبلک کیا رحم اپنے دل کا اللہ
پرانتظار تمہارے آنکھیں کھلین ہیں نالا ہے
محبت آزمانیکا نیا یہ ڈہب نکالا ہے

بٹھا دی حلقہ ماتم میں وہ نت جسے بالو کمو
نہیں تی گر ارس صبح تو تو جان وہ جا
جو نکلا گھر سے اپنے شب کو وہ خورشید سوا
سدا ہم نسیم نہیں سوز دل بتا جو گی کہتی
بہانا کر کے بیمار کیا کیا وہ کراہی ہے
سنو تنگ گوش دلستی قصہ غم اپنی جرات کا

لرز سیانونکو جو بہولا سوں کا نزکا بالا ہے
دل بیتاب تو نے مجھسی کیا جہگڑا نکالا ہے
تو بت حسین ان سی رنگیں کہ کیسا یہ دوبالا ہے
تو جب کی تو بان پر کبھی پیالا ایک چھالا ہے
خدا نا کردہ آیا اپنے تئین بیمار ڈالا ہے
یہی سمجھو کہ یہ ہو اک کھائی کہنے والا ہے

۵۹۵	غزل	۹

خدا نا کردہ ہیر بیمار کیا کیجے
طبیعت اوسکی ماندی ہے جانکی نا دشمن
خیال اوسکی جو نچاہی کا گذری ہی تو ہم سکو
جو نیو پاس جا ناہ ہم جیسا جو رستی
عیادت کو بہی جانا ہے ہمیں شوار کیا کیجے
بہلا پہر کس طرح سی جا کرین غمخوار کیا کیجے
نگاہ محبت سی آنکھیں رہتی ہین بیدار کیا کیجے
تو جا کر بیٹھے رہتی ہین سر بازار کیا کیجے
کف افسوس ملتی ہین کہ جرات ہم نہین اوس جا

۵۹۶		۱۳

تصور میں جو گذرے ہے وہ کرنا آہ آواز سکا
کسیکو بھیج ہم سکتے نہیں احوال ہیں ہی کو
خلل تپ کا نصیب دشمناں وسکی خوش تنین ہیں
طلب ہے کی ہو اور اپنے تئین بیمار ہی عشرت
نہیں ملو ہی تو مہلا ای ٹہری دو جا نے کیا کیجے
گرا ایک ہم نہین گھر میں پڑی بیمار کیا کیجے
گمر یہ جی کہتی ہین ہر بار کیا کیجے
تو ہر دم جی ہی میں آہ آشکار کیا کیجے
کہانسی ٹکر پہر بیٹہ دنیا کیا کیجے

بہول گئے تم جن روز دن ہم گہر مین بلائے جاتے تہے
ہوتے تہے کیا کیا کچہہ چرچے عیش منائے جاتے تہے

میخوارسے دلدارسے تہے اور صحبت لطیفہ ہر بار سے
ہو کر کیفی مونہوں سے پہر مونہہ ملائے جاتے تہے

کیا کیا کچہ تہے خاطرداری کیا کیا پیار کے باتین تہین
کس کس ڈہب سے چاہ جتا کر ربط بڑہائے جاتے تہے

اوٹہنے کو پاس سے دم بہر دل نہ تمہارا چاہتا تہا
ہوتے تہے جو مخل ہمارے سو اوٹہوائے جاتے تہے

کیا کیا تم کو سوجہتی تہین اور کیا کیا ہمکو سوجہتی تہین
ڈہب ملنے کے جب آپسمین کچہہ ٹہرائے جاتے تہے

کرتے تہے تم اونکی خوش آمد جو تہے ہمارے محرم راز
ہر ہر بات پر کیا کیا اونکے ناز اوٹہائے جاتے تہے

وصل کے شب ہوتے تہے جب صبح تو دل سے کہینچ کے آہ
ہم کہتے تہے گہر جاتے ہین تم گہبرائے جاتے تہے

فلک سے بہی کوچے کے اپنے ہوٹنے دیتے تم نہین آہ
یا کہ ہمارے خاطر کیا کیا فرش بچہائے جاتے تہے

ملتے ہین ہم ہاتہہ اب اپنی یاد وہ دن تہے کیون پیارے
اپنے ہاتہون مل مل ہمکو عطر لگائے جاتے تہے

صرف محبت دل سے اوٹہا کر ہم کو رلاتے ہو تم اب
شعر کبت یا ہمسے پڑہا کر اشک بہائے جاتے تہے

پیتے ہین اب خون جگر ہم یاد وہ مے گلرنگ کے آہ
اپنے سر کے دے کے قسمین جام پلائے جاتے تہے

بات نہین تم کرتے ہو اب یہ بہی خوبی طالع کے
کرنے کو یا منہہ بند سبہون کے قفل پڑہائے جاتے تہے

تنگ ہو سب اس نام سے بیا جہان لکہا ہو شواہد
یا پڑہنے کو جرات ہی کے شعر لکہائے جاتے ہین

غزل

۵۹۷ — ۱۱

زبسکہ نذر محبت نہیں چھپتا ہم سے / کبھی ہو راز دل اپنا وہ پر ملا ہمسے

بلا فغ غصہ میں ہم جسکو کیا تماشا ہے / کہ اپنے درد کو پوچھے ہے وہ دوا ہمسے

خفا ہیں جنکے لیے زندگی سے اپنی وہ / کبھی ہے شب کوئی ناحق خفا ہوا ہمسے

ق غضب ہے جسکی لیے ہم جہان سے پہر بیٹھے / سو وہ ہے پر وہ نادان دلربا ہمسے

ہزار جسکی لیے ہیں منتیں مانتیں / سو کیا ستم ہے کہ وہ شوخ ہو خفا ہمسے

اوٹھا دیا جسکے لیے ہو زندگی سے ہاتھ ہو آہ / کبھی کی فکر کہ شکوہ ہے دعا ہمسے

یہ کیونکہ سنیے کہ بسر شکوہ جس سے ہے دل / کسی سے ہے ہمیشہ کہ وہ غیر کا گلا ہمسے

مدام مشغلہ گریہ جسکی غم میں ہے / کبھی ہے سن رو کے اپنا وہ ماجرا ہمسے

شعور دار ہو تم پہر بھی ہے تیار تو / یہ کیا سبب ہے کہ دل اسکا پھر گیا ہمسے

کبھی دکھاتے ہی کان اور کبھی [illegible] / کبھی ہو دیکھو تو ہوگا وہ آشنا ہمسے

ستایا اوسکی یہ لیکن تو سچ ہے جرأت / کہ کیونکہ ہوگا وہ پھر آشنا بھلا ہمسے

۵۹۸ — ۱۱

ہمکو رو پوش اسقدر وہ سا بنایا آپ نے / ہمسے چھپ کر انکو عالم سے چھپایا آپ نے

جہانک کر در سے جو دیکھا منہ کو جی میں مجہی / تو لگوں کیا کہکر کیا کو جہکایا آپ نے

ہو گیا از بس کہ ہی انفعال مرگ در بیت / بار ہی پہر کر لرزتا جہکر جہکایا آپ نے

چشم کیفی اپنی دکھلا مست و بیخود کر دیا / ایک دو پیالوں ہی میں اچہا جہکایا آپ نے

ق کر ہیں ہم لیکے دل تم جانکی خواہاں ہوئے / جی ملا کر خاک میں ہمکو ملایا آپ نے

حیرت افزا حسن جو اپنا دکھایا آپ نے / اک مرقع بزم حور [illegible]

[illegible] یا محسن اور آپ ہو بیٹھے خفا / آہ سنو رو ہی کیا کیا [illegible] لیا آپ نے

[illegible] شور کرتے گھر سے جب کہیں / تم تلک جانے ہمیں تب یاں بلایا آپ نے

صبح ہی کہیے آج دل ناآکر ہے تر شکل [illegible] / رات شاید غیر کو پہر منہ لگایا آپ نے

تو بہ [illegible] بیٹھ میں لاکر کبھی ہم آشنا ہی / ہم تو [illegible] ایسی ہی پہر کیوں دل لگایا آپ نے

جو ہمارے حسب حال اشعار کہتی ہیں وہ / ریختہ یہ کیا میاں جرأت سنایا آپ نے

۵۹۹ — ۱۲

پہلی تو وانداہ الفت آکر بلایا آپ نے / پہر گیا جب دل تو پہر در در پہرایا آپ نے

یا سمجھتی تہی ہمیں رونق فزاے بزم آپ / یا یہ کہیے [illegible] تنہا اٹھایا آپ نے

یا ہمارے خط [illegible] تہی سب ارسک [illegible] / یا بگڑ کر بات دیوانہ بنایا آپ نے

یا ہمارے علمی والوں کا تہیں رشک تہی یاد / یا ہمارے یاد کو دل سی بھلایا آپ نے

یا یہ عالم ہمارے خوشی منظور تہی / یا رلا کر ہم پہ عالم کو ہنسایا آپ نے

یعنی پہلی تو تکلف پاس بٹھلایا اور آہ / لگ گیا جب دل تو اک پردہ لگایا آپ نے

یا کہیں اپنا عالم ہمکو دکھلاتے تہے تم / یا کبھی گہر کر پہر عالم دکھایا آپ نے

یا ہمارا دہیان رہتا تہا تمہاری حیرت کا / یا ہمیں اپنی نظر و سی گرایا آپ نے

یا ہمارے پاس پہر [illegible] بیٹھتی تہی آکر آپ / یا بخشش پاس سے ہمکو اوٹھایا آپ نے

یا کبھی یہ تمہارا وہ مدام اخلاص تہا / یا بگڑ کر ربط یاں بالکل گھٹایا آپ نے

ق ہاے یہ رووداد کسکی رو برو کیجی بیان / چار دن میں جو تماشا سا دکھایا آپ نے

چھپ بیٹھی تب ملاقات اب ہی جرأت کریں / جیلا ملنا سارے عالم چھڑایا آپ نے

غزل

۶۰۰ — ۱۱

کسی گل کو تم آپ گل ہو گل لگا دیجے / ابہی منہ کلیجا ہے نہ داغ اسکو لگا دیجے

نہیں الم تمہاری غم کی مجہکو فرصت گریہ سے / نہ نکبہ رو نی ہوئی کو اور رو رو کر رلا دیجے

طلیش سے دل کی [illegible] ہم بیٹھ کر [illegible] / تم ہی گرم پہر پہر کر کلیجا مت جلا دیجے

کسیکی یاد میں بیٹھی رہے گا کیا حاصل / ابہی کیا عمر ہے جی میں لگا اسکو بہلا دیجے

ق تمہیں سوچے ہے ہم تشخیص پایا کیا محبت میں / اوٹھا دو دل لگاوان یا تو نسے مت اندیا اوٹھا دیجے

تمہیں پیشگیر دن عمر میں تم محبوب عالم ہو / وہ کیا تمسے بہتر ہے جو تم کو تنک دکہا دیجے

پہر یہ وہ تمہیں بار نہیں تو دیکھو آئینہ / نہ یوں حیرت زدہ ہم مجہکو دیوانا بنا دیجے

گل رخسار کو اپنی دکھا دو کوئی کر خوبی / تو مثل غنچہ اسکو جیکیو نہیں تم ہو تو اوڑا دیجے

تمہارے ہر گل رخسار ہیں خوبوں کا دل داغ / نہ شکل بدر تم سی یہ مکہر کو گہٹا دیجے

اگر ایسا ہی الفت کا اوٹھانا ہے مزہ تو پہر / تمہیں ہم چاہتی ہیں تم ہمیں دل لگا دیجے

٦٠١

ہین دیکہی وجیتا تہا اورہم اوربیڑ تی تہی
جوسوز دلسی بہرلاتا تہا تسک شرح انکہونمین
بیان ہم دصلین کمترجو دردہجر سے مرنا
جہان ہو جیسی دوکیفی یہ کیفیت تہی اپسمین

یہی راتین تہین اوریاتین تہین وہ دن کیاگذر گئی
اگرہم جیکی اجنبیی سی آہ سرد بہرتے تہی
نو دہ کہتا خدا انشا ہی ہی اوسکا ہم ہو مرتی
کبہی دو کبہی اپنی کبہو فریاد کرتے تہی

شل ہر جاہی اوسکی ہیں جراتکو جا ہی

مبدل رنگ ہی تہا تہا اوسکا اہ لب پر ہے
کبہی تہر کرسی سو دہی جو باہم دہلی شبکو
لی رہتی تہین نظرین غلبۂ الفت سی اپسمین
سوا بصد حیف اوس خورشید رو کی ہجر مین جرات

نجاد داب کہین کنہو یہ تم جراتسکر جاوگی

٨

جو ہوکرسستہ پریل گہو ہم اونکو دیہہ مرتی تہی
وہ ہمکو منع کرتا تہا ہم اوسکو منع کرتی تہی
نہ خوف اوسکو کسیکا تہا نہ ہم لوگونسی ڈرتی تہی
یہی راتین ہین اور باتین ہین وہ دن کیا گذر گئی

غزل

٦٠٢

گہونہین نگاوٹ سین غضب مژگان کے جہپک بہر وسیے ہی
ہاتہ یہ بکہرے بال بلا کافر دہ بندش جوڑے کی
وہ جہینپ نازک رنگ اور بہری بہرے وہ رخسارے
وہ سرخ ملایم ہونٹہ غضب اور ادی وہ مسی کی دہتڑے
اوس نیدے کے ہم بندے ہین وہ بالا سبکو دے بالا
وہ گردن اوسکی صراحی دار اور تس پہ صفائی ہے ظالم
وہ اوبہرے اوبہرے سخت کچین اور پیٹ ملایم مخمل سا
وہ اونچے گورے کول سرین وہ کافر رانین بہری بہری
ہر عضو نزاکت بہرا ہوا اور تس پہ بدن سب گدرایا
ہر آن ہے اوسکی آن نئی اور ساتہہ ادا کے سب باتین
اس وضع پہ جرات گر اوسکا گانا سنئیے تو ہے ظالم

١١

دل چہین لے اوسکے چین جبین ابرو کے لچک بہر ویسے ہی
مکہڑے مین شرارت بہری ہوتے نتہنون کی پہڑک بہر ویسے ہی
صورت پہ امنگ جوانی کے چہرے پہ دمک بہر ویسے ہے
دانت موتی کی او نین لڑے ہنسنے مین چمک بہر ویسی ہے
موتی سے سارے مانگ بہری بینی کے چمک بہر ویسی ہے
سج دہج مین تمام خوش اسلوبی زیور کی بہڑک بہر ویسی ہے
پتلی سی کمر اوس نازک کی جنبش مین لچک بہر ویسے ہے
وہ ساق بلورین ہوش ربا پاؤن کی کفک بہر ویسی ہے
قامت سے قیامت سرتاپا چلنے مین ٹہک بہر ویسے ہے
ہے ناز وکرشمہ اور عشوہ غمزے کی کمک بہر ویسی ہے
ایک بکی سر کے اوڑتی ہین تانون کے کہنک بہر ویسی ہے

٦٠٣

غزل

٩

بزم طرب مین شکل دکہا کر چلے گئی
اب آنہیں ہی جان پہ جاتے ہے آپکے
ستا ہو سب کی اورنہین کہتا ہو کسی سی کچہہ
کیونکر نہ اپنی جینی سی بیزار ہون کہ آہ

شادی مین غم یہ زور لگا کر چلے گئی
کیا اوڑی تم کہ دم مین بس آکر چلے گئی
کیا باتم یہ مجہکو سنا کر چلے گئے
تم زندگی سی مجہکو خفا کر چلے گئے

جون شمع سوز غم سین گہلا ہون دمبدم
اٹہ بیٹہا ہو پاس مین بیٹہون جو جسکی آ
اب مجہہ مین اور دلمین بہی رہتی لگا لگا
ہم ہاتہہ ملتی رہ گئی اور اوٹہی گہر کو تم

گرمی سی تم جو ربط بڑہا کر چلے گئی
تم دور سے جو آنکہ لڑا کر چلے گئے
وحشی سا تم جو صاف بنا کر چلے گئے
کیسے قدم شتاب اوٹہا کر چلے گئے

٦٠٤

گہر یان برنگ ابر ہی جرات کہ شکل برق

ہنستے ہوئے تم اوسکو رولا کر چلے گئی

١٣

کل وہ گہر جائیگا تو سخت قیامت ہو گئے
جبکہ بنور نظر آنکہہ سی اوجہل ہوگا

جان تن سی مین کہین رخصت دم رخصت ہو گئے
پیر میر جسم مین کیا خاک بصارت ہو گئے

بر پیا شر کا سدا ہی ز آب کی شکل
سر ٹپکی کی سوا اور نظر آویگا کیا

حق تو یہ ہی کہ عجب دلکی حقیقت ہوگی
جبکہ تہا دہ و دیوار سی صحبت ہو گی

یاد آویگا یہ آپس مین جو باتین کرنا	بات کرنیکی بہی پہر مجہہ مین نہ طاقت ہوگی	کہتی مین قرم سفر یار کا ہی وقت سحر	مجہکو فرد انظر آتا ہی قیامت ہوگی
صورت اک اک کو جب یاد مجہی آویگی	آہ تو روز ہی پہونکی مجہی فرصت ہوگی	یاد جب آویگا وہ چاند سا مکہڑا مجہکو	کیا کہون پہر تو عجب کچہہ مری صورت ہوگی
بستر عیش پہ ملنا جب آویگا یاد	پہر تو ملنیکی ذرہ مجہہ مین نہ طاقت ہوگی	جب نہ آواز سنونگا مین وہ پیاری پیاری	دل یہ چلائیگا بس مین کہ اک آفت ہوگی
وہ پری پردہ مین ڈہونڈہی نظر آویگی نہ جب	آہ تو جوش جنون سی مجہی وحشت ہوگی	صاف دیوانہ سا مین بن جاؤنگا تب لوگونکو	سر کو بہہ پلکی معلوم فصاحت ہوگی
۴۰۵	رند و شیخ کی یہ نشست آئیگی جب یاد	پہر تو اوٹہنی کی بہی جرأت نہ مجہی جرأت ہوگی	۱۱
انکہہ تم مجہسی لڑا کر شکیبائی دہی گئے	لیگئے میرا قرار اور صبر اری دلگیر	گر نہ دو مونس آکی کرتا تو ای مہربان	آہ مجہہ کم بخت کو کیون یاد کا ہو دی گئے
گر لگا نا تہا نہ مرہم تمکو اپنے ہاتہہ سے	آہ تو دل پر مرے کیون زخم کاری دی گئے	گر نہ ہونا تہا تمہین ہمدم مرا تو پہر مجہی	شکل نو کیون تا کہ ذرہ یادہ وزاری دی گئے
چاند سا مکہڑا دکہا کر چہپ گئے اور تم مجہی	شام سی تا صبح اختر شماری دی گئے	کیون تمہین سر دون کیا کرون مجبور ہو لاچار ہون	اختیار اب لیکے تم بے اختیاری دی گئے
گر نہ آنا تہا عیادت کو تمہین تو کیون مجہی	اس مرض سا یک بیماری دار ہی دی گئے	دیکہنی ہم گر نہ تہی تمکو یہ ہوتی کی طرح	تو مری آنکہون مین کیون بیداری دی گئے
لیگئے تم جان میرا راحت و صبر و قرار	سینہ کو درد جان کنی اور دل فگاری دی گئے	ہم کو ہمدم تم نہ اپنی گہر کا سیدہی راہ دی	دم مجہی ارشاد نکالکر دم شماری دی گئے
۴۰۶	آپ کی جانی یہ جرأت کی حالت ہی کہ آہ	ترک اک اور سکو طعنی لاکہہ بار ہر دی گئے	۶
نہ عاشق ہی فقط اوسکا دم نظارہ حیران ہی	کہ آئینہ کی دولت آپ وہ مہ پارہ حیران ہے	مونہہ اس سنگ سے کیونکر جو ہی اوسکی کوچہ گرد	پریشان دی سر پہ ہی غم نہ آوارہ حیران ہی
کیا ہی تا فلک طغیان جوش اشک نی میری	کرے گر منعفی کو فرق تو یان فوارہ حیران ہی	بہت کی سیر پر دیکہی نہ ایسی بخت برگشتہ	مری اختر کی گردش پر ہر اک سیارہ حیران ہی
ہزار دن مرگئی دردو دوا کہلا نہ پہر گزرہ	دل اوس بت کا ہی کیا تیغ کہ سنگ خارہ حیران ہی	بہت مشکل ہی اوس آئینہ سے کی دیکہی جرأت	نگہہ عاجز بصر مضطر ادر نظارہ حیران ہے
۴۰۷	غزل		۱۱
گر جگر پر غم ہی تو دل بہی نحیف و زار ہی	ہمدمو پوچہو سو کیا جو رہی یہ پر جور دار ہی	دربلک تو اوسکی آپہی نکلی پیا ہی اشک	کچہہ سر دہوا ادہی تیری تو تیرا بار ہی
دم گرانی گوش کی مجہکو فلک نہ اب جو آہ	سیر ہو اوس شوخکی اک درمیان دیوار ہی	کیا بچی اوس جنبش مژگان وابرو کی قزر	جنگ آپس ہی مین ساعت جیری تلوار ہی
ہو گیا بیمار وہ جو ہوا اوسکا طبیب	یہ مریض عشق کو تیری نیا آزار ہی	شوخیان آمرین اوسکی دیکہکر جہپکا ہی آنکہہ	ہر جگہ بجلی کی یا اوس شوخکی رفتار ہی
غم سی ہی جسم نشک گلی کی سوکہہ کر کانٹا مثل	وہ یہ کہتا ہی کہ آنکہون مین مری یہ خار ہی	اک نگا تیر اوقات تن بسا کر نہ	زخم دل کہو لے مونہہ صورت سوفار ہی
ق رہنما اوسکا وہ ہو میرا اشنا نا اب کہان	رو کی کہتا ہو ہی جیسی فراق یار ہی	ہائی وہ کرنا ہر اوسکا تہا غنیمت دم ملی	صبح کو رہ تو بہی کیا اب جنگ ہی تلوار ہی
۴۰۸	جرأت اوس شیخ کا وحشی ہی قبول مہر	ہم تو دیوانہ ہی تیری کام مین شیدا ہی	۱۵
دل یہ خون کو عقد کیا وہ بہا لیتا ہے	ہاتہہ دکہلا کے حنا کو ہی لگا لیتا ہے	ضبط گریہ سی ہوا ہی دل مجروح کا رنگ	پانی جیسے کہ کوئی زخم چہپا لیتا ہی
ذرہ ذرہ ہی یاد نسبی کا ادہی جیا دوس کو کر	نگہہ ہی کیسی ہی آہ اوسکو وہ بنا لیتا ہی	ہاتہہ اوٹہا تا ہی مری نبض کو یون یک پہ طبیب	جیسی جنبر سی کوئی ہاتہہ اوٹہا لیتا ہی
آئینہ دیکہنی لگتا ہی مجہی دیکہہ وہ شوخ	شکل مجہسی وہ پہر شکل چہپا لیتا ہی	دہن اوس گل کا جنکتا ہی بر رنگ غنچہ	پی کی جب وہ مری گلرنگ مزا لیتا ہی
مین ہی رہ جاتا ہون وہ تن من قلم	بس یکایک ہی نہین جلد ہی سر بالا لیتا ہے	وصل اب ہی تو یہ ہی سیح گہبرا کر آہ	ہاتہہ سی کیون وہ مرا ہاتہہ چہوڑا لیتا ہی

[illegible] اوس پاس جو مجھہ [illegible] [illegible] ہم اوسکو کیا [illegible] [illegible] میں جگر [illegible]	بہلا کیا کیا مجھ و تین دیکھا لیتا ہی قاتلوں کو کوئی جب دوڑ کر جا لیتا ہی تن گھر سے میرا سو وہ کب مجھکو بلا لیتا ہی	جان لیب جاتی ہی عاشق کو تم [illegible] مجھ میں کچھ جان نہیں ہی اور سو تا ہی تو تو ہاں کوئی دیکھہ نکلی ہی اور [illegible]	دنیا جو دیتا ہی وہ آپ کا کیا لیتا ہی ورنہ عشق ایسا کوئی دم میں مجھی اٹھا لیتا ہی اوسکی آنکھوں سی تک آنکھوں کو ملا لیتا ہی
۶۰۷	گھر شکتہ انکی جراتکی ہی کون جواب	سانس اوسکی سہو وہ بستر پہ شر الیتا ہی	۹
[illegible] کا سوچ آتی دل میں اوسدم آ کی ہی [illegible] وقت وداع اتنی ہی بہر آئی ہی نیا [illegible] کی سوزش سی ابھی دم جلا جاتا ہی [illegible] [illegible] دیکھہ کر اوس شوخ زیہ تب آ [illegible]	کان میں اوسکی کوئی جب آ کچہ جا کہی آج دکھین تیغ فلک کیسا تو شیشہ پر ساقی ہی دمبدم سینہ میں غم اک آگ سی بہر کا ہی ہی آسمان پر بجلی کسطرح چمکا تی ہی	ادہر شیر ایسی ہی بہر کر پہ جو میں آ ادہر ساقیا خانہ رکھہ جام نہ ہر دم کو کیا غضب ہی پہر یہ تیغ آیا لب اوبہار [illegible] تیر جب کو چھوڑ سی اوس ظالم کر آتی ہی صبا	یک بیک آیا ہوا دل کسطرح بہر جا کہی شبرو مجھ چمن کس کس رتہ شش لہرا ئی ہی بات کر تنگی کبھی اوس جو فرصت پا ئی ہی باغ میں سرتا قدم پہر آگیا سبز لہرا ئی ہی
۶۱۰	ہی شگفتہ یہ دیکھ جراتغزل ہوا دیکھ	دکھین مضمون اسسی بہتر اور تو کیا لا ئی ہی	۸
[illegible] بنتا بن نا اوس شوخ کا پا دا ہی دو دل لگ لگا کو سونا او سکا جو تا ہی یاد [illegible] مستعد بیعت اپنی سب [illegible] [illegible] کو سر دم کی ہر دم کی کیا	بس وہیں درد و پہر جو کہی کچھ بگی ہی سینہ کو ام متصل ہوا اور سا ہی بہر ما ئی ہی بیچ طوقی مجھ میں شہر دشمن جو مجھی بھا ئی ہی کیا کہر ایسی ہی منتش کچھ بہت گھبرا ئی ہی	درد یہ تیر آیا نہ وہ اور نہیں سہا قیا آ کیا ہم سی خون دل اپنی پیا اور کہا تا ہی میں غم غش یا گم ہی آکر اور کبھو آ جاتی ہی میں جوا کیا طبیعت ہر اور اوس ابتدا ہی [illegible]	اوس شہر تا ہوں نہیں اور مجھسی وہ شہر تا [illegible] جو کسیکو خوش نہیں آتا وہ ہمکو بہا تی ہی غیر اوسکی انجمن میں رہ کی تو یک بار [illegible] جو کہیں لگتا نہیں جب دل کہیں لگ جا ئی ہی
۶۱۱		غزل	۶
پہر لا دیہ چشم غم یاس پہ پانی [illegible] ہی زاہر اسکو دیکھہ سب [illegible] [illegible] کی عاشق کدہ جو دل کی	پہر نکلا ہی کوچہ دلدار میں پانی جلدی نہیں ہو صبر یہ گلزار میں پانی گھر ہر تو وہ ہی خانہ خمار میں پانی	رخصت نہیں یار و کہ ہمیں در پہ [illegible] کہینچو ن غم ہی کہ راہ جہان [illegible] پڑہو غزل اب ایسی کہ اتش سی لگا دے	جون آئینہ اس دیدہ بیدار میں پانی پہر پہر ہی ہم نظر آئی کہسار میں پانی گر جہد [illegible] اوسکی ہی اشعار میں پانی
۶۱۲		غزل	۹
ہی گر نیہ نہ بادہ ہی کہسار میں پانی [illegible] یا مر ہی تو میں خانہ [illegible] [illegible] ہی [illegible] [illegible] گھنگی جون خم بہر آتے	ہر جنت تو ہو نجر گرہ نار میں پانی گر ہیسی کر تی عکس دیوار میں پانی اک عشق جو تا نہیں آتا ہی میں پانی پہر ہی اب بہی تن زار میں پانی	آئینہ جبہ کبھی ہی تو اور خبر تہ شیر میں ہو صد اور مجھ [illegible] شہر [illegible] دیدار یہ دیدہ تر این نہیں تیر کا دل کو ظالم اور سہ گل کی جو نہیں کوئی [illegible]	بر آئی ہی کیون لعل شکر بار میں پانی گر یا ہم کو تی نبد دست اولاد میں پانی در کار ہم کیا کہ بدل دار میں پانی جسو قت کہ دہو کلا و [illegible] پانی
	ذرہ غم اب [illegible] جرات	جیسو ہو خانہ سہ میں پانی	
۶۱۳		غزل	۵
[illegible] دوست [illegible]	اوسکا جو نچوا [illegible]	تو وہ ہی کہ دل سو ہو جنت [illegible]	صاف [illegible]

جیسا بیمار ہون وہ پوچھے ہے سبحان اللہ	حالت ایسی ہے تو بہتیر کسی انداز نے	سو تم گل میں ہون گلچین تصور کی طرف	تسلی ہر بار پیے سیر گل و گلزار کے
٦١٤	تنک یہ حال ہوا دیکھا کہ گہبرا کر آہ	خواہش مرگ خدا ایسی تری بیماری کی	٧
گر بریم اوس سے رات کو کچھ کچھ پیکانے گئے	پر صبح ایک ایک کر باؤن پڑا ہی	بیٹھا نہ جیب تنگ کی بیہودہ کا [illegible]	[illegible]
تا اگر تیغ زن وہ گلے سے نہ لگ گیا	کیا کیا نہ زخم اپنے جگر پر لگا کیے	جیسے تنگ [illegible] آہ	اس چشم اشکبار سے [illegible]
تیرا جی سحر حسن وہ بازار ای عزیز	یوسف سے اگر کتنی ہی جیسا کیا کیے	بن دیکھی [illegible]	[illegible]
٦١٥	روز شمار تک نہ شمار اوس تلک کا کو	جیسے وہ ادا کو وعدہ پہ [illegible]	١١
جوش گریہ سے کب اپنی چشم تر خالی ہوئے	یہ اوٹھا طوفان کہ ہما نو [illegible]	[illegible]	[illegible]
جا سے بہت تہیں وحشت مین جو دیوانے	کب بچو [illegible] ہی بام [illegible]	[illegible]	سینۂ عشقی [illegible]
اب تو در و دیوار نظر آتا نہیں [illegible]	فشار [illegible] غم سے دل جگر خالی ہوئے	[illegible] آہ	[illegible]
جیسے کیا [illegible] کر دو دل یہ ہے آہ	دیکھ [illegible] عمر [illegible]	[illegible]	[illegible] خالی ہوئے
تم [illegible]	جب [illegible] ہو گر خالی ہو	[illegible]	[illegible]
٦١٦	کہہ غزل اک اور مضمون [illegible]	[illegible] خالی ہے	١١
شکل رو لا اپنی کس دم چشم تر خالی ہوئے	اشک [illegible] خالی ہو	[illegible]	[illegible] جگر خالی ہو
اے پری [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	گو خزانہ [illegible] خالی ہوئے	کب جواب [illegible]	جب [illegible]
کا ہے [illegible]	آہ اک ساعت [illegible] خالی ہو	[illegible]	[illegible] خالی ہو
٦١٧	یار مین [illegible]	کہہ سو [illegible] چشم تر خالی ہوئے	٩
[illegible] یا	اک صدا الامان [illegible]	سیکنی کا شش [illegible]	خون [illegible]
در و دیوار [illegible] مرگ آہ	[illegible]	یان تلک [illegible]	یار [illegible] اغیار ہے
[illegible] آہ	[illegible] آتش بار ہے	یان تلک [illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible] لاجار ہے	بات [illegible]	[illegible]
٦١٨	عالم ہستی [illegible] غزل اک اور کہہ	[illegible]	١٢
گہہ گو یون [illegible]	ستم [illegible] خانہ خمار ہے	ضبط [illegible]	[illegible]
[illegible]	بات [illegible] بیمار ہے	دل جگر [illegible]	[illegible]

عاشقی آتش رہ ... ہو ہیں راہ
... ہی نہیں ہو ا ... باہر
... صورت ہو ... اپنی
... شین پر ... کیا کر

اٹھتی ہیں شعلے یہ شعلے ... ہر
ہم تو کنج بیکسی میں ... میں ناداں سے
جسکو ... کو صبر و قرار سے
دیکھکر مقصود ... ہیں شستہ رو ... سے

گر گلوں میں جان لب ہو خوش بہ تو
جسم ہی ... تھا ہر جسم تا ... باد
نا صحا ... ہو ... ہے پیرہن ... ہو نسی اب
ہی خرید ... ہی ... اسباب ... جنس حسن کے

وہ جب ... میں وہ ... مر ... رہی
وہ ... ... نہیں ملا ... پیار سے
کام ... کو ... ہے اب ... بیمار
وہ ... نہیں ... اونہیں ... کسی ... ہی

۶۱۹	عاشقی میں ہر امید ... ہر اک ... عیش	کوئی ... ہو ... آہ اس ... رہی	۱۱

... آنکھوں ... تیری
... دیکھیہ دیا ہے
... ہیں یہ بیکسی میں اور
... ہوا ہیں عجب حال تھا ... اپنا
... گور غریباں کی طرف

پھر آنکھہ نہ کھلی ... تو عجب ہے چمن ہم
بس تمہیں یہ ... کی ... ہم
... کیا ہم ... ہو چاں شام تو
اے عاشق معشوق میں جو ... ہم
کب ... کا ... ظلمات ... کم ہے

اے چشم ... خاک ... کیا پارہ دل آہ
تار ... شمار ... تو ... شمار آہ
جیسے ... ہوا تھا ... میں رہ
یعنی ... ذکر ہے یہ ... اس طرح
... ہم ... عجب لطف ہے ... ہی

افسوس جو اس ... یہ پاکیزہ قسم تھی
مت ... جو ... تھی
... نقش قدم ... کا ... تھی
ہم ... کسی شخص کی الطاف و کرم سے
... ہم تو وہ ... تھی ہم تھی

۶۲۰	... کہہ ... ہوا ... ہیں مرا	... جیتے تک تو سر ... ہم	۱۱

نالے ... دیا ... تھا ایسی
... ہو تی ہیں ... سیقل کو
... نکلا جو فغاں ... افسوس
ہمسے عاشق تو ... ہیں ... ہیں
... مجھکو ... لایا تو نے

نہ ... کبھو ... میں ... ایسے
نالہ اٹھتی ہیں ... گرد ... ایسے
... ایسے
لیکہ معشوق کی ... جیسے ایسے
رات ... آہنگ ... ایسے

ہمسے ... غیر ... ایسے
... کو ... دنیا کے
جیسے ... میں ... آہ ... ہو ... ہو
گلشن ... کا ... ہم ... ہے
جیسے دل ... ایسے

طور ... بہت ... ہیں ... اٹھا ... کر
مت ... میں ... عشق کی ... سی
... ہوں ... تھی
... ہم ... ایسے
آہ ... نہیں ہم ... تھی سے ایسے

۶۲۱	قیس فرہاد کا ... ذکر ... آیا ...	... کیسے ہو گیے ایسے ایسے	۸

... زنجیر طلا کے
... زینت نہیں لازم کہ ... آہن
... ہم ... سنگ رہ ... ہو
... بہت طلب ... وصل کو ... تیر

جوں ... زنجیر طلائی
کیسہ ... قابل ... شمشیر طلا کے
دیوانوں کو پا ... ہیں ہی زنجیر طلا کی
... ہیں ... ہی تصویر طلا کے

... رنگ ... لکھا ... رنگ
آ ... جیسے سخن رنگ ... یار
تدبیر ... کیا خاک ہی ... زر کو
کر ... ریختہ ایسا

ہو ... جیسے کہ تغیر ... طلا کے
... میں ... قابل ... تو طلا کی
دکھلا ... آگر ... نہ تقدیر طلا کے
الطبع کہ جس ... کر ... تعمیر طلا کے

۶۲۲	غزل		۸

... نشین ... ہیں ... طلا کی
... وصل ... ہو ... جیسے
... لوح ... سیہ ... کے

پہروا نہ ... صاحب ... طلا کے
... مفلس کو ... طلا کی
یہ ... سیم و ... تاثیر طلا کے

وہ رنگ ... ہو ... سکا ... ہو
... میں آہنی زنداں
... کو پارس ... اک ... کی

بہتا ... نہیں زنجیر طلا کے
وہ ... جس گھر کو ... تعمیر طلا کے
... نہیں ... تو قیر طلا کی

پہنچی ہو آتا ہے [illegible] جو سہرا | گویا کہ ہر [illegible] تصویر طلا کے
بجلی [illegible] کا ابر کی [illegible] آتش | اودھن [illegible] زنجیر طلا کی

غزل ۶۲۳

کماں تک اپنی [illegible] کو دیکھو | [illegible] کو دیکھو
کبھی تو یار [illegible] کو دیکھو | لعبہ [illegible] کو دیکھو
[illegible] کو دیکھو | [illegible] کو دیکھو
[illegible] کو دیکھو | جو [illegible] تصویر [illegible] کو دیکھو
کماں ابر [illegible] گلزار [illegible] | [illegible] عالم
ہزار [illegible] دیوار کو دیکھو | کماں [illegible] یار کو دیکھو
[illegible] کو دیکھو | [illegible]
[illegible] کو دیکھو | [illegible] کو دیکھو

غزل ۶۲۴

[illegible] کو دیکھو | [illegible]
نہیں [illegible] کو دیکھو | [illegible] کو دیکھو
[illegible] کا | جو [illegible]
[illegible] انگار کو دیکھو | [illegible] کو دیکھو
جو [illegible] لگاؤ ہے | [illegible] کل جائے
[illegible] دیدار کو دیکھو | [illegible] گلزار کو دیکھو
بجز داغ سینہ [illegible] دوست | شب [illegible]
[illegible] دوبارہ کو دیکھو | [illegible] دیدۂ بیدار کو دیکھو

غزل ۶۲۵

ہم [illegible] | [illegible]

[illegible] شمشیر ہوا ہے | [illegible] تصویر ہوا ہے
[illegible] تقدیر ہوا ہے | [illegible] تصویر ہوا ہے
دیوانہ [illegible] تصویر [illegible] | [illegible]
[illegible] زنجیر ہوا ہے | [illegible] کیوں [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] تیر ہوا ہے | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] تغیر ہوا ہے | [illegible] تقدیر ہوا ہے
[illegible] | [illegible]
[illegible] تاثیر ہوا ہے | [illegible] تقصیر ہوا ہے
[illegible] | [illegible]
[illegible] تصویر ہوا ہے | [illegible]

غزل ۶۲۶

[illegible] باندھی | [illegible]
[illegible] باندھی | [illegible] باندھی
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible] باندھی
[illegible] | [illegible]
[illegible] باندھی | [illegible] باندھی
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible] باندھی
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible] باندھی

۶۲۷

[illegible] | [illegible]

...کسی کو بیباہم دل لگانیکا ہی
...دیر اونہین دم مارتی
...ہین ہتاکی جیسے با عشق مین پیچ
...ہی اوسکی ابھی دیکھانا ہی تصور کیا کہین
...کیا تیرے بعض عشق کا یانتک مرض

ابھی ہمکو مین سبکو فکر بلوارونکا ہی
دیکھیو کیا ضبط ہم اندوہ کی مارونکا ہی
نہ گلا ہی یار کا ہمکو نہ اغیارونکا ہے
سامنا کس طرح سی ہمکو بلوارونکا ہی
اوس سے بدتر حال اب اوسکی بیمارونکا ہی

خاک دامن جب لگی گو سیر گل گلزار مین
پھر گئی منہ پر تیری بیماریکی کیا مرنی
کوئی دل پھرتا ہی اپنا گو کرین خوبان جفا
کیا غضب ہی دل لگی جاتی ہی تیغ ہین جوان
عمر دی سو تو تیری ہین جہاد جان دران

دیکھتا ہون گل جدا ہوکی ہیر نگارونکا ہی
رنگ رو تغیر کچھ یہ اوسکی غمخوارونکا ہی
عشق غفلت مین ہی احسان ستمگارونکا ہی
اور جو ہی عاشقی سو کام ہشیارونکا ہی
شغل بہلانی کو دلکی میری اشعارونکا ہی

٦٢٨ — پڑھ غزل ایک عاشقانہ اس سے بہتر اور تو — چپ نہو جرأت ارادہ اور کچھ یارونکا ہی — ١٢

خاتمہ اب تیری گرفتارونکا ہی
...ما کا اب اوسکی کیا منہ لیکر مین دعوا کرون
ہی طبیب اب کیا کہو بیمار دلکا بیان
دام مین کس کس کو لایا تو قیامت ہی تو کو
دل بچا سکتا ہی کب اوس سیم تن سے کوئی
جب نہ دیکھی انکھو سی تیری دہ ایا قتل کو

خاک تیلا دن جو نقشا دو ہائی دیوارونکا ہی
جسبہ جل پیکر طرح سی سر طرحدارونکا ہی
ایک یہ آزار ہمکو ہائے آزارونکا ہی
جا بجا اب کر تیری ہی گرفتارونکا ہی
فن عیاری مین وہ استاد عیارونکا ہی
داغ قسمت کیا نصیبا ہم گنہگارونکا ہی

کہنی کو تیری کچھ آئی تھی سوا اوسکی حضور
درد دل سوز جگر شب بھر نہ سوی دم...
کوئی تلوار لگی اوسکی جو زخمی کر گیا
کیا بجا ہے سنگون بیٹھی ہین اوسکی بزم مین
گرمی بازار یوسف جسکو آگی سرد ہو
جسجگہ ہوتی ہین جرأت ہم اسیر خشم یار

دیکھیو احوال کیا میر طرفدارونکا ہی
لیجیو مجھکو بھی درمان ان آزارونکا ہی
فکر مرہم سب ہی ہم سینہ افگارونکا ہے
فرقہ عشاق ہی فرقہ گنہگارونکا ہے
آجکل انبوہ یہ تیری خریدارونکا ہی
وہ محلہ شہر مین مشہور بیمارونکا ہی

٦٢٩ — غزل — ١١

جبکہ گلچین تھی سدا عشق کی ہم بستانکی
دیکھ عاشق کو تری خلق کہی ہے یارب
اگر ہر دم تھی ہی اکے چاند سی صورت آگی
دیکھتا ہی یون اوسی سینہ صد چاک سی دل
...پیروزی نکالا ہی ہمین کوگد سے

ہوئی توکر بہی تو نواب محبت خانکے
یہ عجم عشق نہ در پی ہو کسی انسانکے
ہون تصور مین جو اوس آنے کی تنہا نکر
گل کو بلبل کوئی جون چاک قفس سی جھانکے
اپنی در سی کوئی دیوانہ کو جیسی ہانکی

وصلکی دن ہی یہی منا کب اوٹھتا ہون دیکھئے
ہی دعا مین بت قاتل کی لب زخم مرا
منہ ہی منہ مین اوسکو کہتا ہون یہ بین شیشی کو دیکھ
وہ گئی دن جو گزرا اپنا تھا سوا بازی نیا خون
کھل نجا دی کہین کچھ بات خبر رہ غافل

یاد آتی ہین دہ ملتی جو شب ہجر انکے
دیکھیو ہین خدا اسکو نکوئی ٹانکے
جان قربان گیا تیرے لب دندانکے
اوسکی در پر ہیم اگر پاتو ہیں بندیہ در بانکے
زیب دیوار ہی پر کو تو منہ کو دربانکے

٦٣٠ — اتنو جرأت ہی یہ رتبہ غزل ہندیکا — کہ شور شہوئی سنکر شعرا ایرانکی — ١٢

وحشت نہ حال دلکا کیا جانی کیا کیا
غم آج سی نہین کچھ جب سی کی ہون پیدا
بر بار ہی خرابی آ اے اجل شتابی
غیر دل سی گرم صحبت دیکھ اوسکو دل...
دیکھو ہی کو تیری گرشام سی سحر تک
منہ دیکھ کس اوسکا حیران ہو گیا ہو

اپنی سر کل یہ وحشی آپ ہی لڑا کیا ہی
دیکھ اک نسا ک ہاتھ دلیر ہا کیا ہی
جینی کی زندگی سی اتنو خفا کیا ہی
کیا کیا جلا کیا ہی کیا کیا بہنا کیا ہی
آہین بھرا کیا ہی گریان گنا کیا ہی
دو ہاتھ کسی جینی مجبسی سکا گلا کیا ہی

غافل ذرہ جہلی کل سارہی رات تمہین
رفت اخیر ہی ایک ٹھوکر لگا چلا تو
لڑنا تھا سو اوسکو دلسی کرتا ہون یون ہی
سینہ کہا جو کل سیاب دان نہ...
حیران ہی عقل میری کل شیخ وقت ادا...
پوچھو نہ ہجر کی شب جرأت سی ...

بستر سے اٹھ کوئی بیٹھا اوٹھا کیا ہی
بیظلم تو نی ظالم مجھ پر نیا کیا ہی
آپس مین ایسا جھگڑا اکثر ہوا کیا ہی
دل ساکر بات مجھکو کیا کچھ کہا کیا ہی
کیا کا گیا نہ ہم ہی بتیا سنا کے
دل ساکر بات ... جی جانے کے

یہ رنگ شمع گر آتش ہے استخوان پر ہے
ذرہ تو گھر سے نکل تو کہ سو خرابی آہ
خبر مریض کی تیرے نہیں کچھ اور مگر
گیا یہ بام سے کون اب کہ صحن میں کوئی
ہے اپنے طالع خوابیدہ کے سر کی نیند
ابھی تو نوخط کلی ہے اپنے صورت سے

جو کچھ ہے جو میں ہمارے وہی زبان پر ہے
تیرے نہ آنے سے کس کس کے خانمان پر ہے
ایک آہ و نالہ و شور اوسکی آستان پر ہے
گھرا ہے اور کوئی بیتاب نردبان پر ہے
کہ حرف ہمکو عدم کے نہ خفتگان پر ہے
اور اس گمان میں کہ سیج جبہ جانپر ہے
جو گھر بلا کے گیا حال اوسنے جرأت کا

کہاں وہ مرغ چمن اور چہچہے اوسکے
جہان تھے گرم فغاں کل چلی ہے تیر ہے
یہ دور حسنین تیرے کہیں ہیں اہل جہان
دلا خموش نکر اوسکی بزم میں فریاد
گیا وہ دور کہ ہاتھ اپنا اور دامن تھا
کہ اپنے دل میں یہ اب بندہ گیا ہے اگر وہم
رہ اکیں بھی یہ بیداد زمان پر ہے

کمر شکستہ پیر اوسکی آشیانہ پر ہے
اب ایک نالہ کا تو وہ صدا درس تا نیر ہے
جو کچھ ہے داغ زمین پر کب آسمان پر ہے
خیال سب کا تیرے نالہ و فغان پر ہے
اب آستین ہے سدا چشم خونفشان پر ہے
خیال یا کہ ... سر

٦٣٢

چین سے پہر کیونکہ وہ ہاے جیسے جانتے تھے کہ ہمیں سوئے
یاد آتا ہے یہ کہنا جب تو اوٹھا تو نیند
شب ہے آخر بادہ نوشی تا کجا ای میکشان
ایک شب ساتھ اوسکے گر سونا میسر ہو تو ہائے

دل تو چاہے ہے کہ خوب اوس سے لپٹ کر سوئے
اپنے ہٹ تو رکھہ چکے اب تو ہٹ کر سوئے
آہ خالی ہو گئی شیشے کی شیشی سوئے
شام سے تا صبح کیا کیا جھپٹ کر سوئے

وصل کی شب نیند ہے گر تمکو آتی ہے تو جان
وصل کی شب کچھہ تو نکلی آرزو دل کی بھلا
کچھ نکلتا نہیں ہے خوابیدہ کہ پایندہ یار
تم جو کہتے ہو تہ جرأت سوئیگا ہم تیرے ساتھ

ذرہ نیند سے دو شبہ کو اولٹا کے سوئے
اسقدر رسوا ہیں مجھسے شب کی شب کی سوئے
دیکھا میں نے اوس زلف بیچا کے جو لپٹا کے سوئے
تو زبان پہر خدا اب یہ لپٹ کر سوئے

٦٣٣ — غزل — ١٣

جب سے کہ تم پاس نہیں جان ہمارے
قاصد جو گیا تھا سو گیا راہ میں مارے
تم وعدہ یہ خوب آئی کہ شب صبح تلک جاگے
ای حضرت عشق آپ نے کیا کیا کچھ ستائے
ملنے کو لکہے کوئی جو مجھسے تو کہے وہ
گر حرف غلط اسکو سمجھتے ہو تو اچھا

نہ ہوش ٹھکانے ہیں نہ اوسان ہمارے
خط بھیج چکے نہ وہ پانتک کسی عنوان ہمارے
دروازے تک آتے ہی یہ سر کان ہمارے
ہو گئی تمہیں دین اتمہیں ایمان ہمارے
واللہ کہ مطلق نہیں شایان ہمارے
رکھہ دیجی ابھی سامنے قرآن ہمارے

پوچھے کوئی محفل میں جو مجھکو تو کہے وہ
یار آیا نہ اور جان چلے تن سے تو پھر وہ
دیکھا یہ کبھی ورنہ کہ ہوں رخنہ دیوار
یہ خود طالع ہے کہ چھپا وہ در اوسے
آیا ہے نظر مصحف رو جیسی تمہارا
اسے بھی جی میں ہے پر درد غزل کہے وہ جرأت

ساتھ اونکو لئے آئیں ہیں مہمان ہمارے
کیا دل میں نکلیں گے اب ارمان ہمارے
رہتے ہیں کھلی دیدہ حیران ہمارے
جب دست ہو یار کے دربان ہمارے
تم سامنے رہتے ہو سر آن ہمارے
جیسے کہ سخندان ہیں ثنا خوان ہمارے

٦٣٤ — غزل — ١٣

قاتل جو مدد گار ہو تم جان ہمارے
کس رشک پری کی ہیں جبیں میں کہ الہی
کچھ ضعف محبت نہیں بلبل کی فغان پر
اوس رشک پری کو تصور میں مرے ہم
سو عجب کوئی ہمارا تو نہ کچھ
زہر ہاے

سب زخم بدن پر ہیں نمکدان ہمارے
سایہ سے لگے بہاگنے انسان ہمارے
ای گل تیری ہنسنے سے کہلی کان ہمارے
مرقد پہ ملایک پڑہیں قرآن ہمارے
لیں کیوں نہ قدم سو پریشان ہمارے
اک آن سے گھر آنکے مہمان ہمارے

کچھ اور تو وحشت میں نہیں تن پہ مگر ایک
اب بستر غم پر جو نہیں جنبش مژگان
گذرے ہے جب اوسکے لب و دندان کا تصور
عشاق کریں گر طلب ہی تو کہے وہ
مستی میں ہیں سو نیند جو کہتے تو کہے وہ
بس غلبہ شوق آہ کہاں تک نہیں دو گان

جوں طوق گلے پر ہیں گریبان ہمارے
تھہرا ہے جب ہیں جی حیران ہمارے
نکلے نہیں رستے لب و دندان ہمارے
کم بخت ہیں حلق کے دربان ہمارے
منہ دیکھیں یہ ہو ہمارے قربان ہمارے
بیٹھا ہی بہر اتو ہو رہی پلکان ہمارے

۶۳۵	منظوم ہو حال دل گم گشتہ کیا خاک	گم ہو گئی جرأت گئے دیوان ہمارے	۱۰
عشق کی تمہیں مکان اجاڑ لیتے	یہ ہو تو سہی اونہا کی فقرہ تمہارے	خیال اوسکی جو تھا لب ہی لب مدینہ نکلا	سو خواب میں کئی ہو سے تو نشی بار عوض لیے
سب کو بزم میں چمک نے تھی غیر دلسے	سو جیب کر نہیں ہو وہ دیکھ سب تماشا رہتے	کیونکہ گو کنارے لگون میں نکہ ہارے	کہ بزم سے رہی غیر اوسکو سب کنارے لیے
پہر جو بسے کہ سارے بزم کا تہا کیا تھا	نہ رہ جو ہاتھوں میں ہاتھ اوسکی پیار سے جو پیار لیے	کہیں میں دیکہ اوس شوخ بے داغ چمکے	طلسم دیکھو کہ ہے منہ پہ ماہ تارے لیے
وہ کافر اوسکی ہے زلف دراز جنبش ہائے	ہزار دونہی دل عشاق باندہی مارے	کہا جو میں نے یار سے شخص سنا ہی آج	کہ مرا اپنی خنجر کئے دو دھارے لیے
تو کیا کہوں کہ وہ منہ ہی تو کچھ نیولا ہے	نگاہیں ہو ہیں کہ کہتی ہو کیا تمہارے لیے	نہ ہیکل گو سر زور یا ہو ہیں جرأت خلق	سخن کی داد سے ملی ہم او سخن ہمارے لیے

غزل

۶۳۶			۱۲
جو ہیں خنجر تو کی نوک بالی کی دمک دکھلانی	گئی دی نالہ بالا مجھکو تم درگاہ بار کی	اودہر سے ہی ادہر تیر شہاب ثاقب آتے ہیں	یہ پہونچی آسمان تک سہم اپنی آہ و نالہ کی
یہ دل کمبخت یار دیکھنے تیری اوتو تہا	کروں کیا پر محبت سے ہی مجھے بہلو میں یار کی	سمجھکر لوگ مردہ سا نہیں پاس آتے ہیں	ہوئی ہے جیتے جی صورت یہ تم پر مرنے والے کی
تہا یا صلقہ غم میں یہ خسار خوبان نے	اگر دماغ پوچھو تو یہ دیہہ ہار کی	وحشت سے یہ مجھے کشتہ زلف سیہ کی ہر	کہ مجھکو ذہن دیا کچھ جواب اپنی موکال کی
پیہمو دکیوں نہ جہاں ہیں پیرہن پہر پیرہن اوسکے	کہ دیکھو سما نکلو تو یہ خود شکل چہار کی	دل اوس کا فرنگہ سی جا ہار آہی دیکھی کیا ہو	کلیجا رکہ دیا نوک پر ابروان سی بہار کی
دل پر داغ نکلے گر ہے یوں خوشی آلودہ	زمین پر پتیاں جنبش تکہ دیتے ہیں لالہ کی	نہ او ما پیر حرم سی ملتی تو کیوں تم کلیسا ملتے	خرابی ہے یہ از خود آفت اپنی سر پہ داد کی
کہ ہیر اور بدر میں پیر اوسکی گدر میں جا بیٹھو	ہو اک عہد سی جس شوخ کو کہہ نہ نکالی	بہ تغییر قوافی یہ غزل جرأت ایک اور کی	کہ جس سے ہو ذرا تغییر حالت سنے والے کی

غزل

۶۳۷	۱۱
جو خواہش اوس سے آنکھوں میں کروں نظریں ملانے کی	تو کہتے ہیں بنائے آنے کیوں صورت دیوانے کے
دلا جوں شمع ہے یہ بات آفت سر پہ لانے کے	کہ اس بزم جہان میں جا نہیں ہے سر اوٹھانے کے
جواب ہے آن پہونچو تم تو پیارے خیر ہے ورنہ	قلق سے دل کے یاں پہونچی ہے نوبت تلملانے کی
جہاں زخموں پہ خنجر کا سودہ الماس جاتا ہو	کسے وان کہاؤں کے فکر ہو مرہم لگانے کے
لئے ہو جب سے تم یاں سے نہیں سدہ بدہ ہمیں پیارے	نہ جینے کے نہ مرنے کی نہ آنے کے نہ جانے کے
وہی ہے لیل و نہار اور ہے زمین و آسمان تو وہی	پر اوس بن ہو گئے کچھ اور ہی صورت زمانے کے
یہ جنبش آتے ہے وہ جعد مشکین جب تصور میں	تو دل پہ چوٹ لگتی ہے کیا کہتا تازیانے کے
جواب نامہ کے کیا پوچھتے ہو دہان سے پھر آکر	یہ منت مصلحت دیتا ہے قاصد باز آنے کے
خوشا حال اون کا جو خم خانہ ہستی میں رکھتے ہیں	برنگ شیشہ مے کیفیت آنسو بہانے کے
کہ شکل زخم ہم آفت رسیدوں کے یہ صورت ہے	نہ رونے کا مزا ہے کچھ نہ لذت مسکرانے کے
یہ جی میں ہے کہ جرأت اک غزل اور ایسی اک کہیے	کہ جس میں بات نکلے شوخ کی شوخی جتانے کے

غزل

۶۳۸

دیکھ آخر تو یہ جو وضع اوس بدظن کی آنکھ
کہ وقت نزع آ کہنی لگی نظر پر بہانیکی

بہلی جنگ ہو صورت کو نگاہ تیر آپ ہی ہو بین
یہ سوچ کر خوب تصور مجھکو دیوانا بنانیکی

بڑا لگتا ہے کیوں آپ ہنستا میرا یہ حیران ہوں
بہلا تو سمجھی کیوں اُڑنی پاس اپنی بٹھانیکی

ہر نفس ہم اسپر ہم یہ کہتا ہے کہ بس یارب
او نہ ملا مجھکو ہے طاقت نہیں اوٹھانیکی

مبادا بار گر خورم تجھکو شادی مرگ ہو جانے
خبر پہنچا ہے تجھکو سب پر اوسکو آنیکی

کہ خبر حیرت نظر آتا نہیں کچھ بستر غم پہ
گئی وہ دن ہے اب طاقت نہیں فریاد کرنیکی

۱۲

دل خوشی کو جو ہوش ہے پر بہنا ہی آشنا نیکی
وہ واقف نہیں لیکن بات کہتا ہے پچھتانیکی

جو در پہ کہو نہیں تم ہے مرہم تو وہ قاتل
کہا کہنی لگتا ہے کسکی ماری جانیکی

بہیرا دیں گل کی ہم نہ خندہ نہ کیا ہم
کر تیرہ بر گر کو نہ اپنی بٹھانیکی

کر کس شکل ہیر وہ طفل نادانی تو صورت
نہ بادہ صدمہ درد محبت نہ [illegible]

جب اوسکی شغل گریہ سی بہلا کچہ دل بہلتا
سوای عدم کہا نوبت ہے اب انسو بہانیکی

جہان جا بھی ہو دل نہیں لگتا میاں جرات
کہو اتنی بادشاہی کیفیت کچہ دن دکہانیکی

غزل

۶۳۹

ہوں تو میں مرگ میں جسے زیست تو دور ہے
صبر عاشق کو کہاں ہو یہ مثل مشہور ہے

فصل گل ہے کو یہ ہوا سی تو یہ ہو نہیں گی
اک تمہارے بادہ الفت سے ہوں مخمور ہے

سینہ کو بھر کیوں نہ وقت میں ان مقدر ہو
اختیار اسکا نہیں ہے کیا کرے مجبور ہے

خانہ دل ہوا وجا گر کیوں نہ جلوہ سے تیرے
تو ہے انسان یا ہے غلمان یا پری یا حور ہے

دم ہر کا جاتا ہے تن میں جی تڑپتا ہے نہیں
زندگانی سے خفا اتنی تو اے مجبور ہے

اتنی جرات آئی ہے ہم غم دونکر وہ رشک
وصل سی مجہ … کا دل مسرور ہے

۱۱

ہجر کی راتیں ہیں اور باتیں تمہاری ہو …
ذکر جو کچہ ہو دے اوسکا کیا مذکور ہے

کوئی آوے کو نہ جاوے کام کچھ ہمکو نہیں
بستر بند ہ سے یہ کا کب مقدور ہے

جان آتی ہے کچہ ہے کہ اگر تو نہ جان
اب یہی آتا ہے جو میری زندگی منظور ہے

وصل میں کیا زندگی ہو دے کہ ہیں …
آہ تنگ تفرقہ ہے شیشہ دل چور ہے

کام دل کیونکر برآوے ناکامی کیا
جنبش پا کا نہیں مقصد و منزل دور ہے

۶۴۰

اوس رشک مہر سے جو منور زمین ہے
گویا وہ آسمان سے بہتر زمین ہے

اس چشم نرگس کو دہ ساغر کی سے جہر ہے
اب جسطرح کو دیکھو وہ تر زمین ہے

مجہ کشتہ جفا کو نہ گرد انا یا نسی …
تیری گلی میں بہی تو ستمگر زمین ہے

اوس دشت پر فضا کو دیوانے ہیں جسکے گرد
اندیشہ خیال سے باہر زمین ہے

ان قافیوں میں کیا کہے جرات تو یہ شعر
کچھ خوب تو غزل کہ یہ بہتر زمین ہے

۹

گر ضبط اضطراب نہ کچہ ہی تو سمجھ خلق
نیچے ہے آسمان اور اوپر زمین ہے

پیدا ہوا وہ شہرہ آفاق جس جگہ
قربان اوس پا کے کیا سر زمین ہے

دریا اس اشک چشم کا جسجا ہی موج زن
اک تم سے جسکو اگ سمندر زمین ہے

اوسکی حضور دیکھو تو سارے جہان کو
گویا کہ مشت خاک برابر زمین ہے

۶۴۱

تجہ سے اوسکی کو نہ یہ باہر زمین ہے
ملک خیال کی بہی عجب سر زمین ہے

معدوم کو جو جا نہ کچھ ہو غنی
کیا دفن زر سے خاک تونگر زمین ہے

نقش نگار … نگین …
گو کشتہ میں یہ تیغ زمین ہے

کیوں … مکان
اب دیکھیے جو دوا کو ہوا زمین ہے

۸

آنکھوں نکو نہ کر کے چلی جا و ذوق سے
کیا راہ پنجہ … کو برابر زمین ہے

کر جیسے تیرہ خاک شہید انکا ہے رنگ
گویا کہ اک نئی ہی زمین سے بہتر زمین

کیا و تمکو فکر بستر و بالین سے …
بالین جنکا سنگ ہے بستر زمین ہے

اب ہم ہیں اس بلا میں کہ …
ہے آسمان کو فکر … زمین ہے

غزل

۶۴۲

پہنچا تنگ آیا ہے جو اس جینے خضر کو
موت … تجہ ہوا کہ وہ بیکار کر لے

۱۱

شب کو تیرہ … دیوانہ …
گاہ تنہا بستر کو … بستر کے تلے

ل زمین جس جس طرح چاہا کیا
[illegible] جگہ کا ہی بہ زیر سنگ چشم
[illegible] اوسکو گرم صحبت غیر سی
اگر جاوی تو جاوی دلکی [illegible]

۱۴۳

لیکہ ہم دم نہ ہالا اوسکی خنجر کی طرح
عشق نی اوچہا دیا یہ ڈانک کو سر کی طرح
دیکہتی تہی آہ ٹہنڈی سانس بہر بہر کی طرح
گرم رہتی ہی جگہ جو ہو داغ کے تلی
کل عجب عالم سی اوس کوچہ میں جرأت [illegible]

وصل میں ہمی حجاب عشق سی کل ساری رات
ہم جو یاں جیتی رہی مر مر کی ہمی زیست کے
یوں جگانا سو نہ [illegible] بہ زیر چشم تر
ہی بچشم اوسکی تو خواہش گر ہی [illegible]
ہاتہہ لگ سکتہ بہ تہا اور [illegible] سر کی طرح

آنکہیں اوپر تو کہیں [illegible] جو سر کہولا کی طرح
بعد مرن گا رہیگا اک سنگ سر مرقد کی طرح
گہر بنا کرتا ہی کوئی جوں کسی گہر گشت
حلقہ چشم اپنا اوسکی حلقہ در کی طرح

۸

[illegible] در پہ کروں کیونکر گریبان کی ٹکڑی
آخر دل گم گشتہ کی سب ڈہونڈ نکالے
نوبت جو مری قتل کی آئی تو وہ بولا
[illegible] نزاکت کہ وہ ڈر دیکہیہ بولا

۱۴۴

ڈر ہی کہ وہ کر ڈالی نہ دربانکی ٹکڑی
کوچہ کی تری خاک کو میں چہانکی ٹکڑی
ایسی کو کری کس کی بلا آن کی ٹکڑی
اوس در سی میں گزرا جو کری کانٹکی ٹکڑی

مت باغ حیا میں ہو دلا تو متبسم
گہر آئی ہے تن کو مری بیزری ٹکڑی [illegible]
اک شب جو تری شکل کو دیکہی تو [illegible]
جرأت غزل اک ایسی ہی کہہ جو [illegible]

ہو جائینگی جوں گل لب خنداں کی ٹکڑی
کرتا ہی ہلا کو ابہی جہاں کی ٹکڑی
مانند کتان آن مہ تابان کی ٹکڑی
جو لوگ کریں اپنی گریبان کی ٹکڑی

۷

غزل

[illegible] تک کری غم دلکو مری آنکی ٹکڑی
[illegible] اپنی گریبانکو کیا وقت رفو آہ
[illegible] کیونکہ دل اپنا

۱۴۵

ٹکڑی مری چہاتی ہی تو اوس جہانکی ٹکڑی
ناصح نہ دکہیو مری داماں کی ٹکڑی
یہ جان کہ ٹکڑی ہی میں مرجانکی ٹکڑی
کر نظم نہ حال دل صد چاک تو لکہیو

آئینہ سمجہہ شوخ ستمگار نہ [illegible]
تو دیکہ دو بنایا ہی مرا سنگ عزا راہ
اے شوخ [illegible] میں با سینہ صد [illegible]
[illegible] جرأت [illegible] دیوانگی کی ٹکڑی

کر ڈالی یکا یک دل حیران کی ٹکڑی
[illegible] کی ٹکڑی
[illegible] ٹکڑی

۱۱

رخسار [illegible]
تیر مری [illegible] کر ڈالی وہ قاتل
یاد گل رخسار میں یاد سحری نے
پیراہن جسد پارہ پارہ دم گریہ
عاجز ہوں [illegible] کہیچو نہ تلوار

۱۴۶

ہوں [illegible] جسکی جگر [illegible] ٹکڑی
مانند کتان ماہ کو تک گہور کی ٹکڑی
جوں غنچہ اوڑائی دل مجبور کی ٹکڑی
جو موج رکہی [illegible] دستور کی ٹکڑی
گر کہیچو تو کہیچی کسی مغرور کی ٹکڑی
جا لگتی ہیں ان ابرو کی [illegible] مری [illegible]

[illegible]
[illegible]
ہم [illegible] کہ حسرت [illegible]
وہ اوسکی [illegible] کہ جو ہاتہہ [illegible]
کیوں تیغ زنی کرتے ہو بیمار رضا
نزدیک [illegible] جرأت بہت [illegible] ٹکڑی

[illegible] ٹکڑی
[illegible] ٹکڑی
اک دم میں اوڑا میں جسد [illegible] ٹکڑی
محشر کری [illegible] ٹکڑی
کرتا ہی ہلا کو [illegible] کی ٹکڑی

۹

سوز الہی جو ہم یار کو دل تک پہونچی
آہ کی پہونک دیا عشق کی آتش [illegible]
دیکہ لی [illegible] بلبل تصویر ہوا مرغ چمن
خوف تہا [illegible] ذکر سی اوس قاتل کے

۱۴۷

وہ نہیں بات کہ [illegible] تک پہونچی
شمع سا شعلہ اوٹہی نہیں تو سر تک پہونچی
اب یہ مشکل ہی کہ [illegible] تک پہونچی
[illegible] تیغ و سپر تک پہونچی
جرأت اک [illegible] غزل کہہ تو [illegible]

زخمی تیر نگہہ کا ترے وہ بسمل حال
تب دیکہ [illegible] ماہ کا
[illegible]
لب [illegible]
جس [illegible] تک پہونچی

کہا جس شخص کی سینہ کا جگر تک پہونچی
شہرہ حسن اگر اوسکا قمر تک پہونچی
ہی ہر رشتہ ساکوئی [illegible] تک پہونچی
ناتوان آہ مری کوئی اثر تک پہونچی

۱۰

تا کسی ڈھب سے یہ دل یار کے گہر تک پہونچی
ہم سے سو ساتھ کسی کس کے نہ در تک پہونچی
آشیاں بلبل بیکس کا ہو جس پر کیوں چیخ
جو ہو صدمہ سو وہی شاخ شجر تک پہونچی

خون ہو کر دل سے جو نکلی یہ تمنائے وصال
یا الٰہی یہ مری آہ اثر تک پہونچی
مرتبہ کیونکہ نہ رونے کا ہمارے ہو بلند
اشک ہو حسرت دل دیدۂ تر تک پہونچی

واں جو کچہ گذرے سو مت پوچھو کہ عیسیٰ سے
کل جو اوس شوخ کے ہم راہ گذر تک پہونچی
شکل مو شکسہ کیا تاب ہین آیا دل زار
جب کمر بند کے پیچ اوسکی کمر تک پہونچی

باندہ تھا ہی دہینا نہ نگہ سے دل کو
نظر اوس شوخ کی تک جیسے نظر تک پہونچی
کیا بیاں کیجے جو آفت کی نہ آنے کا سبب
کوئی بیتاب نہ کیونکہ تیرے در تک پہونچی

۶۴۸
ہے یہ حال اوسکا کہ بستر پہ ادہر سے جو اودہر
شام سے قصہ کہے وہ تو سحر تک پہونچی
۱۱

دیکہنے تھی مجہے اب کوچہ قاتل والے
ہنسکے کہتے ہین کہ اب زخم جگر سلوالے
تا نہ رہ جائے فنا جان سر آتش سے
کہین رکہتے ہین قدم عشق کے زندہ والے

سو خرابی سے گئی واں تو بسر گریہ کنان
ہم پہ اب کیوں نہ نشیمن ہی رہیں بر قفس والے
آئینہ خانہ مین کل تو کہی حیرت تہی
یہ کہاں سے مرے نکلے ہین مقابل والے

اب بجز حسرت ملاقات ہماری معلوم
تک دم شمع کوئی اوس سے ہین جل والے
اتہو بازار محبت مین یہ سہیر ہے بیکار
بیچتا ہی تجہے تو آ دہر اودل والے

خال رخسار کا کس منہ سے بیاں گرین صنف
کشور ہند مین مشہور ہو تم تل والے
پیچہے ناقہ کے چلے آتے ہین کہتوان خراب
تک تو پیر دیکہو اوٹھا جہانک کے محمل والے

آج گلشن مین سنا باد بہاری آئی
غنچہ دلکو ہمارے ہی کہو کہل والے
دیکہ دریائے محبت مین اب احوال مرا
کف افسوس کہڑے ملتے ہین ساحل والے

۶۴۹
ہے ستم غیر اسی کہتے ہین تو عالم مین
ہوئی مشہور تم اب جھوٹ بیدل والے
۱۱

اوس دل کی تسلی کبہی اے یار نہو جائے
جب تک کہ تہ تیغ نگہ یار نہو جائے
چہو دے پہ نظارہ کرے اوس آئنہ رو کا
مین جانتا ہون اگر صورت دیوار نہو جائے

شب جو پسیج جاتا نہ ہو تو رشتہ بستر کا
آہٹ سے کہو بہانا کہ بیدار نہو جائے
ٹہرا ہی نہین کل دل بیتاب کو جیب تک
اکدم مین نہ ہرے در پہ سو بار نہو جائے

دیکہو تو ذرا زلف کا لکہڑے یہ بکہرنا
اے ہمدم مین کو مین کیونکہ گرفتار نہو جائے
ایمان سے مر دل سے نہ تو جائیو زنہار
یہ خاک کا پتلا کہین بیکار نہو جائے

رہ جاوین نہ تو جاتی ہے سیر آشنا صاحب
ہمچو کے تیر کہین دستار نہو جائے
مت زخم پہ رکہیو دل بیتاب کے پہاہا
کافور کہین مرہم زنگار نہو جائے

بیمار محبت ہی نہ غنچوں سے ہو بہیرا
صحبت سے مری تو کہین بیمار نہو جائے
بیر دم مگر پہلو مین نہ بیٹہیو آنکے ہمدم
دم لینا کہین تجہکو بہی دشوار نہو جائے

۶۵۰
جیب بہی سے تیری مجہے یہ خوف ہے جرأت
گہٹ گہٹ کے کہین جہکو یہ آزار نہو جائے
۹

تہمت سے کہان یہ ناتوان جا کے کہاں بیٹہے
نہ اوٹہنے کی طاقت اور نہ قدرت سے کہ آرام
کہاں جا بیٹہیے ضعف سے یوں پاؤں پہیلا کر
قدم اوٹہتا نہین تم جاؤ ہم اے ہمرہان بیٹہے

بجز دست فنا کوئی اوٹہا سکتا نہین ہمکو
بہ رنگ نقش پا ایسے ہم ان بیٹہے وہاں بیٹہے
فلک ہر دم نیا فتنہ اوٹہاتا ہے بیٹہا بیٹہا
کوئی پیر مین سکہ کہونکر بہر آسمان بیٹہے

ہمی انتہا نہین طاقت مرض عشق مین تیرے
کہاں او ہمکو آتی سے یہ اب وہ خستہ جان بیٹہے
رہے پہیر بلبل اور گلونکو کان کہل جاوین
چمن مین گر نہ یاس آشیانہ و چمن کے گلستان بیٹہے

تیرے عاشق کو دیکہا تو چہیتے غربت مین آدہی
کسی دیوار کے نیچے کوئی بیٹہا نا تن بیٹہے
جگر کے داغ مت چہپا تو دیوے بہاہو
خزاں مین جس طرح آزردہ خاطر باغبان بیٹہے

۶۵۱
نہ ہوا پہلو سے وہ دیکہ اے جرأت ابہی جب
ہمین جا بیٹہا سر پر کہ ہمکو وہ جہاں بیٹہے
۱۱

غم بہت سیانہ مین عشق کا ہم اودہر
ہے وہی عالم مین لیکن اوسکا عالم اور ہے
سچ تو تہوڑا سا اوٹہانا تجہکو ہمدم اور ہے
تن مین مجہ بیمار غم کے دم کوئی دم اور ہے

زخم دلکو چہیڑ جراح کچہ ہے مرہم نہیں
کہا وہی ہے یہ اور سے کچہ اسکا مرہم اور ہے
پیار اور اخلاص کی باتین نہین وہ دن
گفتگو اوس شوخ کی اب ہم سے ہر دم اور ہے

جگر کے اندر یہ گیا خون جگر باقی ہے کچھ
اے یہ سند کو ترسے رات شبنم پہ نور ادہر
گر خفا تہا وہ تو یار دیکہو سنفا تیر [illegible]
تو مزاج اوس شوخ کا اب ہم سے برہم اور ہے

وصل ہی مین مگر مرین ہم اور جو ہو چھتے تو کہہ
بیٹھی اوس ابر کو کبہتے تیغ و کمان تو ہم یاں

آرزوی وصل کو تو بھی کہین ہم اوگر
گرچہ محرم انہیں بھی ہی پر اوسکا کچہہ محرم اوسے

کل ہی بستر پر نہین تھا ضعف سی ہلتا ہوں
دردی یا غم ہو تیسرا ہو جو ہین اسکی سوا

اور دیکھا آج طاقت کو تو کچہہ کم اور پر
کوئی نہ مونس ہی اپنا اور نہ ہمدم اور ہے

٦٥٢

دیکھہ مجہ خاموشی حیات ہی مت ہو تو کولی
چپ رہو کچہہ اندرون مین اسکا عالم اور ہے

١٣

لب تک ہم آہ دیکھین شکل کمتر کہلاؤ جی
گہر کسی محرم کا اک گوشہ مین ہو ایسی جگہہ
اور تمہارا تو نکا شکوہ کیا کرون مین کسر کہ
کچہہ تو کرو عرض حال آج اوس سے تم ہو ہمزبان
اضطراب دل ہمارا بزم مین ایک ایک سی
وہ ملاقات ہی کہان مجہ پر تکلف اوسکو ہم

جان گئی اگر چلا تن سی آجی آجا دیجی
یا تمہین بلوا لیتی ہم یا ہمکو تم بلوا لو
بات کیون کرتے نہین یہ بات تو فرماؤ جی
خیر ہوا خضر تاشل انہی مت گہبراؤ جی
اوسکو اونچی دیکھہ کہتا ہی اگر بہلاؤ
بارہا کہتی تہی تو آؤ گلی لگجاؤ جی

دم ٹہرتا ہی نہین تن مین نقیت اہی مرا
دم کا تو مہمان دم لب پر ہی مرا ہمدم ہو
پر گئین انکہین تمہارا بہ جو چتون نہین
یان سر اک آنسو ہمند سکے طرح مارینگا جو
تہر ہی یا وسکا کتنا اپنی در پر مجہکو دیکھہ
نیند بہی اب آور گئی انکہوسی یارب کیا کہین

ڈہب کسی صورت کچہہ بلنی کا تم ٹہراو جی
دیکھیں کیا ہو صورت تم اوسکو لاؤ
میری کہتے ہو انکو اچہا کہیہ تم بنسوا دو جی
سیر دریا کو بہی مت چہوڑ کر ہم جاو جی
جاو گہر گر راہ ہو یان نہیں جاؤ مت جاؤ
یہ بہی کہہ سکتی نہین تاکہ خو اپنا وادے

٦٥٣

تک نہ اکرون جان کہو ونگا یہ دل سی بلا بد
ہو سکے تو ای میان جلد اسی بد لاؤ جے

١١

یون وہ انکہون مین کہین جہپا رہتا ہی کوئی
جان بلب کو رتبا نہین کیون برا ہی تو دلا
اوس مین کسی سی ہو ڈر کہیں اتنو کشتہ دلگداہ
اوسکی تر کا انکا تصور کیونکہ بہترشو کیا
جیسے نے ذکر اوسکا سنا مجہسی تو یون وکہا

بہوش ہو انتا نہ ہو نہ نام ہوتا ہی کو
مفت لوٹتی ہیں خدا کی جان کہتا ہی کوئی
جبکو ہر بلی سی نہ جوئی ہو نہ ہوتا ہی کوئی
پر چہپا نسی دنوں انکہون مین گزرتا ہی کو
ایسی جا عاشق اگر کہہ بخت ہوتا ہی کوئی

اوسکی ہمسایہ جو ہو تو اوگیا انکہون سی ہوا
گردیکا اختر و نکو دیکہہ رہتا ہو کہ یون
غرق دریا محبت یون ہو سکے دستہ ہم
کسد قیر سی نہین رہا بیگا گذ نہ ہو جہہ
یون تو کل سعی کی ہی تو کہ نشان یار پر

ہر خیال اپنا پہ پہر دیوار سوتا ہی کو
موتیا کی پہولیاں بالین پہ دہرتا ہی کوئی
آپ سی اپنی تئیں جیسی ڈبوتا ہی کوئی
روز شب کسا سکی تہر گرد رہتا ہی کوئی
[illegible]

٦٥٤

جو ہستا کر کہ تنا نکا اندر تو نہین ہی یہ رنگ
یو جہی تو آنسو کوئی در من دہوتا ہی کو

مین جان بلب ہو تیتابی سی اسکو لاو
اور تنہا بیٹہا ہی عجب بن مین ندکسی ساتہہ
مردون ہوں مین طیش دستی مسلمانو
جو اسی کہنہ نہین سکتی یہ جاکر حیرانی
دیا ہی مینی جیسی دل تمام عالم مین

خدا کر و سطی باد مجہی جلا دو کوئی
کسطرح ادہی مجہہ پاس لا بٹہا دو کوئی
اسکو سا گی کو خدا کر لپی کہیا دو کوئی
تو میری کہینچ کر تصویر جا دکہا دو کوئی
جو ایسا دیکہا ہو تمنی تو لو دکہا دو کو

غم فراق تو بس مجہکو کہای جاتا ہی
بغیر اوسکی مرا ہی خراب کتنو دل
مین اوسکی سن تو نہ ستا ہو کچہہ نکتا ہو
فراق یار مین ہی شمع کا سا عالم آہ
نقد مینا اوسکی کہوں سا دل گاکیا عالم

ذرہ تو اوس کی حالت پہ رحم لا دو کوئی
ثواب ہوگا یہ اوسکی انگر دلا دو کوئی
کسی طرح پہ اسی بہی تو جا منا دو کوئی
اب اوس خفا سی جلدی مجہی چہڑا دو کوئی
لگی نہ لاگ کہہ مجہ سی جیسی بنا دو کوئی

٦٥٥

نہین ہی مجہہ مین تو جراتسکہ جا دن یار پاس
مگر جو اوسی ہو تدبیر تو بتا دو کوئی

ذرا تسکو کہہ سی جان مری ہای جاتی ہی
پا بوس سی بکا ہی وہ کچہہ غیر ہی دلا
جو بات پوچہتا نہین افسوس ہی دلا

غم ہی کہ دل جگر کو کوئی کہا جاتی ہی
کیون اتنی بیقراری سے وہ ڈرای جاتی ہی
ذکر اسکا بات بات مین تولای جاتی ہی

ہر شب جو اشک بہاری یہ شور عشق
کو کہل گیا برس کی یہ ابر تو دے
کیا ٹہرے دم اپنا ٹہرتا نہین ہی اور

ایک آگ سی کلیجہ مین بہرکائی جاتی ہی
بوند اوس کی طرح سی ٹپکای جاتی ہی
ہر بات مین وہ جانکو ٹہرای جاتی ہے

گھر سے کہ ہر جا ہے تو کہنا مجھکو دیکھ
اتنے مریض غم کی خبر لیجیے اب تو جا

نہ نالہ غم میں کیوں مجھے بتلاے جاے ہے
مشکل ہے جو زبان پہ تو کیا لاے جاے

تا صبح میں اور ہمیں یہ سبب مر نہ رہ
آنا تمہارا دور جو تجھ پاس آ سکا

ہم کچھ نہیں سمجھے وہ سمجھاے جاے ہے
نہ دست دیا ہی میں نہ دم آ جاے

۶۵۶

جرأت ہم اس زمین میں کہتے نہ اور
پر اضطراب دل ہے کہ کہلاے جاے ہے

۱۱

ہر دم رکھائیاں ہے جو بتلاے جاے
بات اوسکے سامنے نہیں کر سکتے ہم تو بس
اوس تک جو ہم سے پہنچ نہیں سکتے تو درد دل
وصف اوسکا کیا لکھوں کہ جہاں ہے مقام
جو رسے ہے نہ دیکھنے پاتا تھا جو تجھے

دل اوس میں لاکھ بار جہاں میں آ جاے ہے
جو اوسکے سامنے آے ہے تو مر جاے ہے
کیا کیا ادائیں نہیں نظر آے جاے ہے
وان تک نہ ہوش ہو نہ پہنچے نہ رہے جاے
اب دیکھ کر اوسکو جان ہی آے جاے ہے

کیا چین ہے وصل میں مجھکو کہ آن اک
پامال صد جفا ہوں اوس شہسوار کا
تحریر خط جو کرتے ہیں اوسکو تو جوش اشک
کیا شکل اوسکی دیتہ فتنہ کی کہوں
یعنی کہ در تلک بھی رسائی نہ ہو سبھی

خطرہ ہے کلیجہ دیکھ کا جاے ہے
وہ جو سمند ناز کو چمکاے جاے ہے
نامہ یہ نامہ کہنے ہی لکھواے جاے ہے
گردن عجب طرح سے وہ ڈھلکاے جاے ہے
اور وہ خوشی سے گھر میں تیر آے جاے

۶۵۷

جرأت بجز فنا نہیں اس سے نجات آہ
جوں شمع سوز عشق مجھے کھاے جاے

۱۰

یہ خانہ جہاں ہے بستی سراں کی
تو بھی نکالیے محفل سے مجھے
کہا تو میں کہاں تیرے آنے میں بار بار
یو لوگ عموماً تم کو کوئی دم میں ملیں
قسمیں نہ کہا اب کہ تجھے ملیں گے ہم

یان کچھ نہ غم کی کا تماشا دیکھ آج
تقصیر سے تیرے آنکھ اوس پہ اوٹھا کر
کیا کیجیے کہ باتیں ہیں یہ دلکی آہ کے
معلوم ہوگی قدر یہ اوسکی ہی جگہ ہے
کیا ہو گا بات یہ کہ وہ سوگند کھاے

قاتل نہ مجھے موڑ دو منہ وقت ذبح تو
محفل میں اوسکو دیکھ کے حیرت ہوئی کہ دل
عیش و طرب جو آئی سما دیں اس طرح
بن دیکھے یار کے کہیں لگتا نہیں ہے جو دل
دم میں سما ... کو نہ کر کے

ٹک شرم کیجیے مر کر گردن جھکاے کے
ہرگز رہے تمیز نہ اپنے پراے کے
در عالم ذرا بھی نہیں کہیں بھلا
یار وخرا بیاں میں یہ پامال لگا ہے
جا اوسکی کی یہ جرأت نہ ہی کی

۶۵۸

غزل

۱۱

ہوئی غم میں تمام زندگانی
بعد ہوں حسب نسب سرائے
ہرگز نہ کرے سرای تن میں
جس شکل سے مرغ تو گرفتار
بس مجھ سے تو ہاتھ اوٹھا میں تجھکو

تھا سیج کا نام زندگانی
مرنے کا پیام زندگانی
... یار مقام زندگانی
کاٹے تیرا دام زندگانی
کرتا ہوں سلام زندگانی

گر تجھ یہ مزاج ہو تو سمجھو
یہ صبح سے حال ہے تو کیونکر
یوں زیر فلک کرے ہے ہم بن
بہتر ہے غم فراق سے مرگ
اے ہائے جان نہ ہو جو تجھ پاس

ہے رشتہ تمام زندگانی
ہوگی تا شام زندگانی
صاحب یہ غلام زندگانی
سن لے یہ کلام زندگانی
آوے کس کام زندگانی

۶۵۹

جرأت یہ سن نہ قبول جاے
اسے بے تو حرام زندگانی

۷

جس جگہ جاے نظر آتا تھا وہ تو مجھے
وا ے قسمت جبکہ جاے تھا اوسی کا خیال
تجھ بن اے گلگل دو چمن میں گر تیرا

دل کی بیتابی سے پھرتی ہے اب سو مجھے
خود بخود میں ہم اب نظر آتا نہیں وہ تو مجھے
گلشن تصویر ہے اور نہ گل کی بو مجھے

جن سلکو جس جگہ کوئی شمع دان
عشق کی تب سے جاے تاریک جان
کیونکہ ... جو جدا اوس زلف

خانہ تاریک میں تجھ بن ہے ای ہمدم مجھے
اے طبیب اب نبض کیا دیکھے ہے تو مت چھو مجھے
اب پریشانی میں پھرتی ہے شکل ہوں مجھے

۶۶۰

تیرا سو اشعار سن ... پڑا
عاشقانہ ہے غزل کوئی سنادو تو مجھے

۹

جو اشک [illegible] مجھے
[illegible]
[illegible] گیا
[illegible]

کیا جو پوچھا کسی [illegible] مجھے
یہ لگا جاتا ہی [illegible] مجھے
[illegible] نظر آتا نہیں آنکھوں میں آنسو مجھے
[illegible] سرزا [illegible] مجھے

[illegible] مجھے
[illegible] کل [illegible]
غم [illegible] کوئی [illegible] آہ
[illegible] چشم [illegible] ہر گاہ

[illegible] مجھے
[illegible] مجھے
یاد کس کس [illegible] آتی ہی ہر [illegible] مجھے
اب [illegible] مجھے

٦٦١ — کیا کرون بیرحمی صیاد کا جرأت گلا
دام سے چھوڑا تو چھوڑا اوڑ کر [illegible] مجھے — ١١

[illegible] وقت مرگ بھی تک [illegible] نگاہ کری
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] عشق [illegible] کہتی ہین

تو مجھکو زندہ و دوبارہ [illegible] ماہ کری
[illegible] کسی سی جہان میں [illegible] کری
کہ [illegible] کوئی کسی شخص کا گناہ کری
غلام اوسکی ہیں ہم جو کرین نباہ کری
خدا کسیکا نہ حال اسطرح تباہ کری

کر اتنا ہم دل زار یون [illegible]
سنا نہ [illegible]
کیا ہی مجھکو ضعیفی زاسقدر [illegible]
ستم [illegible] اسقدر [illegible]
ہماری شعر سی جو کہ اہل درد [illegible]

کہ جسطرح کوئی [illegible] آہ کری
قریب [illegible]
کہ [illegible] کام کری
[illegible] جو گاہ گاہ کری
پھر اشک [illegible] نہین بے اختیار آہ کری

٦٦٢ — تیری کلام کو کیا قدر کم ہوا ہی جرأت
اگر حسد سے اک احمق نہ واہ واہ کری — ١٢

[illegible] زمین کے تلی
[illegible] فلک
[illegible]
[illegible]
[illegible] زمین [illegible]
[illegible] آخر

تو کیا عجب ہی کہ ہو آسمان زمین کے تلی
تو اون [illegible] ہی آخر [illegible] زمین کے تلی
یہ کون [illegible] ہی ای باغبان زمین کے تلی
گئی ہی ایسی کئی کاروان زمین کے تلی
گرا ہی کون یہ فخر زمان زمین کے تلی
[illegible] خاک میں [illegible] زمین کے تلی

جنہوں کی کرتا تھا بال ہما مگس رانی
ہوا یقین ہمین [illegible] آخر [illegible]
کھلا ہی خاک [illegible] تختہ لالہ
جو [illegible] یون ہی دل تو بعد فنا
یہ وقت مرگ وصیت [illegible]
قدم تو راہ محبت میں [illegible] جرأت

[illegible] خاک [illegible] زمین کے تلی
کہیں [illegible] زمین کے تلی
رہی نہ داغ محبت [illegible] زمین کے تلی
نہو گا [illegible] زمین کے تلی
کرو [illegible] زمین کے تلی
کیا میں [illegible] زمین کے تلی

٦٦٣ — غزل — ٧

[illegible] خاک [illegible] زمین کے تلی
[illegible]
[illegible] زمین میں ہم

[illegible] زمین کے تلی
زمین [illegible] زمین [illegible] زمین کے تلی
[illegible] زمین کے تلی

جو اب نامہ [illegible] وصیت [illegible]
یہ [illegible] خال [illegible] کشتہ
نہین [illegible] بلند [illegible]

کیسا [illegible] زمین کے تلی
کہ تن [illegible] داغ [illegible] زمین کے تلی
ملا [illegible] مقام وسط زمین کے تلی

٦٦٤ — کہو گا بعد فنا [illegible] گل [illegible] جرأت
کہ دل گرفتہ ہی غنچہ وسط زمین کے تلی — ١١

[illegible]
[illegible]
[illegible]

تو او [illegible] کے لیے
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

انتظار ہے جو بلبل دل ہے تو ابتک جی
یہی ناوک مژگان مری دلکو کریگی

جسکو جا بیٹھے ہیں جہر آن جانیکو لیے
دل مگر ... کچھ ... نشانیکو لیے
جرات اک اور ہی پیہ سنے دیکہ کوئی عرض

جیسے تم سے ... ہوتی بہا نیکی
پہ شیوہ ... وہ دکھلا کر مجھی
شعلہ شعر ہی یہ پر دی پر دانیکو لیے

اپ کہتی ہین کہ سو گند ہی کہانیکو
انکہہ کسی کی ... تا ہی لڑانیکو

۶۶۵

ہمنی سو بار کہا جسکو بلانے کے لیے
ہاتھ کتا ہی وہ یہ جسکو لیے ہین بدحال
اور تو خانہ ہستی ہی ملا کیا ہمکو
جل بجہا اپنا دل اوس کی طرح جس ...
گر کسو غیر تمہین کرتے ہین معاف تو کہو
سدا عاشق کی لگنی کا تو ہا ... نوا

سودہ ہے سوچتی ہین اپنی بہانیکو لیے
حال یہ اپنی بنایا ہی دکہانیکو لیے
ہان مگر آئی تھی ہم جو بری جانیکو لیے
بدر آگ اور کوئی دور ہی بجہانیکو لیے
تری ہی آنت ہو کو بات بنانیکو لیے
جا لگو مدعی کچھ امد لگا نیکے لیے

جو گئی ہو تری بیمار کے لانیکو لیے
ہو کر رخصت ادھر دیکھو ہون بجستر ...
یہ قیامت ہی کہ تم بزم مین ناحق مجہسی
بستر گل پہ وہ غیر کے گہر اینڈ ہی ہی
ہو خفا ہیلی آیا تہا کہ شانہ ...
دیکھ جو عشق میں ہم جہوڑ چلی اہ جرات

سو سبب ... ہین اب ادہر سکو ...
اپنی خاطر کہی یاہی پیہ آنکہے
لٹر لگتی ہو سر اک اپنی بگانیکے
مجہسی کیون کہتی ہو آتش پہ لٹانیکو
ق کوئی بیجا ہی گلا ارسی ملانے کے لیے
لیک افسانہ ہیہ درد زبانیکے لیے

غزل

۶۶۶

مراد لغم ہی گزر دیکتا مقدور ہتا ہی
کیا ہی کیا گنہ ہمنی خدا کی دا سطی کہہ تو
نگہ کرنے پہ گو تلوار ہی مارے ہی وہ لیکن
خوشی ہی کسکو سہی سے جدا ابن مجہسی

خوشی سنتا ہی جس جاکو ہانسی دور رہتا ہی
جدا کیون ہمسی تو نہ اب ہی بت مغرور رہتا ہی
مرا یہ دل ہی جانبا ... سکہ ...
مین ناتوانی ہی دل مہجور رہتا ہی

تجہی لازم ہی منا اپنی عاشق کا کراہ ظلم
ادہا مت دل ہیلی پر ستا ہی تو سنہی دکر
خدا جانے کیا ہی کیا گنہ اوس شوخ کا یار
عجب ہے رحم سے پالا پڑا ہی آہ ای یار
قتل ہی دلمین عاشق کے سدا نا سور ستا ہی

خفا ہی ... گمانی ہی وہ مہجور رہتا ہی
جہان سیکڑون ہان یہی اک بجور ...
بجہا ہی یہ دنیا مت اوسی منظور رہتا ہی
خفا مین اوسکی غم ہی اور وہ مسرور رہتا ہی

۱۱

۶۶۷

تسکو ادس ... دیر جان جو جائے گی
یہ نہ کہہ یاد آئی کس کی جو کلیجہ ... سیہ
داستان جبل گل کہتی تہی مجہہ بہو رہے
داغ قسمت کہر سی مر یا تو یون کہنے لگا
برق ان ... اتنو نکل آئی جب تبسم مین نظر

آہ سوزان ... شمع دکہلانے لگے
سانس ... اک ... لگنا ... لگی
آہ یہ بیدرد بلبل اور ... لگی
کچھ طبیعت یار مری آئی ہی گہبرانی لگے
... جشم ... ہی ... لگے
جیسی اس شعر ... تا ... کہ آہ ای جرات

سیر دریا شاید اب شوخ کو بہانی لگی
دیکہہ دسکو ... جو چنک ... تو
اوس دہان تنگ کی کچھ بات جو لائی رصبا
ذکر کا لیکا سنا دشمنی کا تو کس طرح
اب نظر ملتی نہین ہی ہمسی ای ... سکر
زمین ... بہتر او خاطر مین غزل آنی لگی

خود بخود جو لہر دینکی مجہی آنے لگے
نیند آنکہین ہو گئین اور نیند سی آنی لگی
رنگ اپنا سر کلی کچھ اور دکہلانی لگے
بیچ و تاب بلوسی شمع کی زلف سیہ کہانی لگے
اپ آنہو ہو کر ... ہمکو شعر آنی لگے

۹

۶۶۸

کہہ کر یہ طبع معانی بند جرات جند شعر

انتو ... سر بات پہ بلند دل کی آنی لگی
جسکی کچھ ... کچھ یا یار رہ تو نے مرہ
ہم وہ عاشق ہین کہ راہ عشق مین ... منہ
سو ... چلے ہیں کس بہا

میری بیتابی جو اوس بیدرد کو بہانی لگی
ہم نکلتی تھی ... سوتی ... لگی
عقل بیعقلی سی گو کہتا ہی بہکانی لگے
... شمع جلانی لگے

دور سی گل ... نظر اوسکی گلی آنی لگی
سو دل افزون ہوا ... بر بات
تن مرا ... گریہ مین ... آتش
جو ... اس جا آئی دل ... شوخ کو

اضطراب دلسی بیجان گہبرانی لگے
اور سیل اشک اس آتش کو بہکانی لگے
اب ... کو سارہ گہر کو بہانی لگے
کچھ طبیعت اپنی ... جہنجہلانی لگے

۹۶۹

دور دئی نہ شب تا سحر لگے
براہ کا خطرہ جو جیسے ح کو
ہسکی کھینچ دی کلا تو ہے یہ آزردہ
رف سی آہ نکلتا تہا گاہ گاہ
چند تو نہیں تو لگتی تہی دمین ہم

بیتوں سے ہی رنگ کیا جرات انہوں نے نہیں

کیا جانے وصل یار میں کیسی نظر لگی
خورشید کی ہمیشہ ہے ہی سپر لگی
تصویر سا ہو رہے آ دیکھ سہر لگے
رہتے ہی اپنی آنکہ اور سہر بستر لگے
صحبت ہمارے شیخ کو بہی خوش مگر لگی

شہرت نہ ہو شب کو کہیں یاد آنے لگے

تو تو چلا ہے وان پہ مزاج ہی جاینگا
آنسو مری طبع کے جو ہو نہیں ہین خشک
اپنی تئین بہی بہول گئے ہین ہم اندنون
اتنے ہی ناز کی کہ اوٹہا تو نہیں ایک ہون
سو خود بین ہے اب نظر آتی نہیں وہ عیش

۱۱

آخر مین در پہ کعبہ ہو کر تہی غائبہ نگی
تیری جو آنکہ کیا لگین ای ابر تر لگی
آن تیر سی بلا رہتی ہی ای عشوہ گر لگی
سر پہ جو مین رکھتا تو پکلی کمر لگے
افسوس ہے ہمارے ہی ہاتہ نظر لگے

۹۷۰

آزردہ پہر پہر آنے سے جرات کی تو نہ ہو

مہتی بر ہر ہوا وہ بت بیدار گر لگی

۹

جو میرے اوسکے صحبت سو تو کہاں ہے سماے ہے
اس کے شب کو پوچھتے کیا ہو جیسے ہو پچہلی رات کی شمع
اس مین ہمسایہ کہین ہین رونے سے میرے گہبرا کر
سب کو اوسکی بزم طرب مین سو سو جاگہ لڑتی تہے آنکہ
یہ کے سینہ چاک اپنے پہٹ گئے چہاتی صبح کی ہے
سید گوی عالم سکے ہم نے سیر تو کی پر اپنا نہ یان
شب کے صحبت پوچھتے کیا ہو دیکہ کے اوسکا حسن ملیح
ملتے تہے ان پانون مین مہندی سے یا ملتے ہین خالی ہاتہ
جوان ہے وہ بولا گہر جاتے ہین ہمین تڑپ کر ہم اکبار

پچہلی باتین گئین وہ سب اب کہنے کو ایک بات رہے
تہوڑے سے تہوڑے ہونے لگے ہم جب تہوڑی سی رات رہا
گرمی جاڑے سے آئے گئے پر اس گہر مین یہ ساعت رہی
سارے رات رہی ہم و ان سید لیپر سو آفات رہی
سحر تک جو جیت پہ چڑہ سے ایک گور وہ ادہر گات رہے
لگتے سچ کس شکل کہ ہر دم موت لگانے گہات رہی
جون جون زبانیں درد ادہر تہا یون یون ادہر صلوات رہے
اتنے یون اوقات گئے سب چند سے مولی اوقات رہے
بات کے کہتے مر گئے جرات بڑے ہمارے بات رہے

۹۷۱

غزل

۹

تماشا ہی کہین بیٹہا وہ اپنی عیش کرتا ہے
یہ سہر کی جائیگی جو یہ حالت ہو گئی میرے
کہ میناب اوسکے گہر مین لگا آسمان سر ان
چمن میں دیکہو کیا سنبل کون ہوا اوس زلف کا

خیال اتنا نہیں کرتا کہ کو دم یہ مرتا ہے
کہ کتنی مین سوت وپار ہے دم تہرتا ہے
متعرر وہ ہی شاید نام ہی پیچ پہتا اوترتا ہے
مشق سیاہ نسب کا کا ناسو اسی سے ڈرتا ہے

کر اظہار محبت تم جو پیارے منہ چہپاتے ہو
وہ اوسکی گرمی صحبت ہو جو سرکے ب تجہے
بجز دیکہ رہتا ہون خندان سر گزار ان
گذر جاتی ہین دلمین کیا کیا باتین اوسکے تغافل

۹

تو کیا کیا سوچ پر اس بات سے دلمین گذرتا ہے
تو کیا کیا دل مرا پہلو مین سینے سے نس تہرتا ہے
وہ رخصت ہو کے مجلس جب قدم آگے کو دہرتا ہے
کسی سے چپکے چپکے جب کوئی کچہہ ذکر کرتا ہے

۹۷۲

نہین ہو جب بہر پہر کرے تہنڈے سانس بہ بدتا ہے

دیا دل تو نے پر جرات کسی کو کیوں کہ مرتا ہے

۵

ہجوم داغ سے جسم پر یہ گلکاری
ترے زخم نے سی ہوا گوش گل کہی بلبل

کہ نیم ہے تن عریان لباس پہلکاری
بس اب خیال نہ تہا دیس شور غل کا رہے

کیا بس اپنا ہی دل اپنا سینہ غم ز بسکار
نگر کی تیغ کو قاتل کہا جو تو اتنا تہا

قصہ جو ہر نہیں عشق سے یاد اوسکو ملکار سے
سو زخم مجہ پہ لگا کر اب تو دیں کا کا

۹۷۳

دل وجگر یہ مرد دست عشق اچہا آب

گر دی صفحہ بین متوجہ غمی گلکار ہے

۸

ہجر میں مضطرب سے ہو ہو کے / چار سو دیکھتے ہیں رو رو کے
کوئی مشتاق ہو وہ جو دل پہ ہو نقش / لاکھ تعویذ پیجو دھو دھو کے

دیکھیں کیا آنکھ کھول کر اس بن / رات دن کاٹتے ہیں سو سو کے
مل گئی خاک میں یہ بیل یا یا / تخم غم کشت دل میں بو بو کے

ناصحا اوسکو چھوڑ دیں کیونکر / جسکو پایا ہو جان کھو کھو کے
عشق میں کوہکن سے لاکھوں آہ / مر گئے تیشہ سر پہ ٹھو ٹھو کے

یا ملو مسی یا رقیب سے تم / یار ہوتے نہیں ہیں دو دو کے
گو بلاوے نہ ہمکو وہ جرات / جاتے ہیں پھیلا رہ ہو ہو کے

۶۷۴	غزل	۹

از بس نہیں کچھ اشک ہیں آنکھوں سے نکالے / یہ ہجر محبت کے ستا کرتے ہیں نالے
دیکھوں تو نگاہ ہو نگہی میں آنکھوں سے بہانے / بن دیکھے کبھی ہیچ ہے جو دیکھے یہ [illegible]

اس رخ پہ یہ گرمی ہے کہ دیکھوں تو عجب کیا / ہوں سلک گہر تار نگہ میں پڑیں چھالے
قسمت جو وہ کھینچے تو کھنچے جائے اور سر جان / اور چھوڑ دے زلفوں کو تو بس مار ہی ڈالے

کہتے ہیں تجھے دیکھ نکو ماتہ سے ہمکو / پیدا نہیں ہوتی ہیں میاں چاہنے والے
اک خلق کو گر جو گر ملا ہوں تعجب کیا / وہ گا [illegible] ادا کی جھلکتی ہوئی بالے

بیٹھی ہے ایام سے سب کچھ ہو پر اک آہ / اللہ نہ ڈالے کسی بر درد کے پالے
وہ اور ہیں جو رکتے ہیں منہ دیکھے کی الفت / مرتے ہیں اک بات یہ ہم جانیں کہ ہما [illegible]

۶۷۵	جرات سے سنیا کو کوئی تہ دار غزل اور	یہ شعر تو عاشق ہی کسی شخص پہ پالے	۹

کچھ بات سمجھ آگئی وہ کب منہ سے نکالے / جب تک کہ نہ دو چار کو پاس اپنے بٹھا لے
کہاں ہیں جنکا ابھی ہے یہ جھیو بار / مانگے ابھی کھائے ہیں ابھی زخم ہیں آلے

بیہوش سا محفل میں مجھے دیکھ وہ کیا کیا / ڈرتا ہے کہ اب منہ کو کچھ منہ سے نکالے
خود دیکھ ہے سب ہی کہیں فریاد کسی کا / جب گھر میں وہ سنتا ہے کہ سر شور سے نالے

میرا دل صد چاک ہے اوس لیے سو اب وقت / لازم ہے نکلوائے کوئی اوسکو چھپا لے
گر قصد ہے اے حضرت دل کو ترا [illegible] / تو جاؤ گیا آپکو اللہ کے حوالے

دو چار قدم فرش پہ گلگوں پہ اگل / سو ناز و کرشمہ سے وہ ٹھمکو سنبھالے
اللہ رے تیری رات کہ ہیں آتش گل کے / گرمی سے پڑے یاد دن میں اوسکی چھالے

۶۷۶	اس بزم میں جرات سے تو شب دیکھیے سنبھالے	کہتا ہے جو کوئی کہ غدر لیا تو اوٹھالے	۱۰

بیٹھ ایسے ہم اوس بزم میں جو آکے گئے / تنگ آ وہاں بیٹھے یا کہ اٹھوائے گئے
کیا کہوں اس صحبت میں اب اپنا ہوا / گر نہ ہو ایسی [illegible] کہ نہ پھر پاؤ گے

تیر نظر نے کم کھو ن ہاتھ میں کیا آئی قاتل / مر گیا اور وہی تا نگو بھی نہ دلوائے گئے
نہ پھر اپنا نہ پھرا اوسکی طرف میں [illegible] / گر چہ ساتھ ہی کہتے ہی چلائے گئے

کیا ہے تجھ بن سبکا کشو تن گرتو آہ / لشکر غم کے چڑھائی سے وہ سب ڈھائے گئے
کیونکہ تم آئے نہیں مجھ پاس آہ حضرت دل / قید میں کیا کسی بیدرد کی بہلائے گئے

اوسکو فرقت میں یہ جانا کہ ستایا گیا آہ / میری فریاد سے فریاد کو سمجھائے گئے
[illegible] ہمکو تو یاد ہی مرا سمی بات کا / ربط و اخلاص کدر اوسکے وہ سب ہائے گئے

یا تو عقل مل رہی تیر یا عالم آنکھ سے آہ / گرچہ ہیں سو سب سے ہم تو آہ اونکی حضور
نہ وفادار سے ہے یار کا [illegible] جرات / گرچہ سو بار ہم اوس گھر سے نکلوائے گئے

۶۷۷	غزل	۹

درد غم کیونکہ پیا نا خدا [illegible] مجھے / [illegible] مجھے
انتظار یار میں [illegible] / بیٹھے بیٹھے [illegible] دوڑائے مجھے

[illegible] آتش دیوانگی / آہ جو [illegible] مجھے
[illegible] / جی نکل جاوے گا ورنہ دو نکل جائے مجھے

[illegible] آہ / دیتے ہیں [illegible] مجھے
[illegible] / شہر سے سب نظر آتی ہیں [illegible] مجھے

[illegible] / [illegible] مجھے
[illegible] / [illegible] مجھے

٦٧٨	کیا کہوں میں کہ جا ہی یہ تو اے جرأت شکیبا	جان دوں جسکے لیے اپنا نہ وہ جانے مجھے	٧
گرچہ طعنہ دیتے ہیں اب لوگ سہتر سے مجھے مت گرفتار رنج دیتے ہیں جھنجھلا دو ذرا سا بھی اسی ایک اوسکی گھر میں جانے کو لیے اے اضطراب	چین پہر آتا نہیں گھر آئے بن تیرے مجھے مجھ میں ایسا کیا ہے جو رستے میں سب گھیرے مجھے اے کس کس کے لیے پہرتا ہے تو ڈیرے مجھے	کہ نہیں جنبش بدنگو کہہ چلا جاتا ہے جو کیا غضب ہے دیکھتے تو جسکے پہر پہرا ونہیں نبضیں چھٹ جاتی ہیں جب کہتا ہے گھیرے مجھے	کچھ سے ہی آنا رات ہیں نظر میرے مجھے آنکھ دکھلا کر وہ اوٹھا دو سیو پہیرے مجھے یاد آتا ہے کہ چل سب چھوڑ سہے دیرے مجھے
٦٧٩	جستجو میں جسکی میں پہرتا ہوں اب جا بجا	ڈھونڈتے پہرتے ہیں جرأت آشنا میرے مجھے	١١
دے تصور نرگس کی اور بینائی مجھے گھر میں کیا بیٹھا ہے ظالم آ تماشا تو بھی دیکھ آشنا وہ گھر جیگا وہ تو آیا کروں حال دل اوس سے کہوں کیونکر کہ اوسکو دیکھ کر دیکھ کیا کیا داغ حسرت مجھکو دیا ہے	نیند آنکھوں سے ہے وہ دیتا ہے دکھلائی مجھے کھینچ لائی ہے سر بازار سودائی مجھے بات مانی میں نے جو کچھ ہے تمنے فرمائی مجھے بھول جاتی ہے گویا صاف گویائی مجھے جیسے سمجھا ہے وہ شوخ اپنا تمنائی مجھے	کس طرف جاؤں کدہر ڈھونڈوں الٰہی کیا کروں کھینچ رہا تھا تجھ میں سیر کیا کروں جان ہے لوگ آتے ہیں تماشا کو مرے بے اختیار کچھ نظر آتا نہیں یہ محو حیرانی ہوں میں بزم میں اب بات کرنے سے کمر کرتا ہے آہ	وہ کہاں جاتا رہا دے داغ تنہائی مجھے کھینچ کر بیتابی دل پہر یہیں لائی مجھے عشق نے جیسے کیا تیرا تماشائی مجھے جیسے ایک تصویر سی صورت نظر آئی مجھے جانتا ہے کاش وہ اپنا شیدائی مجھے
٦٨٠	دیکھ جرأت اسکو تو کہتا ہے منہ پہیر کے	کن سے آنکھوں سے دیکھے ہے یہ سودائی مجھے	١١
سخت تجھ بن قلق ہر شب لگا رہتا ہے مجھے کاش دہر میں جو نظارہ سے یہ مرے آہ میں کیا اوسکا جلوہ ہوں خشک بار کچھ جذبہ دل نے اسکو کیا مہربانی نہیں کچھ بہیر ہے اسکو دیکھیں	گاہ رہتا ہے یہ اور گاہ بیٹھا رہتا ہے مجھے جسکی دامن سے لگو نہیں وہ چہرہ آتا ہے جو خریدار خریدے سو جلاتا ہے اب جو آتا ہے تو مژدہ یہ سناتا ہے مجھے یہ فقط اتنے لیے کہ کہ رہا تا ہے مجھے	یہ تو میں کیونکہ کہوں کہ یہ نہیں بہاتا ہے مجھے صحبت اب یار میں در بہ میں ہر یوں بد نظر کیونکہ اس سے دیکھوں کہ اپنے شیرا منہ پہر گہر کسیطرف کر کے کہتا تھا وہ شوخ تجھ بن اے رشک چمن کیا کہوں کیا کیا	کچھ تو ہوا ہے کہ یہ جینے نہیں بہاتا ہے مجھے جو نہیں اسکو پہر ہاؤں وہ گھٹاتا ہے مجھے میں تو رہتا نہیں جب وہ نظر آتا ہے مجھے اسطرف کو تو کھینچے لیے جاتا ہے مجھے آہ یہ دیدۂ خونبار دکھاتا ہے مجھے
٦٨١	زخم تازہ کیطرح جیغ کہن اے جرأت	ٹک ہنستا ہے تو پہر خون لاتا ہے مجھے	١١
یوں رستے تیرے اوٹھے ہے ہم یار گر پڑے اوس گھر کی سے ہے خانہ تن کی اب اپنی شکل حقا کہ تو وہ جنس ہے بازار حسن میں نوک مژہ سے یوں ہے دل سے جوں سنگ یہ طاقت ہے جیکی طاق تو کیونکر سہیں بلا	جوں مست ہی کوئی دم رفتار گر پڑے چاند نظر سے جسکی کہ دیوار گر پڑے بے اختیار جسپہ خریدار گر پڑے ہو نچے جوں شجر سے کوئی بار گر پڑے چلتے ہی دو قدم یہ دل زار گر پڑے	روٹھے یہ ادا سے جب نہ منایا تو آپ ہی ٹوٹا دل نحیف یہ یوں آسمان غم گر رستم زبان تجھے دیکھے بوقت جنگ یہ حال دل کیا نگہ یار نے اب آہ حال اوس مریض کا سا ہوا اب ہے ہلاکت	ہم جا کے اوسکے پانو پہ لاچار گر پڑے جیسے کہ برگ کاہ پہ کہسار گر پڑے ہو ہیبت اس یا ہتہ سے ہتہیار گر پڑے بجلی کسی پہ جیسے کہ یکبار گر پڑے اوٹھتے ہی لڑکھڑا کے جو بیمار گر پڑے
٦٨٢	جرأت غزل اک اور لکھ اللہ کہیں کوئی	بیخود ہو جسکے سنتے ہی اشعار گر پڑے	١٠
یوں بام سے گرے تو ہے مختار گر پڑے یہ اضطراب دل تماکہ جاتی ہے اوسکی ہم	دل سے کسیکو میں نہ کوئی بار گر پڑے سر بار لو سہ مگر رہی سو بار گر پڑے	ہمسایہ ہے شتاب اوسکو تو سر تم ہے دعا یوں آسمان سے ہم پہ نہ عل بلا ہے وہ	یارب یہ بیکر منہ کہ یہ دیوار گر پڑے بام کہن سے جیسے کہ سایہ دار گر پڑے

اپنے خیال تن کا ہو اوسمین تخلی کا سا رنگ	سب برگ جسکی فوجر گلو ہین بار گر پڑے	تحت الشنک کو بانہ کھولنے نہین جائے	سر کو زشیخ جو کہین دستار گر پڑے
پیرے ہو نکر غنچہ لالا کی شکل آہ	دہن مین اپنے دیدۂ خونبار گر پڑے	نکلا نالہ کہہ دم رخصت نہ بانسی بر	یکبار اشک چشم سے دو چار گر پڑے
یون ملک تن پہ ٹوٹ پڑا لشکر غم آہ	جو ہی آگی فوج تاختہ یکبار گر پڑے	جرأت کہان جو کہتے در پر اوسکے ہم	آواز سنتے ہی سب دیوار گر پڑے
۶۸۳	غزل		۱۱
وہ دہن تیسے گھر سے ہین ہے بیقرار سے لائے ہی	اوسکے در دانہ پہ جب کوئی سوار ہو لائے	شکل بر تن اک دم تہر ہا نہین اے شیخ واہ	لاکہ منت سے کوئی گیا ایک بار لائے ہی
آتا اوسکو چین سے جو آتا ہے جو کا بار دکا	خاکسار ونکو اوڑا خاک سے ر لائے ہے	اپنے بیگانونکو کچھ جسکو خبر رہتی نہین	جب خرام ہی کسکا یادگار سے لائے ہی
دیدۂ خونبار کا وہ رنگ ہے اے تیغ عشق	سیل خون جیسے کہ منیہ زخم کا ر لائے	کرتے ہین جون گل گریبان چاک ہم بر اختیار	جبکہ جنت مین ہین یاد بہار لائے ہی
لیکر جاتا ہے منا نیا سا جب سر کوئی	ہاتھ اوسکے بزم مین کچھ کچھ بہار لائے ہے	کہدو آتا ہے دم آخر وہ کہیو ہمراہ خیر	اور آفت جبکہ وقت دم شمار سے لائے ہی
جسکو دل ہوتا ہے پردکہو تماشا بیقرار سے	سر پہ اپنے سو بلا لا کہ بار سے لائے	دیکھئے در پہ کیون غم سے ہیں تمام تر ہو جی	آپ سے آتی نہین ہم بیقرار سے لائے ہی
۶۸۴	ایک کہی ہو نہ جرأت اور دیکھیں تو بہلا	طبع موزون کیا مضمون بہار لائے گی	۹
بیچ کہ جب خاطر مین تو الفت بہار لائے ہی	سب میں مجبور ہیان پر اختیار سے لائے ہی	آمد گریہ ہو یار سے جلدا تا ہے تو آو	ورنہ صد طوفان بیکدم اشکبار لائے ہی
کچھ عجب سے جاے ہو شکل اوسکی کیسو انہ سے	دیا نہین جسوقت وہ صورت تمہارے ہو لائے	گلشن دیکھتے ہین اسیران قفس	بوہر گل ساتھ اپنے جب جاوے بہار لائے ہی
دیکھنا نہین اوسکی گذر جاتی ہین نقش جب	ہاتھ مین تصویر کوئی پیار سے ہے لائے	جان میں بکو ہو کہیلو سر کوئی سر کتبہ سلے	مردہ جان بخش وقت دم شمار لائے ہی
سنہ نہین ہے کوئی کرین کیا ہے جب سے جب سے	ہمیشہ یہان آنا بہار لا کہہ ہوا سلائے گی	یہی گہر دانونکی کیا صلح کرمی ہو دے	کہنچکر گہر سے ہین الفت تمہار سے لائے
۶۸۵	وہ تو کہتا ہے یہ جرأت کیا کرین مجبور ہین	طلب یہ حرف مدعا بی اختیار سے لائے	۱۱
جوش گریہ سے فرار زیر پہان رہتا ہے	ایک دریا ہے مگر آنکھون سے روان رہتا ہے	روز غم آگ لگ اوٹھتی کا دہان ہے	جس محلہ مین ترا سوختہ جان رہتا ہے
اوسکی جاتی ہے خانہ دل کی یہ شکل	جیسے خالی کوئی مدت سے مکان رہتا ہے	نہ سرمین ہو نہ کچھ دل دلدار مین	اب وہ آزردہ خدا جانے کہان رہتا ہے
پوچھتی کیا ہو کہ سینہ سے کیون ہاتھ ترا	کیا کہون تم سے کہ اک دریا یان رہتا ہے	خوب حسن زاد مین کیا خوب اور سے	زیر دیوار عجب شور و فغان رہتا ہے
نہ ابر وتر ہو کیا خبیش ترکمان کرکر	ہاتھ مین کیون تو ہر تیر وکمان رہتا ہے	جلوہ آنکھون مین سے جو نور نظر رنگ عیان	اور وہ آنکھون سے ظاہر ہے نہان رہتا ہے
خواب مین آتی نظر ایک جو تصویر شکل	وہ خیال اوسکا ہمین نت گریہ کنان رہتا ہے	مین تو حیران ہون خدا جانے کہ آفت جان	کون ہے نام کہ کیا اوسکا گمان رہتا ہے
۶۸۶	پڑہ غزل اور یہ جرأت کہ سیاک صاحب درد	اب سخن کا تر ہے مشتاق ہیان رہتا ہے	۱۱
جو کہ یان مست مے عشق تیان رہتا ہے	ہے سے عالم مین خدا جانے کہان رہتا ہے	وصل مین کچھ کرتا ہو حیران کہ شیخ	دم بدم جانب در کس کی نگران رہتا ہے
ہن گلی سے نہین اوٹھتا جو کسی کا قدم	شاید اوسکا کوئی جو شکل یہان رہتا ہے	اوسکو اپنی جو ستا کر تو سی کیا کرتے	جبتلک آئی وہ کیا کیا خفقان رہتا ہے
عذر یاد جگر برتن ہو جتا ہی دل	دیدہ جون ابر سدا گریہ کنان رہتا ہے	آہ یون نکلی جیسے کہ ہوا جبر کر کے	روز برسات کا سا یانی ساون رہتا ہے
گرکر وہ پوچھے جس شخص کا ہے تو دم	تو کہنا جسکو ہے تیر امیان میان رہتا ہے	تو مین سمجھ کر کچھ اور کر آنکھین نیچی	پھر گر آگ آہ مین کتنا سوکہ کمان رہتا ہے

بیقراری کہوں کیا دل کی نپوچھو یارو	ایک زخمی ہی کہ پہلو مین طپان رہتا ہی	دیکہہ رہتی ہین اوسی بوجہ ہوا ایک دل	کیونکہ کس کوچہ مین بیقت جان رہتا ہی
۶۸۷	گر چہ دہشت مین کیا پاس ہین اوسکی تو بہی	نہ کہا اوسکی کہ جرات تو کہان رہتا ہی	۹
درد و غم کا نہ رہا نام ترے آنے سے بیکلی دلکو جو کل تہی سو وہ جاتی رہی آہ جو کہ ویران پڑا تہا سو بسا دس گہر ہین اجڑا کہنچ لائی کشش دل جو تجہی ای پیاری	دلکو کیا آگیا آرام ترے آنے سے صاف ای شوخ گل اندام ترے آنے سے عیش و عشرت کا سرانجام ترے آنے سے اپنا الفت مین ہوا نام ترے آنے سے	شکر صد شکر کہ سرسبز ہوا ای ساقی صبح عید خجل جس سے ہوا ماہ لقا شکر اللہ کہ چلی آئی مین ہر دم ہمکو پیرہن مین نہین ہم اپنے سماتے پیارے	ہی عشرت سی مرا جام ترے آنے سے وصل کی ہو رہی پیغام ترے آنے سے راحت و عیش کی پیغام ترے آنے سے شکل گل اپ بت گلفام ترے آنے سے
۶۸۸	غم فرقت نے تو مارا ہی تہا جرات کو مگر	بچ گیا شوخ دلارام ترے آنے سے	۷
صبح مرنے مین کچہہ نہ بات رہے کون تہا کنج بیکسی مین مگر جو سدا ہم کلام رہتا تہا	حالت اوس بن یہ پیار ہر رات رہے ساتہہ اپنے خدا کی ذات رہے صحبت اوس سے جو ایک رات رہے	دہنگی جو بیٹہ بیٹہ کر سینہ لکہتی ہے درد دوری جانان منہہ سے کچہہ ایسی بات ہوئی کہ بس	گریہ مین دہیان نہین وہ گات رہے نہ قلم پاس نہ دوات رہے بات کرنیکی بہی نہ بات رہے
۶۸۹	قدر الفت دکہائیگی جرات	اپنی گر کوئی دن حیات رہے	۷
دیکہی دل جان بہی دے ہی ہو جیسے دیکہہ رہتے ہین اوسکی حیرت سے اوسکے آنے تک ای دل بیمار	اب وہ جو کچہہ کہی کیجے ہو نبی ایسی آنکہونکو تو سیتے ہو نبی جس طرح ہو سکے جیتے ہو نبی	غنچہ سان اس ہونٹ سی ہی تو رہ آرام جان ہرای کافر رہون جیسا کہین یہ ہمسائے	آپ اپنا لہو پیتے ہو سبنے کہ گلے سے لگا لیتے ہے سبنے اسکو پانسے اوتہا دیتے ہو نبی
۶۹۰	اوس سے بگڑ ہی پڑے طرح جرات	فکر آ اوسکا کچہہ کیجے سے نبی	۱۱
جب گہر ار سے وہ دیتا نہیں در پر آنے اوٹہ پاؤن ہی پہرا گہر کو وہ جون نقش قدم دم بدم کہنچ ہی سینہ سے ہین جو عمر برداشت کیونکہ صحبت ہو میسر کہ ہوئے ہم تو ابادہ بیکسی نے تو عاشق کی نہ کچہہ پوچہو میان	بیٹہہ جاتا ہون مین دسر ہاتہ جگر پر اپنے بیٹہہ دیکہا جو مجہے راہگذر پر اپنے ہو مقام اب مین حیرت کا سفر پر اپنے اوسکی محکوم ہو حاکم نہیں گہر پر اپنے آپ ہی پرتا ہی وہ احوال تبہ پر اپنے	کبہی پروانہ تہی ہم بہی ولیکن ابتر نخل بیکسی ہین وہ ہم اس چمن گیتی مین تری فرقت مین پیکے روتی ہین ہم ستر پہ تہمر دل کیونکہ سبہ درد والم کرتا ہون دست رس کچہہ نہیں چلتا ہی تو تیا پر	اوڑ رہی تہہر ہین خدا جانے کہ ہر سے آنے کہ نہ آیا کوئی تیہر ہی نہ مر پر اپنے آستین اپنے دیکہہ دیدہ تر پر اپنے اک نہ آگ آہ ہی آفت ہی جگر پر اپنے ہاتہہ مارے ہی پڑا سینہ و سر پر اپنے
۶۹۱	دل مرا سینہ ہی ہوتے چشم ملی آیا جرات	گر سی جو کوئی نکلا ہی جو در پر اپنے	۱۲
شب فرقت بلای بیمار سے تہے دل ٹہہرتا ہی تہا نہ اوس بن رات کیونکہ آتا وہ قتل کو مین آج بات سنتے نہ غیر کی ہم تو	بچ گئے زندگی ہماری سے بیقرار ہو سے بیقراری سے سب ہی بیچ ہماری باری تہے خاطر اس بات مین تمہاری تہے	دے گیا دل پہ داغ یاس وہ آہ مر گئے ہجر یار مین صد شکر تہی یہ حالت تری مریض کو رات دوستی کر کے ہو گئے دشمن	جس سے کیا کیا امیدواری تہے جیتے رہتے تو سخت خواری تہی گر دو دن اوسکی آہ و زاری تہی وہ کیا خوب خود ستداری تہے

اوسکا غمزہ کا لگا تھا جان مذکور
گہر کی گہر یہ چلے تے شل حباب
جرأت اوس میں بقول حیران آہ

بات میں وہان جو گہر بار رہتے
کوئی طوفان اشکبار رہتے
رات حالت عجب بیمار ہی ستے

تہا نہ مونس کوئی مرا اوس میں
اجی آہ کہان گئے تے تم
سر وزانو تہا دست او رسینہ

تم جو ہمدم تو دم شماری تہے
دل مضطر نے جان ماری تہی
کنج غم تہا اور اشکبار رہتے

۶۹۲	غزل	۱۳

جو درد ہجر بتان سے تیرے لبون پہ دم ہے تو کیا الم ہے
کبھی تو زلفون میں منہ چھپانا کبھی نگہ قہر کے دکہانا
دیا نہ گردون نے ہجر کا غم دلا نہ کہتی تہے ہم یہ ہر دم
گناہ کچہ تو بتا کہ میرا جو دل کو یون تینے مجہسے پہیرا
کہا جو مین نے یہ چشم پر نم کہ تجہسے غافل نہین مین اک دم
جو عشق صادق کا دیکہا عالم تو پہر اوسکا اثر ہے ہمدم
دکہائے گر تو نہ شکل آکر تو دیکہین کیا خاک سر اوٹہا کر
جو شوق میں کہائین اوس گلی مین تو لائین ہم کچہ نہ اپنی جبین
نہ جی لگے بزم گلرخان مین بغیر اوسکے نہ گلستان مین
غم جدائی نے ہمکو مارا یہ حال تم بن ہے اب ہمارا
نہ آؤگے تم تو پہر کہان ہم کہ کوئی دم کے ہین مہمان ہم

خدا کو کر اپنے یاد جرأت کہ اکدم مین ہزار دم ہے
یہ کیسا بلا ہے یہ کیا غضب ہے یہ کیا جفا ہے یہ کیا ستم ہے
کہ دم غنیمت ہے صحبت اوسکی تجہے میسر جو کوئی دم ہے
نہ وہ تلطف نہ وہ عنایت نہ وہ مدارا نہ وہ کرم ہے
تو منہ ہی منہ میں یہ سکر اکر لگا وہ کہنے کہ یہ بہی دم ہے
اور اسے سے ہوگا جدا اسی کا غم میں جو غم ہے تو بس یہ غم ہے
مدام رہتے ہین سر بزانو ترے سے سر کی ہمین قسم ہے
کہ ہے یہی اپنی شان و شوکت یہی ہے جاہ اور یہی حشم ہے
وہ رونق افزا ہو جس مکان مین ہمین وہی گلشن ارم ہے
کہ بے قراری سے فزون ہے ہر دم قرار ہر لحظہ دلمین کم ہے
تعلق ہے دل پہ جگر مین ہے درد چشم پر نم ہے لب پہ دم ہے

۶۹۳	نہ دیکہون جو سیر جو ئی نک صورت تو کیون نہ پہر مرو جرأت	خدائی نشاں ہو کہ میری تمکین نہ سر کہانا ہی ابتدا و ستم ہے	۱۱

نہ شکل سنگ دکہیا خاک انہ ندگانی ہر
محبت کچہ نہین لین مگر الفت نہانی ہر
دلا اظہار غم کرتا ہے کیا اغماز الفت مین
او ٹہا اب سینہ جو قصد آہ کا کیا آدمی ہر
کسیکی منہ چہپائے سیکہین منہ لیتی ہم کو

کہ جسکی ٹہوکرین کہاتے رہین اوسکو سر گرانی
یہ اوس عیار کے در سے یہ ہم یہ ظلم رانی ہر
ابہی تو دیکہیو کیا کیا تجہی ایذا اوٹہانی ہر
کرین کیا فکر ہمکا یہ بلائے آسمانی ہر
کرین کیا اوسکو ظاہر دلمین زرد گونہ ہی

نہین تشبیہ مین پہرین رشتہ پایہ ناتوانی ہر
قفس مین اے جہے صیاد اونکی جب آئی
زیادہ تیرا سیا ہی مصرع آہ کا بانا نہ موزون
سنہو کی ہمدم یہ بزم گلرخان مین پہر گوزا
لہین کیا خاک تیر سہ کہ لیتی دوسرا

سنا جو تیرگی کا عالم سوانی زندگانی ہر
بپہر از اشک قسمت مین نہ دانہ نہ پانی ہر
یہی بس کلبہ اخرا میں اپنی شعر خوانی ہر
گلی ہی اب ہما اوس کا فکر کہ جو از عنوانی
الم ہر درد نا طاقتی ہی خستہ جانی ہر

۶۹۴	کرین زرفشان سنگ جیسی دیدہ اکہ بکرن کر	کہ جرأت آج تو اشنا سینہ کا نشانی ہر	۱۳

خموشی کو سمجہ جا بیجا اب تصوفخوانی ہر
نہ جی من کی نکلتی ہی مین دم رہتا ہر
خفا ہوتا ہو وہ گر سیاہ گر یہ کہین جادو

برا جو منہ بولی ایک یہی بے زبانی ہر
ہیہات انتظار یار یہ کیا زندگانی ہر
غضب ہے میر غرض اوس کی لین ہیگا بیگانی ہے

مرے ہر مرتبہ کی آزرد ہے اوسکی زبانی ہر
جو بر یکا اب اوس بیمار کو نو ہے تمکو
نہ ملگے گہر سے اکدن پہر خبر لوگی تم

یون ہر سب اپنی آتی ہیں تیر اکدن موت آنی
کہو جنکو سیاہ الامان کیا سخت جانی ہر
میں اور غم کا گر تمکو الفت آزمانی ہر

[illegible] کہتی کہتی کرکے اپنا بھی ہاتھ
[illegible] بتا کر تری آنکھ سکے روز محشر کو

ق زیر [illegible] تجھے اوس شوق سے [illegible]
ہمیں ٹرکی آنہی تو نہایت شادمانی

یہ وہ معیار حرف مدعا آتی ہی بولی ہے
نہیں اٹھی گلی سے کہ تمہارا دامن

نہیں [illegible] گر بس بلطف نہایت [illegible]
غرض تیرے نہ آنا کی [illegible] ناتوانی ہے

۶۹۵ | کیا ہی قتل تو جلدی اوٹھو یا لاش کر | کہ جرأت ذرا سی کہ نہ [illegible] جانی ہے | ۷

[illegible] جلادی وہ جس سے لاگ لگے
[illegible] پرہاتھ میں رکھا تو کہا
ق یہ زر و سقدر ہی تو سمن عمر

غرض اس عاشقی کو آگ لگے
کچھ بہت کرنے تم سہاگ لگے
ہاتھ جسکے کبھی نہ باگ لگے

جو ہووے اسیر زلف تباں
دل بھی اب مجھسے در رہا گے ہے
ق شکے جرأت کا وہ ترانۂ غم

قبر میں یار جب دیکھے ناگ لگے
اوس سے ملکر اسی بھی بھاگ لگے
بولا خوش کسکو ایسا راگ لگے

۶۹۶ | مجکو رسوائے خلق کرتا ہے | ای ترے چاہنے تو آگ لگے | ۸

جگر یہ تیغ و سناں کا لگی تو کہا و لگی
دل ایک پردہ نشیں سے لگا کہتے ہیں
وہ دل [illegible] آدمی تو نہ ہم خوباں میں

نہ دل کا پر کسی بیدرد سے لگاؤ لگے
الٰہی ہاتھ کا اوس کے کہیں تو داؤ لگے
نیا وہ والوں کا بھیکا دین بناؤ لگے

گراکر رونے یہ تک اپنی چشم دریا سے
تیوں کا رقص سمجھتے ہیں ہم یہ کافر
جگر میں سوز وہ ہی جو کہ [illegible] آہ

توکیا عجب ہے کہ کر وہ مجکو چھپاؤ لگے
شمع حسن کا اپنی تباں نے بہاؤ لگے
مجھے یہ ڈر ہے کہ دل کو کہیں نہ تاؤ لگے

۶۹۷ | کسی یہ تیغ زنی اور کی جو ای جرأت | تو ہے کلیجہ یہ کیا کیا بیمار کہ گہاؤ لگے | ۱۰

[illegible] جو کچھ پایا ہم نے میں یکجا اترے سمنام کے
واں قسمت اوسکا وعدہ شب کا کیا ہوا اور
پھر وہ جس گھر میں تصور باندھ کر جاتے ہیں ہم
[illegible] اگر یہ چلے میرا تو ہی ایسی اتر نگ
باندہ کی باتوں کا جوڑا اپنی ملہڑی کو دکھا
اپنی [illegible] ہوس میں سی لینے سو تم اپنا نام
جو کرو گے ظلم تم ہم سے ہمیں گے کیا کریں
شاخ گل پر کل جو بلبل بولتی تھی پھول کو
یا نگاہوں [illegible] نہیں تھے یوں [illegible]

رہ گیا بس نام سنتے ہی کلیجہ تھام کے
ڈھل چلا یاں زیست کا دن آ گئی شام کے
صدقے اوس صحن و در و دیوار سقف و بام کے
دو جہاں کو دوں میں بدلے تجھ کو اک جام کے
عقدے تا کھل جائیں سب پر کفر اور اسلام کے
پیچو پھر اکیار میں صدقے گیا اس نام کے
تم نے اوس کام کے اور ہم نے اس کام کے
آج وہ نالاں ہے کس کس رنگ نیچے دام کے
اوسکو ہوتے دن میں جلا کئی نہو شام کے

۶۹۸ | تجھے منعزان جنون میں آپ کو کہتا ہے تو | ہم تو دیوانے ہیں جرأت اس خیال خام کے | ۹

کمر کو قتل پر کس کی بت خونخوار باندھے ہے
یہ کس کے زلف و رخ کی یاد ہے اے دیدۂ گریاں
کیا یہ محتسب کا حال کل اوس رند مشرب نے
جو آتا ہے تو آ جینے کا اوسکے کیا بھروسا ہے

کبھی خنجر کو سجتا ہے کبھی تلوار باندھے ہے
سحر سے شام تک رونے کا تو کیوں تار باندھے ہے
عسس جوں چور کی مشکیں سر بازار باندھے ہے
کوئی دم اور بھی ڈھارس ترا بیمار باندھے ہے

نہایت حسن کا پھیلا کے دامن اپنا بیٹھے ہے — سو دامن اوسکا اب دامن سے وہ دلدار باندھے ہے

نہین کرتی جو تیغ اوسکی اثر کچہ جسم پر میرے — فسونگر ہے کوئی دشمن کہ اوسکی دہار باندھے ہے

کیا ہے رہگذر اشکون کا لخت دل کو یون غم نے — کہ پل دریا کے اوپر جون کوئی سردار باندھے ہے

دل پر خون مرا کس کس مزے سے پیچ کہاتا ہے — کہے ہے خنجر کے جب سرخ وہ دستار باندھے ہے

پرانے شاعرون کو تجہہ جرأت رشک آتا ہے — کہ مضمون ہر غزل مین تو نئے دو چار باندھے ہے

غزل

۱۹۹ — ۱۲

چنچل سا یہ کون روبرو ہے — دل بر مین کبہو نہین کبہو ہے

ای چشم نہ خاک مین ملا دل — آخر یہ کسیکا تو لہو ہے

کس زلف کا دہیان ہے کہ تجہ مین — جون نافہ سیہ ہر ایک مو ہے

جلکر مین نہ لار خو کو ناصح — کب جیب یہ قابل رفو ہے

حیران ہون دیکہ آئینہ کیون — کچہ تو کہو کیا یہ روبرو ہے

سو کیا ہی غضب کہ آج تک ہی — پردے ہی مین اوسکی گفتگو ہے

ہم کیا ہین جو ہین یہ جسم بیجان — کچہ ہم مین جو ہی تو جان تو ہے

مت بخشیو چشم تر سے ای ابر — درکار جو تجکو آبرو ہے

رو رو کے اوسکے نفس سو گیا رفت — کس گل مین سہاگ کی سی بو ہے

دہونڈہے ہی ملی وہ روہانہ — جس چیز کی ہمکو جستجو ہے

اک عمر سے ہمکو دیکہنی کی — ق جس پردہ نشین کی آرزو ہے

جرأت تیری پاس ہی گیا کون — کیون تیری نگاہ چار سو ہے

غزل

۲۰۰ — ۱۶

دہیان اوس زلف کا جب آتا ہی — دل پر اک سانپ سا پہر جاتا ہی

مہ نہو اوسکے مقابل کہ سحر — مہر دیکھے سے ترا ہر آتا ہی

جی مین آتا ہی بلا دون اوسکو — جب کہ ناصح مجہے سمجہاتا ہی

میرے ہمنام سی کرتا ہی حجاب — اسقدر مجہسے وہ شرماتا ہی

ڈر دو ڈر اتنی لیے جاتا ہون — ق کہ وہ غصہ ہو یہ فرماتا ہی

دل ناداں کو نہین ہی کل — ق جب تلک یار نہین آتا ہی

اتو جرأت کی عجب حالت ہی — ق جی اوسی دیکہہ کے گہبراتا ہی

بستر غم پہ پڑا رہتا ہی پڑا — نہ تو مرتا ہی نہ جین آتا ہی

دیکہا کی ہین جو آنکہین میری — اشکی رہا ہی کہ لہراتا ہے

خاک مین دل کو ملا یا ہیون — اسی کی گہر کو کوئی ڈہاتا ہی

جو تری بحر بیچ گہیری تجہے — دل ہر دینے کی قسم کہاتا ہی

بخت خفتہ نہین ہوتا بیدار — آہ کس نیند کا یہ ماتا ہی

چل بے چل دور نہ یہان آیا کر — اوسکا کہنا یہ مجہے بہاتا ہی

اوسکی کرتا ہون تسلی اسطور — جیسے کوئی طفل کو بہلاتا ہی

دم بدم کہہ کے ... — اشک گرم آنکہون میں لاتا ہی

نیند اوٹہ جاتی ہے ہمسایونکی — ایسا راتون کو وہ چلاتا ہی

غزل

۲۰۱ — ۶

آج جو منہ سے مرے نکلی ہی سو بات نئی — یہ ہوئی ہوش ربا کس سے ملاقات نئی

گہر ملا داغ کہن پر مرے داغ اور دیا — سو جیو پہر خدا ہے یہ مدارات نئی

اشک جو شان نے مرے ترکیب کا فلک — ق تو یون سے نظر آتی ہے یہ برسات نئی

داغ دل چمکے ہے جون ماہ شب ہجران تیز
کبہی روتا کبہی ہنسنا کبہی بکتا کبہی چپ

تونے دکہلائی یہ اے چرخ کہن رات نئی
آج کل اور دنون سے ہے کچہ اوقات نئی

۶۰۲

کہنہ مشتاق ہے اور تازہ گرفتار ہے آہ

اس لئی سوجہی ہے جرأت کی یہ عمین بات نئی

۱۲

لیا کیا وہ خفا جیسے ہوا گہر سے نکلکے
جب مین نے پکارا اور آمادہ ہر لگے
اوس شوخ نے سہی یہ جو کہی خبر دل کی تو اودہ
اک غنچۂ گل پہینک دیا ہاتہ سی ملکے

پا بسو جو اوس تیغ کی تہی کاک جا کل
رکہتا ہون قدم گرچہ مین کیتا ہی سنبہل کے
انجلا کے اگر کوچہ بلبل سے اوٹہا کر
سو جا یہ گرے ہے دل بیتاب مچل کے

کل جو بگڑ جائے تو غنیمت ہے کہ گئیے
پہر ہین جو ہم لوگ یہ سیلی ہین کل کے
اوٹہا نہ سرے بیمار کو مشکل ہے کہ جب تک
رکہدے نہ کوئی ہاتہ تلے اوسکے بغل کے

گل نے کیسے خبر آئی تہی کہ ہمدم
ہم آج تلک آ یہ بیچا کے نہین کل کے
اب تیرے تو آنے کی بنا دہی نہین کرتا
بیراُ یہ وہ جا بیٹہے ہے کہ پہر کہین کل کے

حسرت نہ ہے دلمین فرہ مشکل دکہا جا
مہمان ہین ہم اک دم کی ہین بلکہ کوئی پل کے
دم بہرتے ہون یہ بیمار محبت کا ہے تیرے
اے مست مئی ناز ذرہ دیکہہ تو چل کے

یان بادہ کشی مین نہ معصوم و شکر دیر
وان جام ہے لبریز مبادا کہین چہلکے
آجا کہ ہے جرأت کو بہر کچہ یاد تو سمجہا
کیا رونے لگی ہے کف افسوس کو مل کے

۶۰۳

غزل

۱۲

ترے گریبان جو رقیب سے مجہے لوگ آکے سنا گئے
تو سلگ رہا تہا جو دل مرا او سے اور آگ لگا گئے

رہی کل سے مجکو جو بیکلی تو نہین قرار اب اک گہڑی
مرے تن مین کیونکہ رہیگا جی اگر آج بہی نہ تم آ گئے

یہ فغان و نالہ جلا کے دل مجہے سیر خوب دکہا گئے
کہ رکہا تہا جسکو مین گہر مین سو وہی آگ گہر کو لگا گئے

یہ الم ہے تیری مریض پر تو وہ کیا جیے رہے کیون نہ مر
کہ طبیب آئے تو رو رو کر او سے اور خوف دلا گئے

یہ نصیب ہین مرے ہم نشین کہ جو بعد عمر وہ نازنین
مرے گہر مین آیا تو بس وہین کئے او شخص بہی آ گئے

غم ہجر سے ہوا مین تو دہ کہ نہین مین شام سے تا سحر
مرے پاس بیٹہے جو آن کر تو عجب ہے [illegible] اوٹہا گئے

نہ کوئی ہے دوست نہ مہربان نہ شفیق ہے نہ رفیق یان
کرین کس سے ہم غم دل بیان جو سخن کی تہی شنوا گئے

یہی جنکی ہمسے تہی گفتگو کہ جدائی تمسے نہو کبہو
جو گئے تو ایسے کہ وہ ہمین بہی نہ شکل اپنی دکہا گئے

کہون کم نصیبے اپنے مین کیا کہ جنہون کی قدمون سے دل لگا
تو وہ لوگ صورت نقش پا مجہے خاک ہی مین ملا گئے

رہی تن مین تاب و توان کہان جو کرون مین حال اپنا بیان
یہ بگڑ کے مجہسے تم اے میان مری شکل کیسی بنا گئے

رخ و زلف اپنے دکہا کے تم گئے یون دوانہ بنا کے تم
ذرہ جان دیکہیو آکے تم مجہے کس بلا مین پہنسا گئے

مجہے جرأت اب نہین کچہ خبر گئی عقل و ہوش و خرد کدہر
یہ پیسے بیا [illegible] مجہے کیا پیام سنا گئے

۶۰۴

غزل

۱۰

جواب اوس بن کنارا کیجے عالم ہی بہتر ہے
کہ ہر سب سے بہتر ہے اندنون وہ ہمسے بہتر ہے

مرے زانو پہ سر ہو آپکا شکوہ گر مین منہ پر
اگر یہ سیر دیکہو تو گل و شبنم سے بہتر ہے

عجب حالت میں یہ مجھے مدا رہتا نہیں ہمدم
مرا ناسور کا ہوتا ہے آخر بند ہو جانا
نہیں ہے لذت درد و محبت تجکو ای ناصح
دکھا حسن ملیح اوس شوخ نے زخمی کیا ہمکو
یہی کہتے تھے رگ رگ کے ترے مشتاق کی ہمتا
جدائی میں تری ای کاش مجی تن سے نکل جاوے
دو عالم سے پرے ہے جو وہ اس دل میں نظر آوے
بقول جرأت غمگین یہ ہی شکل اوسکی فرقت میں

غم و درد و محبت مونس و ہمدم ہی بہتر ہے
رہیں گر اشک جاری دیدۂ پرنم سے بہتر ہے
یہ اپنی خاطر غمگین دل خورم سے بہتر ہے
چھڑکنا اپنے زخموں پر نمک مرہم سے بہتر ہے
کہ بیٹھا گھر پرے اس خانۂ ماتم سے بہتر ہے
رہا ہونا غرض ہر شکل درد و غم سے بہتر ہے
اس آئینہ کو گر دیکھو تو جام جم سے بہتر ہے
کہ جو سب سے ہو بہ تر ماند تو وہ ہم سے بہتر ہے

غزل

۷۰۵ — 11

بیمار زندگی ہمکو نظر نہ آویگی / تمہارے آنکی تبک خبر نہ آویگی
کبھی یہ مجھسے یہ طولانی شب ہجران / کہ جی سے جاوگے تم پر سحر نہ آویگی
جدائی روئی یہ یہ چشم خونچکان تو کبھی / چھپی نظر تری اے ابر تر نہ آویگی
لگا اون گرچہ سینے پہ نگاہ و ہم ہزار / یہ کچھ خیال میں اوسکے کمر نہ آویگی
بتوں کی غم سے دلا مت ہلاک ہو جو ہوا / کہ ڈھونڈتے ہے انہیں مروا نظر نہ آویگی

شگفتہ ہونگی نہ ہم مثل گل کہ جب تک آہ / نسیم کوچہ جانان ادہر نہ آویگی
جلایا جاے ہے جلکر اوسے جو مرتا ہے / یہ جبین کیا ترے ای فتنہ گر نہ آویگی
کچھ اوسکے آنکی جلدی خبر سنا دے مجھ / تسلی خط سے تو ای نامہ بر نہ آویگی
جو آج گل کی طرح سے نہ تو بہار دیگا / تو روں کو کل پھر ای بے خبر نہ آویگی
جو بھر اشک یہ گر اوسکا چشم سے تو / تو پھر آئینہ کی ٹک قبر پہ نہ آویگی

ہزار درد دل اپنا کہیگا تو جرأت / یہ سنکے اوسکی کبھی چشم بھر نہ آویگی

۷۰۶ — ۱۳

کیون خفا مجھسے تو ای یار ہے کہ تو سہی / کیا ہوئی تقصیر کیون بیزار ہے کہ تو سہی
مجھ میں کیا ایسی برائی ہے کہ ملنے سے مرے / اسقدر اب تجکو ننگ و عار ہے کہ تو سہی
اور دل اب جا لگی کیون داغ ہے تیر کہنا / کسلیے شیر پرہ یہ گلزار ہے کہ تو سہی
خواب کیون آتا نہیں ہر روز شب اے چشم تر / منتظر کسکی یہ کیون بیدار ہے کہ تو سہی
اب نظر آتا ہے غمگین تو مجھے سیر چمن / وہ بھی کیا تجسا کوئی خونخوار ہے کہ تو سہی
تیرا کیون ٹھہرا ہے جو تو تصویر گرنا کہ آج / میں تصویر ہوں یہ کیا اسرار ہے کہ تو سہی

تجھ یہ کیا ٹوٹا ہے غم جو نوحہ گر ہے دمبدم / کیون دلا تو کسکا ماتم دار ہے کہ تو سہی
رو برو لایا ہے تیر دل و جان و جگر / تجکو اب ان میں سے کسکا درکار ہے کہ تو سہی
کیا کیا مین نے گنہ یہ کسنے بہکایا مجھے / دل سبب ازنیکا کیون تیار ہے کہ تو سہی
کیا لگا لی آنکھ تو نے ہی کسی سے آسمان / اشک کیون ترے گلے کا ہار ہے کہ تو سہی
ناتوان کیوں ہو گیا ہے اسقدر اب اسکی تو / نرگس بیمار کا بیمار ہے کہ تو سہی
درد دل سوز جگر ہے یا مرض ہے کوئی اور / سانس لینا کیون تجھے دشوار ہے کہ تو سہی

ہمدم تیرے سوالاتی ہے کیون حالت تبرا تو / تجکو ای جرأت کیا آزار ہے کہ تو سہی

۷۰۷ — 11

کچھ منس صبر دل کی گھر میں نہیں رہا / ایسی لگی کہ ناوک جگر میں نہیں رہی
بیس غم سے دولا ہمکو بیٹھی کی شب فریا / طاقت ہمارے دیدۂ تر میں نہیں رہی
صیاد کچھ نہ رہا اب کے طاقت آہ / پرواز کی ذرا مرے پر میں نہیں رہی

یکبار ان کو زمانہ نے بدذات دیکھ آہ / اب کچھ بھی تمیز عیب و ہنر میں نہیں رہی
کیونکر نہ رو دوں آخر شب وصل یار مین / کچھ دیر اب تو وقت سحر میں نہیں رہی
محفوظ تا کیونکر کسی شب ہے سے ہر تو / رونق تری حضور قمر میں نہیں رہی

جلوہ سے تیری طاقت نظارہ اے صنم
آنکھوں نے میری آگ لگا دی ہے چار سو

۷۰۸

کچھ ارمان اپنے دل کے وان ہی ہاں نہیں نکلے
اک شب تو ہمارے کلبہ تاریک میں آ کر
ابھی سے جاؤں چلکر خاک کیا میں سوز سے
جواب خط خدائی ہو تو لا دیں نامہ بر

۷۰۹

آنکھیں لڑا کے پہلے پھر منہ چھپا لیا ہے
رنگ حنا جو تیرے ہاتھوں سے اڑ چلا ہے
پولا دہ در سینہ میرا آہوں کو دیکھ کر ہوئے
ظاہر میں گو نہ بولے وہ شوخ لیک کر کے

۷۱۰

جب کہیں بیچ بنا وہ جاتا ہے
مرگئی جب تو کوان ہے اپنا
پہیر لیتا ہی منہ اور پہر سی اور
اونکی صحبت وہ دیکھکر مجھکو

۷۱۱

جوش گل جاک قفس سے دیکھا کئے
گاہ گاہ گریان کہ خبر تجھ سے
جبتلک دیکھا نہ تجھکو تب تلک آرام جان
وسعت دل کیا بتا کیجیے کہ ہم دیکھیں سدا
کیا کہیں کیا کیا ستم ہم نے اوٹھائے زیست میں
مجھ میں تجھ میں بات کیا دیکھا تھا جو غیروں نے

۷۱۲

غرور سے پری وحور و بشر میں نہیں رہی
جا اب ہمارے رشتہ کو بر میں نہیں رہی
جرات غم والم سے ذرہ طاقت اب مرے
کئی تھی جو شش پیار کی بزم سے اندر نہیں نکلی
تو کچھ حسرت ہمارے دل کی ہے اور یہ جبین نکلی
خدا نا کردہ گر سینہ سے آہ آتشین نکلی
گئی گو گئی تنہا میں سے وہ پھر بھی نہیں نکلی
غزل جو تجھ سے جب بزم میں اپنے سے ہوئی
کس کس ادا سے دلکو لبھا لیا ہے
یہ رنگ دلکا میرے نقشہ اوڑا لیا ہے
یہ بہی عجب طرح کا کوئی جلا لیا ہے
خوبانکو انجمن میں یہ آزما لیا ہے
بیٹھے ہیں اگر جرأت تب در پہ یار کے ہم
مجھکو کیا کیا خیال آتا ہے
زندگی تک سے بو نہیں آتا ہے
کچھ سمجھکر وہ مسکراتا ہے
رشک کس کس طرح سے آتا ہے

ہو نہ جا شک سے ہم چشم گلگون جو دانتک
رسوا کیا یہ دل نے تیرے کب کیے لئے
رہیں نہیں رہی ہے جگر میں نہیں
مژگان ہو کلبہ اخر میں تنہائی سے نہیں
ہوا دست دگر یہاں غیر تو پر کیا غضب آئی
کلی میں سایہ بیٹھی ہیں ہو کر سر نزار تو ہم
خموشی میں لیا دل ایک عالم کا غضب سے
تو ہنسکر کہیں نہ کہ میری زبان سے نکلے
ہمسایہ کہتے ہیں تو کہیں اگر غل سے میر
چین سے جبین ہو تا انکو تاب ہی اس کا
آزردگی ہے ناحق اور بے سبب ہے
غصہ سے اوٹھ گیا ہے [illegible]
جب سب طرف سے دلکو ہمنے اوٹھا لیا
دل عجب شے ہے اسکو [illegible]
میرے [illegible] گر کسی رہے ہے
منتیں کرکے جب کوئی معشوق
دل بیتاب اب ہمیں [illegible]

گرمی ذرا بہی اب سفر میں نہیں رہی
جانے کی اوسکے راہ گذر میں نہیں رہی

۹

الماس [illegible] سے تیرا ہی کاش چین خبر [illegible]
کہ مجھ پر تم ہی غصہ سے [illegible] آستین نکلی
کہیں تک [illegible] دل اوس [illegible] کہیں نکلی
جو حرف ناز [illegible]

۹

اسنے تو سب مجھ سے منہ پھیر اوٹھا لیا ہے
قاصد [illegible] ارادہ [illegible] لیا ہے
دل [illegible] اوسکا لیا جانی لیا ہے
الفت سے پاس [illegible] اٹھا لیا ہے

۸

کیوں بہلا خاک میں ملاتا ہے
ذکر اوسکا کوئی سناتا ہے
روٹھے عاشق کے تئین مناتا ہے
کہہ اٹھاتا ہے کہہ اوٹھاتا ہے

۱۳

غزل

سنیے یاں تو ہیں بہاریں اور ستم دیکھا کیے
جی یہ غم آنکھوں میں نم دلبر الم دیکھا کیے
کیا کہیں تجھکو کہ کیا کیا درد و غم دیکھا کیے
سیر عرش و کرسی و لوح و قلم دیکھا کیے
یار کا اغیار پر جو ہوں کرم دیکھا کیے
کہہ مجھے اندگاہ تجھکو اے صنم دیکھا کیے
تجھ سے بولا ہی نہ زور وصل بہی رات وہ صبح

بیش و کم یوں سب یہ گذرا ہے [illegible]
صبح نکلی تک شب [illegible] آنکھوں [illegible]
بخت بد کا کیا کریں شکوہ [illegible]
آکے دن وعدہ [illegible] ہے پیمان گسل
خون دل جاری رہا آنکھوں سے تجھ بن [illegible]
صبح سے تا دیکھا کیے تا شام ہم
ہمدم حیرت زدہ اسکی منہ کو ہم دیکھا کیے

غم بہت دیکھا کیے اور عیش کم دیکھا کیے
اپنی آنکھوں پر جو اوس کے نقش قدم دیکھا کیے
سب کرم دیکھا کیے اور ہم ستم دیکھا کیے
[illegible] دیکھا کیے
بلبل و گل کی جو ہم صحبت بہم دیکھا کیے
سر نہ اٹھا شام سے تا صبحدم دیکھا کیے

۱۱

پڑے تکتے ہیں اور بس بن موئے درد اور ناتوانی ہے
گو سنتے یہ ہی ہے جینا خاک اپنے زندگانی ہے

ہوا ہے رنگ رو زرد اپنا اور اشک ارغوانی ہے
کسی گلرو کے سر پر جو دو پٹہ زعفرانی ہے

عجب چیز عشق کیا شئے ہے تمہیں میں کیا بتاؤں آفت
نپوچھو ہے نپوچھو بلائے ناگہانی ہے

مرے آنکھوں میں آنسو بزم خوبان میں جو بھر آئے
گمان بد سے وہ رکھنے لگا کیا بدگمانی ہے

کبھے قصہ میں کر اپنا کہوں افسانہ رو رو کر
تو ہنس ہنسکر وہ پوچھے ہے کہ یہ کیسی کہانی ہے

ز راہ طعن وہ شاید کبھے پوچھے کہ خوش تو ہو
غم واندوہ کے پڑ سنے سے بس یہ شادمانی ہے

جتا یا جب یہ میں نے چاہیے کہ ایک میں بھی ہوں
تو ہونٹوں میں کہا یہ بات کتنوں کی زبانی ہے

نہیں سنیدے کا کہنا مانتے ان فتنوں پر تم
خدا جانے یہ صاحب تمنے کس کی بات مانی ہے

الم اس سوچ میں گذرے ہیں کیا کیا دم شمار میں
کہ کتنے ہونگے اپنے دل میں سب کیا سخت جانی ہے

خطر سے باغبان کے ہم کوئی پرواز کرتے ہیں
ابھی تو سیر گلشن کی ہمیں کیا کیا اورانی ہے

ملاقاتیں ہوں باہم کیونکہ یہ جرأت کہ ہی دہان تر
وفور بیدماغی یاں ہجوم ناتوانی ہے

غزل

۱۳			۹
میں تیرے کوچہ میں ان شکوا اپنا گر دیکھا کیے	رہ بہم وعدہ پہ تیرے شب کو در دیکھا کیے	شب کا وعدہ کر گیا تھا یہ آیا آہ تو	شام سے ہم راہ تیری رات بھر دیکھا کیے
وہ سمجھے ہونگی لوگ دنیا میں جنہیں ہے مدعا کچھ	عشق کے سودے میں منفعت ضرر دیکھا کیے	کہہ چلا یا سینہ میں دل کہ جگر کا ہی بیا	نت نئی ہے آہ کا اپنی اثر دیکھا کیے
ہم ہی ہیں سو وہ غصہ اس کی کہیے ہر اک دم	خیر جو کہتے ہیں اپنا تم کو آنکر دیکھا کیے	کچھ چلا یا آہ نہ کچھ غم زبون تھا اسکو آہ	ہم سدا ویران ہی انکا نگر دیکھا کیے
اپنی اپنی سیر کا ہی لطف ای یار جدا	باغ میں تم گل کو ہم داغ جگر دیکھا کیے	محو تھی ہر اک تماشے میں بزم غیر پر	ہم اور ہم دیکھا کیے ادھر ہم اُدھر دیکھا کیے
۱۴	آج ہم یار کی گلی ہی تو جرأت نہیں تیرا	چشم کو تیری ہر سدا ہم ہوسی تر دیکھا کیے	۱۰
ہم کہیں اسیر ہوا اور خاموش ہو گئی	سب جیتے جی کو فراموش ہو گئی	پھر وہ کہیں پاس آیا تو سمجھے ہم جیا	دیکھا جو خنکر آہ تو مدہوش ہو گئی
شب ہلال عید ہم خوشی کو تم سی	ہم تو تمام صورت آغوش ہو گئی	کرتے تھے شمع ہم کو سب آپ شیخ وہ	صحبت میں وہ تو خوش نہ ہو گئی
غنیمت سی یہ ہمیں نہیں کر تاکہیں وہ	ہم اپنے اپنی اسکے ذکر فراموش ہو گئی	کہکر فسانہ سنا دل اپنا کا ہے	بس ہم سے ہو کہ آتش سے خاموش ہو گئی
۱۵	جرأت ہمیشہ کہتے تو ہم کہینگے یہ مراد سے	اب ہم اور سکو دیکھ کر مدہوش ہو گئی	۱۱
کر گیا اور ہم تیرے ہی صورت کو تکتے رہ گئی	ہم دیکھ رو تیرے تیرے سر تکتے رہ گئی	تو نہ میرا حال پوچھا اور تیرے پر وقت	کرتے تیرے گل سے ہم تو نہ سکتے رہ گئی
عاشقو تیری زلف بلاتی بار کر موتی طرح	بوسہ کو خوش میں اپنی سر تکتے رہ گئی	کام وہ آ جاتا رہا اب وہ ہم پردہ راہ	گرد کی مانند ہی ہمیں تکتے رہ گئی
آتش نہ اسکی تنگی اور ہمیں اپنا ہو گئی	سنتے جاتی کر سب ہم جو سکتے رہ گئی	درد دل تھوڑا سا کہنے پایا تو ہم جو شیخ	اور نہ گیا کہکر کے ہم کہتے ہی بکتے رہ گئی
۱۶	ہو گیا غائب نظر سی برق کی مانند وہ	اور ہم جرأت پلک پر جو ہی تکتے	۱۲

ادسکی مجمع خوباں کہیں گر دیکھ لیتا ہے
تو کیا ہے سودوں منتظر تر نگر دیکھ لیتا ہے

ری جا بر گوش سے افاقہ ابھی تو بس
یہ حسرت ہاتھ ملکر جانب در دیکھ لیتا ہے

خواہاں ہو اوس گل وہ ملتا ہے اوسے گر
بنگ غنچہ جسکی نگاہ تہ میں زد دیکھ لیتا ہے

تو چوری چوری سی کیسے لطف [illegible] تا ہے
جو وہ سدا تر ای دیدہ تر دیکھ لیتا ہے

جاتا ہو کہتا اوس سے کچھ کچھ تر بلک اور
کسی سے پہ جو مجھکو اوسکا نوکر دیکھ لیتا ہے

شوق رقص بسمل اوسکو ہوتا ہے تو محفل میں
ذرہ آنکھیں دکھا کر وہ ستمگر دیکھ لیتا ہے

تو تب تماشا گل وہ دیکھے اوس میں یہ منتظر ہوں
کہ وہ سو سے کوئی جو ادا ایک نظر دیکھ لیتا ہے

کسی گھر [illegible] بہار سے مجھ دیکھا تو حیران ہو
یہ دیکھی تھا کہ یارب کیونکر یہ گھر دیکھ لیتا ہے

[illegible] تر گھر [illegible] کا تو یہ جانے لگی ہے
میں حیران ہوں کہ [illegible] سینہ میں دل دیکھ لیتا ہے

اوسی محفل سے کوئی خوبرو تو بدگمانی سے
کسے منہ کو وہ کیا کیا غور کر کر دیکھ لیتا ہے

بہ بہو کا سے کوئی تصویر کر ہاتھ دیکھ کے آکر
تو آئینہ کو وہ منہ کی برابر دیکھ لیتا ہے

زلیں سمجھا ہوا ہے خوب وہ حالت سے جرأت
ادھر سے پاس [illegible] تو مکر کر دیکھ لیتا ہے

غزل

۱۷

دیکھا کبھی نہ وصل جدائی میں مر گئے
یوں ہی ہمارے عمر کے دن سب گذر گئے

یہ چاہتا تھا کہ [illegible] اوسکی نگاہ نگر
اس دل کو بیقرار کر ہاتھوں سے پر گئے

صبر قرار و ہوش و خرد یک بیک سبھی
اور کر دو چار ہم سے یارب کدھر گئے

جرأت ہوا یہ خوب کہ دیکھا نہ روز ہجر

۷

غیروں کے ساتھ اوٹھ گئی کیا کام تھا بھلا
میں جانتا ہوں آپ بہانا ہم کر گئے

رونا اوسکی ہجر میں آنکھوں سے کم ہوا
سپرد [illegible] رو کی ہیبت [illegible] چشم تر گئے

گلشن چھٹا تو مر گئی بلبل قفس میں ہائے
بر باد اوسکی [illegible] مفت میں کیا [illegible]

پروانہ ساں وصال کی شب میں مر گئے

۱۸

مفصل گلہ جانیں یار تجھکو اگر نہ دیکھیں
سیر ہو گر [illegible] ان سے نظر نہ دیکھیں

ہے یہ غضب کہ دیکھیں اوسکے بدن پہ گل اور
دیکھیں تو کوئی ہو وہ آیا ادھر نہ دیکھیں

جرأت خستہ کی غزل سنیو اگر [illegible] اور جان

۵

صبح ہو گئی گیا وہ ماہ تب سے خفا ہیں اسقدر
چمن میں جب تلک ہے دم [illegible] نہ دیکھیں

غنچہ دہن ہیں [illegible]
ملنے دے [illegible] جب تلک کہ نہ میں زر نہ دیکھیں

سینے طرف کو [illegible] آپ ادھر نہ دیکھیں

۱۹

ونکہ بھلا اب اوسکی شکل اوٹھ سے نہ دیکھیں
دیکھیں تو ہو [illegible] زندگی [illegible] اگر نہ دیکھیں

دکھی حسن یار [illegible] جلوہ نما ہے جا بہ جا
دیکھو اب کدھر [illegible] اور کدھر نہ دیکھیں

دم سفر کریگی جان تن سے کبھی کی [illegible]
فال [illegible] کہیں [illegible] سفر نہ دیکھیں

[illegible] میں لگی [illegible] کسی طرح [illegible]
[illegible]

جرأت زار [illegible] نگاہ [illegible]

۶

اشک روان ہیں [illegible] شام سے صبح
کہتے ہیں آنکھ [illegible] وقت [illegible] نہ دیکھیں

مجھسے [illegible] ہر حرف مہربان
[illegible] تو [illegible] جانب [illegible] نہ دیکھیں

تیغ نگہ سے آنکھ کی [illegible] قتل کو
دم [illegible] اگر [illegible] نہ دیکھیں

[illegible]
[illegible]

اوسکی طرف [illegible] آپ [illegible] نہ دیکھیں

۲۰

بیاں جو رکا دل کر [illegible] حساب کرے
پر ایک بات وہ ہو تو لا جواب کرے

[illegible] میں اوسکی جو کچھ کیفیت ہے ساقی
کہاں نشہ یہ مستی تری شراب کرے

یہ نیم جان ہے باقی کوئی اوسے کہدے
جو قتل ہی مجھے کرنا ہے تو شتاب کرے

تو [illegible] کیا کہیں جرأت بقول جرأت [illegible]

قفس کے بیچ یہ جی ہے عذاب میں صیاد
تو مجھکو ذبح کرے تو مرا ثواب کرے

نہ ہوں شبنم گل [illegible] تو نالہ بلبل
جو منہ وہ [illegible] تو [illegible] گلاب کرے

تو میرے سینہ پہ رکھ ہاتھ اے قاتل
کہیں یہ دل [illegible] نہ اضطراب کرے

لگا دے داغ [illegible] جسکو خدا خراب کرے

۲۱

۸

دکھاویں ہم دل پر داغ تمہارے یار دیکھو گے
عجب سیر ہو گی جو یہ گلستان دیکھو گے

نصیحت [illegible] تو میری [illegible] عاشق کہیں [illegible]
اوٹھا [illegible] بت [illegible]

کیا جب [illegible] تیر نگہ کو شوخ نے میرے
تو پیکاں [illegible] کا جگر [illegible] دیکھو گے

میری مانند [illegible]
بلا میں مبتلا [illegible] جان [illegible] دیکھو گے

لگی ہے آگ سینے میں جگر جل جائیگا ہمسے	بھینگا اشک انکھوں سے تمہرہ خونبار دیکھو گے	جو آفت جو ستم جو قہر ہے ہمکو دکھادیگا	چلیگا کچھ نہ چارا اور تم ناچار دیکھو گے
۲۲	طبیبو جاؤ ہو جرأت تلک کیجو علاج اوسکا	اگر جینے کا اسمیں کچھ بھی تم آثار دیکھو گے	۹
جو کوئی اس جہاں میں ایک دم خوش ہوتا ہے ہوا ہے نہیں یہ معلوم ہے دل کو حسن جاگہ مرو مرتے ہیں پیارے یار دو نیک دل جلے میرے نہ ہو جیو مجھسے اب تم نام ہی کی عیش و عشرت کا	تو اگر سو طرح کا غم دہاں موجود ہوتا ہے لگی آتش بلند اوس گھر میں پیدا دود ہوتا ہے جہاں ہو بزم ماتم واں معطر عود ہوتا ہے خوشی سے کام کیا اوسکو جو غم آلود ہوتا ہے	طبیبوں نے کر دوا میری اب ہوا یہ فائدہ مجھکو کر دیا وعدہ وہ آئینگا دشمن مت آور اگر چہ اسمیں پیاری سخت رسوائی و بدنامی ہوئی فرہاد و مجنون جس طرح تم ہو رہے ذکر	کہ دل میں درد میرے دم بدم افزود ہوتا ہے تیرے آنے تو سے میرے مدعا مفقود ہوتا ہے ولی یہ عشق یار وہ عاقبت محمود ہوتا ہے جو عاشق ہو تو میاں دنیا ہے مقصود ہے
۲۳	ہے مجھکو پریشانی دخاک افشانی اے جرأت	جو کوئی نقد دل بیچے ادھر یہ سود ہوتا ہے	۵
رقیبوں کو تو بوسہ لب خود کام دیتا ہے عجب حالت گزرتی ہے خوشی سے جانیں یار	اگر ہم مانگتے ہیں تو ہمیں دشنام دیتا ہے جو اگر یار کا ہمکو کوئی پیغام دیتا ہے	سبھی تیرے پیارے ہیں اور یہ ہم میں منتظر اوسکے نہ گرا ہے مرغ دل تو دیکھ اوسکی فال	کہ ساقی ہمکو اپنے ہاتھ سے کب جام دیتا ہے کہ یاں نزدیک اوسکے دکھائی دام دیتا ہے
۲۴	کھاکل یار زہر اپنے ہنسکر سکہ ہے جرأت	بہت کم یاں کھائی اپنے وہ کم نام دیتا ہے	۶
غم فراق جو دلبر مدام رہتا ہے خیال تیرے رخ و زلف کا مرے دل میں تری گلی ہے پیارے یار یا کہ مقتل ہے	ہمیشہ رو رو کے سے مجھکو کام رہتا ہے ترے ہی سر کی قسم صبح و شام رہتا ہے کہ روز و شب یہ نہاں قتل عام رہتا ہے	خوشی ہو کیونکہ سلامت کی چلنے کی اونہیں سے یار جو کچھ کام ہو سو کہا کیجے مجھے تو شعر کا ہے شوق اسلیے جرأت	کہ مرگ کا ہمیں ہر دم پیام رہتا ہے ہمیشہ طلبی کہ تو ہم کلام رہتا ہے کہ بعد مرگ سدا اوس سے نام رہتا ہے
۲۵	غزل		۷
کبھی اوس کو تو کون مانع ہے اشک منی میں کیوں ملائے تھے جی میں آوے جو کچھ سو کہہ لیوے	دل کی حالت خدا ہی جانے ہے دل جو اب آتی خاک چھانے ہے اپنا مرنا جو دل میں ٹھانے ہے	وہ بھی جاتے ہیں دیدہ جانے ہے تو جو کہتا ہے بات کر مجھسے دم نکلتا ہے شکوہ کر لیوین	کہ ہوا اس کا اب ٹھکانے ہے ہوش کسکا بیان ٹھکانے ہے کیا ہوا گر ہرادہ مانع ہے
۲۶	جرأت اوسکی نہ کہیو جور و ستم	تو ہی ہے جانے ہے جی ہی جانے ہے	۹
غم مجھے ناتوان رکھتا ہے شیخ جی پیے کہ بادہ گلگون رات کوچے میں کوئی آیا تھا بن بلائے وہاں نہیں جاتا	عشق بھی اک نشان رکھتا ہے آدمی کو جوان رکھتا ہے یار مجھپر گمان رکھتا ہے اپنا دل آتی آن رکھتا ہے	شوق سننے کا ہے تو سن آکر دل میں جی آدمی سو کہو لیکن حق سلامت رکھے اوسے اپنا اپنے جرأت کے گھر ہی تو تک آ	درد دل کا بیان رکھتا ہے یاں ہر کوئی زبان رکھتا ہے جو کوئی مہربان رکھتا ہے سب کی خاطر نہ داں رکھتا ہے
۲۷	کب تلک ہجر میں مرے رہو رو	یہ بچارہ بھی جان رکھتا ہے	۸
ذکر فریاد و آہ و زاری ہے تو چلا اور ہم رہے جیتے	اور ہر رات دم شماری ہے ننگ یہ زندگی ہماری ہے	وعدہ تو کر گیا ہے آنے کا نہیں آتا کسی طرح سے چین	گر نہ آوے تو سخت خواری ہے آہ کیا دل کو بیقراری ہے

اکدم زیست مجکو بہاری ہی
کیون تجہے زنا اتنا بہاری ہی

یار ہی مین کہا کہ تیرے سیے
روئیکی تیس وکوکہن جراٰت

ق سیر ہر انکہونسو خون جاری ہے
اب یہ سودیکی تیرے باری ہی

غزل

۱۲

تو ناج بہی سب آتے ہی ہم نام کہینگی
بہیجین ہمین ہجر کی ایام کہینگی
اور ہمیے یہ جانا تہا آرام کہینگی
ٹہر دکا نہ جی دلکو اگر تمام کہینگی
صاحب ہی رہ عشق مین جب گام کہینگی
صیاد یہ ثابت نہ ترا دام کہینگی

دیکہین تو ہمین جون مہ نہر انہو کو
کیا جانے وہ کیا کرچہ ترسنو نکو کہانا
بر آئیگا تب کام دل اپنا جو تجہی ہم
لیتا ہی تو میری دل بیتاب کو لیجا
اچہا جو مری پاس نہ آو تو نہ آو
کرنیگی سی اور نام سی گذریگا نہ جرات

گردش ہی مین کیتک سحر و شام کہینگی
گر یون ہی یہ آنکہین طرف بام کہینگی
جہا تی سی لگا ہی یہ خود کام کہینگی
صاحب نہین نیدہ یہ الزام کہینگی
مجہسی ہی تو کچہ آپ کبہی کام کہینگی
تو ذرہ عشاق مین سب نام کہینگی

غزل

۱۰

ہاے ظالم یہ کیا کیا تو نے
بیوفائی یہ کیا جفا تو نے
سب سہا میں جو کہا تو نے
مجہکو بیجد کیا خفا تو نے
ہمکو ناخوش بہت کیا تو نے

آگیا دام مین رقیبون کے
ہم بہلا در کنار ای ظالم
لیکن اتنا تو تو بتا کہ مجہے
ہر گہڑی دوڑ دوڑ آتا ہی
اب جو جاوینگی تیرے کوچے سے

ہمسے ملنا اور اڑا لیا تو نے
کہہ تو ٹک کس سی کی وفا تو نے
ناسزا کہکے کیا لیا تو نے
اسقدر چہوڑ دی حیا تو نی
پہر نہ آوینگی ہم سنا تو نے

غزل

۱۲

دن ہجر رہی کچہ مدت تو کیا ہوا
بسی طفلی مین وہ شوخ سخت آفت ہی
یہ روز حشر ہی یار بسکہ شام فرقت سے
میری جی پہ نہایت ہی آج وحشت ہی
تیر ہی تیغ کی اسدل مین حسرت سخت سے
رہ چمن تو کر اب کہ وقت فرصت ہے

نہ چین دلکو نہ دلدار کو مروت ہی
خراب عشق و دیوانہ و ذلیل ہوا
سبہوں سی ملتا ہی وہ شوخ مجہسی ہی نفرت
کہیں ہی جیسے آنکہیں کی چال پہ یار
کہتے ہیں سب نہ تو تقصیر کی نہین تیری
لگا دو کہنی کہ اسکے تیرا دل گروہ

غرض مین کیا کہون مجہپر پڑی مصیبت ہے
نہ جانتا تہا کہ یہ عاشقی مین ذلت ہی
یہ حکم نہین طالع کی تیرے قیامت ہی
مثال آئینہ انکہونکو میری حیرت ہی
نجانون تجکو میری ساتہ کیا عداوت ہے
تو میری منہ پہ جہڑا کی سخت حیرت ہی

غزل

۷

منہ پہ ایسی آگ لگائی کہ جگر جلتا ہی
بس ستمگار سی کیا زور مرا چلتا ہی

شمع محفل کو ہی سوز ہی مت دی سبقت
گر تو آتا ہی تو جلد ہی سی یہان ظالم

صبح کو جلتا ہی یہ دل شب کو بدن گلتا ہی
ورنہ جو نکلی ہی تن خاک مین جا ملتا ہی

گو گذر جاوے ہے سینہ سے ترا تیر نظر
پر یہ دیدہ کوئی آگے سے ترے ہلتا ہے
پھول ہی پھول کی نہیں خو میں شوخی ہے آزاد

۴۳۲
کس کا زیادہ ہے جرأت کہ ہر گوشہ میں
خاک ہو کر سدا منہ کے تئیں ملتا ہے

کن جسم تو ان سے کہ تئیں پیا ہم در ہر در سے
کیا عجب وہ گھر میں بیٹھا ہے ہاتھوں سے جگر کو
آپ اپنے تئیں ہلاک میں کر لیتا تو کیا
یاد آئی ہے تو تن میں ٹھہرا نہیں ہے دم

وہ ادا ہر ادا ہے کہ وہ بار بار ہے جی
جانا نظر نکالے سے پھر کے مری
جلدی سے کچھ تو سوچ کر دو ہونٹ ہو تر
کسنا وہ اوسکا سانس جی سے پر ادھر

دلگیر جو ان کھینچ کوئی تصویر اس طرح
تب ہو بہار رو دان ہو گھر اوسکی تو
کیا یاد آئی ہے لگی جانا وہ اپنا آہ
تہا جبسی اختلاط سو اب لگی یہ ہائے

۴۳۳
جرأت بلند مرتبہ عشق سے ہے بہت
ہم بیت ہمتی سے ابھی میں در بدر ہوئے

کیا ابر ہے چمن میں ہوا ہے بہار سے
لگتی نہیں پلک سے پلک آج کس لیے
جرأت کی گور پر کوئی مت لاؤ چراغ

ساقی پہونچ شتاب کہ تیرے ہی پیار سے
ای چشم کہہ اوسکا تجھے انتظار ہے
سینہ میں اوسکی یہ جو دل اغیار کا

کسکی نگاہ ہو گئی اسکا قرار و صبر
جو تیر کا تار تار کہاں تک تو ناصحا
جلتا رہیگا اوسکی پیار سے ہر گپ ہے

غزل

۴۳۴

نظر کو مجھی اوس سے جو تو ہر بار کرتا ہے
خدا جانے کہ کیا جادو کیا ہے تو نے اس کا ہے
عجب ہے [illegible] ڈالا ہے خدا کی کام جو فرقہ

بلا میں کیا کروں ناصح کہ دل اوسکا ہے
کوئی ہے اس قدر ظالم اسکا جو رستا ہے
کسی سے یا کسیکی بات سنتا ہے نہ کہتا ہے

مرہم لگیں آئی زخم ہے ناسور سے کیا کر
نہ کوئی تیرہ جا سکے نہ جیگا کوئی تھمنے
اشارا ہے کیا یا ہے کبھی اوس سے کبھی اس سے

غزل

۴۳۵

جیسا ہوا اب اوسکا مذکور ہو رہا ہے
مانگی نکلیو تو جب اوج تک سمجھ کر
محفل میں کون ایسا بیٹھا ہے شمع وار

دیوانہ پن سے میرا مشہور ہو رہا ہے
زخم جگر ہمارا ناسور ہو رہا ہے
جلوہ سے جسکی یار رو پہ نور ہو رہا ہے

کوئی جام ہاتھ ساقی دے یا مجھکو دور کر
آیا ہے یاد وہ کس وہ ادھر جو ہے فلک
جرأت یہ جو رکھا ہے لازم نہیں ہے اتنا

غزل

۴۳۶

اے ہم گستر مرا بخت ہے یا تو ان اوٹھے ہے
ہر کوئی پاس تیرے آمرے تو مروت
سینہ کو کر کو منزل پہونچے ہے آہ تب

دل یار کو کیا ہے دل نہ کہاں اوٹھے ہے
بیٹھے ہے شاد مان اور گریہ کناں اوٹھے ہے
مجھ پاس تو اکثر دل سے وہ بے فغان اوٹھے ہے

مانند سینہ زخمی کہاں تک تیری تیغ کا
منت کروں کہاں تک کب تک حاجت گردن
جرأت طبیب سب مل کہتے ہیں تجھ کو

غزل

۴۳۷

تماشا ہے کہ جو ہوتا ہے پیہم میرے آنے سے
بلا پروانہ وہ مرغ گرفتہ ہے آہ کیا جانے

چلا جاتا ہوں اوسکے پاس میں کہو
قفس ہے جسنے دیکھا ہو نکل کر آ

ن ملا یا کیجیے محفل مین ہم سے بہے — تمہین چورسے پڑیگا کوئی انکھین چرانے سے

میر صاحب پھر نہ روٹھونگا نہ روٹھونگا — چلو بس ہو مین باز آیا محبت آزمانے سے

خوانی یان گر آوے اوسکو اس خاطر — نگار کتنے وہ کس کس شکل میرے ڈرکر مٹانے سی

کہ بس ٹھہلایا ہمکو + + — کبھو خوش وقت جو ہوتے تھے ہم اوسکی منانے سے

ر شر جینے سے بالکل یاس تھی لیکن — توقع کچھہ ہوئی ہے پھر آج دست وپا ہلانے سے

بزم مین اپنے وہ کیا مجھہ روز دانی کو — اوٹھی ہے اوسپہ ایک طوفان سا میری اوٹھانے سی

حرم کی سے دلکو داشد ہو کبھو یارب — کیا اوس گھر مین جسنے بند ہمکو آنے جانے سے

ق — یفن عشق کی کچھہ سرگذشت اب تو — جو کچھہ گذرے سو گذرے اوس پہ کیا حاصل سنانے سے

ہاتھہ پر ہاتھہ اوسکے وہ غمخوار مٹی مین — نہ تھی فرصت ذرا جنکو اوٹھانے سے اٹھانے سی

لسل سے کرتی پھر درد سے جراءت — اگر کچھہ ذوق تو رکھتا ہے رونے اور رلانے سے

غزل ۱۲

ہین آپ سے آپ کچھہ ہم دوانے سے — یکایک اگئی ایسی خرابی کس کے جانے سے

گھر پہ ہی تم تو گھر اپنا چھوڑ کر نکلن — اب آنا پاس تجھے تک تمہیں مشکل ہے مرے بلانے سے

سے تھا تو مجھکو پہلے مار جانا تھا — کہ پاتا مخلصی مین نیم بسمل تلملانے سے +

کے گھر مین جا کر آپ کے رو بیٹھ ہو بیٹھے — پر بیٹھے بیٹھے دل مین اگیا کیا میرے آنے سے

ان تم نے درد جگر کچھہ بیمار الفت کو — بھلا حاصل ہوا کیا ایک بیکس کی ستانے سے

کے گھر مین پڑ جاویگا اتم پر نہ سمجھے تم — سنگئے کیون بیچ بنا کر واہ شادی کے بہانے سے

پہ کر جانے سے مرے کیونکر جیو گا وہ — کہ جسکا دم اولٹ جاتا تھا میرے روٹھہ جانے سے

باتے نہ گھر سے گھر ہی مین جب بیٹھے تم پیارے — جو خوش ہونا تمہین منظور تھا میرے کڑہانے سے

صحن مین مجھکو کھڑے تم بام پر رہتے — اوٹھانا تھا مرا گر ہنستین کر کر اٹھانے سے

ر خدا مجھہ جان لب کے پاس آپہنچو — کہ پہونچا ہون قریب مرگ مین ایذا اوٹھانے سے

سے ہوتے اور منہ لیٹے اپنے بستر پر — پڑا روتا ہون مین منہ پھیر کر سارے زمانے سے

پر اس زمین مین پڑہ نئی اندازکی جراءت — بھلا کیا فائدہ ہے شعر ایسے کہکے لانے سے

غزل ۱۳

سے گیے جورہ گئے تم یا نکر آنے سے — وگرنہ دل لے پہ ملتے ہین سو سو بہانے سے

کہون کیا اوس دل جوشی سے میرے کیونکہ بہتی ہے
کٹرے رہنے کی تو پروانگی دیجیے بہلا مجھکو
نگاہ لطف چہرے سے تو ہو جایا کریگا ہے
کبہی تشریف لاؤ بندہ خانہ مین تمہین جیسے کر
بہلا گر دا اپنے کوچے کی تو پہرنے دیجیے مجھکو
چلو کچہہ تو کہو اب نیچے نیچے دیکہہ کر منہ سے
کہ دیگاہ آنے کا تو پیارے حکم دو مجھکو
بجا کر آنکہہ اشارون سے ہے مین کچہہ تو کہہ لیا کیجیے
چلو اب صلح کی ٹہرے نہ او پیرا آنکہہ اونہا دنگا
دل سوزان کرے گر آہ سینہ مین نہ رہنے دون
ہوا معلوم اب مجھکو کہ تم رہتے ہو اب پیارے
کیا یہ آپ کے نا آشنا ہونے نے جرات سے

ق

وہ سمجھے جسکو ہو دن رات ہمہ
اوٹھنے سے ہے بزم مین فتنہ اگر
دکہائی اور کچہہ دیتا ہو گر نظر
اگر ہوتا ہے چرچا جا بجا میرا
اگر آتے ہے بدنامی مرے تو
ملانے آنکہہ گر لازم نہین ہے
جو تم کو شرم آتی ہے مرے بہ
اگر رکتے ہو تم محفل مین میرا
لڑا کے سو جہتی ہے تمکو گر آنکہہ
کرون گا چشم تر کو نیند مین آنسو
خفا اسس رہیدہ دل سے لگا ندا
کر آتے ہین نظر اب اوس کو اپنے

غزل

۷۴۰			
دل چھوڑ کر جو تیرا یہ آستانہ چلے ہے	جون ابر ہر قدم پہ گہ سیکتان چلے ہے	اید دوستو کچہہ وہ ہر لحظہ ہے	تذکرو
کشتون کے خاک ہو گئی برباد اس گلی میں	کیا ظلم ہے صبا تو اب کیون وہان چلے ہے	قربان ہر قدم پہ جاتا ہوں تیک اوسکی	کا منہ
بلبل نہ بہول گلبراہ گل نہ بہول آشنا	کوئی دم میں اس چمن مین باد خزان چلے ہے	کوئی آشنا ہے تو ہم اپنا ہمراہ کرو ہر اوسکی	یعنو
دل گم ہوا ہے کسکا کیون یہ جرس خروش	ہر قافلہ مین کرتا شور و فغان چلے ہے	وہ دن لگی کہ دیکہ ہنستا تہا اپنے منہ سے	گلشنیہ
۷۴۱	سو اب ہوئی یہ نوبت جو اوسکا نام آئے	اوٹھتا ہے دل تو لہو ہی تو اب کہان چلے ہے	
کچہہ عشق جفا ہی تجہے باک نہین ہے	تہا دل کہ مر سینہ مین سو اب خاک نہین ہے	نہ خشک ہوئی چشم نہ زانو ہوا و نم	مجہہ سا
جی نکلے ہے ہر اک کا تیرا نام سنے سے	دنیا مین تو ہر قسم کی ہے یہ دغا ک نہین ہے	کوچہ سے محبت ہے تو اوٹھو نہ اب اسکو	یہ دل
لب پنچے جی پر ان نہین اس تشنہ کو لیکر	کیا کیجیے بیان وہ بت بیباک نہین ہے	تک ہاتہ اوٹہا ظلم سے تو آہ کہ ہم مین	کچہہ
۷۴۲	پہلو مین تو جرات کا جگر چاک ہے یارو	ظاہر مین گریبان اگر چاک نہین ہے	
لہو بچو ہیں نہ تغافل شعار سے	پہر آگئین ہین آنکہین پہر انتظار سے	تو نے کیا تہا وعدہ فردا یاد آہ	گہبرا کر
فرقت سے تیر سو داغ ہو گیا دل یہ تیقدر	افزود دیکہہ پہار ہوا ہے لالہ زار سے	اپنے قرار پر تو نہ آیا یہ بن تلک	اب جا
دل کو گلا دیا غم فرقت نے ہین تو	برسو ہی خون اب مژہ اشکبار سے	کرنے لگی یہ صبر ہو کہ کن کہون کنارہ اب	کرون ا

۱	۲	۳	۴
کیا ہو یقین نہیں آنکھ ہم قرار	اب کام جا چکا ہی مری اختیار سے	سر کار عشق کی جو ہوئی کاروبار واہ	جرأت گئی جہاں کی وہ سب کاروبار سے

۴۴۳	غزل		۱۱
جو سنتی ہی بتا شوق ہی نہ غمخوار اسیر	حال یہ کچھ ہے مرا عشق کی بیمار سے	دم مین جان لب پہ میری آہ ہی سو سو بار	کیا گلہ زندگی کی کرتا ہو سو ادا ہی کس خار اسیر
بر گو مرے خاک ہی اوسکو چمن	رہ گئی ہو شکوہ بے باد و خار اسیر	تیغ مین عشق کی گر تیا تو کیا خوب ہوا	او اجل چھوٹ گئی تیری بدولت ایسے
جلا کچھ نہ ملے یون بہت صیاد تو	آخر شائق گلیاں کو وہ عیار سے	دیکھتا تو بھی اگر شیخ تو مائل ہوتا	آج آیا تھا وہ ایسی ہی طرح اسیر
مین آج دلا سا دیہ صبا کی تنک	تیری جو آن کر فریاد سے در زار اسیر	ہمصفیر ابتو مرا دم سی چھٹنا معلوم	خوش ہی صیاد بہت سے گرفتار اسیر
لم کب ہمیشہ ہا کہ ستمگر ہم تو	ق آپ ہو آشفتہ گئی تھی کل تری بیزار اسیر	آہ بیرہ نہ سکی دل کی سبب کیا کیجیے	آج پھر آئی تری کوچہ مین ناچار اسیر
۴۴۴	ہر قدم پر ہین ترے دشمن جان بیکسدان	جرأت اوس کوچہ مین جانا تو خبردار اسیر	۷
عاشق ہین تری بالا پہ مجنون سا بہت	ڈرتا ہون کہ آپین نہ ہون خون بہت	ذرہ تو لب بام پہ آ مہر سی ای ماہ	یان بیٹھ رہین دیدار کو مفتون بہت سے
ہو مگر تو اس غم سی خبر اونگا تو بہر حم	ہونگی تری احسان کی ممنون سب سے	ابرو سی فلک یار کی مت دے ہار اوسی نسبت	ہین شکل ہلال اوسکی تو ناخون بہت سے
تنبیہ کہ نہو دل کو تسکین کیونکہ [illegible]	کیا فائدہ پڑھنے سی یہ افسون بہت سے	دنیا مین غم و عیش برابر نہیں ہرگز	اک شاد جو دیکھا تو ہین محزون بہت سے
۴۴۵	جرأت ہی کو اوسنے نہ کیا قتل فقط کچھ	ہر جا ہین شہید اوسکی تو مدفون بہت سے	۸
وا ہی جب سی وہ غائب نظر سے	نہیں تھمتی ہین آنسو چشم تر سے	مگر کہولا ہی اوس گل نی قبا کو	صبا کہہ تو یہ بو آئی کدہر سے
صبا جنبش نہ دے مین خشک نہال برگ	مبادا گر پڑ ان جیب الگ شجر سے	لگا نے آگ کسی میرے گھر کو	دہواں کچھ تو اوٹھتا ہی جگر سے
نہیں اوس سنگدل کو کچھ خبر ہے	جلا ای آہ دل تیری اثر سے	ق دل وحشی تری ہاتھون سی مین آہ	نکل جنگل مین آیا اپنی گھر سے
اودہر سی تو لو سر لیکے تو آیا	کدہر اب ملکی جاوینگا ادہر سے	سو نہ کہ شب کو اس سودا مین جرأت	سخن کرتا تھا مین دیوار و در سے

۴۴۶	غزل		۱۲
دل لگا بیٹھی جو ہمسائی مین ان دلبر سے	تو فلک ہمکو اوٹھاتی ہی لگا اوس گہر سے	نامۂ شوق جو جانا لیکے کبوتر جو مرا	حسرت و یاس ٹپکتی تھی پڑی کوہ ہر سے
مفت پامین سب نکلے مجھی کیون نہ ہنسی	شکل کچھ ایسی ہی بن جاتی ہے اوسکی در سے	دیدۂ تر کی سبب گہر مین نہیں امکان جا	چین کیا وان ہو جہان اوٹھیے بہر پہنچیے
مجھ ہی میں بن نہ آئی مین مر فرقت اگ	منہ پہ میرا اوس مینہ وہ ندیم ترمر خنجر سے	ناتوانی نے گرایا تو ستم عاشق کو	آخر ش مر گئی درد اپنی اوٹھا بستر سے
ہجر مین اوسکی گزر جائی ہین کیا کیا مجھ پر	گہر سے جب وہ نکلتا ہی کوئی باہر سے	ق روز و شب دل مرا رہتا ہی عجب بیتاب	سوزش سینہ کچھ افزود ہوا ہی مجمر سے
رہا کہہ جلکر نہ سیر ان ہو کلیجہ ٹھنڈا	دل سنبھال بہکر مین سینہ مین کس اخگر سے	ہنس کے جو مین معیار بنا کر یہ مجھے	کل کسی شخص سے کہتا تھا نکلا گہر سے
رات سنتی ہین کہ لڑ گئی نظر اوسی بار لیا	حکم کے ہاتھ جو کوئی شخص کسیکی در سے	حیف صد حیف کہ تو جا کے ملی غیر سے	اندیہ جرأت ہیہات پڑا ان ترسے

۴۴۷	غزل		۶
ستم ہی یہ کہ مجھکو دیکھکر غیر حقارت سی	وہ ظالم پہ یقین کو تو قتل سی نہ رتی سی	عجب عاشق ہین ہم کہہ اوسکی ہی ظالم	مگر و لیکن غافل مت ہو دلی کی غارت سی

تھی جو ان کی نظر اور کیکر موتہ تصویر بنا	حسن یوں گلشن میں ہو پیدا بے دل کی خاک	نہیں شیخ و برہمن دیر و کعبہ ہی نہیں	ہر ایک نہیں ہم کلیسیا کی ...
اس بسی جا کے سو تو کعبہ دلدار میں اے دل	ملائک بھی قدم اوس جا پہ رکھتے ہیں طہارت	نہیں یہ دیکھتا ہرگز کہ کسکو قتل کرتا ہوں	بہت معذور ہے یہ دیدہ گردوں کے بعد از تسی
جلایا آتش فرقت نے اوسکی شمع ساں مجھکو	وہ ظالم تو بھی باز آتا نہیں اپنی تمنا سے	کیا ہی منہ یہ تیری ابرو کو جیسے کیا ہی	ہر مضمون غالب ... معشوق کی عیار
۷۴۸	طبیب اپنا نہیں کوئی کسی جو کہ علاج	جل جاتی ہیں جرأت ہم تپ غم کی حرارت سے	۱۱
فلک نے بار رکھا ہے یہ واں کی جانفزا سے	کہ اتنے مل نہیں سکتے کسی بہانے سے	نہ ہم میاں رہے جب رسم نامہ و پیغام	تو دل کو چین ہو کیا خاک تلملانے سے
پیام پر کا جو آتا نہ وہ یاد آتا ہے	تو دوڑے جاتے ہیں کیا در فلک دانے کی	وہ کام دل جو بر آتا تھا سو کہاں اتنے	رہے کام سے دل اشک خون بہانے سے
کہا ہے وہ پیار کر باتیں کہا وہ بہلانا	اوٹھایا ہاتھ ہے اوسنے مرے ستانے سے	مزا اور اوسکا جو ملنا فلک نہ دیکھ سکا	پہلا پھر اوسکو ملا کیا مرے ستانے سے
نہ ہم سے جی تھی تو کل تماشا ہے	کر رہو اتنے وہ آنکھیں نہ ملانے سے	ہر اس جنکی نہ رہتے تو دیکھ کے غمگین	وہ شاد ہوتا ہے کیا کیا مرے کڑھانے سے
نہ ذکر ہے ملاقات کا نہ شب کو آہ	گئی وہ چوری جیسے کہ سے از جا سے	پیام جسکا یہ آتا تھا دم بدم آو	اب آئے ہے اوسے نفرت مرے بلانے سے
۷۴۹	یہ بیٹھے کہتے ہیں ہم کنج غم میں اے جرأت	کہ موت آئے تو جیتے جاتی کہا اوٹھانے سے	۷
کب رفتگاں راہ عدم کا نشان ملے	بانگ جرس نہیں ہے جو یہ کاروان ملے	رستے کو اپنے یار کا گر آستان ملے	تو سمجھیے کہ بس ہمیں دونوں جہان ملے
جب سے کہ تو جدا ہے نہیں کوئی پاس	ہمدم اگر ملے تو یہ شور و فغان ملے	مجھکو قبول ہو جو خدا کیجیے نہ دیر	کچھ قتل سے مرے تمہیں گر آج تاب ملے
یارو خدا کے واسطے ہو سنجیدہ بقرار	و آہ جلوہ شتاب مجھے وہ جہان سے	جیسا ہمارا دل ہے یہ الم ہے خدا کرے	ایسا ہی غم تجھے بھی کچھ اے آسمان ملے
۷۵۰	جرأت پسندہ اس زمیں میں اپنی غزل اگر اور	لذت سے ایک شعر میں جسکی بیان ملے	۷
گر بعد مرگ بھی وہ مراد ستاں ملے	تو کیا عجب کہ یہ تن بیجاں کو جاں ملے	اوس جنس کی طلب ہے کہ اوس سے جو یہ تو گماں ملے	دنیا میں نام کو بھی نہ جسکا نشان ملے
جوں شمع کر دیا مرے تن کو جلا کے خاک	نالہ مجھے ملی تو یہ آتش زبان ملے	اے ذہن رفیق غم کی حقیقت نہ پوچھیے	غنچے اور اوسکی سبب مجھے ماتم کناں ملے
اے یہ ہوس کہ رخصت پرواز ملے	صحن چمن میں مجھکو اب اے باغباں ملے	یہ بھی نہ ہوسکی تو بلا مجھ اسیر کو	اک دم قفس میں رخصت آہ و فغاں ملے
۷۵۱	جرأت رقم کرادہ ہی ایسا ہم ریختہ	جس کے نام مجھکو یہ ہندوستان سے	۷
دو ہو نہ ہو ساں متاع دل کو کہ پھر لے کہاں	وہ جنس گم شدہ ہے جسکا نشان ملے	جا نزدہ ان کیونکہ وعدہ فردا ہے یار کو	وہ قبلہ جان ہوئی جدا پھر کہاں ملے
گر انکو دفن اوسکی شہیداں ناز کو	بہتر ہے گر اوسکی گلی میں مکان ملے	ہوں جسکا دوست دشمن جانی ہو وہ مرا	اچھے نصیب مجھکو بھلا دوستان ملے
تماشے میں یہ کہ مجھ سے مگر جا ہم کا وہ شوخ	منہ کر کہا کہ غیر سے پھر تم میاں ملے	پھر کیا کہوں کہ اپنا سامنا کر کے گیا	انکھیں ملا کے جو یہ کہا اوسنے ہاں ملے
۷۵۲	اے راہ رو خبر دہی جرأت کی لیجیو	حسرت زدہ نکا جو کہ جدا کاروان سے	۱۳
دو ہم نہ کہیں کشتے گردوں نظر آوے	یہ سحر ترشک انی جو تنک ہر اوے	ہر بیں ... زیارت کو ... سیم بر آوے	مجھ پاس ... یہ امید بر آوے
اس آنکھ کی تری ... نگہ جادو گر آوے	خوابیدہ بھی دیکھکے فتنہ کو ڈر آوے	رخسار کی تیری جو صفا نظر آوے	کیوں منہ میں پھر آئینہ کر پانی نہ بھر آوے
سرو قد کے عیب نکا خوباں ...	دل ہاتھ نہیں لیتے کہ جسکو نظر آوے	اس عشق کی آتش سے نجات اب نہیں دلکو	غالب جو کر دوں تکو تو پھر چشم بھر آوے

بام شبا مین پیغام اجل ہے
یکھر سودہ نگری تو قتیلب مین اسیر ہو
ربط ہو اخلاص کہان اب جو نسب

۷۵۳

یس پردہ نشین ہے کوئی گرشکل برادے
سن سے مر کیونکہ نہ سب کو عذر آوے
محبت مین جو انیکی نہ پیر لیو ہو غافل
اپنی تو شتر سے یہ خطرہ ہے کہ وا نسے
ہی بیرا او سکو مراد بات سے کرنا
ہر تو یہ سے دلمین بس از تقل تمنا

۷۵۴

مین سوگ نہین ہو اور سکی چشم بھر آوے
لیکر مرے ملنے سے نکو عذر آدے
یہ مجھ سے زبانیکی خبیر تو جو نہ یارو
سن سوز محبت کہین تن سے مرا ہو
اب او سکی طرح ماتم دل مین نہین بیکس
لیا کیا جو دکھلا دے ہستی و بلندی
شخص یکہ خلقت مین نہو جسکی محبت

۷۵۵

جو کسیکی باتین ایسی سنا گیا ہے
مردم ہین اگر چہ دیدہ ارسی یہ آنکھین
دیکھی چشم تر تو افسوس کرو جو پر نگاہ
ہلی تیغ جسکی پیغام پر سنا کر
یر یان ہست کرو وہ ابرو نگاہ اسکی
بار مجھسے کہ کر سو لطف چشم کھینچی

ہم جو شن شکہ جب کہین پتیا پسر ہو
دور دن سے ہو کہ شاید او سر گو کرا وہ سر ہو
ہم یار گھر جاوین ہمارے وہ گھر آدے

جرأت غزل اک اسکر پڑہ اور کہ حسب

جو خواب مین بھی آنکھ تو تو نہ دہانک کر آدے
خطر یکو خطرا آئے جان ڈر کو ڈر آدے
لازم ہے کہ سر شام کہ آخر سحر آدے
تیر جو نہ سنا کہین اثر نامہ بر آدے
تیر جو اب اس بیت سے تو موت گر آدے
سر کو مرے جو اوسکی کوئی پاؤن پہ سر آدے

کہ ایک غزل اور جواب غزل میر

جون جون کہ دل اسکو دل آباد جگر او ار
جیسا کوئی ہو وے ادسی ویسا نظر آدے
تم ہی کہو اوس یار کو کیونکر خبر آدے
ہر زرہ کو جلنے کو کہا نسے جگر آدے
جسکی نہ تسلی بھی کوئی جا کے کر آدے
اس حال سے اب کیونکہ کوئی اوسکی بر آدے
نہ واقف گریہ ہو نہ فریاد کر آدے

جو کہتے ہین جرأت ذو دیا یار کو دیدہ

جیتک لگا کو دلکو جو شی بنا گیا ہے
پر حسن کا کرشمہ دلمین سما گیا ہے
دل اور جگر پہ غم کا سیاہ جو چھا گیا ہے
کیا کہیے کس بلا مین ہمکو پھنسا گیا ہے
دل اور جگر کو میرے یہ زہر ہو گرا گیا ہے
بیہوش ہو کر سے مارو مجھکو پلا گیا ہے

گر سر نہ خالی دل وحشی سے تو نا صح
دل جمع محبت سے جو سر ایک کا داغی
یہ نکہ ہو اشب کہ کسی شکل ہمارے

فنا رشحن کا ہین جلوہ نظر آدے

انگلیسی سے کہا منی وہ عشوہ گر آدے
اللہ رے تیرا حسن کہ جسکو نظر آدے
کہتے ہین کہ تکتو سب ہی ہین ضعف ملاقات
اور نجھ سی تو اب ہی آتا نہ خبر دار
سہ بر جانہ گہتی ہین عگنی خاک دل اوسکا
جو مجھسے یہ کہتے ہین کہ کیون مفت دیا دل

جرأت سے ہو وے تاسی کو کو تا نہ بڑو

گر سر تماشا وہ لب بام پر آدے
سو سب آتی ہین اوس کو جی ہین کوئی گہین
بندہ جانکی خیال اب جسے اوس زلف سیہ کا
ہون زلف رخ یار سے دن رات برابر
جاوے سے کیسا کہ بس ٹھہر ہو دلمین
گھر جاؤن جو مین اوسکی تو جا بام پہ نکلی
گر شمہ غم اوس سے بھی اپنا کہون تو آہ

سمجھے یہ وہی بات جو الفت مین پڑا ہوی

ہر چند ابھی نظر وہ آیا نہین لیکن
وہ گر میان ابھی تو دیکھی نہین ہین اوسکی
ہم جیسی ادسکو سو بجھن اوس پاس کیا کہین ہم
گر ہو بیان وہ ماتھے یہ بال بکھرے
گر کہے بیان وہ مجھسے ناز نگاہ کا عالم
اک بنیر خو شمہ سلب ایسی جتاے مجھکو

گر لعبہ ایسا نہین جو راہ پر آدے
گر مفلس جو نہین وہ شک تمر آدے
کچھ او سکو خبر جا یکہ کیہ اسکی خبر آدے

۱۳

تو انیچ ابھی شیخ کو شیخی نظر آدے
پھر دیکھو پیر ان کہ ہم مست تو وقت آدے
ہو جبکہ دلکو خدا وسکا اگر آدے
ہون منتظر اسکا کہ کچھ اوسکی خبر آدے
جب شخص کو ہر دم نظر آئے اور گھر آدے
ہو جاوین ابھی مجھسے جو وہ مفت بر آدے

۱۵

تو سارے خدا ایسا تماشا نظر آدے
جیسے کوئی مرد کہ تئین دفن کر آدے
تو خوابین سے کوئی بلا آسکے ڈرا دے
نہ شام ہی آدے نہ جہانین سحر آدے
نہ جا این کہین ہم نہ کوئی ابھی گھر آدے
اور بام پہ جاؤن تو وہ نیچے اوتر آدے
اک درد کلیجہ مین اوٹھے چشم بھر آدے

۲۴

بر اختیار اپنے دل اوسپہ آ گیا ہے
یہ سنکر اچپلاہٹ دل تلملا گیا ہے
کن کن خرابیون سے اب تک نبھا گیا ہے
اک داغ ساجگر پر جون مہ لگا گیا ہے
باتو نجھی پر جسیا ان سے دلمین چھپا گیا ہے
انگشت دست قدرت گویا دکھا گیا ہے

لطف سہ گوش جانان کانون تک پہنچا ... پیغام بر کہون کیا کیا بر لگا گیا ہی
سن لعل لب یہ اوسکی سو لطف سو لبالب ... مشتاق ہمکلامی جی ہو شوق گیا ہی
لیکر پیام پردہ جلوہ رخ کا خوبی ... جاؤ میں غم میں مجھکو گرا گیا ہے
بازو کو وہ صفائی کہہ اوسکی تا کلائی ... باتون میں مجھکو کل سی بیکل بنا گیا ہی
اظہار کرکے ہی ہر اوس بر جو کچھ نکا عالم ... سینہ میں دلکو میرے کیا کیا دکھا گیا ہی
وہ گفتگو میں لیکر اوسکی لطیفہ گوئی ... مہر خموشی لب پر میرے لگا گیا ہی
بھرا انتخاب مجھ سر سن رنگ روپ گری ... کیا کیجئے ہائے کیا تماشا گیا ہے
دانتوں کی آبداری سنکر ہوئی یہ حالت ... سو پایا ضمین پانی تھوڑا سا گیا ہی
گردن کو اوسکی دوری پیغام بر سنکر ... اک تیغ ناحق اپنی گردن پہ پہیر گیا ہی
وہ صندوق اونگلیونکی لیکر پیر کی ... خون جگر کے قطرو یکسر بہا گیا ہی
القصہ موئے سر ہی آتا بہ ناخن پا ... تصویر اک عجائب مجھکو دکھا گیا ہی
پیر اوسپہ شوخی کہہ اوسکی مجھسے ... پیغام بر تو مضمون سارا بہلا گیا

۶۵۶ غزل ۱۱

طبیعت اپنی جو اب مبتلا کسی پر ہے ... نہ دل کو چین ہے نہ اختیار ہی پر ہے
وہ آج آئینہ دیکھے ہیں دیکھیو کوئے ... عجب نہ لیسے نگہ اوسکی آرسی پر ہے
نہ پایا عشق گلستان میں تماشو پہ بلا ... گرا وہ تب سی مزاج اپنا عاشقی پر ہے
جو غور کیجئے تو کاروان صبر و قرار ... کسیکی جان ہی کیسا روا روی پر ہے
لڑو ہی مصلحت غیر سے بت پر فن ... مزاج نام خدا جنگ زرگری پر ہے
بھلا یہ وقت رہائی ہی دیکھیو صیاد ... اب اپنا قابل پرواز کون سی پر ہے
خبر مریض محبت کرے یہ تنہائے ... کہ بیکسی کو بھی غم اوسکی بیکسی پر ہے
ادہر کو دیکھیو اللہ رہی تیرا جلوہ ... نہ ایسا حور یہ عالم ہی نہ پری پایا
رکہیں سو کس سی بھلا امید بیکلی کی ... کہ ہم اوسکی لیے اک جہان کی بد پر ہے
اب اوسکی ابروئے خم کا تلوک رہا ہو جو سر ... تو اوسکی آنکہ بھی تلوار اور چھری پر ہے
تمام عمر ہی کو نہین کس پہ ہی جرات ... مگر یہ خشم نبی پر ہے اور علی پر ہے

۶۵۷ غزل ۹

نہ صبر ہی کو نہ تاب دل کو نہ خواب چشم پر آب میں ہے ... غم جدائی سے جان میرے عجب طرح کے عذاب میں ہے
نہ دیکھی گو آنکھ اوٹھا کے اوس نے غضب میں رہ نیچے نیچے نظر میں ... بڑے سے ہے جنون وہ اوسکے کافر کہ شوخی حجاب میں ہے
قیامت اوسکا ہی رنگ رد اور ستم ہی سیپروہ اچپلا ہٹ ... یہ پردہ ابر میں ہے بجلی کہ اوسکا مکھڑا نقاب میں ہے
مے محبت جو ہنسنے پے ہی تو زور عالم ہے ہیچ ہے یارو ... جو نشہ عشق میں مزا ہے سو کیفیت کب شراب میں ہے
خموش رہنے دے مجھکو ہمدم کہ بات منہ سے میں کیا نکالون ... کیا ہے ایسا سوال اوسنے کہ سر خرابی جواب میں ہے
جفائیں اوسکے جو کچھ ہیں مجھ پر سو ہو سکے کب شمار اوسکا ... کہون گا روز حساب تک میں اب تو وہ حساب میں ہے
کسیکی جانے سے ہے یہ حالت قسم تو مجھے جو آپ میں ہے ... کہ دل ہے کتنے دنون سے بیکل خلل کئے شب سے خواب میں ہے
بھلا کہاں ہو سکے یہ ہمدم کہ غم سے کل ہو سکے کوئی اک دم ... کسیکا دیکھا نہ ایسا عالم مگر یہ قدرت حباب میں ہے
یہ تازہ مضمون شعر جرأت کہہ اور ایسے کہ سنکے جسکو ... کہیں سخندان غزل اب ایسی کسیکے کب انتخاب میں ہے

۶۵۸ غزل ۹

و سکے نہ کیونکر وہ جیسے پردہ کہ ذات باری حجاب میں ہی ... یہ از بسکہ مکھڑا نہیں ہے گویا خدائی قدرت نقاب میں ہے
یہ کوئے طوفان ہے چشم پر نم کہون نہ کیونکر طلسم اسکو ... حباب دریا میں جیسے کہون یہ دیکھو دریا حباب میں ہے

ملق ہے دل پہ فغان سے لب پہ جگر پہ داغ اور مژہ پہ طوفان
لگا کہ کھینچے اگر نہ دیکھا ہو باغ دنیا مین تو یہ دیکہو +
خیال مین سب ہے کیچہ نہ آتا تھا جسکا روز جدائی سے ہے
ترے پسینے کے بو کا عالم بیان کرنے سے بیخودی ہو
گلی مین جون سنگ راہ اوسکے پڑے ہے دل کیا مارامارا
اگرچہ بیتاب دل سے ہے میرا یہ کسطرح اوسکے پاس جاون
کہین سے ہے کاغذ کہین قلم سے کہین دوات آپ حیب ہے جرات

اجل خبر لے کہ جان واحد یہ سو طرح کے عذاب مین ہے
نرگس فرسے سے ہر ایک ٹکڑا جگر کا چشم پر آب مین ہے
سو آکے صورت ذرا دکھانا اب اوسکا دشوار خواب مین ہے
نہ لطف یہ بو سے عطر مین ہے نہ یہ لطافت گلاب مین ہے
لگے ہے ٹھوکر یہ اوسکو ٹھوکر عجب وہ حال خراب مین ہے
غضب تھے کل جسکے مہربانے سو آج ویسا عتاب مین ہے
کسیکا خط اوسکو لیا آیا کہ اوسکے ششدر جواب مین ہے

غزل

٧٥٩			٧
آخر اوسکی بزم سے ہم شمع ساں اوٹھ جائنگے	صبح تک جو ہمین یہان گریہ کنان اوٹھ جائنگے	جو اوٹھا دو کہ ہمین دیتے تو اوٹھ کوچہ تک	وانسے یان اوٹھ آئنگے اور یان سے وان اوٹھ جائنگے
ای دل نالان خدا کیو اسطرح سے جیب رہ ذرا	پاس سے ہمسایہ سنکر یہ فغان اوٹھ جائنگے	مت خفا ہو ایکدم یان بیٹھنے سے ہم ا	تک تمہین بس دیکہ لیکر اے مہربان اوٹھ جائنگے
جیتے جی تا ہوئین اوسکو تب دیکہتا ہے	پاس سے ہم تیرے ان بادنسیم یا اوٹھ جائنگے	ہم بہی اس باغ جہان مین شبنم سے مہمان ہین	مثل شبنم صبح کو کر کے یہ فغان اوٹھ جائنگے
٧٦٠	تب متاع عشق کا سودا ہی جرات کہ	وسکی سودے کو بازار سے یان اوٹھ جائنگے	٩
ساقیا دیوے ہے تو کیا بادہ گلگون مجھے	خون پلاویگا یہ دل اور دیدہ پر نم مجھے	ہے بنا ترے ہم سر خو مین آتی دیکھا	وہ ستمگر آہ اپنا جانکر مفتون مجھے
سر کو ٹکرا کر ترے ہی در کے سیدان مرنا ہے	اندنون مین اب بنایا سو جہان یہ مضمون مجھے	اوسکو سو بخشش تھی مجھے یہ تھا نام فراق	آہ اب جینے نہ دیگا تو اے گردون مجھے
اپنے درد و غم بیان کرتا ہون اوسکو نگہ سے	ساتھ اپنے خون دلاتا ہے دل محزون مجھے	یار کا کوچہ چھوڑ دونگا مین ہی فرہاد و قیس	کب جنون آتا ہے تمہارا کوہ و صحرا مون مجھے
بیٹھنے کا جو روادار ہے کوچہ مین نہین	کب کریگا بعد مرنے کے بیان مدفون مجھے	ہو سکی تدبیر کچہ تو مین کرون اے چشم تر	مجھکو بتلا دے کیا ہے تو نے کیا افسون مجھے
٧٦١	اور تو سب کچہ بہلایا یاد ہے اوسکو	یاد ہے جرات مگر یہ نالہ موزون مجھے	٩
چلی اے صیاد گر ہم بہی چلین گے	چلی کا تو عدم سے ہم بہی چلین گے	لباس لالہ جون آتی تھی وہین	لیے داغ جگر ہم سب سے چلین گے
دل وفا کتے ہین کیجیو شوخ	کرے ہے اب سفر ہم بہی چلین گے	نہ تنہا جائیو اے شوخ ہرگز	ہمین کیجیو خبر ہم بہی چلین گے
کریگا تو جو جان تیغ آزمائی	تو وان سینہ سپر ہم بہی چلین گے	کہی یہ وقت رخصت شمع نے رات	کہ پروانے سحر ہم بہی چلین گے
جو تم جلکر چلیے ملک عدم کو	تو وان با چشم تر ہم بہی چلین گے	اگر دشمن تری ہین اہل مجلس	تو اے جرات ندر ہم بہی چلین گے
٧٦٢	ہمین اوس سے نہین کچہ کام ہرگز	تری خاطر سے پر ہم بہی چلین گے	٩
فصل گل مین گلی و بلبل کو ہی بار ملے	پر کبھی ہمسے نہ تم آنکہ اے یار ملے	اسطرح غرقہ ہوا تیر نگہ سینہ مین	ڈہونڈے قصدا اگر کر کے تو سو فار ملے
نخل الفت کا نہ کچہ پایا ثمر ہمنے ہائے	جو بہی ہو دے تو غم ہی اوسی بار ملے	آہ غیرون کو میسر ہو ترے وصل کا دن	اور یون ہجر کا ہمیں دلکو شب تار ملے
دستہ اشک سے نت اوٹھ کے سونگھا ہون	کبھیر آون تو گلی سیر ہو دہ دل ملے	سیر کو کیا جائیے گیا فر ہی سو ہر دا	لک ہی بلبل کو کہ گل سے جو منقار ملے

خوش رہو ان سی کہ جنکو ہنسنا نہین لیتے ہین	یہ جو صحبت کر رہی آپ کو اغیار سے	بیٹھتا یا ہین ہی درد و غم درپے مرا	جسپر ہے جانتو ہین وہی ہی دہ چار ہ
۷۶۳	اس زمین مین تو غزل ایسی ہی لکہ جرات اور	جبکی ہر شعر پہ تحسین تجہی ہر بار سے	۵
یون ترے کوچے مین ہم اہل دل زار رہے کیا کہین جو کہ ہمکو جنون کر دوست آج اسطرح کر ٹہہر کا کر پہر اوسا ہی جاکر	جون دل افگار سے آن نازہ دل افگار تن کو عریانی ہی یا تو نکی نہین خار سے کچہ نہ غیرت ہو جو دلکو تو ترے نشار رہے	یون کہا دیکہ کے نامے پڑہکر کیا کبھو رنجو تجہ سے آہ کسی ہی نہ ملا دل اپنا اب کہین تہم ترے سرد ہی سی کر لخت جگر	اس گریہ میں نہ تو گنتی گرگئی تار سے گرچہ اتنی نہین لاکہون ہم طلبدار رہے خاک اور خون مین اب دیدہ خونبار رہے
۷۶۴	ایکدن خواب کی صورت نہ کبھی دیکھی وہ	ایسی جرات ہین یہ دیدہ بیدار رہے	
ہر دم ہمیں ہماری کہ پہر دکھن سے نکلے کیا سخت جی ہیں از کا جو یا ترے جدا ہین جب نعش سے یہ نکلا کرے جی او سکی سر کر	جادی نہ آتش غم گر جان تن سے نکلے جو دم تڑپ کر بلبل گر یک چمن سے نکلے فریاد و شور و غوغا اس سرو دلان سے نکلے	سنت کر فکر کر نہ کر نامے قسم خون بیفائدہ اجل تو آتے نکر مشقت بیٹھا ہے حبیب کرا تیو وہ شفیع دیکہ کے مجکو	گر ایک تار ثابت اس پیرہن سے نکلے بن دیکھے اوسکے یہ جی کیونکر بدن سے نکلے دیکہون کہ گہر سے یار کس کس چمن سے نکلے
۷۶۵	دہو بیٹہہ ہاتہ جرات تو اپنی زندگی سے	طالع مرد کس تو رنج و محن سے نکلے	۶۰
تیر نگاہ کا جو کوئی کہاوے ایسی طالع کہان کہ وہ ظالم ہر کوئی اپنے دوستدار سے ملے	سانس کب لی سکی وہ مر جاوے اپنے محفل مین مجکو بلواوے اوس ستمگر کو جا کے سمجہاوے	ہاے کون اور سے جا کہہ اوے دل کے مرنے کا کیا تعجب ہے مر چلا درد ہجر سے جرات	بن نکلتا ہی مجہسے ل جاوے کیونکہ چہوڑے جو اندکہہ یاد بیوفائی سے اسکو باز آوے
۷۶۶	غزل		۷
سو طرح سے کہہ احوال سنایا ہمنے کہینچ تلوار کو سو مرتبہ آیا لیکن فائدہ کچہ نہوا اور بجز رسوائی	بندہ رحم ستم مین نہ پایا ہمنے دیکہا آگے سی ترے سر نہ اوٹہایا ہمنے اب ترے سر کی قسم ہاتہ اوٹہایا ہمنے	عرض احوال کی قدرت نہین یار جو جو تو ہم پہ کرے ظلم وہ سب جا ہم تنگ تو کر رحم ترے واسطے اب ہی کافر	ایسے خونخوار سے کیون دل کو لگایا ہمنے کیا کرے تو کہ تجہے آپ ہی سکہایا ہمنے خانمان اپنے کو ہائے مین ملایا ہمنے
۷۶۷	کر دیا دیدہ خونبار نے ظاہر جرات	زخم کو سینہ کے ہر چند چہپایا ہمنے	۵
تو ہی خبر لے جو تجہی اگر جو یار دلکی بالین پہ کبہی یار درد ہی و قت سمع کو تم	حالت کہو نہین کسی اس بیقرار دلکی مل سوز ہی سی اک رازو نیاز دلکی	دل بی شکیب چند روز خونہا ہے داغون سی خوش نما ہوا دشمن ان چمن	کس طور یا رسی ہو وہ صحبت بہار دلکے یون داغ عشق سی ہیار ہو بہار دل
۷۶۸	آن نہ چین جبکہ اوس گلکو نہ دیکہہ	جرات اگر نہ تشفی کوئی سنزا رد	۷
بیمروت ہی یار کیا کیجے غم سے رہتا ہے آہ ثبت و بیان ہنسکے بولو نہ وہ گل خندان	اے دل بیقرار کیا کیجے اپنے دلکا دیا رکیا کیجے ہنتین کہین نثار کیا کیجے	دل نہین پاس تو جتا یا ہے ناتوانی سے تو کل نہ گئی کس طرف جائیے ترے ہاتہون	جان تجہ پر نثار کیا کیجے ہائے از جان زار کیا کیجے گردش روزگار کیا کیجے
۷۶۹	نہین ہوتی کسیطرح جرات	دل سے صحبت بار کیا کیجے	۹

جو من جاتا ہے جی کیا کیجیے
غش پہ غش جکو لیے آتا ہے آہ
رو دل لگا اب یہ شدت ہے کہ آہ
اندنون کچھ آپ ہی اپنے یہ آہ

سخت گھبراتا ہے جی کیا کیجیے
وہ نہیں آتا ہے جی کیا کیجیے
دم رکا جاتا ہے جی کیا کیجیے
اپنا جھنجھلاتا ہے جی کیا کیجیے

بن کہی بنتی نہیں کچھ ڈر سے اور
جسکے خاطر ہے اسے خاطر مین آہ
دیکھکر ابر و ہوا مین آدے یار
شکل اپنی خوش نہیں آتی ادے

کہتے شرماتا ہے جی کیا کیجیے
کچھ نہیں لاتا ہے جی کیا کیجیے
گیا ہے ٹھہراتا ہے جی کیا کیجیے
جو نہین بہتا ہے جی کیا کیجیے

۷۰
لگ نہیں لگتا ہے جرات اپنے وہ
جس سے لگ جاتا ہے جی کیا کیجیے

سیر جنون کی تمنا ہے یہ تدبیر اور کے
تصویر تیر جو گر جیہ وہ اک بار دیکھتا
اک دل دیا ہے جسیہ جو ہوتا ہے تو خفا

زنجیر زلف چاہیے زنجیر اور کی
سر اور ہے پہ کھینچتا تصویر اور کے
اس جیب تہا تو کیا ہے تقصیر [illegible]

عاشق کہتی تجھے ہو قاتل وگرنہ تب
بیدرد تہا وہ اگر اپنے سنگدل ہوا
جن نے گفتگو تیری نہ کسی سے [illegible]

آورد وہ ننگ خون ہے شمشیر اور کے
اس آہ نے ہمارے ہے یہ تاثیر اور کے
آتی نہیں ہے خوش ادا تقریر اور کے

۷۱
ہے یہ رسمی عرب تغیر جانیے
جرات غزل مین اسیلیے تحریر اور کے
۷

صیاد نے جب سے فریاد اور کے
انکھوں سے اشک تہے تہی اب لخت دل کے گری
نہ بنیاد دلکا وہ جگر پاش بہا اب

تب مجھے گرفتہ دل نے یہ بیداد اور کے
یہ کہیے حق مین عشق نے امداد اور کے
گرتا ہوں تو گرا دو بنیاد اور کے

اور رونیہ لطف پھر کیا یار نے ترک کیا
زاہد خدا کا نام لے یہ باتین تو گر
آنے ہو تم جو گر نہ گر عو ییا کو دیکھی

ہے تو حق مین آہ یہ بیداد اور کے
اس بن مین کسلیے کرین یاد اور
مجھ جیب نہ خاک کبھو برباد اور کے

۷۲
طالع ہم ہے پر وہ گئی جرات دگر نہ آج
صیاد نے زمصف کی آزاد اور کے
۱۳

چشم نے دل کی نئی تدبیر کے
خط کا خط سب ہو گیا آتش زدہ
جان بچنے کے نہیں تدبیر سے
محفل رندان مین زاہد جا بیٹھا
یاں تلک ہے وہ تنک ای ہمنفس
بیچ تہا قاتل ترے قربان ہم

زور موج اشک سے زنجیر کے
سوزش دل مین نے جب تحریر کے
بات ٹلتی ہے کوئے تقدیر سے
تو خبر جلدی سے مرید پیر کے
اندنون صحبت سے مجھ دلگیر کے
آبلہ ری یہ ترے شمشیر کے

دم گیا اندشن نے جب تاخیر کے
آج کیا اگر خونکا گدسے وہ
ہمرہ پیکان تن سے جل لیے
دیکھتی ہوتی ہے حالت کیا دلا
ہائے بس لے ہم رہین تیرے ہی خرابا
سب کو بے تقصیر مارا کہین

ہمدمون نے اور ہی تدبیر کے
یہ سیکے آہ نے تاثیر کے
منتظر تہے جان تیر ہی تیر کے
آج کل مجھ واجب التعذیر کے
دیکھ صورت بلبل تصویر کے
رنگتی کیون ہنسی کیا تقصیر کے

۷۳
دیکھتا جرات نہ تصویر اوسکی کاش
ہوگئی شکل اوسکی بہی تصویر کے
۹

اشک کیون چشم سے دل کے جگر اوترے
امید پیدا کر دی ہے بیک اگر تو توڑا ہی
اوس تکلی سے جو بس یہ کوئی [illegible]
عشق کے نقل یہ جیسے جو کوئی قصہ کے

قافلہ کو مرے بہکا کے کدہر لے اوترے
ہاتھ مین کاسہ خورشید ترے اوترے
وہین للکار کے وہ تیغ و سپر اوترے
مر بھی جان سلامت وہ اگر اوترے

کیا ہر پاس اپنی بحر لخت دل قطرہ اشک
نالہ آہ گئی گو فلک ہفتم تک
عیب کرنے کو نہیں ہر جا ہے [illegible]
یہ تو ممکن نہیں ہے تماشا [illegible]

اپنی قسمت کی یہ کم بخل و گہر اوترے
کچھ بہلا فائدہ کیا دانسوا تر اوترے
پاس ہیر ہو جو جوہر ہے زخم [illegible] اوترے
طرفہ تر ہے کہ کوئی دانسی تمر اوترے

۷۴
عشق کے بحر سیتی جاہتا ہے جرات
یہ تجھے سکندر مجھے [illegible] اوترے
۶

غیر سے اوسکی ملاقات نظر آتی ہے
مجکو بے طرح کچھ بات نظر آتی ہے

آگیا وہ بت کافر تو کوئی دم کو آج
شیخ صاحب کچھ کرامات نظر آتی ہے

کل شب ہجر میں جوں تون کے کٹی ہی آج
دیکھیے کیا ہووے رات نظر آتی ہے

لوگ کہتے ہیں میری دیدۂ خونبار کو دیکھ
یہ عجب رنگ کی برسات نظر آتی ہے

شمع کیفی ہی تو یاں نہیں شب سر شام
خواب میں جھکر خرابات نظر آتی ہے

سعد شب روز گذری ہے تجھ او جاگے
یہ تری کچھ عجب اوقات نظر آتی ہے

غزل

۷۷۵ — ۱۰

نہ ہمدم ہی کوئی نہ اب ہمنشین ہے
ہر ایک وقت کا کوئی ساتھی نہیں ہے

بلا ہے جنون اشک پوچھو ن کس سے کہیں
نہ ہی تن پہ دامن نہ آستین ہے

ارے دل تبا تو سہی مجکو ظالم
تجھے کیا ہوا کیوں تو اندوہگین ہے

فقط خوف کہتا ہے جسکا یہ آتی
یہ بندہ ترا اوس مکان کا مکین ہے

مالک کرتے ہیں وصف عرش بریں کا
تری بات جو ہے سو کرسی نشین ہے

سر ایا رخصت چلی جان تن سے
دم صبح ہم پر دم واپسین ہے

کہا میں نے سو بار احوال اپنا
پر اوسکو مری بات کا کب یقین ہے

ترا تجھ میں اور ماہ میں فرق کیا
وہ ماہ فلک ہے تو مہ زمین ہے

ترے گفتگو کا سنا اے پری رو ق
فقط دل ہمارا ہے قائل نہیں ہے

نہیں آہ مداری یہ بیوجہ جرأت
گرفتار شاید ترا دل کہین ہے

غزل

۷۷۶ — ۱۷

ہنستے آنا ترا قیامت ہے
مسکرانا ترا قیامت ہے

کام جیتا ہوں گاہ مرتا ہوں
آنا جانا ترا قیامت ہے

کیا تجھے کام ہے بتا اے شوخ
یہ بہانا ترا قیامت ہے

شور محشر کرے ہے جو دل پہ پا
یہ دیوانہ ترا قیامت ہے

رو بہ رو میرے غیر سے ملنا
یہ ستانا ترا قیامت ہے

توسن طبع کے لیے اے فکر
تازیانہ ترا قیامت ہے

حشر برپا ہوا ہے اے بدمست
لڑکھڑانا ترا قیامت ہے

تیر بر پا ہیوں سے چین نہیں
تلملانا ترا قیامت ہے

کر کے جرأت سے وعدہ فردا
پھر نہ آنا ترا انہو قیامت ہے

سی آئو وہ لب یہ اے قاتل
ہاں کہانا ترا قیامت ہے

دیکھتے ہے زمانہ ہم تن میں
منہ دکھانا ترا قیامت ہے

لگ چلا میں تو یوں اوٹھا جل پر
منہ لگانا ترا قیامت ہے

آہ اسے آہ ہے تو عالم سوز
مسکراو ٹھانا ترا قیامت ہے

اور رقاص ہو ہیں جاں کو شیخ
پر نچانا ترا قیامت ہے

ہے گلرنگ بزم میں بیٹھا ق
اور بلانا ترا قیامت ہے

چپ ہوا ہے دل کو ہیں علیم تو
غل مچانا ترا قیامت ہے

کر نہ فریاد مثل نے اے دل
منہ لگانا ترا قیامت ہے

۷۷۷ — ۱۸

یار کا آستان پایا ہے
زور دل نے مکان پایا ہے

اے صبا بھیج پیام مرے دل کا
کہیں تو نے نشان پایا ہے

طائر جان خفا ہے اس تن سے
سخت تنگ آشیان پایا ہے

خانۂ دل میں ہے غم اغیار
واہ کیا میہمان پایا ہے

جسنے دیکھا مرا مزار کہا
واہ وا کیا مکان پایا ہے

بوسۂ گل کی طرح نہیں محسوس
غنچۂ کاردان پایا ہے

درد و غم ہے سدا مرے در پے
کیا تجھے ناتوان پایا ہے

منہ میں جو آرہ سو کہتا ہے
مجکو کیا بے زبان پایا ہے

سی ورنگ یاں نہیں دیکھا
تو نے البادہان پایا ہے

ہے سے ایسا پیر جیفر آہ
مجھ سا جو نوجوان پایا ہے

رہ نورد رہ فنا ہیں جو
کسنے اوسکا مکان پایا ہے

رشک آتا ہے جب کبھی ہے کوئی
جسنے اک قدردان پایا ہے

ہنسو تو داغ تک نہ کوسنے شفیق	نہ کوسنے مہربان پایا ہے	سو جب وہ تیرے ہو سکے جرأت	پایا کیا اسنے جان پایا ہے
	غزل		۷
ہنشین جو گئے قریب اپنے	کیا گلہ کیجیے نصیب اپنے	دیکھکر نبض کو مرے ہیہات	ہاتھ ملنے لگا طبیب اپنے
یاد آتا ہے مجکو جب وہ گل	مست ہمنا نالے عندلیب اپنے	کیون اوٹھاتا ہے بزم سے اے شوخ	بیٹھے ہین ہم بھی ایک غریب اپنے
دم بدم سرد کرتے ہیں تو یہ تڑپتے ہیں	دم کو دل بھی ہین عجیب اپنے	نہین اب کوئی غیر غم دانہ دو	اب ہین یہی ہمدم حبیب اپنے
۷۷۹	ملی اب تو کیا کرین جرأت	گرچہ ہے وہ بہت قریب اپنے	۸
لیجا ہی خبر کسکو یہ وہ صیاد ہماری	افسوس اوسی بھول گئی یاد ہماری	ٹک سن لے اس آواز کو اے دم کے مہمان	کیون تجکو بری لگتی ہے فریاد ہماری
ہر ایک کو خوشنود کیا تونے پر اے یار	ایک خاطر غمگین نہوئی شاد ہماری	آتا ہی تو جلد آ کہ یہان مثل حباب آہ	برباد ہوئی جاتی ہے بنیاد ہماری
پہونچی نہ قدم تک ترے گر جلکے بہی آہ	افسوس گئی خاک بہی برباد ہماری	دیکھ آئینہ کہتا ہے کہ رہتا ہی کیا ہو	تصویر اگر کھینچیا بہزاد ہماری
کیا کیجیے ہین تیرے تغافل نے ہی مارا	لے اب تو خبر اے بت بیداد ہماری	یان ہر رگ و پے عشق کے جلوے سے ہے معمور	اے فصد ذرا دیکھیو فصاد ہماری
۷۸۰	غزل		۹
غضب طرز ستم میرا ستم ایجاد جاتا ہے	اگر جسکو فتنہ ایام ہی استاد جاتا ہے	پہرا ہون کو وصل اپنا بہت مجکو ہین خواب	کوئی مجنون سمجھتا ہے کوئی فرہاد جاتا ہے
کیا آزاد سبکو ایک مجھی کو دام مین رکھا	نہین معلوم جو لی مجکو مین کیا صیاد جاتا ہے	نگہ تیر کر کے بسمل ادا مین ذبح کرتی ہے	بھلا کب قتل کرنیکا یہ ڈہب جلاد جاتا ہے
نہین ہے قید ہستی سے کوئی وارستہ اے یار	دہ نادان ہی جو اپنے تئین آزاد جاتا ہے	کینہ تیرے خاطر خانہ ویران کر دیا اپنا	بھلا تو سہرا سے اے خانمان آباد جاتا ہے
نصیبون سے ہمیں یہ ہو گئی کیا ہو اوس بت کے	مین اپنا درد دل کہتا ہوں وہ فریاد جاتا ہے	عزیزو مانگیا ہے تم ہر اسکا جو ہٹنے پوچھو	کہ اس بیداد گر کو میرا دل ناشاد جاتا ہے
۷۸۱	فقط حسرت کو اے جرأت بھی استاد کہتے	ہر اک اہل سخن نادان تئین استاد جاتا ہے	۵
جب نہ نکہت گل سوئے قفس آتی ہے	کیا کہین جو ہم اسیرون کو ہوس آتی ہے	کسطرح قافلہ عمر رواں ہو محسوس	گرد رہ ہے نہ کہین بانگ جرس آتی ہے
ہے جو تشنہ دیدار کا جس جا مرقد	وان گہا بہی نہین تک جا کے برس آتی ہے	تیرے حاجب کی صدا سے یہ خبر دل کو ہی جو	دزد کی کان مین آواز عسس آتی ہے
۷۸۲	دام ہی کیجیو تو اب فائدہ کیا سمت بہار	عین موسم مین خزان آکے برس آتی ہے	۶
ناز عشق سے نامل جو جا ہے تو نہ رہی	تو اشک خون سے لازم ہے بہنو نہ رہی	کب اپنے غنچہ دل کی ہوا بند بہر مین قدر	جو آستین یار نہان تو بہ رنگ بو نہ رہی
دہی ہے جلوہ نمایش ولیس اوس پر دہ سے	بھلا یہ اپنی نظر کیونکہ جا بسو نہ رہی	یہ اپنے حسن یہ مائل ہے وہ کہ جین ادا	نہوئی جو ٹک آئینہ روبرو نہ رہی
لیا تلاش مین جسکی مین آپ ہی کو گم	بھلا پیر اوسکی مجھی کیونکہ جستجو نہ رہی	تجہی قسم ہے جو تو دیدہ خون نا سے	کہ جب تلک کہ تن مین قطرہ لہو نہ رہی
دم اخیر تو تک جا لگی ہے تک اپنا	یہ آرزو ہے کہ دل مین آرزو نہ رہی	چلیں ہین محفل رندان مین شیخ صاحب آج	برا مزا ہے جو داڑھی مین ایک مو نہ رہی
۷۸۳	بہار گل دل ہمدم کی جو ترا جرأت	وہ گل جو چمن مین کہلتی ہے رنگ و بو تیری	۸
دیکھا دے یہ مجکو یون کہا سنہ پیر کے	سیدھا نہ کبھو بیٹھا ہے وہ دستہ کبیر کے	یار کو اغیار جب بیٹھے ہین گھیر کے	ہم اٹھ کے ہین ستالے چلے منہ ادہر پھیر کے

کسی کی بنیاد اُکھڑی ہیں تو یہاں تیر اُکھین | جلد اُٹھیو جوا جو ہم منظر ہیں دیر کے | بسمل تیغ تمنا مجھکو اس غم نے کیا | تب جو ناوین تنہا لایق تیغ شمشیر کے

نقش کر جا بو ہین یون جو دل دُکھی مرا | آہو ہی رم خوردہ جو آجاے بس نخچیر کے | جب بصیرت اوسکا منہ بغلین مین جا بجا | کنہو لگتا ہو وہ کیا کیا کہ مجھ منہ [illegible]

کشور خوبا ہین الا کھون لگتا ہو قتل | واہ کیا اندہیر ہو جسدم مین اس اندھیر کے | فوج غم ہے مسی جرات کوئی غربت مین بسے | جو منہ پر کے نہین ہار بن پیرن [illegible]

غزل

۶۹۴ — ۱۳

جو کہا مین نے کہ مضطر ہے تا کوئی | تو عجب ناز سے جھنجھلا کے کہا ہے کوئی | تک ملا میں جو شب وصل مین ہٹ گیا | حیا کمتا سوز ان درد سنو ہی ہر کو [illegible]

کسکے مژگان کا تصور ہے کہ ہر دم گویا | نشتر و نیشتر سی جیسے چبھی رگ جان کوئی | کیفیت ہر جو مے اسدم اُٹھا ایلی [illegible] | اور رہا سی بلا دیکھا و سے کی کو [illegible]

ہم ہی جی ہو خلق ہے نہ ہیو کو دیکھو | یاد ہے اوسکی جو ملا نیکی تمہین رہی کوئی | سر پہ ہی بار گران باد نین قت سو کہا | کیونکہ ہیر منزل مقصود کرے جی کو [illegible]

یارب اس عشق و محبت کو کہین آگ لگی | رو رو شب جی کو ملا نیکے سے دربی کوئی | کیا کہون نالہ و آہ دل محزون گویا | بیٹھا سینہ مین بجاتا ہی مرنے کو [illegible]

ہیکے بہ دیکھی تھی شکل سی پڑتی نہیں گل | حق تو یہ بات ہے وہ ہی ہے عجب شے کوئی | دین و دنیا کا سدہ بدہ نہ رہی ذرا بھی جب | مطرب ایسی ہی سنا دیتو ہین [illegible]

دیر ہی شور گرین کہتا ہے کسی محشر | کاش اپنا ناقہ لیلی کو کرے ہے کوئی | بحر تنہائی کے شعر مین ہو تکیہ کر [illegible] | ہی کہیں آگئے قیامت دریہ ہی گرد

غزل

۶۹۵ — ۱۱

کہان آ کر گل مین منہ ملا تو ہو بہار کر | ہر سُو ہو اگ کی سپہ بو وہ مین کر کے | جتاؤن درد محبت تو کس ادا سے کہی | کرونہ مجھ سے یہ باتین دیوانہ ہین کرکے

اجل ہے کیونکہ دیوانہ ترا دو چار نہو | کہ شکل چاک گریبان ہر اک کفن کرکے | کہ ہاتھ و ہملی مصرف بہ یار نہ ہو تیر | کہ پائی جاتی ہی ہر یار اوس انجمن کرکے

نکھیو کہ وہ شیرین کی اس شکل بید رو سے | کہ سر گزشت جو آتی ہے کوہکن کی سے | پیام بر سے جتا نا کہ آئے لب بام | جو آہ شب کو صدا ایک نعرہ زن [illegible]

ہر شتاق عار اپنے قدم سے کہ برکت سے | قدم قدم یہ بہار ہین ہیا سو ہین کر کے | نزول شک ہوا و شغل سے کیا ہی عجب | کہ حالت اوسکی ہے اک گنبد کہن کی کی

ہزار گلی کی گلی مین اگرچہ ہو تنگی | دلی ہر بات کسا اکی دہن کی سے | ہزار نکہ کرکے گلشن پہ ہو تا سکر | چمک کمان تیری بازو کی تو تن کر کے

۶۹۶ — وہ ایک تو ہی بھبوکا سا تسپہ اور جہات | اگر نگاہ ہو قیامت ہر پلک بن کر کے — ۱۲

کیا کہون کیا خوب رو نظر میں ملا کر سے گئے | دل سے مونس کو مرے مجسے جدا کرکے گئے

گھر سے جو اوس بن تجھے بار ملا کر سے گئے | قید سے گویا وہ قیدی سے کو رہا کرکے گئے

کیا بگڑ بیٹھے جو تم مجسے تو بدنام سے گئے | جا بجا لوگ اس سے افسانہ بنا کرکے گئے

بل بے بید رو سے کہا جون جوان کا دل نانک ہو جی | دور سے وہ اور مجھی یہین دعا کرکے گئے

جا ملی آنکھون مین دوا لیکا لگا آئے تھے کیا | سیکڑون کو وہ جو نظر وہین لگا کرکے گئے

دل جو اُن ہوا ہے تند شکل برگ کاہ | آہ کیا جانے کدہر جھکڑ اوڑا کر سے گئے

سر نکلنے رہ گئے ساحل سے ہم مانند موج | اور اغیار اوسکو کشتی ہیون نبہا کرکے گئے

دے اگر خواہش جان ہے تو حاضر ہے [illegible] | کیا جدا دین تسے سے تم دل جدا کر سے گئے

اے تنے بزم جہان مین کیون نہ ہو مثل شمع ہم | داغ حسرت سوز عریان سر بلا کرے گئے
دلبران تند خو سے کچھ نہ زور اپنا چلا | مفت بے دلکو زبر دستی جدا کرے گئے
کیا کہون کیا ظلم ٹوٹا اون بچارون پہ آج | کوے قاتل مین جو مجھکو جسم کھا کرے گئے
ای میان جرات غزل بہ مسدسے پڑھے کرنی | اسلیے تو اشعار ہم اکثر لکھا کرے گئے

۶۸۷ **غزل** ۱۱

کل تلک جسکی خبر سب لوگ کرتے گئے | آج اوس بیمار کو بیماری ہو ہوا کرے گئے
واہ حسرت [illegible] گھری بیٹھی تھا | جب کبھی وان لوگ دیوانہ بنا کرے گئے
کیا عجب اوسکے جسم [illegible] مین لکھی ہی خبر | نامہ بر وہ مجھی [illegible] نامہ پڑھا کرے گئے
دو [illegible] شکل اونکی مجھہ حسرت دیکھو دو دکھا | جو بہ منت اپنی رشمو کمو منا کرے گئے
نوکر قاصد کو گھر مین جب بیجا نہ گئی | تو وہ بہلا دو [illegible] مجھکو دکھا کرے گئے
بزم خوبان مین دہ اکدم ہو جن انکلی تو بس | لگی وائی جتنی سب کہ رنگا کرے گئے
اوس گلی مین جا پڑی تو لیے شرقان اشک | پائی کر لی ہین کو سر ان بہا کرے گئے
دیکھو دیکھا جہا کمتو اور تو بیتابی رات | روز ان بیار کا بوسہ ہم آ کرے گئے
کوے قاتل مین جا انہی دل گم گشتہ کی تلاش | جستجو ہر چند کی کیا خاک پا کرے گئے
ہان مگر کوئی خوشی تر جو سنگ دہ ہاتھ اوٹھا | ہم ادسیکو اپنی جہا تو سی لگا کرے گئے

۶۸۸ | آسمان پر ہمکو جرات کا غذ [illegible] کر شکل | اب نسیم آہ کی جیسے کا اوڑا کرے گئے | ۱۱

تنگ دل سے جو ہاتھون سے تہا مین جینے سے | ہو گئے جدا نہ ہو گئے [illegible] ہاتھ سینے سے
[illegible] خواب مین اوسنے جو پایا ہم [illegible] سے | بس آنکھ کھل گئی گئے ہے یا دن رنج سے
بہار سے دل پہ ہے [illegible] کا [illegible] | مناسبت اچھے ہم کیونکہ وہ [illegible] نگینے سے
نہ تیرے خیال مین جیسکے جدائی [illegible] ظالم | وہ خواب مین نہین آتا گئے جینے سے
اب اوسکے بزم سے جون بارگاہ نادرشاہ | کہ سر جھکا کے گرے جیب مین سب قرینے سے
جو کوئی جا ہے کہان بحر بیخودی مین غرق | ملاکے خاک کو مونگے ترے پسینے سے
اٹھا نہ بادہ غور سے ہم کو تہا کیسا اب آہ | فراغ کسکو ہے خون جگر کے پینے سے
ہزار حیف مین دنیا سے اوٹھ چلا تو ہے | اوٹھا یا ہاتھ نہ اوس دم گمان نے کینے سے
جھلک یہ سبزہ خط سے ہے یون گل رخسار | بہار جیسے ہو کندن پہ سبز مینے سے
ورا سے ادسیکے نازک دو نکلا درد جگر ہے | کہ چاک پیرہن گل ہو جائے سینے سے
نگاہ مرحمت سے کہ دل وہ ہے جب نہ [illegible] | پہ دید مرگ ہی نہ بلا ہے جینے سے

۶۸۹ **غزل** ۹

اپنی گر اپنے خیال جہان یار مین آئی | تو بہر بچا ہو فرشتہ ہی مزار مین آئی
بہلا پہر اوسکی اوٹھا [illegible] تن مردہ | کسیکی حسرت کسیکی جو انتظار مین آئی
بیکسی کرشمہ جو ہوا نہ کر کے | وہ شوخ ناز کسیکو کب اختیار مین آئی
ہمارا [illegible] دل [illegible] خاک اوڑگئی | تو مضطرب [illegible] غبار [illegible]

خبر [illegible] مین [illegible]	غلط ہے [illegible]	ہمیشہ تو [illegible] دلکو اوس دیار مین اگر	خراب کیونکہ نہو شہر دلکی آبادی
[illegible] انکھیں [illegible] ہوگی [illegible] مین	نہ پوچھیو مجہسے وہ عالم کہ صبح نیند سے اوٹھ	کہہ [illegible] اب بیمار سی آکر	جلا مین دل کی جو ہوتا تماشا ہوتی [illegible]
۸	آہ [illegible] تو [illegible] یار مین آئی	اونہی [illegible] اوٹھاکر [illegible]	۷۹۰
جلوہ ہر دم [illegible] آرسی کی ساتھ ہے	اپنی صورت کا جو اونسے [illegible] دکھا [illegible]	آہ دل کا نہ تو اپنی جیکے ساتھ ہے	پوچھیے کیا ہو کہ اب الفت کسیکی ساتھ ہے
[illegible] کی ساتھ ہے	کیون دلا کیا رنگ ہے [illegible] گل کھلا	ہائے اس کمبخت دلکی اوس پری کی ساتھ ہے	جنسے ہر [illegible] مین عالم کو دیوانہ کردیا
[illegible] کی ساتھ ہے	ہمکو تو دل کی رفاقت نے کیا [illegible]	انکو پائی عجب ناطاقتی کی ساتھ ہے	سمجھیے تو کبھی کچھ حالت تری بیمار کے
یہ غزل بھی گرچہ تیری شاعری کی ساتھ ہے	شاعرانہ شعر کہ جرأت بدل کر قافیہ	کسکے باعث یون [illegible] کی ساتھ ہے	ہون امیر [illegible]
۱۳	غزل		۷۹۱
یعنی اک پیکان ہے لخت جگر کے ساتھ ہے	سینہ ترکش ہے [illegible] مژگان [illegible]	تہی اک تصویر [illegible] کے ساتھ ہے	بسکہ و استغنا [illegible] کی ساتھ ہے
کیا ہجوم یاس اپنی نامہ بر کے ساتھ ہے	[illegible]	ہمکو الفت [illegible] کے ساتھ ہے	[illegible]
[illegible] کی ساتھ ہے	[illegible]	آہ [illegible] کی ساتھ ہے	ہو جو [illegible]
[illegible] کی ساتھ ہے	[illegible]	گفتگو [illegible] کیا سحر کی ساتھ ہے	[illegible]
کیا کرون مین مجھکو عشق اوس [illegible]	[illegible]	اک عداوت [illegible] کی ساتھ ہے	[illegible]
اپنی بیتابی بھی کیا خوف خطر کے ساتھ ہے	[illegible]	آستین کو [illegible] کے ساتھ ہے	[illegible]
۱۱	ہم ہین جرأت [illegible]	عشق کو وہ گران [illegible]	۷۹۲

جب یہ سنتے ہین کہ ہمسایہ مین آپ آئے ہوئے	کیا در و بام [illegible] ہم پہرتے ہین گہبرائے ہوئے
اب سے مین تو [illegible] کرون کیا کہ کہین	دل بیتاب لیے جاتا ہے دوڑائے ہوئے
گہر مین [illegible] بے یار سے مشکل اپنے [illegible] ہمراہ	دو گھڑی کا [illegible] قید مین بہلائے ہوئے
آئے تم دست [illegible] قبضہ ہو تو پھر دیر ہے کیا	سر تسلیم کو ہم بیٹھے ہین [illegible] ہوئے
آج ہی [illegible] جو آئی [illegible] تو بس آہ	ہم وہ کرینگے جو دل مین ہین ٹھہرائے ہوئے
پیرہن چاک [illegible] جو گلی کرتا تھا	آج لوگ اوسکو لئے جاتے ہین کفنائے ہوئے
مردنے پھر گئے منہ پر مرے جنکے خاطر	رنگ [illegible] کیا وہ پڑے [illegible] ہین [illegible] ہوئے
[illegible] تصویر کے مانند ہم اوس محفل مین	رو نہین سکتے ہین اشک آنکھون مین ہین لائے ہوئے
ق لوگ گو ہم سے یہ کہتے ہین کہ چلتے ہو جو وان	اپنے بیگانہ سب اوس بزم مین ہین آئے ہوئے
[illegible] مین ہم [illegible]	کیا کہین اون سے کہ ہین جتنے [illegible] ہوئے

کرکے موزون اونہین جرأت غزل ایک اور بہی پڑھ | دل مین جو تازہ مضامین ہین ٹھہرائے ہوئے

۷۹۳ — غزل — ۹

خوف کچھ کہاتے ہی بیمار ہم الیوائے ہوئے | شب کو تم خواب مین آئے تو گھبرائے ہوئے
رنگ کچھ اور نظر آئے ہے اے حضرت دل | اشک سرخ آنکھون مین بہرتے تو ہو چمکائے ہوئے
رشک کی جا ہے غرض شہر خموشان بہی کہ وان | سوتے کیا چین سے ہین پاؤن کو پہیلائے ہوئے
دیکھیو شوخی کہ کوچے مین دل عاشق کو | کیسی اٹکھیلی سے جاتا ہے وہ ٹھکرائے ہوئے
جوش وحشت سے گریبان کو کر چاک ہم آہ | سرخ آنکھون کو کیے بیٹھے ہین جھنجھلائے ہوئے
جام دیتے جو نہین مجکو دم بادہ کشی | یہ تو فرماؤ کہ تم کسکے ہو بہکائے ہوئے
حسرت اے ہمنفسان سیر چمن مفت گئی | نخل بستان سے قفس مین گئے لٹکائے ہوئے
دور چھوڑا ہمین گلشن سے یہ رونے کی ہے جا | کہ سزاوار اسیری بہی نہ ہم ہائے ہوئے
دم رخصت کہے جرأت کوئی اوس کافر سے | اک مسلمان کو کیون جاتے ہو تڑپائے ہوئے

۷۹۴ — غزل — ۱۲

اختیار اب نہین منہ پہ یہ مجبور رہو | ربط ہم دونون کی کیونکی کو نہین مشہور رہو
بستر غم سے جدا ہو نہین سکتے ہم آہ | صدمۂ درد و محبت سے یہ رنجور رہو
اک جہان کو غم مرنے کا ہوا غم تو ہوا | پر نہین شرم کہ ہیلاتے ہو مسرور رہو
نسخۂ خیر نہین ہے نہ مرد ائرہ پر جرہ کر | اتنی تو حضرت دل تیت و کے منصور رہو
دیکھتے دیکھتے گھر مین بخدا راہ تری | مضطرب ہم تو قیامت ہے بہت مغرور رہو
رنگ کیا تیری مریضان محبت کو لگا | جون جون تدبیر ہوئی اور بہی رنجور رہو
ابہی کوچے مین تم کہیو ہمکو پیارے | سیکڑون خاک مین یہان شیشۂ دل چور رہو
ایسے بہیجے ہین کہان وصل کا پیغام اے | ذکر کیا اسکا کہ موقوف وہ مذکور رہو
آج بہی یا نہ وہ وعدہ فراموش ای وا | کہئے ہم تجہسے خجل ای دل مہجور رہو
کیونکہ ہو منظر محبت یہ ستم کی نگاہ | اتنا اغیار سے ربط اسکو منظور رہو
جب کہ آنا ہی ترا رات چلی جاتی ہے | لوگ سب سو گئی [illegible]
یہ غزل ورد وسل [illegible] جرأت | ریختہ [illegible] کہ اسکا تری مشہور رہو

۷۹۵ — غزل — ۱۴

داغ جگر و دنون کی خانۂ زنبور رہو | داغ سے زخم ہو زخم سے ناسور رہو
زندگی آہ یہ نظر کیا تری بیمارون کی | مردنی منہ پہ یہ ہیری دید کہ بہی بی نور رہو
کاشکے سر کوئی ٹکڑی ہی تو ٹکڑی ہو یہ بات | کتنے پیوند زمین پاین سر پر شور رہو
[illegible] زیر فلک کیون [illegible] | مبتلا [illegible] خانۂ زنبور رہو
[illegible] | ربط کچھ [illegible] منظور رہو ق
گردش [illegible] | یہ بچھڑے [illegible] دستور رہو ق
ابہی دل کے [illegible] دور رہو | توشۂ راہ سے [illegible] خوشۂ انگور رہو
اختیار [illegible] کسی بات [illegible] | دل کی [illegible] مجبور رہو
بیٹھے [illegible] بخشش مجھے | اپنی [illegible] جوانی یہ جو مغرور رہو
خاک کر ہم تو گریبان کو نکل جاوینگے | [illegible] عاجز تری [illegible] دل مہجور رہو
یہ مگر ہوئی کہ جی کیونکہ ملونگا اونسے | [illegible] مشہور رہو
بیٹھے ہین گوشۂ مشرف [illegible] | اور [illegible] محتاج تہے [illegible] مقدور رہو

خاک یہ جان کی جبتلک نہ رکھا اوسنے قدم
کیونکہ نزدیک بلا نہ بہلا ہو گئیں ہم

ہو گئی پہر خاک بھی کیا کہ وہ مسرور ہو
دوست غمگین ہے ہو دشمن مسرور ہو

درد دل اوٹھتے ہی بنا اسنے دیکھے ہم اگیا
یعنی ہو کام مرنے سے نکلتی تھی سو ہائے

شکر یارب کہ طبیبوں کے نہ منت کو رہے
اونکی سرکار سے نوکری وہ اب دور ہے

۷۹۶ — اون سے مدت سے جو معذور رکھا ای حیات — یہاں تلک عذر کی کہ ہم انکھوں سے معذور ہو — ۱۱

ہم اسمان غم کو تھی ہمین نہ ہوٹے
طاقتی ہی کل ہے بسکہ ضعف و سستی
مت پوچھ نشک میری ہی ہجار عمل
بیٹھے ہیں جس پہ وہ ہی یہ عالم یارب
رہا کیوں عہد توڑ ہی نا نفس پر اپنا

پر اخر محبت ای مہ جبین نہ ٹوٹے
کب دیا ہمارا ای ہمنشین نہ ٹوٹے
یہ تار سو تہون کا ای استین نہ ٹوٹے
تا خانہ یہاں ہے وہ نشین نہ ٹوٹے
بے باد وصل جانان ہی یہ یقین نہ ٹوٹے

دیکھیہ جا و لا بین یہاں سے تیری اب
بہتر ہی دل خراشی یعنی جو ہو کندہ
یہ حسن جبین کا اوسکی دیکھے کہنچا جو نقشا
حیران ہو ہمین کہ کیونکر تو اکی کو توڑتا ہی
مبہون ہیں نہ اوسکو ہمدم دم یار کا بہر ہم

وسواس ہی کہ شاخ گل کا زمین نہ ٹوٹے
قیمت ہے اور افروخت ور نگین نہ ٹوٹے
کیوں ہے خلاف تیرا انفاس یہ حسین نہ ٹوٹے
جب گل گل ہی تجہسے ای نازنین نہ ٹوٹے
جب یکبارگی دم ہمارا ہو وا یہ ہین نہ ٹوٹے

۷۹۷ — ٹہکر غزل یہ سچ قطع کلام کیجے — سر رشتہ سخن کا رشتہ کہیں نہ ٹوٹے — ۱۱

نو قت میں [illegible] جاہ حسین نہ ٹوٹے
تو سن کو وہ جولان ہے بسیہ لرزان
گریبان کر وہ میں بنا ہے پر اعتقد نہ ملا
گلچین یہ ظلم کیا ہی کیوں گل کو توڑتا ہی
جب صبح ہو سپید منظور ہو نرخ کا

کیوں تجہسے نشکر غم از راہ کہیں نہ ٹوٹے
ڈر ہی کہ تیری قربان فتراک زین نہ ٹوٹے
جب تک حجاب تیرا پردہ نشین نہ ٹوٹے
دل عندلیب کا ہی نازک کہیں نہ ٹوٹے
تو پہر پیارا اپنا ہی یہ یقین نہ ٹوٹے

پہر کیسے وہ ہم ہو کا پیاسا ہی کیا لہو کا
نازک کمر جو اپنی تو نے سفر یہ باندہی
زلفوں سے تیری جب قطرہ عرق کی ٹپکی
تربت پہ جب وہ آیا غیرون کو ساتھ لایا
ہان کام دل ہمارا کیونکر کہیں سارے

یہ تار گفتگو کا ای ہمنشین نہ ٹوٹے
کیونکر کمر کسیکی ای نازنین نہ ٹوٹے
یہ لٹ گگاہ ناز کی ای مہ جبین نہ ٹوٹے
کب استخوان میرا یا زیر زمین نہ ٹوٹے
یہ شوم کی سی پیاری جب تک نہیں نہ ٹوٹے

۷۹۸ — پیری تیری غزل میں ہمدم طرب نہیں ہو کی تم — کہنے کو لیک ہر دم کل آفرین نہ ٹوٹے — ۱۱

کہتے نہیں دلا ہم میری جبین نہ ٹوٹے
مجہ جان بلب سے بیکار دور او سکی آنکہی جاتی
کس شاہ سے لگی تو پری جبین ہنستو ہے
دیکھا دستی در پہ پہر ہو میں کبکر یہ جتنا او نکھا یا
بیدم ہیں پڑے ہم توڑی ہی استخوان غم

دلبر پردوا لی اونکی کہیں نہ ٹوٹے
یعنے کہ دم ہی اسکا اپنی قرین نہ ٹوٹے
بہنبہ بند تیرا کیوں استین نہ ٹوٹے
تا گہ اسکی ٹوٹے یا رسیانہ نشین نہ ٹوٹے
ہم دم کو ہی اب اپنے کہتے نہیں نہ ٹوٹے

لی لیں جو ہیں بلائیں بخشش کا کوہ ٹوٹا
یہ اسمان غم کا ٹوٹا کہاں یہ ڈر ہے
کیا قمر کو بیا دکھلائی تو یہ ڈر ہے
ہی تجہمیں یہ نزاکت گر فرش گل پہ لیٹے
سینے میں دل کی جا ہوا تا جو ایک پتھر

کم بخت ہاتھ تیرے کہیں ہمنشین نہ ٹوٹے
ہے ہی کہیں ابتک مجہپر زمین نہ ٹوٹے
تارا سا اک فلک سے ای مہ جبین نہ ٹوٹے
تو [illegible] نازنین نہ ٹوٹے
پہر قت اپنی یا گل کیوں ہمنشین نہ ٹوٹے

۷۹۹ — عاشق ہی تو تو جرات رکہیو پاس تا الفت — نازک ہی یہ قیامت رشتہ کہیں نہ ٹوٹے — ۹

جلد وہ شہر نقل لب ہوش کہاں جاوے
ہمیں کیوں دیکھتے ہیں یہ مینا ہی تو پہر ہم
وہ شعلہ عاشق ہوں غم دل میں تو تہمت ہی
بسمل سا سکو گھبرا وہ پہ کہ نکلنے

تو سرستہ ہی پہر جو اپنے دامن جوش کہیں جاوے
کیونکر راز نہان ہم سے ہی کا تعرفہ کہیں جاوے
کہیں جو سرشک اشک جگر کا یہ جوش بہجاوے
نکلتا ہوں بے اختیار اغوش کہیں جاوے

پہر بتان ساغر کچھ تو انکھوں میں لگا کر
گر اندیشہ اوس غمزہ تلک بات نہ بازی کر
کسی کی گر دہن لب سے سینہ بسینہ ہوں
قد سے حسن دیکہ پہر نظر جکو تو پہر اوسکی

پہر اک اور دیہاتی تو وہ پی ہوش کہاں جاوے
نسیم صبح بہتر ہی جو گل کا گوش کہاں جاوے
تو پہر کیا عقدہ دل ہی کہ ہمدم کا نالہ
ہوا انکہیں جدا بند ہوش کہاں جاوے

۸	اگر کہ اہل سخن کا عیب ہو سنکر گوش کہل جاوے	غزل وار نہین یان مین جا سکو انسی کی ہی جرأت	۸۰۰

دہان شیشہ جلدی کہتو ہین مینوش کہل جاوے
سبادا ابر یہ ای ساقی مدہوش کہل جاوے

بہرے بیٹھے ہین اک مدت سے ہم جب اوسکی محفل مین
یہ کہلین دفتر کے دفتر گریب خاموش کہل جاوے

کہین نرگس کی آنکہین اور رخ گل پر بہرے زردی
ترا بند قبا گر اے بسنتی پوش کہل جاوے

جو باندہے تار اپنی چشم دریا بار رونے کا
تو اے ابر سیہ تیرا ابہی سب جوش کہل جاوے

ترنگ اپنی دکہاوین ٹک جو مست بادۂ الفت
زمین سے آسمان کا تو ابہی سرپوش کہل جاوے

کہیں بالون جو دریا مین نہاوے وہ ڈرکیتا
تو ساحل کا سراسر کیون نہ پہر آغوش کہل جاوے

کسی سے کل جو حال دل کہا تہا سو یہ خطرہ ہے
سبادا آج محفل مین وہ ذکر دوش کہل جاوے

کہے اشعار یہ جرأت نے ایسی گر نہین دیکہی
بچشم منصفی تو چشم اہل ہوش کہل جاوے

۹	غزل		۸۰۱

پہر اوسکو نہین کرتا کوئی ... / کہ میان منفعت ہی مرتا کوئی
آتہین مت پہر اوسے آئی ہے / اتنی حامی نہین بہرتا کوئی

... رہ جیے کیا دیدۂ دل / وان قدم ہی نہین دہرتا کوئی
رابطہ ہمسے جو ہوتا منظور / دل کو ہمین سیکے مکرتا کوئی

... سیلیے ہی مجہے سونے کا خیال / خواب مین آنے نظر آتا کوئی
وہ نہ آوے تو یہ ہوجائے غلط / کہین آئے نہین مرتا کوئی

... مین آکے ٹہہر جاتا دم / کاہشکو جی سے گذرتا کوئی
یان تلک آوسکو کسی حیلے سے / لانے والا جو ٹہہرتا کوئی

بزم تصویر ہی جرأت وہ بزم / بات بہی وان نہین کرتا کوئی

۹			۸۰۲

... جیسے طمع ہی یار حبیب کی / ہو رہا کاش شکل مری آپ رقیب کی
احوال کیا یہ پوچہو کہ گل نفس پر مری / رکہتی ہی ہا نہ جسکے کہین منصب طبیب کے

... مشکل ... نہ وصل یار ... / ... عندلیب کے
روداد اوس سے ... / کیا چپکے سی کہی ہی وہ ... نصیب کی

وادی عشق مین ... / لب ہو جان جون کسی ... غریب کے
دل مین ہجوم غم ہی تو ... عشق سے / ... ملی ہی نالۂ دل کو نقیب کی

ق

ہم اتفاقا اوسکی جو ہمسایہ جا رہے / تو کیا بیان کیجئے خوبی نصیب کی
آسمان ... کی ... / بارش سے ... گر ... حویلی قریب کی

جرأت نہین ہے اور وظیفہ سی ہمکو کام / تسبیح روز و شب ہی زبان پر حبیب کی

۱۴			۸۰۳

لطف ... یار مین سیر گلشن کیسے دے / دیکہے دیدۂ گریان گل خندان کب دے
... جیسے کہتی سخن تلخ تلک / اور کچہ پہر شیرین سی وہ جانان کب دے

... عشق سی ہوا آہ مین دل کی ... / زیر دیوار زندان گر ہمین ... خدا
جام گر ہاتہ مین ... ساقی آہ / بیٹہے مین تو وان دل نادان کب دے

ہو جو وحشت سی مجہے ... یار ... / ورنہ ... مین ... اپنا ... کب دے
آنکہ ... ہو گئی ... / کیفیت آنکہین مین سیر ... کب دے

موسم گل مین ہی ... / پاس ... کوئی پہر خنجر ... کب دے
ہم ... جگر ... / رنگ آنکہون ... فضائی چمنستان کب دے

... گودی ... / ... مین ... زندان کب دے
دل کی ... جو ... / ورنہ عالم کو سبق طفل دبستان کب دے

مجھ سا دیوانہ جو اوس بام تک بھی ہوتا	یا ہیں تو آئی وہ یا حال پریشان کسی کی	اور نصیحت فداری جو ہاں میں جھیں تو پھر	تجھ کو لیے تھا نہ جو مجھ غیرت خوبان کی سب
۸۰۴	جرأت اب بھی نہ کہو تو کہتی ہیں یہ ہم	کچھ اور بھی نہ تب تک تو سینا لب دے	۱۰
وہ دن گئی جو اولا تھا یہ پیار سے مجھے	جب نکہتا اسکی رخنہ دیوار سے مجھے	قسمت سے بیچ یہ خوبی کہ دیئے فصل گل	تب جا نکالی ہے گلزار سے مجھے
تجھ ہیں آسمان نہیں حال بیان غم نہیں	سو جو پھرا ہے دیدہ خونبار سے مجھے	تجھ بن جو مرتکب تو نکو ہیں گریہ آہ ہوں خیال	آتی ہیں کہہ نظر سبھی گلزار سے مجھے
بیزار استغفر ہے کہ بوسہ تو در کنار	گالی ہی اور کسی نے کبھی پیار سے مجھے	اب درد دل تو جان کی دریے ہی بد ہو	مرتا تھا آہ کیا ہی آزار سے مجھے
تیری نگاہ ہی بلا یہ مطلب ہی طبیب کا	آتے ہیں یاں نظر کئی بیمار سی مجھے	جا ہوں تو ایک ایک کو دونوں نیونگا ہیں	مقصود ہی یہ چشم گہربار سے مجھے
آوارہ جا بجا مجھے پھر ہی دور دوستو	وحشی ہوئے کام کچھ نہیں گھر بار سی مجھے	جرأت برا کے قافیہ پڑھ اک غزل تو اور	لذت ملی ہے اب تری اشعار سے مجھے

غزل

۸۰۵			۱۱
تا صبح بیکلی ہی ہے شام ہی سے مجھے	تجھ بن کٹی نہ ایک شب آرام سے مجھے	وہ صید ناتواں ہوں کہ آخر سمجھ کے	صیاد نے ہی چھوڑ دیا دام سے مجھے
تا صبح نیند نہیں دل کی عشق کو وہ نیند	کیا کام ہے کسی کے بھلا کام سے مجھے	اوس مہوش سے کیوں حیران ہو کہ یا الہ	دن کھینچتے ہیں گردش ایام سی مجھے
کھا تا ہوں گالیاں تیری کس دن پہ شب عید	یہ کیا مزہ ملا تری دشنام سے مجھے	مذہب میں عشق کے ہوں نہیں شیخ و برہمن	وابستگی ہے کفر اور اسلام سے مجھے
دونوں جہاں کی کچھ مجھے سدھ بدھ نہیں رہے	ساقی یہ نشہ ہے تیرے اک جام سے مجھے	اب دل کی بیکلی سی نہیں چین دوستو	جلدی ملاؤ شوخ گل اندام سے مجھے
پڑتا ہوں نہیں اسیر بنا تنگ کے سیر باغ	آئی نظر قفس کے ادہر بام ہی مجھے	میری نہ شام ہجر ہوئی صبح وصل آہ	شکوہ یہی ہے روز و شب ایام سی مجھے
۸۰۶	کوئی اوسکا نام پوچھے تو بولوں نہ شرم سے	جرأت حجاب کیوں ہے اوس نام سی مجھے	۱۱

تیرے بن بستر پہ اندوہ پر کچھ یاد میں کر سکے
کہاں اوٹھ بیٹھنے کی ضعف سے بستر پہ طاقت ہے
دل بیتاب نے جاتے ہی بس ایسی پھرتی آہیں
تصور میں جو میں اوس شمع رو کے آہ روتا ہوں
کیا کس سے تمہارا شکوہ میں نے اے میاں توبہ
مہ و خورشید و کوکب سی یہ بستیاں ہے کہ گردوں نے
یہ افسوس رفتہ رفتہ دیکھیے تو ان کیا اوسے
جو دیکھا حال کل جرأت کا جا کر خوب روئے ہم
نہائی ہے یہ قدرت اپنی جس گھر میں حکومت تھی
وہ در جس پہ خوشی سے بیٹھتے تھے ہم سو اب اوس جا
غرض کیا خاک ہے جینا یہی دل میں گذرتا ہے

پڑا روتا ہوں پہروں یار منہ پر آستین دہر سے
یہ مشکل ہے کہ بالیں سے ذرا سر اپنا اب سرکے
کہ اوسکی بزم میں ہم بیٹھنے پائے نہ جی بھر کے
گرے ہے چشم سے جو اشک سو مانند اخگر کے
ذرہ منہ سے نکالا کیجیے اللہ سے ڈر کے
بنائے پھول تجھپر وارنے کو سیم اور زر کے
برے اطوار آتے ہیں نظر اس طفل ابتر کے
یہی پڑھتا تھا وہ اشعار ٹھنڈی سانس بھر بھر کے
پھٹکنے اب نہیں پاتے ہیں ہرگز گرد اوس گھر کے
کھڑی بھی ہوں تو دیں گالیاں دربان اوس در کے
کچھ ایسی فکر اب کیجیے کہ بس رہ جائیے مر کے

۸۰۷ غزل ۱۱

ہوا ہے خجل دیدۂ گریان کے آگے
دم مار سکے ابر نہ رعد اس دل نالان کے آگے

کس ہیر خبر اوسنے جو گہر میں نہ بلایا
شرمندہ ہوا بخت میں دربان کے آگے

اپنی ہی بار رو جو ہوا وصل کسیکو
کیون کہتے ہوا تشنہ ہجران کے آگے

کچھ اپنی دکہائیں ہیں خوبان جہان پر
اور جو نظر آتی ہیں ترے شان کے آگے

کیا جانو ابھی رسم محبت کو تم ای جان
یہ کبھی تو کبھی کسی انجان کے آگے

دل پاس نہیں اور ترے تب نخواہ ہی وارد
یارب خجل ہو کوئی مہمان کے آگے

جاتا تھا کہیں جلد پر آیا جو نظر مین
ہرگز نہ ٹہر جاوہ مجھے پہچان کے آگے

اس طفل کے الفت مین نقط جی کا زیان ہے
کچھ قدر محبت نہیں نادان کے آگے

کمہری کو تری دیکھکے گل شکر ہی مرجھائے
سنبل ہو خجل زلف پریشان کے آگے

اس طرح سے بیٹھا کہان جا بے ہی دل
کچھ بات تو کہہ مجھسے ذرا اون کے آگے

حسرت کے ہیں وہ شعر کہ جرأت کوئی شاعر
سرسبز ہو اپنے نخوان کے آگے ۱۱

۸۰۸

خدا شاہد ہے بس اپنی تو اوس پر جان نکلے ہے
کہ جسمیں اوس بت کافر کی سی کچھ آن نکلے ہے

کبھی کچھ وصل بھی ہووے تو کیا ارمان نکلے ہے
نکلتی بات وان منہ سے نہیں یان جان نکلی ہے

خدا حافظ ہی وان ہم بن بولائے جانے والون کا
کہ جس گھر سے اوٹھا کر دیتیں مہمان نکلے ہے

گلی کوچے ملاقات اوس سے اب یون چلتی پھرتی ہے
کہ جیسے پاس سے ہو کر کوئی انجان نکلے ہے

نہیں ہم اوس سے غافل شکر ہی ہو یا شکایت ہے
زبان سے اپنی شکر یار ہی ہر آن نکلے ہے

گلی قاتل کی ہے اور بس گنہگارون کا مجمع ہے
ہر اک دل مین کہی ہے دیکھیں کیا فرمان نکلے ہے

نہیں گو دہیان تمکو کیا کرین لاچار ہین ہم تو
ہمارے دل سے پیارے کب تمہارا دہیان نکلے ہے

گئی بس طاقت پا اور منزل رہ گئی باقے
کہ دشت عشق مین تب اک نیا میدان نکلے ہے

ق
نہ دیکھو چشم نم سے دیدۂ پرخون کا بھر آنا
کہ یہ حسرت بھرے دل کا مرے ارمان نکلے ہے

یہی ہم چپکے چپکے بھرکے آہین کہتے ہین جرأت
بھبھوکا سا کبھی وہ اسطرف جو آن نکلے ہے

خدا کے واسطے لگ جا گلے سے آنکر جلدی
مسوسین دل کو کب تک ہائے کافر جان نکلے ہے

۸۰۹ غزل ۱۱

دل مرا مشل برق و باران ہے
گاہ خندان ہے گاہ گریان ہے

تیری ہاتھون سے اے جنون ثابت
نہ گریبان ہے اور نہ دامان ہے

شیخ سے اور دل سے کیونکہ بنے
یہ تو انسان ہے اور وہ شیطان ہے

سمجھا ہون عبث متاع دل
جنس ایسی کا کون خواہان ہے

اپنے جانے کی مت سنا اے یار
آہ آگے ہی مجکو خفقان ہے

روئی پر چشم تر اگر آوے
بہر دہین اکدم مین طوفان ہے

دانۂ اشک کو کہان بووے
کون اس کشت دل کا دہقان ہے

یون تو روشن ہی خوبرویون مین
مہر جون ماہ مین نمایان ہے

آئینہ کو بھی تجھسے کیا نسبت
یار اک وہ بھی چشم حیران ہے

اپنی اس چشم خونفشان سے آہ
کوچۂ یار بھی گلستان ہے

۸۱۰ ۱۱

یار جرأت سے چل سکا لے تو
اب کوئی دم ہی کا وہ مہمان ہے

جسکا نہ یار کوئی ہو وے نہ ہمدم ہو وے
تیرے بیمار کا یہ حال ہوا ہے افسوس
قدر سمجھو یہی دنیا مین وفا کی میرے
شمع و پروانہ پہ کیا گذری یہی ہے بہتر
اپنا احوال تو ہم اوسکو سنا دین لیکن

٨١٦

اوسکی تنہائی کا پہر کیونکر نہ غم ہو وے
دست و پا دیکھتے ہین کہ کہین دم ہو وے
بیوفائی سے ترے جو کوئی محرم ہو وے
صحبت عاشق و معشوق نہ باہم ہو وے
غنچہ ہے گر کہین اور نہ برہم ہو وے
جرأت اب انس ہی ہین تو نہیں سکتا ہون

جسکو ہجران جدائی کا تری غم ہو وے
گل کو کیا غم ہوا گر بلبل بیکس نہ جیسے
میر رونے کی حقیقت کو نہ پوچھو یارو
اپنے رونے کو ابھی ابر فراموش کرے
ہمدمو کوئی تو تدبیر بتاؤ ایسی
کچھ تو کر فکر کہ یہ درد جگر کم ہو وے

خانہ عیش اوسی خانہ ماتم ہو وے
ہان مگر گریہ پنہان آنکھ شبنم ہو وے
یار ہو جسکا جدا کیونکہ وہ خورم ہو وے
دو بدو اس سے جو یہ دیدہ پر نم ہو وے
دیکھنا اوسکا میسر جو کوئی دم ہو وے

١١

جو کوئی اوس بت بے رحم سے دل کو لگاتا ہے
خدا شاہد ہے اسکا اپنے ہاتھوں جی گنواتا ہے

فسانہ بیکسی کا اپنے جب آکر سناتا ہے
دل آفت زدہ رو رو کے مجکو بھی رولاتا ہے

کہون کیا آہ مجھ آزردہ دل پر کیا گذرتی ہے
کہ جب عاشق کوئی معشوق کو اپنے مناتا ہے

جدائی سے ترے دل پر نہایت غم ہے ای پیارے
خدا کے واسطے آجا نہین تو جی ہی جاتا ہے

لگا ہے ہاتھ میرے دل مرا اس طرح برسون مین
کہ جنس گم شدہ جون بعد مدت کوئی پاتا ہے

خدا جانے کہ دل پر آج کیا حالت گذرتے ہے
کبھی بیتاب ہوتا ہے کبھی آنسو بہاتا ہے

یہی صحبت بہم رہتی ہے مثل غنچہ و شبنم
ادہر روتا ہون مین اور اوسطرف وہ مسکراتا ہے

کوئی بندہ خدا کا جان دیوے اور تو دیکھے
ارے بیرحم کافر کیش یہ کیا تجکو بہاتا ہے

نہین ہے قتل سے اوس ظالم کا کوچہ کم کہ اب اوسمین
کوئی بیجان پڑا ہے اور کوئی تلملاتا ہے

حقیقت کوئی کہتا ہے مرے رونے کی گر اوس سے
تو منہ کو پہیر کر وہ اوس طرف سے مسکراتا ہے

کیا ہے کیا کرم اوس گل نے تجھپر تو جو ای جرأت
کچھ اپنے پیرہن مین آج پھولا نہین سماتا ہے

٨١٤ غزل ٧

ستم جس ادا مین پر وہ بت بے رحم کرتا ہے
کوئی کافر ہی دیکھے ہے تو آہ سرد بھرتا ہے

کسیکو قتل جب کرتا ہے وہ بت روبرو میرے
خدا ہی جانتا ہے مجھ پہ جو اوسدم گذرتا ہے

نہین بیوجہ رونا اور تڑپنا مجھ سے تو کہدے
ہوا ہے کس پہ تو عاشق ارے دل کیون مکرتا ہے

سنو اے اہل دنیا ساکن اس وحشت سرا کا ہون
خطر آتے ہوے کانپے ہے وان اور خوف ڈرتا ہے

کیا ہے فرش رہ اوس یار کے مین دیدہ و دل کو
قدم دونون مین سے اب دیکھیے وہ کس پہ دہرتا ہے

کیے اوراق گل برہم گنوائی جان بلبل کے
بھلا باد خزان کوئی بھی ایسا کام کرتا ہے

مجھے آتا ہے رونا بیکسی پر اپنی اے جرأت
کہ تھا اک دل جو پہلو مین سو وہ بھی غم سے مرتا ہے

غزل ۸۱۳ — ۱۳

…دل سے گرفتار پیدا ہوا ہے
یہ دل کیا مزےدار پیدا ہوا ہے

…رہ در تلک آکے دیکھو تماشا
عجب نقش دیوار پیدا ہوا ہے

…کو جس سے گھل گھل کے مجنون سے لاکھون
ہمین بھی وہ آزار پیدا ہوا ہے

…مد جو کھٹکے ہے اوسکی مژہ کا
عجب دل مین اک خار پیدا ہوا ہے

…رو شغ ناصح کو جیسے نہ بولے
کہانکا یہ غمخوار پیدا ہوا ہے

…بھی بیٹھے رونا کبھی ہنس کے گانا
عجب ہم مین اسرار پیدا ہوا ہے

کراہا جو مین تو وہ رک کر یہ بولا
کہانکا یہ بیمار پیدا ہوا ہے

ہوا چشم مردم سے آرام پنہان
وہ جب سے ستمگار پیدا ہوا ہے

تری دور مین سوجتی ہین یہ خوبان
غضب اک طرحدار پیدا ہوا ہے

مری لخت دل جو کیہ اتبک رواں ہین
یہ دریا مین گلزار پیدا ہوا ہے

جو کہیے کہ لو نقد دل تو یہ بولے
برا جو تو زردار پیدا ہوا ہے

ق
کہے گر کوئی اوس سے ملیے کہ جرأت
تمہارا طلبگار پیدا ہوا ہے

تو کہتا ہے وہ از رہ طعن ہانجی
یہی تو خریدار پیدا ہوا ہے

۹ — ۸۱۴

کسکو آوارہ کیا یون گردش ایام نے
جو کہ دکھلایا ہمین اس بخت نافرجام نے

کچھ قلق مجکو رہا اور کچھ حجاب اوسکے تئین
وصل مین بھی کام دل پایا نہ مجھ ناکام نے

محفل خوبان سے یہ کیون اوٹھہ چلا جو یکبیک
بیٹھے بیٹھے سب لگے اپنا کلیجہ تھامنے

ہجر مین تو آ چکا تہا مرگ کا ہمکو پیام
پر خبر یہ جھوٹ کر دی وصل کے پیغام نے

اوسکی بس جاتی ہے یان سے رفتہ رفتہ راہ سے
عقل نے ہوش و خرد نے صبر نے آرام نے

دیکھکر صیاد کے بھی آہ طوطے اوڑ گئے
یان تلک کی بیقراری مجھ اسیر دام نے

شہر مین وہ فتنۂ دوران جو نکلا سیر کو
اور ہی کچھ پائی رونق ہر در و ہر بام نے

رات اوس مینوش کی اور سیر صحبت دیکھکر
رو دیا شیشہ نے پہلے ہنس دیا پھر جام نے

جرأت اب تصویر سان کیونکر نہ ہم چپکے رہین
کر دیا حیران کسکے چہرۂ گلفام نے

غزل ۸۱۵ — ۱۱

دور ہی سے قتل کو فرما جو بھیجا یار نے
آہ کیا تڑپا کے مارا حسرت دیدار نے

گرچہ تھا بسمل ہم بہت تو بھی تو اوسکی بزم مین
دیکھکر احوال میرا رو دیا دو چار نے

کیا غضب ہے اوسکی اس انکھڑیون سے عشق میں
جو اشارہ وقت مین کہا کچھ یار اغیار نے

دیکھا بیمار کو تیرے یہ کہتی ہین طبیب
سیکڑون دکھ کے جان کہوئی جو اسی آزار نے

ق
خونبہا دیکھو اور اوس کے برفن بادیم
قتل جب مجکو کیا اوس بیدرد دلدار نے

بزم خوبان سے قدم باہر جو رکہا یار نے
وو ہین دیوار و در سے سب لگے سر مارنے

ریزہ ریزہ دم مین کر ڈالا تن عشاق واہ
خوب یہ جوہر نکالا آپ کی تلوار نے

مین وہ وحشی ہون کہ گر جاؤن تو بالو بھی کہین
سر اوٹھانا ہے بہت گوشۂ مین پرخار نے

دیکھ شوخی کہ جونہی ہو لگا بیتاب مین
وو ہین محفل سے نکالا اوسکو تب عیار نے

غور کر کر دیکھیے تو بس یہی ہے خونبہا
خونبہا اسکا دیا جو دیدۂ خونبار نے

اس زمین مین اک غزل تو اور جرأت سنا
زور ہی لذت ہمین دی ہے تری اشعار نے

۱۱ — ۸۱۶

چاک کر ڈالا گریبان اوسکی سر غمخوار نے
آہ پھر کچھ کہا یا ستر بیمار نے

دیکھکر اوسکی گلی مین بیتیون کی کار کو
اشک حسرت کیا بہائے چشم گوہربار نے

کل سے اک بیمار سا جو تیری ندبر تہا پڑا
عارفہ حاضر ہے کہ اوسکے گہر مین ہوگی عیدی
کیا کہین اے ہمدمون ہے عشق کا ایسا ہی مرض
وای قسمت کیا ہین طالع کیا ہین بخت

سوا دہہا کر آج اوسے سونا کہین وہ جا رہے
جیب بالائی دست و پانگ بہی تری بیماری نے
کہو دیا دنیا سے ہمکو آہ جس آزار نے
ق گہر مین بلوایا تہا جنکو سیر باعث یار نے
وصل کی شب مجہی کہتی سو کر جرأت نہین

جو تری آنکہون سے اوس بن گل کو شبنم بہی
گلشن کو گیا کل جو ہی شبنم چمن
حسرتین کیا کیا ہین دلمین اپنی جبکہ آہ
سو کا ایک مخالف ہمسے رہ بن کر رقیب
مار ڈالا ہمکو تو اس آپ کی انکار نے

اور ہی کچہ رنگ کہلا یا گل گلزار نے
بلبلین وہین لگین ہیں سیر گل وا
دلبری کی اپنی عاشق کی کسی دلدار نے
آہ اوسکی عاشقی کا دم لگے دم مار نے

۸۱۷ — ۱۱

جو چاہون اوس لب شیرین سے دل سرا پہر جائے
تو کیا غضب ہے زبان پر دہن مزا پہر جائے

جو تیرے دہیان مین ہو کیون نہ اوسکے در پہ سدا
ہر اک پکار پکار اوسکا آشنا پہر جائے

نہ پہر تو مجسے کہ اے بت وہ پہر جیے کیا خاک
خدا نخواستہ جس شخص سے خدا پہر جائے

مین پہر کے اوس بت قاتل کو کیونکہ دیکہون آہ
نہ تن پہ سر رہے گردن اگر ذرا پہر جائے

جو وقت مرگ قضا را ترا گذار ہو
تو کیا عجب ہے مری آنکہ قضا پہر جائے

کہون مین اپنی جو برگشتہ طالعون کی بدی
تو سائعون کا نہ پہر کیونکہ سب بہلا پہر جائے

یہ اوسکے وعدہ پہ اتنا ہی ڈر کہ آج بہی آہ
نہ اپنے قول سے وہ شوخ بیوفا پہر جائے

اوٹہانے وانسے قیامت اوٹہا کے خفت آج
غضب ہے اوسکے جو کوچہ مین تو ولا پہر جائے

برنگ موج پہرون کیون نہ بیقرار مین آہ
خیال دل مین جو رفتار یار کا پہر جائے

کبہی سبب ہے دور سے مجہ روسیہ کو دیکہ کے وہ
خدا کرے یہ وہین سے کہین بلا پہر جائے

غزل اک اور ہی پڑہ دردسی پڑہ اسے جرأت
پہرے نہ صرف ردیف اور قافیہ پہر جائے

۸۱۸ — غزل — ۱۱

مزاج سیر چمن سے جو یار کا پہر جائے
کوئی تو گہر مین ہی ہنسی کا وقت بتلاؤ
خدا کے واسطے ایسا عمل کوئی بتلاؤ
مزا لیوے دردو دولت سے یار کا ایسا
ق مدون اسیر قفس اپنی کیا مین محروم

گلون کا اور ہی کچہ رنگ ہو سوا پہر جائے
کہ آنکہ کوئی محرم تاکہ جا پہر جائے
کہ یار پہر آوے وہ یاد اوسکے دام اپہر جائے
کہ جس مکان سے محروم ہی گدا پہر جائے
نہ دور سے مجہے کیون کہہ ہمنوا پہر جائے
لگا کے آنکہین وہ پہیر نہ رہا اسی جرأت

یہ جب یقین ہو مجہی اوسپہ کوئی مرتا ہے
گلی مین اوس بت قاتل کی یہ دیکہی سیر
کہیں ہین سب بت قاتل کے در پہ دیکہیے مجہے
جیسے خیال نیند ہے گلی تری شہیدونکا
اگر صبا ہی کرے قصد مجہ تک آنیکا
ولیکن اوس سے مرا کیونکہ دل لگا پہر جائے

تو میری نعش پہ نہ کیون ادہر کرنی بہلا پہر جائے
کہ جا جان سے ایک اور دوسرا پہر جائے
خدا کرے کہین یہ بندہ خدا پہر جائے
حضور چشم وہین دشت کربلا پہر جائے
تو کیا عجب ہے یہ چمن کی وہین ہوا پہر جائے

۸۱۹ — ۱۱

اگر مہ جبین ہم جفا سے تمہاری
زخود رفتہ ہیں نہ ہنسون دیکہکر مین

تو پیارے تمہین کیا بلا ہے تمہاری
یہ رفتار ناز و ادا سے تمہاری

تہون سے ملوا وہ بخیر ب دل
یہ کچہ آشنائی نہین گر کرو تمہین

جیو آنی اب خدا سے تمہاری
شکایت کسی آشنا سے تمہاری

مرا درد سمجھو نہ جب تم طبیبو
بھلا کیا ہوں چنگا میں دوا سے تمہاری

مجھے کوستے ہو تو کوسو پیارے
مروں کاش میں بد دعا سے تمہاری

مری آہ و نالہ سے رکنا غضب ہے
کہو یہ لڑائی ہوا سے تمہاری

یہ جی میں تھا کچھ کیجے پیچھا سے
ولے شرم آئی حیا سی تمہاری

نہیں کوئی واقف تمنا مرے صاحب
ق ستم سے تمہارے جفا سی تمہاری

یہ سب بیان کوئی پوچھے تو بولے
تمہاری ہی اس مبتلا سی تمہاری

۸۲۰
میاں جرأت آساں ہو نگی عقدے
جو ہے عرض مشکل دعا سی تمہاری
۱۱

پڑے ہے بزم میں جس شخص پر نگاہ ترے
تو منہ کو پھیر کے کہتا ہے اُف پناہ ترے

نہ آیا وعدے پہ اپنے تو ہم ہوئے آخر
عدم کو ہو گئے راہی یہ دیکھے راہ ترے

کہا جو میں نے کہ ہے دل جلوں کی آہ اک برق
تو بول اٹھا وہ تجھی پر پڑے گی آہ ترے

سبب کچھ اور نہ پیدائش اپنے کا تھا مگر
عدم سے لائے یہ ہستی میں ہمکو چاہ ترے

کہاں سے لائی یہ گویائی اور یہ نقشہ
برابری کریں کس منہ سے مہر و ماہ ترے

نہ کر تو اوسکی ولا بات بات پر تعریف
خدا ہی جانے کرے کیا یہ واہ واہ ترے

سمجھ کے گھر سے نکلیو تو اے بت گمراہ
کہ راہ دیکھتے ہیں کب سے دادخواہ ترے

دلا اک آتش سوزاں ہے عشق ہمیں نہ پڑے
کہ کچھ بساط نہیں شکل برگ کاہ ترے

وہ آنکھ کھلتے ہی برہم ہوا یہ کچھ تاثیر
عجب طرح کی تھی اے نالۂ پگاہ ترے

گرا یا چاہ میں اوسکے تئیں جسے چاہا
عجب طرح کی زلیخا یہ دیکھی چاہ ترے

گدا جو ہووے تو ایسے کی در کا ہو جرأت
کہ کچھ سمجھ کے کریں قدر بادشاہ ترے

۸۲۱ غزل ۹

اب نہیں دم لینے کا یارا مجھے
درد و غم عشق نے مارا مجھے

چونک پڑا سن کے جو آواز پا
میں یہی سمجھا کہ پکارا مجھے

تیغ سنبھالو نہ مرے قتل کو
بس ہے اک ابرو کا اشارا مجھے

دیکھیے یہ ہجر کی شب کیا دکھائے
دن تو گیا روتے ہی سارا مجھے

عشق میں پہلے وہی کرنا پڑا
جو کہ نہ ہوتا تھا گوارا مجھے

وصل کی شب کو نہ رہی کچھ حواس
دیکھ کے حیران تھا وہ پیارا مجھے

ڈوب گیا پر نظر آیا نہ آہ
بحر محبت کا کنارا مجھے

وصل میں ہے حسرت دیدار بس
یار کا کرنے دے نظارا مجھے

۸۲۲
اُف نکروں نام کو جرأت نہ ہو
چیرے گر عشق کا آرا مجھے
۱۲

گر کسی ڈھب سے کوئی مجکو ہنسا دیتا ہے
غم فرقت وہیں کچھ یاد دلا دیتا ہے

شب کو ٹک خواب جو آتا ہے تو بس اوسکا خیال
آنکھ لگنے نہیں پاتی کہ جگا دیتا ہے

ضبط کرتا ہوں بہت پر قلق دل یکبار
سر سے لے پاؤں تلک مجکو ہلا دیتا ہے

تحت دل سے مرے یہ اشک رواں میں ہی بہار
برگ گل جوں کوئی دریا میں بہا دیتا ہے

قصد محفل سے وہ اوٹھنے کا کرے ہے جس وقت
دل بیتاب ہمین مجکو جتا دیتا ہے

وصل ہوتا ہے کبھو اوس سے تو باتون مین وہ شوخ
ہنستے ہنستے مجھے سو بار رولا دیتا ہے

ہمنشین مت ہو خفا گر نہ سنون بات ترے
اک تصور ہے کہ وہ دھیان بٹا دیتا ہے

لذت درد و غم عشق ہے ایسا کہ اگر
روئے دیمین تو رونا بھی مزا دیتا ہے

چین سے خانہ ہستی مین وہی بیٹھے ہے
حسرتین دل سے جو سب اپنی اوٹھا دیتا ہے

گر سے وہ جائے جہان مین بہی ہین ہون موجود
نہین معلوم مجھے کون پتا دیتا ہے

ق
مرض عشق سے یہ حال ہے میرا کہ طبیب
اب تشفی کے لیے مجکو دوا دیتا ہے

اور صحت کے جو پوچھو تو کہے ہے امید
ایسے بیمار کو اللہ شفا دیتا ہے

گل جو ہنستا ہے تو غنچہ کا چٹکنا جرأت
کوس رحلت وہین گلشن مین بجا دیتا ہے

غزل

۲۲۳ — ۶

اجل نے نسخہ تخفیف اک آن بخشی
جو کرتا وہ آنزع مین جان بخشی

ترا مبتلا ہون جو شنی سی مین تجکو
متاع دل و صبر و ایمان بخشی

تری لب نے پایا تو نادان گہر نے
جواہر کے عوض تجھے کان بخشی

وہ اک کن ہی شکر حسن کا تو
بجا ہے اگر کیجیے دیوان بخشی

سوا وصل اوسکا تو نشکر ثوانی
نجات اب مجھے درد ہجران بخشی

غزل جرأت اک اور کہہ اس زمین مین
کہ حق نے تجھے طبع جولان بخشی

غزل

۲۲۴ — ۵

تجھے شکل تصویر سی جان بخشی
خدا نے ہمین چشم حیران بخشی

او سنیے کیا حال میرا پریشان
تجھے جسنے زلف پریشان بخشی

بہایا مری چشم سے اوسنے دریا
تجھے جسنے سج دہج طوفان بخشی

کیا اوسنے ٹکڑے مرا تن کہ جسنے
تجھے تیغ ابرو یہ بران بخشی

بنایا وہ جسنے شکل گل اوسنی جرأت
کہ جسنے مجھے چشم گریان بخشی

۲۲۵ — ۷

او سنے [illegible] جیانے [illegible] بخشی
شکوہ [illegible] راحت بخشی

ناصحا اور سوا رنج پہ رنج
خاک سمجھانے نے راحت بخشی

چشم آلودہ [illegible] تار ترے
[illegible] سر [illegible] نے راحت بخشی

زخم دل سے تہا نپٹ رنج دلی
گلے لگانے نے راحت بخشی

ساقیا عالم مستی مین ترے
آنکھ لڑ جانے نے راحت بخشی

بادہ عشق سے تہا رنج و ملال
ایک پیمانے نے راحت بخشی

شہر مین جرأت وحشی تہا تنگ
اوسکو ویرانے نے راحت بخشی

۲۲۶ — ۹

اور تو اوسکے کوچے مین جانا محال ہے
اور جا بیٹھے تو وان سے پہرانا محال ہے

اب اوسکی گلی مین نہ آنا محال ہے
لگنا تہا دل کا سہل چھوڑانا محال ہے

جا بیٹھتے تہے اوسکے جو در پر دو دن کو
اب بے مروت کو آنکہ دکہانا محال ہے

احوال جا رقم ہے اپنا یہ کیا کہین
وہ تند خو ہے اوسکو سنانا محال ہے

سمجھے تو سمجھے کچھ وہ خموشی مین حال دل
زنہار کرکے اوسکو جتانا محال ہے

کیا پوچھتے ہو ہمنفسان سن دل آہ
مذکور یہ زبان پہ لانا محال ہے

وہ یاد دن زہے جیاتی ہے تھی تہ دوام
آنکھوں کو بہی اب اوسے لگانا محال ہے

قسمت سے وصل کی جو ہوئی شب تو اب بہی
پٹکا گلے سے ساتھ سلانا محال ہے

۱۱			۸۲۷
	پھر اسطرح سے خوش تجھے پانا محال ہے	ایسی ہی جرأت اور بھی کہتے تو کوئی غزل	
جس جا قدم پہ سر کو پہر اوٹھانا محال ہے	جاتے ہیں اوسکے در پہ سو جانا محال ہے	گم اسطرح سے ہو کر پانا محال ہے	دل کا ہمارے ہاتھ اب آنا محال ہے
اب آس لگی کا دل سے بجھانا محال ہے	رونے سے اور آتش الفت بھڑک اوٹھی	معدوم جہان میں جسکا سمانا محال ہے	ہے اوسکا جلوہ گاہ مرا خانۂ دل اب
سب کہتے ہیں کہ تجھکو بٹھانا محال ہے	کیا قہر ہے کہ بزم میں اوس شوخ کے جو جی	اوس مہروش سے آنکھ ملانا محال ہے	کیا تاب ہے جو دیکھے کوئی اوسکو بنظر
جاتی پہ اپنی ہاتھ لگانا محال ہے	یارب یہ دل کیسا ہے پھوڑا کہ اب ہمین	آسان بہت ہے ایک پہ لانا محال ہے	اے فوج غم اوٹھانا دل کے دیار کا
ایسے گئے کہ آپ میں آنا محال ہے	کیا پوچھتا ہے اپنی رقیب نگاہ کا	روٹھا جو وہ تو اوسکا منانا محال ہے	روٹھے تو ہیں ہم اوس سے ولیکن کیا نہ منہ
۱۱	رونا ہے یوں تو سہل رلانا محال ہے	جرأت بہا دے دم سے کہ جسمین اثر ہو کچھ	۸۲۵

وہ سنو بر میں تو گھر میں خاک اپنا جی لگے — گھر وہی ہے پر نہیں جس سے وہ گھر اچھا لگے

ایسی کچھ آب ہی سکے ہے منہ پہ کھڑے کی دمک — رنگ کندن کا بھی جسکے روبرو پھیکا لگے

آرزو ہے دل بر آوے اوس سے کیونکر وصل میں — بات کرتے جس سے سو سو طرح کا خطرا لگے

اپنے اوٹھ جانے کی اس خاطر سنا دیتے ہو تم — یعنے بیٹھے بیٹھے اسکے دل کو اک دھڑکا سا لگے

دل کی لاگ اوس سے ہے یہ بعد از فنا گر ہوں غبار — تو وہ مشت خاک دامن سے اوسیکے جا لگے

جب تصور میں ہو سر دم اوسکی مژگان کی جھمک — کیوں نہ اوٹھتے بیٹھتے اک دل پہ خنجر سا لگے

گرچہ ہو دین خوبرو محفل میں کتنے ہی وے — پیار اوسے پر آئے ہے جو اپنے تئین پیارا لگے

جی تو تجھسے لگ گیا ہے تو نہ جب ہووے تو پھر — کیونکہ دل اپنا کہیں اے شوخ بے پروا لگے

اوسکی بیدردی کہوں کیا سر پہ اپنی کھینچ تیغ — آیا جب جلاد تب غصہ سے وہ بولا لگے

مانگے ہے کیونکر دل میں نکلا اوسکے منہ کا یہ [illegible] — جس طرح ابر سیہ میں [illegible] جا لگے

دوڑ دوڑ اوسکے گلے میں کیوں نہ جرأت جا لگیں — بات وہ کہتی نہیں جس بات کا چرچا لگے

۹	غزل		۸۲۹
نازو ادا کی چالیں طرزیں ستمگری کی	اوس فتنہ گر کو دل سے کیا کیا ہیں لپٹتا	کہتا تھا پھر وہ آپ ہی خوبی برابری کی	منہ سے ملا کے اپنی تصویر اک پری کی
اس طفل شکنی بھی فن دلاوری کی	دانتوں کے لا تقابل آنکھوں میں کر زیادہ دل	صورت نظر پڑے پھر کیسی شکل پری کی	بیمار غم سے اب جب تو ہی منہ چھپاوے
شب جو کہ پہن کے نکلا پوشاک وہ زری کی	تھا جی میں جو شب سرتاقدم بسیج	یوسف سے کوئی حقیقت پوچھے پر دری کی	اپنا دہر کے ہم کیا آشتی تہا دین
دلبر ہنسی ہنسی لیکر کیا خوب دلبری کی	ملتے ہی آنکھ نظر ہی کہتی تھی اوسکی دیکھا	تو کیا کہوں میں خوبی اوسکی ستمگری کی	ق کل حال بد جو اپنا جا کر اوسے دکھایا
۵	سجدہ کریں یا اوسمیں مسجد جو ہے پری کی	از بسکہ دل سے جرأت ایک بی ہے حسن کا ہم	۸۳۰
پھر بھی کر ادھر ہی میں لگتا ہی کا [illegible]	چلتا نہیں ہے البس کی محفل میں [illegible]	کمبخت پھر لگا مجھے نظروں میں [illegible]	بکھیوں تو ہیں وہ گھلے لگی منہ کو [illegible]

دل لطف یار جو ڈوسا سمجھے یہ رہی

۸۳۱

جس شخص کے کلیجے کا یہ تا ہو سیانپ نے
لو اور قافیوں مین سنو جو کھلی کھلی

دل خاک مین ملایا تمہارے ملاپ نے
جو خشت رنگ کا گنبد مینا مین قرص ہی
دیکھی ہی جب آتش سوزاں کو شیشے

اچھا غرض سلوک کیا ہے سے رب نے
دیکھا نہ یہ طلسم فلاطون کے باپ نے
شعلہ سر ایک کانپ کے لگتا ہی تاپنے

۸۳۲

خالی زمین مین شعر نظر آئی تو بس

ملغات اب ہوا ہے یہ تیر المرض عشق
بیٹھا بچا ہی کیوں لگی نہ اپنا ڈھانپنے
کیا سوز دل بتاؤں کہ کس کا پڑ یا خشک
دانا ہی دو قیت جاتی ہی جو کوسے یار مین
نیرنگ عشق دی ہی کلیجے پہ داغ یوں
جرأت لگی ہی تو سن فکر اپنا ناپنے

بستر سے تمکنا ہی ... لگتا ہی ہانپنے

۷

باد سموم کو بھی ہی ... کی بھاپ
لگتا ہی کہہ کے عقل مین ... کی
یہ بھی لگی ہی جیسے کر ...

۹

گر سنوں اوس قلعہ کی مین نمناک سایہ کے تلے
خوش ہوں پھر طوبے کے بھی کیا خاک سایہ کے تلے

چاندنی زخمی کو مارے پر رہی اے ماہ وش
چین سے میرا دل صد چاک سایہ کے تلے

ہو سکے کس سے بیاں خونریزی مژگان یار
خنکی ہو وہ روسے آتشناک سایہ کے تلے

تو دلیر ایسا کہ اے قاتل ترے داماں کی
آ چھپے رستم بھی سنکر دھاک سایہ کے تلے

گرمی سوز محبت سے نہ جلیے کر تمہارے
کوئی دم وہ خنجر سفاک سایہ کے تلے

خاک کر ہمکو کیا تو کوچہ جاناں ہی کی
رکھیو تو اے گردش افلاک سایہ کے تلے

وہ نگاہ غارت کن عالم ہے تیری جسکی آہ
برق بھی کب آسکے بیباک سایہ کے تلے

سمجھیو اوسکو میرا دل گر کسی دیوار کے
سر نہ تا نو ہو کوئی غمناک سایہ کے تلے

اب غزل وہ خرمن معنی پڑھوں جسکی سدا
خوشہ چین ہوں طائر ادراک سایہ کے تلے

۸۳۳ | غزل | ۱۲

بیٹھوں اوس بن باغ کی کیا خاک سایہ کے تلے
نخل صحرا کے ہوں وحشت ناک سایہ کے تلے

خاک سے مجھ سینہ صد چاک کے نکلے جو نخل
خود بخود اوسکی زمین ہو چاک سایہ کے تلے

اے پریرو ہے خدا جانے یہ کیسا نخل باغ
مت پہنکر بیٹھ تو پوشاک سایہ کے تلے

ضعف سے اب تو پڑا رہتا ہوں اک دیوار کے
زیر سر دھر ہاتھ مین غمناک سایہ کے تلے

ذبح گر تو نے کیا یہ اب ترے داماں کی
بار تن ہوں بستہ فتراک سایہ کے تلے

ہم سے سینوں کو جا کر زیر طوبے بھی ملے
باندہ بیٹھے درخت رز زیر تاک سایہ کے تلے

بہتر از ظل ہما سمجھیں جو بام یار کو
تو رکھے اسے گنبد افلاک سایہ کے تلے

لوٹتے وہ دیکھ مجکو ہنسکے یوں بولا کہ آہ
کیا بلا آیا کسی ناپاک سایہ کے تلے

ہوں درخت شعلہ ساں مین گلشن گیتی مین آہ
بیٹھے پھر کوئی مری کیا خاک سایہ کے تلے

شہر دلی بھی عجب نخل طرب تھا جسکی ہائے
بہتر از گل تھے خس و خاشاک سایہ کے تلے

وہ مکان قطب صاحب اور وہ امرونکی جہانو
انیڈ تے کیا کیا تھے ہم جون تاک سایہ کے تلے

گرمی خورشید محشر ہو تو ہے جرأت کی غرض
رکھیو اپنے اسے شہ لولاک سایہ کے تلے

غزل

۸۳۴ — ۹

[illegible] ہے مکان یار کے سایہ کے تلے	جبین آدیکا اوسی دیوار کے سایہ تلے	جس طرف نکلی وہ صف عشق تیرا ہو یہ	آ نہ جیو کوئی نہ اس بیمار کے سایہ تلے
تخت دل خرگان [illegible] انسوین [illegible]	ہے عجب آب دل گلزار کے سایہ تلے	جی ہمیں ہے جا بیٹھے اب ہم فرہاد مین	باندہ کر تکیہ کسی کہسار کے سایہ تلے
نیون یہ دیوانہ بنا ہے یا الٰہی [illegible]	آگیا یہ کس پری رخسار کے سایہ تلے	ہے عجب بستی کا عالم گر تیری رہے مدام	بیخود انہ خانہ خمار کے سایہ تلے
اتو ہے اوس زلف سی ہمکو [illegible]	سو بلا ہے جسکے ہر تار کی یہ	بروز ہوا ان آج تک لکہ زبان [illegible]	آگئی ہے کیا تری تلوار کے سایہ تلے
۸۲۵	کہہ بغیر قوافی وہ غزل جرأت کہ ہون	شعر جسکے معنے تہ دار کے سایہ تلے	۹

ہم رہے گردش ہی مین افلاک کے سایہ تلے
وہ ہی آسودہ ہین جو ہین خاک کے سایہ تلے

کیون اوجاڑا باغبان تو نے کہ رہتے تھے پڑے
ہم بھی اک مشت خس و خاشاک کے سایہ تلے

ساقیا تیرے ہوا خواہون کو ہے لطف دو کون
ٹھنڈی ٹھنڈی باد کھاتا تاک کے سایہ تلے

ہون نیست سرگشتہ مین تو بعد مردن اے کلال
دفن کیجو مجکو اپنے چاک کے سایہ تلے

بھولے مرا نیہ تمازت کو اگر ٹھہرے ذرا
آگے تیرے روے آتشناک کے سایہ تلے

تو وہ جادو گر ہے صید افگن کہ آہو خود بخود
آکے بند وجاوے ترے فتراک کے سایہ تلے

کیا عجب ہے غنچۂ تصویر بھی ہو جائے گل
آئے گر میرے دل صد چاک کے سایہ تلے

دیکھیے کیا ہو کہ بیتابی سے جا بیٹھے ہون ہوان ہین
روز دیوار بت سفاک کے سایہ تلے

کہتے ہین جرأت یہ ہمسایہ مری زاری سے رات
ناک مین آیا دم اس غمناک کے سایہ تلے

غزل

۸۳۶ — ۹

تیر آشنا رہ سے رکھا کہیہ کسی سے نے	سو باتین ہین مجھو منہ پہ کسی نے	عرضہ نہین کچھ جان جانی مین ہے اور	آنے مین لگائی ہے بری دیر کسی نے
لو خاک بھی پر بھی اوڑاتا ہے وہ [illegible]	دیکھا ہے بھلا یہ کہین اندھیر کسی نے	اوس ابرو و مژگان کے تصور مین ہین بسمل	خنجر مجھے مارا ہے نہ شمشیر کسی نے
ہم ہوتے ہیں جا بجا تیری مین اپنی خدا سے	حق یون ہے کہ ضبط ہی کیا سیر کسی نے	ہر منزل الفت نہوئی پیر نہوئی آہ	دیکھا نہ کسی راہ کا یہ سیر کسی نے
در شیا بھی دیکھی کیا ہے کہ کیا ہے	اک دم مین دو عالم زبر و زیر کسی نے	کشتہ کی جلا نہ سکہ خاک ہی پا تو	دیکھا جو سر راہ مرا ڈھیر کسی نے
۸۳۷	جرأت یہ غزل سنکے بتغیر قوافی	تکلیف سخن گوئی کی تو نے کسی نے	۹
اس رکھا وان جو نہ منظور کسی نے	ٹھہرائی مرا پاؤن سفر دور کسی نے	مت گرہ جو نہ یو کیا دل مجبور کسی نے	وہ پاس مروت ہے گیا دور کسی نے

آپ ہی نوکر کی بات کو کہا ور کہتی ہین آپ ہی
اے دل دیوی محبوب کا ہمین ظلم ہوا واہ
ذکر دل میرا لب پہ آیا تو ملا ہے

کیا منہ کا تری جبین لیا نور کسی نے
اچھا یہ سکھایا تمہین ستم کسی نے
ملتوون کے تلی خوشۂ انگور کسی نے

جل تیغ فلک بعنف تو کہ کہین رنگ
کیا ذکر جراب انگشت سے مین تو ہون چراین
اللہ رے تجلی کہ لب بام پہ آ کر

چھوڑا نہ زمین تا بہ فلک گور کسی نے
کیا جا کے گیا ادس سے یہ مذکور کسی نے
دی گھر مین دکھا روشنی طور کسی نے

۸۳۸ — پیر فقیر غزل السہی کہ اور کہو جرات — اشعار رکہی ہین نہین منظور کسی نے — ۱۲

جیتے ہی رکھا کیا ہمین مہجور کسی نے
دیکھہ ادس رخ تابان کو زلیخا کہی اللہ
کیا رات بلا ہجر کی یارب سے ہاے ڈرانی
یہ درد جدائی سے ہے غمگین ترا عاشق
سنوائے مجھے اور یہی اوروں سخن تلخ
تب وعدۂ دیدار پہ آیا کہ روالا کر

مرجائے یہ بھی اب سے کہا دور کسی نے
دیکھا نہیں جز خواب مین ایسی کسی نے
ایسی تو نہ دیکھی شب دیجور کسی نے
پایا نہ کسی وقت ادسی مرور کسی نے
کر شیرین و فرہاد کا مذکور کسی نے
آنکھون سے کیا جب ہمین معذور کسی نے

دکھلا چمن نرگس مخمور کسی نے
ہر زخم جگر پہ مرا اب سودۂ الماس
مالک نہین جینے کی نہ مرنے کی ہین مختار
جاتا ہے جو جیکر دل صد رخنہ سے تیرے
عیاری تو دیکھو نہ ملانے کی آنکھ
نہ تو چھوڑین مین کی ہین طلب تو نہ نگاہ

سو ٹکڑے کیا زخم کا انگور کسی نے
بہتر کا عوض مرہم کافور کسی نے
افسوس کیا کیا ہمین مہجور کسی نے
سمجھا اسی کیا خانۂ زنبور کسی نے
دیوانہ کیا ہی ہمین مشہور کسی نے
نظرون مین چھپایا مجھے پوہان کھو کر

ق

۸۳۹ — منہ دیکھو جیا کسی کو کوئی بیان کر سکے جرات — کیا دخل جو پایا ہو مقدور کسی نے — ۱۳

یہی ساجو کہر ادکھا کر چلے
دکھا اپنا جلوہ ہمین نشکل برق
جو اٹھ سے سیل زہرک تربت پہ وہ
نہ ٹھہرے ذرا پاس ہم آکے ہاے

مجھے تم دیوانہ بنا کر چلے
تم اک آگ دل مین لگا کر چلے
تو دامن کو اپنے ادٹھا کر چلے
ستم کر چلے بس خفا کر چلے

سدا تم سلامت رہو ہم تو جان
خفا ہیہات ہمارا نشکل سے
چلے وہ گر تم جو گھر کو تو جان
اٹھ پاس سے تم تو لو جی چلا

ہم آکر یہان بس دعا کر چلے
چلے ساتھ تو منہ چھپا کر چلے
ہمین زندگی سے خفا کر چلے
ادھر دیکھو جی یہ کیا کر چلے

۸۴۰ — سو کی اور یہان ہم سے جرات تو کیا — مگر تم کو آکر خفا کر چلے — ۱۴

کوئی یہان ادسکو لے آوے بلا کے
کرے ہے کس منہ سے دل کی چوری
میان تیغ تو قاتل سے نہ مارو
عجب کیا دیکھ وہ دیکھو تو ہاتھ ان
غضب کرتے ہی آغوش مین ہاے
چلو گے نہ کا صاحب

ق

بہانے سے کسی اور آشنا کے
وہ ادسکا دیکھنا نظرین چرا کے
کرین آگے ہی ہم بارے خدا کے
صبا بھی لی قدم ادس بادپا کے
وہ ادسکا ساتھ اپنا لیسما کے
بٹھا او بزم مین اپنے بلا کے

ہزار افسوس کہین آے زندگانی
مجھے دیکھ او سنے دل کسل جاے
نگاہ یارہ ہی یون جانب دل
چلے منہ موڑ کر تو اسے جوانی
جلائے نالۂ دل تو کدھر ہاے
اٹھا کر آنکھ کر دیکھون بحسرت

چلے تو خاک مین ہمکو ملا کے
کہا کچھ منہ ہی منہ مین مسکرا کے
نت نئے کو کوئی جیسے گنا کے
ہمین یہ دل نے اپنی دکھا کے
کلیجہ کے مرے ٹکڑے اڑا کے
آنکھ مار یو گردن جھکا کے

۸۴۱ — تیرون کے عشق مین دیکھ جان جرات — کیا کیا تو نے ای بندۂ خدا کے — ۱۵

نہ مارا گیا ادس سے گزر کو نے
پھر گئی چشم انتظار ہی آہ

رو دیگا مجکو چھپا کر کوئے
نہ پھرا دان سے نامہ بر کوئے

ہون مین وہ نخل خشک چمن
ہون وہ بیکس کہ غیر بیخبری

نہ جز آتش سے لگے ثمر کو نے
نہین لیتا مری خبر کو نے

...ھدا جانے کون ہی وا مصر
...پکے ہی اوسکی برق حسن سے آنکہہ
...دے اوس شوخ سی پیام آشنا
...ا پہونچ جلد تو نہین تو میان
...رچہ ہی وصل یار پر یار و
...بسی ملک دل مین وہ تو کہون

ایسا دکھایا نہین کسی کو کوئے
دیکہی پہر کیونکہ پہر نظر کوئے
وان تلک بار پائے گر کوئے
جائیگا رفتہ رفتہ مر کوئی
بیٹہے کس شکل بے خطر کوئی
ایسا آباد ہے نگر کوئے

جل بجھے ہم پہ بان ہر ہر خشک
نالے کرتے ہین پر نہین کرتا
تیری فرقت مین مضطرب ہی آہ
رنگ گلشن ہی ہنت بنوع دگر
ہی یہ دونون طرف سے دہر کا آہ
حشر برپا ہوا اوسکی آمد سے

نہوا ہم پہ چشم تر کوئے
دل مین اوس شوخ کی اثر کوئی
شام سی ہی لیکے تا سحر کوئے
ہی عجب سیر دیکہے گر کوئی
دیکھ ہیوے نہ آنکہہ کو سے گر
ہی قیامت وہ عشوہ گر کوئی

۸۴۲

مین نے دکھایا کسے کہ ای جرأت
دیکھ رہتا ہے مجکو ہر کوئے

۷

کیونکر کوئی سلامت اوسکے مکان سے نکلے
جو حق شناس آئے بندہ کے تئین اوٹہانے
عاری تہے قافلے سب فریاد سے ہماری
شب بزم یار مین ہم بیٹھے تو تہے پر اوسکی
ہون ناتوان یہا تنگ گر بعد مرگ کوئی
جون طائر نگہہ نت پرواز مین رہے پر
اوس انجمن مین جرأت سب کا میاب آئے

جب نخل ہو بریدہ تب گلستان سے نکلے
پہر وہ خدا خدا کر کوسے بتان سے نکلے
بیتابیون کے مارے ہم کاروان سے نکلے
حیتون سے تہا یہ ظاہر یہ نقص بیان سے نکلے
کہوئے کفن نہ ہرگز کچہ درمیان سے نکلے
باہر کبہو نہ اپنے ہم آشیان سے نکلے
حسرت بہری پر ارمان اک ہم وہان سے نکلے

۸۴۳

غزل

۵

ہر باغ مین مرا دہ تجمل سے گل ہنسے
وہ گلعذار جب کہ ہنسین کہلکہلا کر ہم

بلبل نہ گل سے بولے نہ بلبل پہ گل ہنسے
وہ لطف ہو کہ باغ مین چمن گل سے گل ہنسے

معلوم ہو وے اسکو اگر موسم خزان
کہوے جو زلف چہرہ گلرنگ پر وہ شوخ

تو یون کہا انجانے کہ تامل سے گل ہنسے
تو اوسکا لطف دیکھہ کہ سنبل پہ گل ہنسے

۸۴۴

جرأت ہزار حیف کہ گریان عندلیب زار

تڑپے چمن مین اور تغافل سے گل ہنسے

۷

اک چاند کی جہلک سے جو یہ شب کی اوٹ ہے
ہر سال سال سی ہے نئے رنگ عندلیب
ساقی پہونچ شتاب کہ تجہہ بن فلک کرہ
گر مین کہون کہ ہمسے تو کہوٹی کی تمنے جان
نسبت دون کیونکہ مہر سے ٹکڑے کو اوسکے مین
کیا سیر ہے کہ آپ تو ہنستے ہین بام پر
جرأت کہون مین کیا کہ جو مل بیٹھتے ہین ہم

کیونکر اودہر نہ دیکھون کہ دل اودہر پہنچ رہے
اپنے جو دل مین درد محبت کی چوٹ ہے
ابر سیہ نہین ہی یہ لوہیکا کوٹ ہے
تو کس ادا سے بولے ہی ان باہم مین کہوٹ ہے
اک فیل آسمان کا گویا یہ روٹ ہے
اور بسملان عشق کے کوچہ مین لوٹ ہے
تو بہی حجاب عشق کی آپسمین اوٹ ہے

غزل ۸۴۵ — ۱۱

ادہر کے گہر جاتا ہے وہ تو کسی سے رکا جائے ہے
نام میں جانے کا سنتا ہوں تو غش آجائے ہے

کلبۂ احزان میں جون یوسف جیتے جی میں اوس بغیر
قبر میں مردہ کوئی جیسے کہ سونپا جائے ہے

بیقراری سے کسی صورت سنبھلتا ہی نہیں
دل کو جون جون روکتا ہوں میں تو مچلا جائے ہے

تاڑ لی نظروں میں اوسنے جاہ تو حالت مری
یہ ہوئی جیسے کہ کوئی چور پکڑا جائے ہے

جس طرف کو جائے وہ تو یہ دل بیتاب بھی
پیچھے پیچھے اوسکے بیتابی سے دوڑا جائے ہے

دل لیے مدت ہوئی ہے اب تلک لیکن مزاج
اوس بت کافر کا کسکا نرم سمجھا جائے ہے

جیتے ہوں تو ادہر بھی دیکھ لیوں پر کالیان
میری خاموشی سے شاید ٹک کچھ پایا جائے ہے

بیٹھے بیٹھے آپ میں رہتا ہوں تو کافر نہیں
اوسکا اٹکھیلی سے آنا یار جب آجائے ہے

روٹھتا ہوں اوس سے تو ہوتا ہے صورت سی خفا
منت و زاری کروں تو اور بگڑا جائے ہے

کیا کہوں کس تندخو سے لگ گیا ہے دل مرا
نے منا سکتا ہوں اوسکو اور نہ روٹھا جائے ہے

اس سے بہتر اس زمین میں پڑھ غزل جرأت کر اور
دیکھیں پھر مضمون پیدا کیونکہ ہوتا جائے ہے

غزل ۸۴۶ — ۱۳

دل میں کیا کیا آئے ہے بات اور کیا کیا جائے ہے
کان میں آواز اوسکی سے جو میں آجائے ہے

بسترا خود وہ پر جب یاد آتی ہیں وہ [illegible]
پھر نہ لیٹا جائے ہے مجھسے نہ بیٹھا جائے ہے

بزم میں آنکھوں ملی پھر جائے ہے جب اوسکی شکل
آنکھ پھر پھر کر کسو سے کسکو دیکھا جائے ہے

چھیڑیئے گر مجھسے آزردہ وہ ہوتا نہیں
وقت بخشش تو بھلا کیوں مسکراتا جائے ہے

[illegible]
اسلیے یاران [illegible] لوٹا جائے ہے

سنتے آنے کی خبر آئی جو ایسا پیک اشک
پیش قدمی کے لیے آنکھوں سے دوڑا جائے ہے

کیا ہجوم بیگمانی گھیر لیتا ہے مجھے
جب یہ سنتا ہوں کہیں گھر سے وہ تنہا جائے ہے

مجلس عشاق پر بجلی سی پڑ جاتی ہے آہ
جب سمند ناز کو اپنے وہ چمکا جائے ہے

دیکھکر تصویر اوسکی ہو گیا تصویر میں
اب نہ دست و پا ہی ہلتے ہیں نہ بولا جائے ہے

بیٹھے یوں مست [illegible] عاشق کی تم
زندگی کا اوسکے واں نقشہ تو بگڑا جائے ہے

ق
لے گیا اک راہ چلتا دین و دل صبر و قرار
اب وہ یاد آتا ہے تو بس جی نکلا جائے ہے

کیا کہوں [illegible] تو وہ غارت ہوئی
جوں کسیکا قافلہ رستہ میں لوٹا جائے ہے

اشک خونی دیکھ چہرے پر مرے بولا وہ شوخ
دن بدن رنگ اپنو جرات کا چمکتا جائے ہے

غزل ۴۴۷ ۱۳

ملاؤں آنکھ کیونکر اوس سے تو سر تن سے جدا ہووے
کہاں لاکر پہنسایا اے ترے دل کا برا ہووے

ذرا تو آپ مین آنے دو تے ہی نہ پوچھو کچھ
میاں کافر ہوں گر اب ہوش مجھ مین کچھ رہا ہووے

نہیں پھرتا ہے گھر مین بے تکلف اتنی خاطر وہ
صبا در و روزن دیوار سے کوئی جھانکتا ہووے

لب اوس لب سے ملاتا ہوں تو بس یہ دیکھیں آتا ہے
جو لذت اوسکو بھی ملنا ہے سے کچھ تو کیا مزا ہووے

جدائی سے کسیکی جان ہی پر آبنی سچ ہے
جیے وہ کیونکہ اوس بن جس سے جسکا دل لگا ہووے

پھری ہے ہم سے وہ بیگانہ وار ابی کاش ایک کوئی
ملاوے اوس سے ہمکو جو کہ اوسکا آشنا ہووے

بہت خوش وقت ہم ہوتے ہین تو غائب یہ ہوتی ہے
کہ جیسے کوئی اپنی زندگانی سے خفا ہووے

ترے بیمار غم کی کیا کہوں مین اب تو بستر پر
نظر آتا ہے یوں جیسے کوئی مردہ پڑا ہووے

مجھے کیا دیکھتے ہو ہمدمو ٹک اوسکو تو دیکھو
دل اوسپہ کیوں نہ لوٹے جسکی یہ ادا ہووے

بھلے لگتے ہو آنکھوں مین قیامت تم مرے پیارے
اگر مین جھوٹ کہتا ہوں تو پھر میرا برا ہووے

ق
نظر آتا نہیں جز مرگ کچھ وحشت محبت مین
وہ حالت ہے ہماری دیکھیے احوال کیا ہووے

کہ جیسے اوس بیابان مین جہان بستی نہو کوسون
بچھڑ کر قافلہ سے کوئی نابینا کھڑا ہووے

لگا جاتا ہے جرات اوس بت خونخوار سے سچ ہے
وہی دم عشق کا مارے جو ایسا من چلا ہووے

غزل ۴۴۸ ۱۱

[...]س سے گھر مین آہ برائی نصیب کے
دل لگتے ہی فلک نے جدائی نصیب کے

کچھ کاتب ازل نے نگوڑی شب ہی لکھا
بارے مجھے غریب الوطنی نصیب کے

[...]ہم سو وہ آئی ہی یارب کہاں تلک
دن وصل کی پہری تہو ڑائی نصیب کے

بے بال و پر اسیر کیا تو جہاں مین چرخ نے
بدتر اسیری ہوں سے رہائی نصیب کے

[...]ی جسنے تجکو حسن کی شاہی سی دی وان
تیری گلی کی ہمکو گدائی نصیب کے

گردش ہی مین رہی ہے جو دن رات آسمان
کیا چال اوسنے میری ڈھڑائی نصیب کے

[...]ا کو وہ نصیب کیا پہر ز اشک
خوبی جسے مین اپنی سنائی نصیب کے

کٹتے ہیں وہ جسمین محو خموشی کی ہم تو
جسکو فلک نے نغمہ سرائی نصیب کے

[...]ا ہے اوس شتومی طالع مقصور بخت
گر کچھ کہوں بیان مین بلائی نصیب کے

ہیں جبہ سا جو یار کے نقش قدم پہ ہم
کب فلک نے ہمکو رسائی نصیب کے

جرات گھر اوسکے جاکے جو پایا نہ اوسکو وان
قسمت کا پھیر ہے یہ برائی نصیب کے

۴۴۹ ۱۱

بلاتا ہے وہ اور گھر والوں کی اوسکی برکمائی ہے
اگر جاؤں تو جھگڑا ہے نہ جاؤں تو لڑائی ہے

حواسوں مین پڑا ہے تفرقہ خاطر پریشان ہے
خدا جانے کہ ان روزوں مین کس سے جدائی ہے

سنبھلوں کی سی زبان پر داستان سیر خموشی کی
مری کم بولنے نے بات یہ کتنی بڑھائی ہے

جو بوبون مین تو چپ ہو بیٹھتا ہے وہ بت کافر
خدا جانے یہ دل مین بات کیا اوسکے سمائی ہے

گئے جب اوسکے گہر تو چاہیئے کیا قتل ہونے کو
اجل یان کھیلتی ہے سر پہ وان تیغ آزمائی ہے

مخاطب وہ کسی سے ہو کے ہر دم میرے آنے سے
یہ جھنجھلا کر کہے ہے دیکھو اسکی موت آئی ہے

بہار آئے ہزار اے ہمصفیرو باغ مین لیکن
نصیبون مین کہان اب ہم اسیرون کی رہائی ہے

نکلتے ہی مرے سینہ سے بس گردون پہ جا چمکی
یہ برق آہ کا ہی واہ کیا دیدہ ہوائی ہے

پھرے ہے دور دور اے وائے وہ بیگانہ وار اب تو
نہ وہ اخلاص ہے مجھسے نہ ربط آشنائی ہے

نظر یہ لگ گئی اوسکی جو اوسکے وصل مین ہمکو
یہ کہتے تھے کہ ہو جی اب تو آپ ہی کی بن آئی ہے

کوئی بیجا تہا مجکو نہین ہے اتنی جرأت
بیگڑی کس سے ہے جو تونے یہ صورت بنائی ہے

غزل

۸۵۰ — ۱۳

نہ آیا یہ کبھو دیکھین کہ گہر سے تو نکل آئے
اسی حسرت مین کہ دم ہے مرا آنسو نکل آئے

کہان تک تھام رکہ اور چشم سے آنسو نکل آئے
دلا کاش اب تو مرے سینہ سے باہر تو نکل آئے

رہے گو ہمصفیر ہمیشہ ہم پرواز کر لاکھ تو
ولیکن تیغ سے مار کر بازو نکل آئے

نقاب اوسکے یکایک جو اٹھا کر جی مین اک دیکھے
جو اٹھکیلی سے در وا کر یہ وہ گلرو نکل آئے

دہر کہنے دل پر اتنا ہی اوسکی دیکھ موت
کہ جسمین کچھ نہین بس بیدردی کی خو نکل آئے

تعجب اوسکی زلف و رخ پہ یہ کہ آیا ہے
کہ برگ گل پہ یہ سنبل سے کیونکر مو نکل آئے

کہے یہ دہی مین دل حسن ناگر ہی جو اوسکا
قیامت ہو بپا کہ پردے سے وہ مہرو نکل آئے

کیا دل کو شکار اوس چشم نے یہ ہی عجب ہے
کرانے پر واسطے یون تیر سا آہو نکل آئے

مین کرتا بحث مین قائل اوسے کیونکر کہ مجلس
جوان مانند اوسکی خوشتر مو نکل آئے

پریشان تو کا مجمع سے چھوڑ نہ دراز وسکا
جو دہ ہاتھ پہ یہ چہوڑ زلف عنبر بو نکل آئے

نظر ساری جہان کی یون زمین مین دیکھو گرہو
کسی دریا مین جیسے ماہی کا پہلو نکل آئے

بہانا کرکے دل کی ڈھونڈھنے کا اسے ڈر کے
مین بیٹھا ہون کہ شاید وہ مرا دلجو نکل آئے

مزا لگا اسے کیا کوئی پیر دسی جرأت
کہ شاید اوسکے سننے سے کوئی افسو نکل آئے

۸۵۱ — ۹

یہ حالت ہے مری اب تو عجب کیا تو نکل آئے
ادہر آنکہ کہینچی اور ادہر آنسو نکل آئے

نکر موکو تو اوس غنچہ لب کا جا بجا ایک
صبا وا ایسی باتون سے کہین کچہ بو نکل آئے

سنے دو صد ... یہ معلوم ہوتا ہے
کہ شاید کوئی دن کو سبا سے مینو نکل آئے

نہ سمجھو دیدہ نرگس کوئی قطرہ شبنم
کسیکی آنکھ کہلانے سے یہ آنسو نکل آئے

کہ تن مدفون سے جا کر دل پر داغ کو ...
گیاہ سبز کی جا لالہ خود رو نکل آئے

او شمین شعلہ نہ دل کی کیونکہ فنا تو کر کے
جہبوکا سا جو در وا ... تو نکل آئے

ہزار اب ہر کو شکیون یا گرو ... گریبان
یہ ممکن ہی نہین گہر سے وہ گلرو نکل آئے

نہ دیکھی نکلنا ... وہ بیدرد آہ ہر
جو رو تے رو تے آنکھون سے مری لہو نکل آئے

رولایا تہا مجہے اوسنے ... جرأت
سنایا اوسکو یہ اب بس آنسو نکل آئے

۸۵۲ — ۷

آپ گئے گہر رہ گئے یہ افسوس ہم کرتے رہے
سب سے تم ڈرتے رہے اور تم سے ہم ڈرتے رہے

ہمسے مت پوچھو کہ ہم فرقت مین کیا کرتے رہے
گہر کو خالی دیکھ ٹھنڈی سانس ہم بھرتے رہے

جن پہ دل مائل تہا آگے سو یہ بست کہتے ہین
اک زمانہ وہ بھی تہا جو ہم پہ یہ مرتے رہے

خواہش پابوس مین جون نقش پا کیا کہیے آہ
خاک ہی ہم مین نہین اور تم قدم دھرتے رہے

دام مین آئے نہ گا ہے آہوی چشم بتان / باوجودیکہ زراعت دلکی وہ چرتے رہے

دل لگا مدت سے کسی سے یہ بھی ہے قسمت کی بات / بات کرتے جس سے ہم سو طرح سے ڈرتے رہے

کہتے ہین حسرت سے جرأت دیکھہ جائے وصل یار / یہ وہی گھر ہے کہ کیا کیا عیش یان کرتے رہے

غزل

۸۵۳ — ۸

[illegible]مانہ دل ہے تجھ بن یہ بیقرار پیارے / جون ابر چشم تر بھی ہے گریہ بار پیارے

[illegible]ان سیر باغ مین تو مصروف دل ہے تیرا / یان غنچک لاگون ہے یہ لالہ زار پیارے

[illegible]ور شمار تک بھی جنکی نہووی گنتی / غم ہجر کے ہین یا دلبر بیشمار پیارے

[illegible]ر پھر کے ابر تجھ بن آتا ہے سامنے جب / تڑپے ہے دل بغل مین کیا برق وار پیارے

اگر کبھی تو جیسے ہو جاوے دوچار پیارے / تڑپے ہے دل ہمارا بے اختیار پیارے

حسرت کے داغ کیا کیا مانند گل کہلی ہین / کسکو دکھائین تجھ بن دلکی بہار پیارے

تجھ بن جو آنکھ اٹھاکی دیکھو نو نو نظر [illegible] / گلگرد کیا ہین ہیچ اپنی بہار پیارے

کہ قافیہ یہ ایک اور ایک غزل تو جرأت / لیکن ردیف اسکی رکھیو نو بار پیارے

غزل

۸۵۴ — ۸

تیرا ہی نام لونگا ہر دم ہر آن پیارے / جب تک کہ ہے دہن مین میرے زبان پیارے

مین دھیان مین ہون تیرے ہر دم ہر آن پیارے / لیکن نہین ہے میرا کچھ تجھکو دھیان پیارے

سوز دروں کہون کیا جسنے کہ کر دیا ہے / مانند شمع روشن ہے استخوان پیارے

حسرت سے کھینچتا ہون کیا کیا مین آہ تجھ بن / خالی جو دیکھتا ہون اپنا مکان پیارے

تو وقت سیر ہووے جس باغ مین نہ ہمرہ / ہے بدتر از بیابان وہ گلستان پیارے

اک شب تو میرے گھر مین مہمان آکے رہ جا / ہون کوئی دم کا تجھ بن مین میہمان پیارے

تیرے سوا کسیکا مجھکو خیال ہوگا / رکھو نہ مجھپہ ایسا ہرگز گمان پیارے

جو قدر اپنی جانتے ہو رہتے ہین یاد سبکے / جرأت سے سن کہ تیرا ہے قدردان پیارے

غزل

۸۵۵ — ۹

[illegible]لا کھینچی سو آہ بے تاثیر ناحق ہے / نہ سو سکا ان تو پہر اسکو سمجھنا تیر ناحق ہے

[illegible]ر دن کیا سیر گلشن کی کہ ہو وین [illegible] / چمن مین بود و باش بلبل تصویر ناحق ہے

[illegible]تھہ میرا نہین کچھ حق تو یہ ہے آہ کی تاثیر / ترا آزردہ ہونا مجھسے بے تقصیر ناحق ہے

[illegible]ری تیوری چڑھانی سی نکل جاتا ہی جی اپنا / جو مارے کا اسے اور کھینچی شمشیر ناحق ہے

مجھے ہو دیکھ اے ہمجان مت تکبیر ناحق ہے / ہوا ہے گرد [illegible] تقدیر کی تدبیر ناحق ہے

چھڑا دامن کو ای دست جنون گر چاک [illegible] / برا مانے دی تو یہ گر گریبان گیر ناحق ہے

ذرا شوخی تو دیکھو تم سنا کر اپنے جی کی / کہے ہے مجکو [illegible] ناحق ہے

بنگالہ مین وہ صحبت سی لیکن [illegible] / [illegible] زنجیر ناحق ہے

شراب [illegible] جرأت بیمار [illegible] / غیر لینی ہے ترا جلد اب آ تاخیر ناحق ہے

۸۵۶ — ۱۱

جلوہ دکھلائے ہے پردے ہی مین ہر بار مجھے / جان کر طالب دیدار وہ عیار مجھے

داستانین تو ہزار دن ہی بھرین ہین دل مین / پر کہون کیا کہ نہین ہے لب اظہار مجھے

سر اٹھانا ہی بہت اوسنے کہا کس نے یہ آہ / سر اوٹھانا پر ہوا بالیں سے دشوار مجھے

منہ سے پیوستہ کر آخر کے تئیں جیتے جی / غرق خون تونے کیا دیدۂ خونبار مجھے

ہاتھ ملتے ہو مری نبض کو کیوں دیکھتے ہی / اے طبیبو کہو کیا ہے یہ آزار مجھے

بے طرح دل مرے پہلو میں کراہے ہے پڑا / آہ جینے نہیں دینے کا یہ بیمار مجھے

بیکلی جائے ترے بن نہ کسی صورت سے / گرچہ دکھلائے ہزار دن کوئی گلزار مجھے

دام سے چھٹ کے میں کیا کیا ہی کروں پرواز آہ / صحن گلشن میں جو کر دے کوئی مختار مجھے

ق

وصل کی شب کو بہت میں کہوں پھر پھر کے / ایک تو لگنے دے گلے اپنے تو اے یار مجھے

کیا ہی تو بار سے جھنجھلا کے یہ کہتا ہے وہ شوخ / ایسی بیہودہ خوش آتی نہیں تکرار مجھے

دل میں آتا ہے لکھوں صفحۂ جان پر انکو / ایسے خوش آتے ہیں جرأت ترے اشعار مجھے

غزل

۸۵۷ — ۹

ہو حور بھی شرمندہ تری عشوہ گری سے / کیونکر تری صورت کو میں دوں نسبت پری سے

اک دم کی ہے مہمان نظر آتی ہے شمع آہ / تشبیہ نہ دو ہمکو چراغ سحری سے

دو پیرہن یار کو تشبیہ نہ گل سے / پردار کو نسبت کوئی دیتا ہے تری سے

خوش ہو چمن دہر میں ہو کس کی مری طرح / شرمندہ ہوں اپنے ہی میں اس کم نظری سے

میں کیا کہوں بیمار تری رفتار کی جو لی / اٹکھیلیاں سیکھے یہ کوئی کبک دری سے

نر جائے گی اک دن تری دلکو یہ شیوہ / غافل تو نہ ہو مری آہ جگر سے

قاصد یہی کہتا ہے مجھی کے وہاں سے / باز آئے لب پہ آئی ہم نامہ بری سے

ہم ہاتھ کو لایا ہے میں ہلا ہوا کا آہ / بھوئیں ہیں بلا انکو مری ہمسفری سے

جرأت تو زمانے کی خبر پوچھ نہ ہم سے / اپنی ہی خبر ہمکو نہیں بے خبری سے

۸۵۸ — ۸

دل اپنا یاں تلک اس عشق کے ہاتھوں سے لگا ہے / کہ تار اشک ہی جوں سلک گوہر آبلہ پا ہے

دل اوسکی تیغ کا زخمی جو پہلو میں تڑپتا ہے / تو شکل غنچۂ مرجان قطرہ سے خون ٹپکتا ہے

اگر کچھ حرف مطلب دس بیس سے کہتا ہوں / تو کیا منہ پھیر کر کہتا ہے چل بے تجکو سودا ہے

ذرا در تک خبر لے آنکر تو اپنی ای ظالم / پس دیوار تیرے دیکھ تو کیا یہ غوغا ہے

جو دیتے پند مجھ وحشی کو تو آتا ہے ای ناصح / تو سمجھا دے مجھے اتنا کہ تجکو کیا سمجھتا ہے

مے گلرنگ سے بھر ساقیا جام بلوریں کو / ہوا ہے ابر ہے گلشن ہرا اور مینہ کیا برستا ہے

منہ اپنا پھیر کر ہنستا ہے جو وہ پھیر رونے پہ / سمجھ تو ہے دل نالاں کہ ماجرا اوسکا یہ ہوتا ہے

کہی یہ شعر سی انداز کے تو نے یہ ای جرأت / غزل اور اس زمیں میں کہیں تو کم سنا ہے

غزل

۸۵۹ — ۷

طبیبو اور سب تقریریں کیں مجھکو تماشا ہی / دلمیں کیا کہوں اک میٹھا میٹھا درد ہوتا ہے

ہوئی ہے پرستش اے ہم یار الفت میں / کمر پر کہ یاں پرواز کی ... ہے

...سر ہلکے ہے باغ میں ... دن کی ظالم ...خبر کیجو دل جگر کی ... [illegible]	ذرا اودھر کو دیکھ تو چمن میں کیا تماشا ہے غم و اندوہ و درد و رنج کا سینہ میں بسیرا ہے	کیا اوسکی گلی میں ہو گیا مشہور ہے تو عذرا کو سلطیٰ کچھ تو بتا دے آ دل [illegible]	محبت کیا خاک چھپا تو کہ ہوا دل کو جو ہوا ہے یہ سوزش ہے جگر میں کہ او ہی ناسور ہوا ہے
۸۶۹	کرے ہے ہنستیں جرأت جو وہ سکھی اوسکی	تو پھر ایک ایک سے کہتا ہے وہ یہ شخص ہے کیسا	۷
...سوا کیجئے میں اپنا غم نہانی ... عیسیٰ سے تری ... ہمینا حق ... سنکے کیا تم نے ... ایمان ہماری	جنبش نہیں لبوں کو ہے [illegible] ناتوانی ہے زندگی کو کیا پائیوں [illegible] فانی یہ درد ہے بیمار سے [illegible] کہانی	بیدل ہو تیری در سے جاتا [illegible] اودھنی کی اوس میں [illegible] رہتی نہیں معلق زردی سی ہے رنگ پہ [illegible] گلے [illegible]	دل ہی چلا ہے [illegible] مجھکو کہیو مری [illegible] نانی کہتا ہے جو ہے اگے میں اپنی خستہ جانی پہنا ہے آج تو نے جوڑا جو زعفرانی
۸۶۱	پیوند اس زمیں میں [illegible] اور [illegible]	بھاتی ہے ہمکو جرأت تیری تو شعر خوانی	۵
...خون ... جوش نفسانی [illegible] دکھایا	کیا جھلکی چشم تر نے کیا خوب سا پانی یہ اور تو غضب ہے تہمت [illegible] لگانی	تعریف اوسکی کر [illegible] محفل میں جب لگا میں اب بن [illegible] بیمار جاتی [illegible]	منہ پھیر کر وہ بولا جیسے سے مہربانی کہ تو بتا دے ہمکو از راہ مہربانی
۸۶۲	ہے یہ یقین جرأت [illegible]	آرام ہے گیا تو ہے خاک زندگانی	۸
کیا [illegible] تیرے بن جاگیے اور سو رہیے [illegible] جاتی ہے [illegible] بیٹھے [illegible] تو سہلاوے [illegible] غیر کو اور مجھکو [illegible]	تو نے [illegible] کیا ہے اور سو رہیے [illegible] اپنے اور سو رہیے آتا [illegible] اور سو رہیے جی میں آیا [illegible] اور سو رہیے	اوسکو آغوش میں [illegible] لا ہی اور سو رہیے جاگتی ہیں بس [illegible] فکر میں [illegible] رات تم تو [illegible] ہے اور چلی وصل کی رات [illegible] کہتی ہیں [illegible]	کیا گلی سے [illegible] لپٹا ہے اور سو رہیے کیونکہ گھر میں [illegible] اور سو رہیے [illegible] جاکر اور سو رہیے یاد اوسکی جو [illegible] اور سو رہیے
۸۶۳	غزل		۵
[illegible] میں تو ان تمسے [illegible]	گر دیدہ ہو گیا ہے سارا جہان تمسے جا دیں [illegible] رخصت ہم ایک ان تمسے	جو دل میں ہے ہمارے منہ پر عیاں ہے پیارے [illegible] کیا موت [illegible]	کیا درد دل کا اپنے کیجے بیان تمسے ہو کر جدا چلے ہم پیارے ندان تمسے
۸۶۴	لڑنے سی کیا تمہارا [illegible] وہ [illegible] تمکو	جرأت [illegible] دل [illegible] کہاں تمسے	۶
[illegible] شب وصل [illegible] سحر تھی [illegible] تبسم [illegible] لب لعل [illegible]	[illegible] نظر کی تو [illegible] گویا کہ جھمکتی ہوئی اک سلک گہر تھی وحشی کی طرح گاہ اِدھر گاہ اودھر تھی	پوچھو نہ خبر ہمسے کچھ اوس بزم کی یارو کیا وداع اوسکی مرا دل [illegible] جرأت [illegible] اور مجھکو [illegible]	واں اپنی ہی اپنی نہیں کیا جانے خبر تھی [illegible] سفر تھی کیا جانے طبیعت تری [illegible]
۸۶۵	غزل		۱۰
[illegible] تو مجھے تجھ بن [illegible] [illegible] جو غم ہجر [illegible] [illegible] دیکھنا [illegible]	کس طرح نہ آوے کہ دل بیقرار ہے آرام نہیں قرار [illegible] ہے [illegible] تار ہے	ہر دم جو اوسے [illegible] فرقت میں اوس [illegible] ہے دل [illegible] ہر دم مرا	جیدھر [illegible] [illegible] رو رو [illegible]

دامن کہوت جہٹک کہ تیری دوستی عیان / سے دیکہیکہ نکلتی ہین اپنا رومال من

جو خاک ہوگیا ہے یہ اوسکا غبار ہے / آسمین زنگی تو بہت غلاف ہمارے

کیا جانے گہر لگ گیا کسکی نظر یہ آہ / وعدے یہ کل کے جہوڑ مجہکو ہو کہ فراغ

اب اسقدر جو ہمسے خفا وہ نگار [illegible] / اے یار زندگانی کا کیا اعتبار [illegible]

غزل ۸۶۶ — ۸

خواب کچہ دیکہیکہ جونکا جو مین سوتے سوتے
سنگدل شیرین نے فرہاد سی بہیہ ہی کہا
تخم غم کا یہ ثمر مزرع دل سے پایا

یہ بہی اشک عشق اگیا روتے روتے
دیکہیے جا دلگیا پہر ہی تو دہوتے دہوتے
کہ ملی خاک مین ہم آب ہی ہوتے ہوتے

لے خبر جلد کہ تنک آ گیا ہے اب تو
نہین ملتا ہے وہ اور جستجو یا منہ
وان سے یون آتی ہین گہر جیسے کوئی ہارا

کام آخر تری بیمار کا ہوتے [illegible]
عمر گذری ہے ہمین آپکے کہتے [illegible]
راہ تکتے ہین حیران ہمکو تو [illegible]

اشک غمزدی کا یہ ہے جوش سے جز آب نہیں
ہاتہ دامن سے ہی ہو گئے دہوتے دہوتے

۸۶۷ — ۵

گرہن ہین جگر لسبکہ چشم گریان سے / ذرا تو دیکھ مرے پاس آکے او ظالم

ترشح ہر آج تو دامن مرا گلستان سے / قریب گ مین پہونچا ہے رنج ہجران سے

رکی ہی نرم مین جب [illegible] اوداغ [illegible] / لکا ہے [illegible] کو نرم آہ

کبہی ہم دلمین اوڈہ جا ہے کہین یا [illegible] / یہ بد سلوکی ہمیان یکدم کی مہمان [illegible]

۸۶۸ — ۶

شراب عشق کا جو آتے نشہ چڑہا تہ ہمین
غرض نہ دیب [illegible] تم ہی ملکی خوبان سے

فاق یہ اوس بت کافر کی ہی جدائی سے
کہ آہ بیٹہے ہین بیزار ہم خدائی سے

جو آشنا تہے سو بیگانہ وار پہرتے ہین
ہوا ہے فائدہ یہ تیری آشنائی سے

کسی کی صلح مین دیکہی نہ ایسی کیفیت
مزے جو دیکہتے ہین اوس شوخ کی لڑائی سے

رقیب کیون نہو محرم تمہارا اے صاحب
مثل ہے بیٹ کہان چہپسکے ہے دائی سے

نظر پڑے ہے ہمین مظہر اک خدائی کا
جو در پہ اپنے وہ نکلے ہے کبریائی سے

غرض نہ اپنی سی قسمت کسیکی مین دیکہی
پناہ مانگیے طالع کی نارسائی سے

غزل ۸۶۹ — ۹

کیا نہ ذبح تو تنک پوچہنہ شمشیر دامن سے
کہ مدت سے لگا تہا یہ تری نخچیر دامن سے

جہوڑا کر آستین اپنی [illegible] جاتا ہے
تو کیا منہ ڈہانپ کر روتا ہوں ہین دلگیر دامن سے

جہٹک دامن نہ اے ظالم گا ہوں خاک ہوکر تیا
جدا کرتا ہے کیون تو مجکو بے تقصیر دامن سے

نہ تنہا ہر کسی سی جاکی بگڑی ہے تیرا وحشی
اوڈہہ پڑتی ہے اوسکی خود بخود زنجیر دامن سے

ہوا باغ جہان مین آ اسلئے مین [illegible]
کہ اوس گل کی لگا دی تک مجہی تقدیر دامن سے

بنا وہ رنگیذ زمین اوسکی سیرا خاک پر نقشہ
کسی صورت تو لگ جاوے مری تصویر دامن سے

ق

چڑہا کر آستین [illegible] ہو گئی تم میرا
جدا اب ہاتہ کیون کرتے ہو بے تقصیر دامن سے

ہوئی گل کو [illegible] دامن مخشر مین [illegible]
نہ چہوٹیگا ذرا یہ دست دامنگیر دامن سے

دکھاتا ہے یہ جب چالاکیاں وحشت جنوں جرأت | گذر جاتے ہیں چاک جیب بے تاخیر دامن سے

٨٧٠ — غزل — ٨

[illegible] نہ تم ہی یار بھلا یاد رہے	ہو بھلا سب قول و اقرار بھلا یاد رہے	آہ مدت سے گرفتار قفس ہو جو صید	اوسکو کیا شور گلزار بھلا یاد رہے
[illegible] جام کے گرد نہیں ہمکو نہ کبھی	ہم ہوے ایسے گنہگار بھلا یاد رہے	تم عبادت کو بھی آئی نہ کبھی اور افسوس	ہم تمہارے ہی تھے بیمار بھلا یاد رہے
[illegible] منہ پہ وہ ہاتھ نیا دلا محفل میں	کس سے کہتا ہے یہ سر یار بھلا یاد رہے	ساتھ غیر کے تم افسوس کرو گے ہیں عیش	اور ہیں ہم پس دیوار بھلا یاد رہے
[illegible] گہ میں گھر یا [illegible] جرأت [illegible]	کی ہیاں آئیے تو وار بھلا یاد رہے	یہ جو جرأت کی نصیحت نہ فراموش کہیں	آپ ہیں یار ہو دل زار بھلا یاد رہے

٨٧١ — غزل — ۶

اس عشق سے کون آگے قدم اُٹھنے یہ گاڑے	اک دم میں گئی جیسے کہ رستم سے پچھاڑے
یوں کشور تن کی یہ مکان غم نے اوکھاڑے	جیسے کوئی بستی ہوئی شہروں کو اوجاڑے
ہو گوش زد قیس جو وحشت کا مرے ذکر	تو دشت عدم میں بھی گریبان کو پھاڑے
تو اوسکو دلا دیدۂ حسرت سے نہ تک رہ	ڈر ہے کہیں کچھ بات وہ نظروں میں نہ تاڑے
مدت میں وہ آیا ہے دلا کیجیو نہ فریاد	ڈر ہے کہ کہیں تو نہ بنی بات بگاڑے
جرأت جو مری خاک سے اوسکا ہو گذارا	اک آن میں سو بار وہ داماں کو جھاڑے

٨٧٢ — غزل — ٩

[illegible] بیٹھے وہ [illegible] در پہ نکل کر بیٹھے	کیا تماشا ہو جو یہ آ مل کر بیٹھے	دل ہے بے تاب ہیں گویا کہ قبا تن	جیسے مرنے کو کوئی اپنی محل کر بیٹھے
[illegible] نہ کوئی کنج قناعت کی نشست	بیٹھے جو یاں سے او لازم ہے سنبھل کر بیٹھے	کیا خدائی ہے ہوا آئی تھی ہر ذرہ وہ آج	حسن [illegible] کہیں [illegible] بیٹھے
[illegible] دیکھا ہی تو کچھ اور مجھ پہ در ہے نصیب	کہ یہ دربان کہیں اور چل کر بیٹھے	آج ناصح تو نصیحت ہیں کیا کرتا ہے	جو نہ کرتا تھا ہمیں کام وہ دل کر بیٹھے
[illegible] عشاق [illegible] منظور ہے پر قالب میں	کیوں نہ بزم وہ [illegible] بدل کر بیٹھے	نزع دل اپنی آ نامری بر سے بیجا	کہیں صید یہ سکو نہ صیاد اول کر بیٹھے
٨٧٣	جوش پر آئی طبیعت تماشگی جرأت	در دکی اور بھی بحر پر غزل کر بیٹھے	١١
[illegible] تربت عاشق کی جو چل کر بیٹھے	قبر سے تو ابھی وہ وہ نکلکر بیٹھے	خوب دان بیٹھے کہ لوگوں نے سفارش کی مری	کہ ملاقات میں اتنی ہی خلل کر بیٹھے
[illegible] خاطر نہیں ہے کچھ عمل محبت دیکار	نشہ بادہ الفت جو عمل کر بیٹھے	ضبط بیتابی دل سے ہر ہا پر نہ رہا	گرچہ اوس بزم میں کتنا ہی سنبھل کر بیٹھے
[illegible] ریف تباں پاکر سائی اللہ	ہمیں کہیں حضرت دل آپ بھی ملکر بیٹھے	آہ بیتاب محبت کو جو وحشت کی ترنگ	نور میں [illegible] ابھی گردان یہ ادھر [illegible] بیٹھے
[illegible] الکو مرے چشم میں ہو نہ جان	گھر سے غفلت کو نہ لازم ہے کہ ٹل کر بیٹھے	نہ تو دلبر ہی رہا اور نہ دل [illegible] آہ	خالی صیاد سے ہم اپنی تو بغل کر بیٹھے
[illegible] میں ترے بیمار کا دم نکلے ہے	خاک سوار ہے یہ وہ گھڑی نکلکر بیٹھے	دست و پا دیکھنے کو جو کہ ادھر ہی [illegible]	ہنس کیوں کیا کف افسوس کو ملکر بیٹھو
٨٧٤	ہو گئی جرأت شباب کی لت ما تغیر	تم ذرا اوس پہ جو تیوری کو بدل کر بیٹھو	١٢

بیٹھ آ وصل مین ٹک لطف اوٹھانے دے مجھے
سرگذشت آتی ہی کیا پوچھے ہے ای مرجان
اتیو دم رکنے لگا ضبط محبت ہی ہے
مجھسے پوچھے ہی مگر گر وہ حقیقت میری
ہاتھکی باندہنے سے بات نہ کہل جائے کہین
آہ دل جسکا ملا ہوئے نہ دل سے میرے
اور بہی ور لگاتے اوسے کیا لگتا ہے
اونگلیان پاؤن کی بانپی وہ دبوائیے ہی
غیر پاس اوسکو ندون بیٹھنے جی مین ہی دلا
نرملا وہ بہی مزہ ہای خلک ہے وہ عدو
اپنا منت سی سمجھانا وہ اورا وسکا کہنا
تو بہی پہر پوچھیو جرأت سبب حیرانی

ای ترے پاؤن پڑون ہاتہ لگانے دے مجھے
سینا اونگا تجہے آپ مین آنے دے مجھے
اکدیو اشک تو انکھون سے بہانے دے مجھے
کچہ تو ای بیخبری بات بنانے دے مجھے
حیرت حسن پلک تک تو ہلانے دے مجھے
لب سے پہرا پنے وہ لب کیونکہ ملانے دے مجھے
جو کہ زخمون پہ نہ مرحم بہی لگانے دے مجھے
کچہ تو ای پاس ادب ہاتہ بڑہانے دے مجھے
ضبط کر ضبط وزرہ ضبط سمجھانے دے مجھے
کہ نہ رنجش کا بہی کچہ لطف اوٹھانے دے مجھے
پہر نہین آنیکا یان مین نہین جانے دے مجھے
پہلے آئینہ ذرہ اسکو دکہانے دے مجھے

۸۷۵ — غزل — ۱۱

اَی یہ غرور کر کے اب آشنا تو ان سے
کہتی ہین تنہ ہی منہ مین جو اب اس کی زبان
گل چھپیو مین جو کہتہ بلبل سے سکے او آج
تم لب سے لب ملاؤ نومین ای حبیب جنون
سنا کیا کہون کہ جتنے ای معشوق اوط سے

تم تک کسی کی ٹک گر ہی ہو بیٹہی انکے
صدقے ہم آپ ہی جاہین اپنی زبان کے
دو چار پر پڑے تہی تنکی آشیان کے
مت پر کبھی کا ذرا ب او جان کے
عاشق کی پاس تہی بہر کچہ یار مان کے
جرأت کو گم مین ہو شوق و ستم پس مندید

سنتا نہین سو حلقہ حیرت مین آنکھ کی
اگہ وہ میر حال اب کیونکہ ہو کہ ہائے
گویا ہلی شفق کی چمکتا ہی آفتاب
تنہا شکست دل ہی یہ کیا ہی کہ عشق نے
تو پہر آہ سرد مین کس اثر تو نسی آہ
کیا جانے کیسی نرگسی نکہت یار ان کے

جب یاد مجھکو آتی ہین یار وہ کان کے
وہ کہنی والے بہی ہی درمیان کے
لیتا جو شبہ یہ سرخ دو پٹا وہ تار کے
اکثر کے او دے مری مرا ستخوان کے
رو رو کے دیکھیا ہون سو طرف آسمان کے

۸۷۶ — ۷

ای طبیب اوسکو غذا اتنا کباب نرگسی
سایہ افگن ہو وہ چشم نرگسی دریا پہ گر
خواب بہی اوسکو تصور مین سنین جو دیکہتے
سرنگون مانند نرگس ہین حیران جمو
زلف پر دہر رود گل نرگس چلا آتا ہی کیا
نشہ مو سر دہ چشم نرگسی پیا آب سے

ہی یہ دل بیمار چشم نیمخواب نرگسی
ہر حباب بحر ہو جاوی حباب نرگسی
خواب مین وہ دیدہ خانہ خراب نرگسی
لیگئی دل وہ جو چشم پیر حجاب نرگسی
شاخ سنبل سے ہی پیدا پیچ و تاب نرگسی
دیکہ ہو دیکہی نہو وے گر شراب نرگسی

کہہ غزل اک اور وہ چشم بتان کی صفت مین — جس سے ہو شرمندہ جرأت انتخاب نرگسی

غزل

877 — 7

ساسنے ہے وہ جو چشم پر حجاب نرگسی — نزع کا عالم ہی ہے گویا کہ خواب نرگسی

چشم بد دور اونکو نسبت چشم آہو سے ہے کیا — تھہ ہین وہ دیدۂ خانہ خراب نرگسی

یاد مین اون نرگسی آنکھون کی گر نا سور چشم — بہ چلے میرا تو پھر جاری ہو آب نرگسی

نرگسی دیکھہ اوسکی آنکھیا پر بہت حیران ہو — نکلے بحر حسن سے کیا وہ حباب نرگسی

ہے یہ عالم چشم ساقی پر کہ وقت مئے خوری — چشم بینا حق سے چاہے ہے کباب نرگسی

نازکی کا چشم خوبان کی جہان مذکور ہے — سنگ سے وان سخت تر ہے آئے تاب نرگسی

سو طرح کا سوچ ہے جرأت مجھے حیران ہون — دیکھکر اوس شوخ کی چشم پر آب نرگسی

دیدہ بیدار مین اوسکی نہین خواب نرگسی

غزل

878 — 11

جب مشتاق تب ملنے کو ترسانے لگے — چپکے لگ جاتی ہی گہہ گر تم جانے لگے — ہاتہ اوٹھا بیٹھی تمہارے وصل سے جب سے ہم — تب کسی کو پاس لے تم اپنے بہلانے لگے

[illegible] جی دو مرنے تم پہ پھر اپنے اختیار — تب کہین جب یہ سمجھہ کر تم مجکو ڈرانے لگے — طبع بگڑی رنگا جی آپ گہر مین تو اب — گہر کے لوگون اور دا ہی ہمکو سنوانے لگے

[illegible] کال مین نبہہ گیا جب اپنی [illegible] — تو کہین تم سو دم گہر سے چلے جانے لگے — ہو چکا شیرین زبانی سے تمہارے جب ہمیں — تب مجھے تم قصہ فرہاد سنوانے لگے

[illegible] اونہی مین جب بہت قلق ہونے لگا — تب ہمارے بیٹھنے سے آپ گہبرانے لگے — تب تمہارے عشق مین جاتی رہی فہمید ہائے — تب ہمین پردہ کچھ آپ سمجھانے لگے

[illegible] محبت جب اپنی یہ گہری لگا کر [illegible] — مشورت بتلا رکھہ تم دل مین ٹھہرانے لگے — کیا غضب ہے مئے خوری کا جہکہ جیسکا [illegible] — جام کہلا دور سے مجکو دکھانے لگے

جرأت اوس [illegible] کہتے [illegible] — [illegible] یا الہی کیون یہ دیوانے لگے

879 — 13

[illegible] جام مین کیا خیر گہول دی — لگتے ہی جو بہون سے گرہ دل کی کہولدی — جو جنس دل تھی اپنی گرہ مین سو کہولدی — انمول چیز بیچنے پہ [illegible] تول دی

[illegible] کا نقشہ ترا سالا ہے — صورت خدا نے اوسکو بہی اک گول مول دی — ہیوجہ زخم سینہ کا مت جانیو للا — گہر کی ذرہ ہوا کہ [illegible] کہول دی

[illegible] جو انکہون سے آتا ہے جلد — پانی کی سیل نیند کی بستی جہکولدی — تلیان جو ہم پہ پایا کی نظرین [illegible] — جو جنس [illegible] تہی سو تول دی

[illegible] ذرہ تو رہائی ہی تو دے — لے جا [illegible] دل کے بدلے [illegible] — نیستے کسی نے مجکو تو دکھایا نہین کبہی — کالی بھجہ کی کیون [illegible] ٹہٹول دی

[illegible] آہ تو بجلی ہی [illegible] — جا آسمان پہ آگ یہ کس نے گرول دی — اوٹھا سحر مین [illegible] بسینہ یہ شب کو [illegible] — کچھ خیر [illegible] مین کیا گول [illegible]

[illegible] جس سے مین [illegible] — اک مشت خاک کو [illegible] — کیونکہ غزل [illegible] — جان اپنی تو نے مفت مین کیا [illegible]

جرأت کہین [illegible] — تہا احتیاج [illegible]

880 — 11

[illegible] ہی ہجر یو [illegible] سہی — [illegible] کیجو گند یا دہاری [illegible] سہی — برسون مین [illegible] — اور [illegible] کہتا ہے [illegible] سہی

[illegible] میں جو کچھ یا دکرا گہ مین [illegible] — دل سینہ مین [illegible] سہی — [illegible] تماشا — [illegible] سہی

کبہی محبت میں جلا یا ہمین کیون جرح
اکہوا ذم گریہ چلا دیدۂ تر سے
یہ حال ہی بیمار محبت کا ترے آہ

جب الفت ہمنے سے اوٹھا اثر ہی
جب قافلہ اشک کو رخصت ہوا گہر ہی
افسوس کبہی تو نہ منگائی تو خبر ہی

کل وصل کی شب تہی دیا تو ہی کہ یار
اور صید گرفتار کی کیا کہیے کہ صیاد
بیٹہے کہ جو غمخوار تہے اوسکی تو وہ بہی

جا سوئے دنیا ہی سو مین کہ سحر ہی
سو نہی ہے قفس مین جو بغیر تو بہی
گہبرا کے یہ کہتی ہین کہ ہر یک مین مجہی

٨٨١ — اسعاد کی عالم سودا مین یہ جرأت — بیرجی مین آکہی باندہ دگر ہی — ١١

کچہ نہ سنا کر جو ترانے تہے نظر ہی
یا گہر ہی مین ہستی تہی شب وہ نہ بہم اور وہ
یا ہوتے تہے سر سو نہین بہی کہ وہ نصیب ہم
یا لا کر دون کی تہی ہم دم سو مین افزون
عاشق ہی بہی اپنی ہر اوسی بخشش ہی جا

سنتے نہین اپنے وہ مرا آئی کی خبر ہی
یا دیکہ نہین سکتے ہین اب شب جا در ہی
یا اب نہین مل بیٹہتی دو جا پہر ہی
یا جی کی رکاوٹ ہی اودہر اور ادہر ہی
غیرون پہ تو ہی لطف و ترحم کی نظر ہی

یا دیدہ مین تہا جو ن بہ منوا بر وجانان
یا اوسکی نصیب عجب خریدا تہا ہمین آہ
یا تہا جو کوئی بر مین تو ٹہنڈا تہا کلیجہ
یا ڈہونڈہ کی بیجا جو مبر آ ملتی تہی سر جا
بس کیا کہین حال دل اب تم زرہ اکروا

یا اب نظر آتا نہین آنکہون کو قمر ہی
یا جوش نہین آتی اودہر اب الک نہین ہی
یا دل کی طپش کی ہی سو اسنو جگر ہی
یا کوئی ہما نہین اب جانتا گہر ہی
سینہ ہی فقط کوئی کیا تیر کو سپر ہی

٨٨٢ — جو وصل کی شب آئی کہ اُلگی جرأت — آواز خروس اور گنا بجنے گجر ہی — ٩

چہیٹے غیرون سے جو گل آب گہری پانی کے
زیر دریا ہی ہے تکرار سمجہ جوش حباب
یہ کیا جگر محبت مین تن زار تو کیا
باغ ہی صانع قدرت کا جواہر خانہ

بہر گئے ساگر دن تیم یہ گہری پانی کے
لاکہون پانی پہ یہ خیمے ہین گہری پانی کے
کیونکہ رسپر سے پر کاہ اوڑہی پانی کے
قطرے گل پر ہین جو شبنم سے گہری پانی کے

آگیا نوح کا طوفان نظر آنکہون سے ہمین
خالی از قید نہین آب روان ہی اسیر
ابر مژگان کو ئی یہ کہین ہم نسیان
دیدۂ غور سے دیکہ جو کوئی تو گویا

اندلیب بہی تہی قطرہ بیجہڑی پانی کے
حلقۂ موج ہین گویا کہ کہری پانی کے
قطرہ موتی سی ٹپکتے ہین گہری پانی کے
لعل یاقوت بہ گلی ہین چہری پانی کے

٨٨٣ — اشک کی ہلا ندا کی سیان جرأت ہم — ابہی بہر نین مین نہین کچہ گہری پانی کے — ٩

قہقہ لگ اور وہ دکہوا نہین رہتا ہی
کنج تنہائی مین بیٹہی ہین اور اس پر کوئی
بیٹہے اوٹہتی گردش مین کچہ بہی تو دم
آتے جاتی ہین ہما پہر مرے بیمار کے

گہر مین دل مین ہین آہ نہین دیتا ہی
کچہ تسلی کہ وہ بیگاہ نہین دیتا ہی
بیٹہنے نالہ جانکاہ نہین دیتا
کیا خبر یہ دل آگاہ نہین دیتا

رب جب ملنا نہین قسمت مین تو وہ جانان کو
عندلیب چمن اب بلبل تصویر ہی آہ
لاکہ بنت سے جو گرپڑے با ندہی تو ہی
گرچہ جون کاہ ریا زردی رخ سے میان

استخارہ بہی ہین تہیرا نہین رہتا
باغبان خصمت آکے آہ نہین دیتا
گاہ دیتا ہی رہ اور گاہ نہین دیتا
وہ مجہی کوئی پر کاہ نہین دیتا

٨٨٤ — صنم پردہ نشین کی ہین از جرأت — اب دکہائی بہی وہ واللہ نہین دیتا — ٩

مردون مین تو نہ عیسی تم باذن اللہ بول اوٹہے
مکدر ہو کے اب جو منت اوسنے بولنا چہوڑا
ترے بیمار کی کیا کہیے سب گرد اوسکے کہتی ہین
مزہ ہی گر مرے اور اوسکے ہوتی روز محشر کو
مصور نے جو کہینچا اوسکا نقشہ تو وہ نکلے

الٰہی تم باذنی وہ بت دکہوا وہ بول اوٹہے
خدا جانے یہ ہم کیا بیخودی مین آہ بول اوٹہے
الٰہی کچہ تو یہ نہ سو گہ وبیگاہ بول اوٹہے
یہی ٹہہری کہ جسکو جسکی ہو وے چاہ بول اوٹہے
کہ گویا نہ سر تصویر اہی بسم اللہ بول اوٹہے

بحسرت دیکھکر اوسکو ہر اک کے منہ کو تکتا ہون — کہ شاید کوئی بھی یا اپنی خاطر سے وہ بول اوٹھے

یکایک یہ دل دیوانہ بس یون بکنے لگتا ہی — کہ جون وحشی کوئی وحشت مین کچھ ناگاہ بول اوٹھے

ہوا ہی دشمن جان ذوق سو کیون وہ بت کافر — خدا کے واسطے ہے جو کوئی آگاہ بول اوٹھے

غزل پر درد رنگین اور وہ کہیے جسے سنکر — کسیکے دل سے نکلے آہ کوئی واہ بول اوٹھے

۸۸۵ غزل ۹

یہ بولا وہ جو بات اوسکی مین ہم ناگاہ بول اوٹھے — مجھے بہاتی نہین گرمی یہ تم ہی واہ بول اوٹھے

جہان مین جنس دل لاتا ہون بازار محبت مین — عجائب شی ہی یہ ہو جسکو اسکی چاہ بول اوٹھے

بوقت ذبح اوسکا پاؤن لغزش کہائے تو عاشق — کہ حلقوم سے سو بار بسم اللہ بول اوٹھے

دل اپنا لیگیا اک راہ چلتا ماہ اب اوسکو — مین کس سے پوچھون او کون اوسکی گہر کی راہ بول اوٹھے

یہی رہتا ہی دشمن کا جب تک اوسکی بزم مین بیٹھے — کہ کچھ کوئی نہ اپنے حق مین کوئی بد خواہ بول اوٹھے

شب اوسکا دیکھہ کہہرا اٹھی استدعا ہی حق سے — زبان گر ہاہے تو کچھ حرف مطلب آہ بول اوٹھے

ہوے آزاد سب خاموش رہ کر ہم قفس سے — یہ کیا بیٹھے بٹھائے ہمنے کی جو آہ بول اوٹھے

عزیز و کل سے بکل کر کے وہ مجکو گیا کس جا — جو واقف ہو کوئی تو حسبۃ للہ بول اوٹھے

ملا تصویر یوسف منہ سے یون کہتا ہی وہ جرأت — زلیخا سے کہ خواب جسکی ہو دے چاہ بول اوٹھے

۸۸۶ غزل ۹

صبا ہم پاس آج آئی ہی یہ کس گل کی تو بو لے — جو بیخود ہو سماتے پیرہن مین ہم نہین ہوتے

رقیب اب اوسکے گہر کی راہ مت میری طرح تولے — چلے گر چال کو اپنے کی تو اپنی بہی بہولے

بہت مشکل ہی پایا بوسہ رخسار یار اے دل — اگرچہ جون در گوش اب کوئی پیرہن پر ابہولے

زمانہ اب یہ کہینچے ہے ہماری آہ کا شعلہ — کہ جب چاہے تب اک دم مین گرہ کو بار کی جہولے

کیا ہو زلف نے سودائی جسکی کیا قیامت ہے — خبر آکر نہ وہ کافر ہماری کیسو مولے

کہان تک تیغ فرقت سر اوڑین پر کشتن یارب — تستاب اس دل کو تلوار دن کے نیچے اوسکی ابرو لے

لب جانان کی یہ ہی بادہ ان خشک کی حالت — کہ جیسے ایک چنگاری جلا دے سیکڑون بولے

دل پر داغ کی گہٹے ہین یون اس چشم گریان سے — کہ جیسے تختہ لالہ کنارے بحر کے پہولے

غزل اک اور کہہ انداز کی ایسی کہ ای جرأت — طریق ارمغان جاوین سخندان جسکا ہر سو لے

۸۸۷ غزل ۹

کراوسکو یاد تو عکس رخ نکیون ٹہرا ہم ہووے
یہ دشہر کا فلک گیا ہی دیکہیے کیا اسکا گل ہووے

جہلکتا ہوئے عکس ماہ جیسے موج دریا پر
یہ عالم ہو جو گہوارے مین تک وہ بانہوش ہووے

مجہے محفل مین مضطر دیکہہ اس ڈرسے وہ ہٹ بیٹہا
مبادا ہاتہ دوڑا کر یہ میرا پاؤن کو چہووے

کیا چاہے ہے دریا بار اگر میرا ایک قطرہ کو
تو اپنی چشم سے اے ابر تو دو چار آنسو لے

سفارش لوگ کرتے ہین مری اور مین کہتا ہون
کہین اس بانکے برلا نہ کہہ مجہسے وہ بدخو لے

بہلا کیونکر نکارون اوسکو جسکی یہ تقید ہو
کہ منہ مین چپکے چپکے بہی نہ میرے نام کو تو لے

چلے جس سمت دہین مذکور اوسکی شوخ چشمی کا
نہ ہووے سے بہی پہر رستا اودہر کا کوئی آہو لے

ترستا ہون گلے کا ہار کر رکہون کوئی لا دے
مزے سے کروٹین جس بستر گل پر وہ گل رولے

خدا جانے کہ ہراب بیخودی لیجائے اے جرأت
اوٹہایا اوسنے در سے اور رستا گہر کا ہم ہووے

۸۸۴ غزل ۱۰

اوس پری کے یون بلا گردان ہین دیوانے کئی
جیسے پہرتے ہین بگرد شمع پروانے کئی

روز وہ کرتے ہین پیدا ہمسے دیوانے کئی
چہوڑ بیٹہے جسکی خاطر ہم پریخانے کئی

دل مین گر سوزش نہین تو رکہتی ہی سینہ پہ تم
کیون نکل رہے ہتیلی مین مردانے کئی

جوش سودا جب کہ تیرے وحشیون کے سر چڑہا
شہر اوجڑ کر ہو گئے آباد ویرانے کئی

ذکر اوس ناآشنا کا سنتے ہی ملنے لگے
اپنی حالت پر کف افسوس بیگانے کئی

وصل کی شب جی مرا کیا کیا اولجہتا ہی اور آہ
ہین ابہی شانہ کو موے زلف سلجہانے کئی

قصۂ مجنون وہ سن لیلے ہنس بولا اجی
دور مین اپنے بنے ہین ایسے افسانے کئی

نشۂ مے سے لگی ہچکی جو مجکو شیشہ سان
اور ہنسنے کو بلائے اوسنے پیمانے کئی

دیکہکر عریان بدن مجکو نہ گہبرا او کوئی
ہین ابہی وحشت کو اپنی روپ دکہلانے کئی

ایک ہی پڑہ کر غزل جرأت ہوا کیون جوش
شعر ابہی تو اور بہی ہین تجسے پڑہوانے کئی

۸۸۵ غزل ۱۱

جان بلب اوس زلف کے قیدی ہین دیوانے کئی
مر گئے بستر پہ غم کے مار کر شانے کئی

تجہ سے الفت سے کب آیا ہو رکیتا ایک
تہے نصیبون مین فقط غوطے ہی یان کہانے کئی

اوسنے عمداً مجکو دکہلائی تری صبح برات
تہی جو خاکستر بہ پائے شمع پروانے کئی

سچ کہا ہے یہ لگی ہوتی ہے اے پیارے بری
تیرے جانے سے لگی بس جی ہی سے جانے کئی

ملک دل مین راہ پاوین کس طرح عیش و طرب
فوج غم نے آکے یان ٹھہلائے ہین تھانے کئی

قصۂ غم اوسکو کون اپنا سُنا آیا کہ آہ
صبح سے ہم شام تک سنتے ہین افسانے کئی

رو کے دل خالی کیا بس ہمنے جون مینا سے مے
بھر کے غیرون کو دیے جب اوسنے پیمانے کئی

گھر سے مستانے جو نکلے چشم کیفی کے ترے
ہو گئے بس جابجا رستون مین میخانے کئی

بام پر چہرہ کہ کرنہ ہراک سے لڑا و آنکھ اجی
تن سے کیا منظور ہے اب سر اوڑوانے کئی

اس طرح اب گھر مین ہین ہم اور دل وحشت زدہ
مضطرب جون کنج زندان مین ہون دیوانے کئی

ہے جنون عشق اے جرأت خدا حافظ ترا
مار ڈالے ہین یونہین اس شور سودا نے کئی

۸۹۰	غزل		۴
بیتابی ہجر تھی تو مجھے چین ہی نہین ہے پہر ان سو تجھے ڈھونڈہتا پھرتا ہون مانند	اک دم کہین جو مین ترے مجھی جنون ہے لے غیرت تماشہ کہ مجھے چین نہین ہے	جب سے فرو رستی کے آتش مجاتا ہین تیرے مشتاق سمجھ اپنا سر قدم ہو یا ہی	دیکھا ہی ذرہ فرق مجھے چین نہین ہے جب تک نہ کہون فرق مجھے چین نہین ہے
۸۹۱	غزل		۵
تسبیح سنید مجھے تجھہ بن کہ اربنین آئے تقریر مری سنکر بولا وہ ستمگر یون	تا صبح تبسم تیری زنہار نہین آئی معقول مجھے اتنا بات آتا نہین آئی	شب اوسکو تماشے اب شکل ہمایا جب مجلس مین نہ آہین آہ گئی تب سے اوسکے	اک تیر لگے اور پیر تلوار نہین آئی سایت تو کبھی سر پر دستار نہین آئی
۸۹۲	اے برق مجھے کچھ ذرہ دل لالہ جو خبر جرأت	کہ اوسکی خبر قاصد زنہار نہین آئی	۱۱

غم سے گھٹتا یہ مرا سب مین تڑپتا ہی اوسے
جو مجھے دیکھے ہی سو دیکھنے جاتا ہی اوسے

بے سبب کیون نہ وہ ہربات یہ مجھسے روٹھے
منتین کر کے منانا مرا بھاتا ہے اوسے

شوخیان دیکھ کے اوس طفل کی ہین حیران ہون
باتین یہ کون لڑکپن مین سکھاتا ہے اوسے

سچ تو یہ ہے کہ دل آجائے ہے جسپر جسکا
چین اوس بن کسی صورت نہین آتا ہے اوسے

لگ چلے ساتھ نہ کیونکر دل بیتاب اوسکے
کیا کرے وہ کوئی کھینچے لیے جاتا ہی اوسے

اوسکا ہاتھ آتا ہے دشوار کہ جون بحر حباب
جب کوئی آپ کو کھوتا ہی تو پاتا ہے اوسے

گر کوئی اوس سے یہ پوچھے کہ یہ کون ہی شخص
تو مرا نام بدل کر وہ بتاتا ہے اوسے

نہ ملے چین کبھی اوسکے بھی دل کو یارب
بے سبب جو کوئی اب مجھسے چھڑاتا ہے اوسے

شوخیان کیا کہون اوس طفل کی آفت ہی کوئی
ڈھب لگا لینے کا کیا کیا نہین آتا ہی اوسے

مبتلا جسکو سمجھتا ہے تو کس ڈھب سے
اپنی آواز وہ پردے مین سناتا ہی اوسے

گھر کو جاتا ہی ترے کوچہ سے جرأت تو یون
جائے ہی جیسے کہ رستہ نہین آتا ہے اوسے

۸۹۳ غزل ۱۱

ہمسو یاں بند محبت ہیں اب اوس در کے
بیکے دل کتی سو ملنی بین ہر پہلو ئی واہ
عید قربان ہے یاران نہ رہ جاوے مجھے
آنکھ جوں رخنۂ دیوار نہیں ہوتی بند
دیکھو میں تمکو دکھاؤنگا تماشا کچھ اور

حسن سے کر سکتے نہیں یا بہی رہ کے
آپ ہشیار ہیے مجھکو دیوانا کر کے
گر تو قربان ہیں تیرے بان دو خنجر کے
بکہ تہا ہو تصور میں جو اوس در کے
میری آنکھوں کے آگے نور اتم سر کے
نیر ابرو سے کجھ گذر میں تو بسل وہ جوات

سر کو دہر انو یہ پتہ کچھ کے کوئی
دستہ دار ہوں کیونکر ہیں سنگین دل سے
کسی بیدرد پہ جو کوئی کہ مرتا ہی او سے
کیا کہیں گرمی صحبت کا اوس محفلین
منعقد ہو کے دل اور شمع نے کا بہی مجھکو کی
ہمنے ہی صبر کیا چاہیہ تہر دہر کے

رہ دیا ہمنے وہیں کا نو یہ سر کو دہر کے
دیکہا یا اب تو مرا ہاتہ تلے تہر کے
جیتے جی جیں نہیں ہمی جانا مر کے
ہم دم سرد بہی بہر سکتے نہیں دل کے
ہاں کبھی ہم بہی کبہی پاس مجھکو منعقد

۸۹۴ ۹

بوسہ منہ سے نہ کہو بس جی میں یہ بات آئی ہے
یاد جب ہمکو وہ دشمن کے کی ملاقات آئی ہے

دیکھو جانے دو سناؤ اپنے جانے کی نہ تم
ورنہ بن رُت کی مری آنکھوں سے برسات آئے ہے

صحبت اختر شب ہجران میں یہ دیدے نکال
اک بلا سی مرے کہانے کے لیے رات آئے ہی

کھو لیے خلوت میں آنکھیں بند کرنے بزم میں
شیخ صاحب ایسی ہمکو بہی کرامات آئے ہے

سینہ کوبی کے سوا کچہ اور بن آتا نہیں
یاد جب ہمکو وہ کچہ اُبہرے ہو گات آئے ہے

گہر بلاکے مجکو تم دیتے ہو ناحق گالیاں
حق تو یہ ہے خوب تمکو بہی مدارات آئے ہے

رو شکوہ کرتا ہوں مجبوری سے میں بہی اختیار
ورنہ ایسی آپ سے خوش کو اوقات آئے ہے

بادہ الفت نے کیفی کر دیا ایسا ہمیں
جس طرف دیکھیں نظر ہمکو خرابات آئے ہے

صدمہ ایام ہجران کیا کروں جرأت بیان
رات سے بدتر دن اور دن سے زبون رات آئے ہے

۸۹۵ غزل ۱۰

کب تلک ایام جدائی سے رہوں میں مارے
اس سے اے کاش وہ آکر مجھے گردن مارے

ہر یہ بیدرد کہ در پر جو سنے مجکو وہ شوخ
تو کئی تیر وہیں جانبِ روزن مارے

سینہ کوبی مجھے یوں ماتم دل میں ہے کہ آہ
دست بر سینہ کوئی جوں دم شیون مارے

دل یہ یوں زخم نہاں تیغ نگہ نے مارا
موٹھ جیسے کہ کسی پر کوئی دشمن مارے

بیقراری ہمیں جوں موج تکیو نہ ہو کہ جب
لہر دریا کی طرح یار کا جوبن مارے

شاید آ جائے کبھی ہاتہ عروس گیتی
اسی امید میں ہم بیٹھے ہیں آسن مارے

دیر و مسجد میں سنے ذکر جو اوس کافر کا
در و دیوار سے سر شیخ و برہمن مارے

ایسی سج دہج کا جہان میں ہے کوئی آج بہلا
حسن و خوبی پہ نہ کیوں لاف وہ تن تن مارے

کیا غضب ہے کہ جو تک مجکو نکالے تو وہیں
آنکھ ہر ایک سے محفل میں وہ پرفن مارے

صبح اوٹھ گھر کو چلے وہ تو مجھے جرأت آہ
جوں چراغ سحری جنبش دامن مارے

۸۹۶ غزل ۹

زیست ہو کیونکر غیروں کی وہ الفت کا دم مارے ہے
ایک تو مرتا ہوں سو پر ہیں اور دوسرے یہ غم مارے ہے

لاجواوسے لانا ہی ستانی زیست کی ہی خرابی ہے
درد جدائی جی ہی سے مجکو اب اے ہمدم مارے ہے

جب سے دیکھا تیرا عالم اپنا ہوا یہ عالم آہ
عالم میں اب دیکھ کے ہمکو نعرے عالم مارے ہے

صاف اوٹھاوے خاطر کو جل ہر قطرہ کو برساوے
ابر بہت رنج ہے لاف ای دیدہ پرنم مارے ہے

دیکھ عرق آلودہ وہ مکھڑا پانی منہ میں بھر آتا ہے
کیا ہی قطرہ رخسار پہ گل کے دانہ شبنم مارے ہے

تیر مژہ وہ پار ہوا تو دم لینا دشوار ہوا
سانس بھی دلبر اک برچھی سی اب تو ہر دم مارے ہے

غم سے جو برہم حال ہے میرا کیونکہ سنا وہاں آکر شور
شکل کو میری دیکھ کے دل اوسکا کیا کیا برہم مارے ہے

بیٹھے بیٹھے ہر دم ہمدم کیونکہ نہ ہم ہو جاویں جسم
اک تلوار کلیجہ پہ وہ ابروئے پر خم مارے ہے

یوں بھی بہتیرا نعرے مارکے حال کہے پر حق تو یہ ہے
روبرو اوس بیدرد کے جرأت آہ کہاں دم مارے ہے

۸۹۷ غزل ۹

کیجیے فغان تو عندلیب نالہ دلخراش سے
صورت گل ہزار دل ہو چلے ابھی پاش پاش سے

ہاتھ لگے تھا جیتے جی جو کہ بڑی تلاش سے
بعد فنا بھی دور دور بھاگے ہے میری لاش سے

جلوہ نما جو بام پر وہ بت دلربا ہوا
رنگینی بت ہو سکے کیوں آزر بت تراش سے

مارتے ہیں اوٹھا کے ہاتھ سر پہ ہیں اوسکے رشک سے
کرتے ہیں زندگی بسر ہم بھی عجب معاش سے

ساکن کنج بیخودی رہتے ہیں گرچہ متفق
پر نہیں ایک کو خبر ایک کی بود و باش سے

کسکی ہے آمد اے نسیم آج جو ہیں چمن کے بیچ
گل سبھی عطر دان سے غنچہ گلاب پاش سے

محفل مہوشاں میں رات آیا وہ عشوہ گر جو ہیں
آنے لگے نظر وہ سب وہیں بد قماش سے

اوسکی صفائی رخ کو دے آئینہ سی جو ہیں مثال
کیا اوسے پھر دکھاوں میں ایسی خطا کے فاش سے

کہہ غزل اسمیں ایسی ہی شستہ و رفتہ جرأت اب اور
جسکا جواب یاں کسی ہو نہ سخن تراش سے

۸۹۸ غزل ۸

آپ گلوں میں آئے ہاتھ جب کہ بڑی تلاش سے
کیونکہ ہو کوئی مطلع پھر بھی بود و باش سے

آئے ہے قتل پر جہاں وہ تیغ بکف تو واں
سمجھو نہ رقص بسملاں لاش اوٹھی ہے لاش سے

تو تو کوئی غضب ہی شے ہے تیرے عشق کی جو مے
فکر معاد کسکو ہے کام کسے معاش سے

پوچھو نہ ماجرائے خون اپنے تن میں ہے خون
ٹپکے ہے پاس جائے خون دل کی ہر اک خراش سے

شام سے میں جو تا سحر کھینچوں ہوں نالۂ جگر
گھر کے تمام سقف و در ہوگئی پاش پاش سے

کیونکہ سہیں یہ ظلم و جور کیونکہ ملاپ کا ہو طور
غیرت عشق ہمکو اور آپ ہیں یار باش سے

کاش ملیں بھی یار سے سخت ہیں بیقرار سے
نالہ دلفگار سے آہ جگر خراش سے

جرأت اب اپنے یار کا وصل ہے یوں محال سا
جوں کسی درد کی دوا ملتی نہیں تلاش سے

غزل

۸۹۹ — ۱۱

تپے ہیں بیقرار ایسے ماری گدی کھڑے
پیارے تمہارے دم ہی تو بیدم ہیں یہاں ہیں
نہ دیکھا باغ میں گلشن یہ بھی کھڑا
جا بہ تیر مریض کا کیا ہے کہ اوٹھ کے
ٹک بیٹھنے نہ پائی کہ پہلے ہی اونہوں نے

ہو جا بیمار یہاں تو بیمار پڑی گھڑی کھڑے
خوب ہی گھر میں آپ ہمارے گھڑی کھڑے
تو مار ہیں چمن کی نظارے گھڑی کھڑے
غمخوار اپنے پہ ہیں ہمارے گھڑی کھڑے
ہم دل گیا عشق میں ہمارے گھڑی کھڑے
جس بن میں بخیر سا پڑا تھا سو اب جرأت آج

لوگ سب ہی دریک کہیں آ کہ جی کہ پائے
دل منتظر سا ہو جو بستر نکل چلا
بیٹھے تھے رخصت جو کہ جوانان باغ آہ
کل جو کہ ہم کنارا تھا آج اوسکی بزم سے
کوئی جگہ تو ایسی میسر کرو کہ جان
وہ لیگیا خبر مری یار گھڑی کھڑے

کہتی ہیں اپنے بیٹھیں ہیں ہمارے گھر کو کھڑے
کیا آ کے گھر گیا وہ اشارے کہ رسی کھڑے
ترک غزال بے دم میں اوہاں لکڑی کھڑے
یا یوں ہم آ پھر کنارے کھڑے کھڑے
تک جائیں ہم گلی تمہاری گھڑی کھڑے

۹۰۰ — ۱۱

بجا ہے طعن جو ابر بہار پیر مارے
یہ چشم وہ ہے کہ دریا کو دھار پر مارے

بہار آئی پہ صیاد نے رہا نہ کیا
اگرچہ ہمنے قفس میں ہزار پر مارے

کرے جو قتل مجھے اوس سے یہ وصیت ہے
کہ مجھکو مارے تو اوس رہگذار پر مارے

موا ہوں جسکے لیے میں ہزار حیف وہ شوخ
کبھو نہ لات بھی آ کر مزار پر مارے

عجب نہیں ہے کہ بخیہ (پاپوش) حنائی ہو
جو ہاتھ اوٹھا کے وہ پھولوں کی ڈار پر مارے

گلی میں اوسکے جو میں خاک ہوں تو مرغ صبا
پر آن کر مرے مشت غبار پر مارے

دکھا دے شکل کہ دیوار و در سے سر اپنا
کہاں تلک کوئی تیرے قرار پر مارے

جو دیکھے گل کو ترے بن ہزار یہ دیوانہ
تو آنکھ اپنی وہیں نوک خار پر مارے

پھروں ہوا میں پر کاہ کی طرح اوڑتا
جو کوئی پھونک مرے جسم زار پر مارے

پڑے کب اوسکی نگہ مجھپہ ہوں وہ صید زبوں
کہ تیر بھی نہ کوئی جس شکار پر مارے

لگے ہے آنکھ لگ جا کہ غیرت اپنی ہاتھ
کہاں تلک دل شیدا اضطرار پر مارے

غزل

۹۰۱ — ۷

محرم ہوے جالی کے جو پوشاک کے ڈورے
بل کہانے لگے گیسؤ دلاک کے ڈورے

نبضین مری چھٹ جاتی ہین یاد آتی ہین جب آہ
چھوٹے وہ ترے چشم غضبناک کے ڈورے

جو دیکھے ہے گردن کا ڈہلک جاسے ہے شکا
گردن کے غضب ہین تت بیباک کے ڈورے

جا ماہ کی ہیچک کو جو کہولے ہے مری آہ
کرتے ہین عیان چرخ زن افلاک کے ڈورے

گردش کا ہون مارا یہ مرا تار گریبان
لو کوزہ گر و بٹ کے گرو چاک کے ڈورے

ہو صید بند سے آپ سے بلبل تو عجب کیا
تشکل رگ گل ہین تری فتراک کے ڈورے

جرأت غزل اک اور بہی کہہ باندھیو ا تنہین
ڈوروں کی زمین مین تو ذرہ تاک کے ڈورے

۹	غزل	۹۰۲

یاد آئے جو اوس چشم غضبناک کے ڈورے
پہر ٹوٹے رفو سے دل صد چاک کے ڈورے

اس غم سے رگین کیون نہ مری تن پہ نکل آئین
یون اوس سے لگے گیسوئے دلاک کے ڈورے

در پردہ رگ جان ہین مری وہ جو نہان ہین
وہ مغزی و سنجاف مین پوشاک کے ڈورے

ظالم جو تہ خاک ہو تو بہی ہو وہ موذی
تک دام کے دیکہو نہ تلے خاک کے ڈورے

رکہین گے گسیکی نہ وہ گردن مین لگا تار
ہر بار کی اوس تیغہ سفاک کے ڈورے

گو صید ہون لاغر یہ مجہے خوف ہے قاتل
ہین سخت یہ نازک ترے فتراک کے ڈورے

سرمہ جو دیا شیخ نے آنکہون کو تو دیکہو
دنبالہ ہین یا نشۂ تریاک کے ڈورے

خط تیر نے بدن اپنے یہ ہم سمجہے تہی قاتل
طفلی ہی مین مسطر کی ترے ناک کے ڈورے

جرأت کے پہنسے دام مین تب مرغ معانی
جب باندہے سنے فہم و ادراک کے ڈورے

۸	غزل	۹۰۳

ترے بن دل تڑپنے سے کہان بستر پہ خالی ہے
کہ یہ دشمن بغل کے پاس تصویر نہالی ہے

نہین آتی ہے بوئے گل چمن مین دیکہتے ہین ہم
گلستان بن ترے گویا کہ گلدار نہالی ہے

گئے صبر و دل و تاب و توان جب خانۂ تن سے
اکیلے گہر مین تو پہر جان بہی کب رہنے والی ہے

کسی تصویر سے کاش اسکی بدلے دل لگاتے ہم
کہ منہ تکتے ہین حیرت سے نہ بوسہ ہے نہ گالی ہے

چمن مین کون یہ سرو خرامان آن نکلا ہے
کہ جسکی نذر کو ہر شاخ گل پہولون کی ڈالی ہے

نہین جینے کی امید اب صبح تابان کی فرقت مین
مصیبت کیا کہین ہم پر عجب گردون نے ڈالی ہے

ق

تپ غم سے یہ بستر اور وہ پیار بارش غم ہے
نزول صد بلا و خانہ خالی رات کالی ہے

غزل پر دردوسی پڑھ او جرأت جس ادا سے اپنے — کہ طرز گفتگو تو نے نئی ڈھب کی نکالی ہے

غزل ۹۰۴ — ۱۱

کیوں گئے تھے ہم بروز عید گھر اوس یار کے — روئے جو سو بار دل پر دست حسرت مار کے
روز رہتا ہوں گھر میں اسلیئے دو چار کے — جا لگے تا کان تک کوئی بھی اوس غمخوار کے
اب مریض عشق کی تیری نہیں اوسکی سی شکل — موت ہی دکھلائی دے دیکھے سے جس بیمار کے
یا الٰہی بام پر آویگا کب وہ سنگ دل — دیدے تو پتھرا گئے مجھ پشت بر دیوار کے
واہ رے اٹکھیلیاں اور واہ رے طرز سخن — صدقے اوس رفتار کے قربان اس گفتار کے
اسکو صورت دکھا جاؤ کہ بیٹھے لوگ سب — دیکھتے ہیں دست و پا مجھ طالب دیدار کے
اختلاط اہل عالم سے یہ تنگ آتا ہے دل — یاد جب آتی ہیں وہ خلطے گھڑی دو چار کے
ہم میں گردوں کو نیا دکھلا ہیں کشتی نوح کی — ہیں وہ طوفان خیز آنسو چشم دریا بار کے
رخ پہ یوں آئی سمجھ کے [illegible] — گنج پہ مار سیہ بیٹھے ہے کنڈلی مار کے
رخنۂ دیوار و در کی فکر میں تم ہو تو ہاں — پہلے روزن کر چکو بند اس دیدۂ بیدار کے
اک غزل نے ہم سخن گویاں میں جرأت اور پڑھ — سب ہیں مشتاق اہل معنی یاں ترے اشعار کے

غزل ۹۰۵ — ۱۱

جب چلے حسرت بھرے کوچہ سے اوس دلدار کے — رو دئے کیا کیا ہم لگ لگ در و دیوار کے
کیا کہا پیغام بر تو نے یہ ترے مشتاق سے — مر گیا بس وہ جو سینے پہ دو ہتڑ مار کے
جان بلب ہوں جسکے غم میں ہر زبان پہ اوسکے ہے — مکر کب خاطر میں ہیں اپنی کسی مکار کے
کہتے ہو پھیر پھر کے داروں اپنے پر سے تجھکو میں — بات میں بخشے تو ہو پر صدقے اس تکرار کے
شوق دیدار اوس گلرخان بیوفا کو تجھکو ہے — لو ہوے پیاسے ہیں جو مجھ تشنۂ دیدار کے
کیا کہوں حال آج تو کچھ مضطرب سے حال ہیں — لوگ آتے جاتے ہیں گھر میں سر بیمار کے
ننگ ہے گو اوسکو پر عالم میں تو ہے اپنا نام — ہو وہ یکتائی زمانہ صدقے اپنے یار کے
اور بھی رکھتے سے جب سرکش ہوا وہ سرو ناز — شکل قمری طوق در گردن ہوے ہم یار کے

قطعہ

اوس سے ہے یہ التماس اپنا کہ پوچھے اتنی بات — جا سکے جو کوئی گھر میں اوس پری رخسار کے
آگیا کیسے کے جیسے میں جو ہے بیٹھا ہوا — ایک دیوانہ سا یہ سایہ سے تلے دیوار کے
دیکھ جرأت اوسکو کہتا ہے دل مضطر یہی — اپنے کوٹھے پر سے مجھکو پھینک دے تو وار کے

٩٠٦ — غزل — ٩

گر نہین شربت دیدار میسر تو پی
گر دلا غم کو کیا چاہیے ہی نایاب تو پی

یا وہ سفوف ہے سیر شب مہتاب تو پی
گر نہ بادہ ہو تو اک جام مے ناب تو پی

اب غم عشق کلیجا مرا کیون کہانے لگا
خون دل تو نے کیا پہلے یہ خوناب تجھے پی

دشمن خواب و خور ای داغ عشق ہے آہ
گر ہوا چاہیے ہے تو بخور و بیخواب تو پی

تو یہ گر نیک ہے کی تو نے یہ وہ سبزہ رنگ
گر ملا چاہیے تجھے اے دل بیتاب تو پی

ہو دلا تشنۂ دیدار تو کچھ کہا سکے نہ مر
پہلے اوس خنجر خونخوار کا زہراب تو پی

ساغر مے ہو کہ یا جام ہلاہل ہو دلا
بزم مین گر ہے تجھے خاطر احباب تو پی

چاہ کا ناطقہ نے تو ابھی کیا جانے میان
پہلے چشمہ سے محبت کی ذرہ آب تو پی

اسمین ہو جائیگی جرأت غزل رنگین اور
غنچہ سان فکر مین چپ ہو کر تو خوناب تو پی

٩٠٧ — غزل — ٩

خواہش مے ہے جو ای غیرت مہتاب تو پی
ہم بھی خواہش کہین گے دل کی مے ناب تو پی

قطرۂ بحر محبت کوئی طوفان ہے دلا
کہانے چکر ہین تجھے صورت گرداب تو پی

شیخ کیا دیکھے ہی مے ہی تری نخوت کی دوا
گر تکبر کو کیا چاہیے ہے نایاب تو پی

کچھ تجھے بے لب جانان نہین بہاتا تو بھلا
دل بیمار ذرہ شربت عناب تو پی

کیونکہ مین اوسکو پلاؤن مے گلرنگ بزور
لو ہو پینا ہے مرا اسکے دل بیتاب تو پی

قطرۂ نیسان محبت سے اگر ہے تجھکو
صدف دل طلب گوہر نایاب تو پی

زاہدا بادۂ گلرنگ کو ہم رندون مین
آ جو نکلا نہین تیرے پر سر خاب تو پی

یہ دعا ہے کہ کرون مین طلب جام شراب
اور وہ آنکھون مین [illegible] تجھے پی

عشق مین منہ بند پڑا کیون ہو اوس کے جرأت
جی ٹھہر جائیگا منہ کہول ذرہ آب تو پی

٩٠٨ — غزل — ١١

لگا سے آکے گر وہ سبزہ رنگ اک بار لگ جاوے
تو گویا زخم دل پر مرہم زنگار لگ جاوے

بھری ہی حسرت دیدار دل مین ہم بہون پر سے
غضب ہی گر ترے آنے مین عرصہ یار لگ جاوے

سہ رخسار کا اوسکے جہان ہو ذکر تو جی سے
لگے ہی چاندنی چوک ہر طرف بازار لگ جاوے

کرے خون جگر سے چشم گوہر بار گر سازش
تو سونی باغ سے بھی بہتر اک گلزار لگ جاوے

تصور مین جو اوس کافر نگہ کے آہ مین کیہون
تو دل پر کیون نہ اک بجلی سی پہر پہر لگ جاوے

تن لاغر گر اپنا خانہ جانانہ تک پہونچے
تو ہو کر جادہ اوسکا نے کا سر بالا لگ جاوے

پڑے کیا خاک جی کو کل تلق دل کا تشنے کیونکر
لگے سب تک اگر نہ وہ دلدار لگ جاوے

نظر وہ خواب مین آجا جاگیں بخت خوابیدہ
جو ٹک کم بخت میرا دیدہ بیدار لگ جاوے

یہ دیکھی تیغ ابرو یار ہی کی دیکہکر جسکو
لگے ہر کوئی یار سے مجکو یہ تلوار لگ جاوے

کف افسوس ملیو مجہہ غریق بحر الفت پہ
اب آس دریا سے پار وہ جسکی کشتی پار لگ جاوے

محبت کا لگا ہی روگ یون مجکو تو اے جرأت
کہ جون مفلس کو پیری مین کہ بہت آزار لگ جاوے

۱۱	غزل	۹۰۹

گر وہ ہاتھ آئے تو زانو پہ بٹھائے رکھیے
لب سے لب سینہ سے سینہ کو ملائے رکھیے

پوچھیے کیون وصل مین پہر بہی ہو کر وا تنی نہ ہٹ
تا کجا دست تمنا کو ہٹائے رکھیے

مجکو ڈر ہے کہ کرے حشر نہ برپا یہ کہین
زیر پا اس دل مضطر کو دبائے رکھیے

بیٹھین کیا دور کہ جا ہے ہے یہی کثرت شوق
آپ کے زانو سے زانو کو بہڑائے رکھیے

دردمندون کی بری ہوتی ہے آہ اے پیارے
دل بیدرد کو اسے نہ یہ جتائے رکھیے

جب وہ بگڑے ہے تو کہتے ہین یہی ناز و غرور
منہ بنائے ہوئے تیوری کو چڑہائے رکھیے

ہمین یہ بر ہم کہ کہین ہین مجہے نظرین اوسکی
تجہکو تو کر ہی سکے نہ رکہائے رکھیے

ہو وے محفل مین جو وہ تو یہی جی چاہے ہے
روز و شب یون ہی نہین صحبت کو جمائے رکھیے

بس ہین وہ پردہ نشین ہے گر آجائے تو بس
کنج خلوت مین اوسے چہپائے رکھیے

اور بخت اپنے جو بیدار ہوئے تو [illegible]
کیا ہی اپنا کے سنگ ساتہ سولائے رکھیے

کچہ لگاوٹ کا سبب اور نہین ہے جرأت
یہ وہ جا ہے ہے کہ اسکو ہی لگائے رکھیے

۱۲	غزل	۹۱۰

ٹہرا تہا بام پر وہ اور نگہ مین جی جو اوس پر کی
نظر آنے لگی گویا تجہہ تپلی سکندر کی

بشکل عکس ور روآئینہ بستے مین ہین ہم تو
کہان پہر ہم جو تیرے سامنے سے شکل ٹک سر کی

جو دیکہا اپنے در پر پاوس پری ہو تو یون بولا
دیوانہ کیون بنا جاتا ہے چل اپنے راہ لے گہر کی

تیان سنگدل کی چاہ کا وہ نام سے حق ہے
کہ جیسے جو کوئی چہاتی بنالے اپنی پتہر کی

سر کہے ہے باعث ایسا ہی اشک چشم تر اپنا
ملا دے خاک مین جسنے کہ چوڑائی سمندر کی

گورے گورے پیارے پیارے سینے پہ ان کے [illegible]
چھپنے کو جھکے کیا کیا ہاتھ پھیلا جائے ہے

ہان سے سینے پہ ان تلک کیا گذر جا ہے سو دل
پاؤن اپنے جا کر جھٹک پاؤن پڑ جائے ہے

سر سے لیکر پاؤن تک آفت ہے تو اے پری
ہے قیامت نازکی گھونگھٹ کو جب جھکائے ہے

نازو انداز و ادا اور آن سب تجھ مین ہین
گرمی تیری گفتگو کی سی کوئی کب پائے ہے

اچپلاہٹ سے سراپا چال مین انکھیلیان
سیکھنے تجھسے سجاوٹ ہر کوئی اب آئے ہے

غش مین ہو جاتا ہے جی بس عطر کی بو باس سے
جھٹ سے جرأت کی گلی جب آکے تو لگ جائے ہے

۱۰	غزل	۹۱۸

صورت اخگر ہمین جز سوختن کیا چاہیے
تن پہ غیر از خاک اپنے پیرہن کیا چاہیے

رنج ہے راحت سے بہتر درد ہے درمان سے خوب
ہم ہین عاشق ہمکو جز رنج و محن کیا چاہیے

ہم اسیر دام حسرت کیا کرین گلگشت باغ
بلبل تصویر کو سیر چمن کیا چاہیے

رونق افزا ہوئے جس محفل مین وہ خورشید رو
شمع روشن وان درون انجمن کیا چاہیے

وے نہ تکلیف لباس عمر کی مجھکو کوئی
مردہ دل جو ہو اوسے غیر از کفن کیا چاہیے

ہو رہے ہین قتل ہم تو دیکھیے بیچ دہیج آپکی
ہمکو تن تن کر غضب انا بانکپن کیا چاہیے

گر کہون مین جس سے ہو وے کوئی آزردہ بھلا
آپکو لانا زبان پر وہ سخن کیا چاہیے

بولنے سے رات کے ثابت ہوئی اپنی یہ بات
یعنی اک آواز دینے کو دہن کیا چاہیے

قول پر قائم نہین تو اپنے تجھکو توڑتے
رشتۂ الفت اب اے پیمان شکن کیا چاہیے

ہے سر و تن اوسکی خاطر وہ نہو جرأت تو پھر
تن کو سر کیا چاہیے اور سر کو تن کیا چاہیے

۹	غزل	۹۱۹

کچھ منہ سے نکالون تو کہے یان سے نکل بے
اور ہاتھ جو پھیلاؤن تو خفا ہو کے کہے چل بے

ہنس ہنس کے پری جو جا ہون تو یہ رک کے کہے ایسے
پر سون ابھی اپنے کف افسوس تو مل بے

ٹک گرم سخن ہونے لگون تو کہے خاموش
جون شمع ابھی آتش حسرت سے تو جل بے

اشعار جو حالی مین سناؤن تو کہے یہ
یہ جتنین خوش آتی نہین پڑھ اور غزل بے

بیہودہ ہو بیٹھ جاؤن تو بٹ کر کہے کیا خوب
اتنا بھی ز خود رفتہ نہو کچھ تو سنبھل بے

پیجانے کو گھر اپنے کہون تو کہے اچھا
کیا چھوڑ رہا مین دیکھیے گا تو خرابی کل بے

اک بوسہ جو مانگون عوض دل تو کہے واہ
یہ وضع خوش آتی نہین ہم کو بڑا ہے

عکس چہرے پھون کو تو جھانک کر کہے ہے | وارون ترے ہاتھون کو بن اتنا نہ مسل بے
جھٹ سے یون جو زلفون کی بلائین تو کہے وہ | اللہ رے چالاکی و جرأت ترے بل بے

۹۲۰ — غزل — ۱۱

جلے بلون کے گئی اب اوجاڑ بن مٹی | پس از فنا بھی ہے کیا صرف سوختن مٹی
یہ کیا ستم ہے کہ ڈھو ڈھو کے جان دی اور ہائے | نہ پائی ہاتھ سے شیرین کے کوہکن مٹی
یہ خاک ہے کسی سرگشتہ کی کلال کا چاک | بہان چرخ ہے کب ورنہ چرخ زن مٹی
اوٹھا جو خاک سے مجنون کے اک بگولا آہ | دکھا رہی ہے عجائب دوانہ پن مٹی
بجائے ہے جو پپیہے لگی وہ طفل حسین | کسی یہ خاک شدہ کی ہے بوسہ زن مٹی
مسافران جہان گرد راہ ہستی سے | نہ منہ کو پھیرو کہ آخر کو ہے وطن مٹی
اسی طرح تمھین کھاویگی ایک دن یہ بھی | یہ کہدو اونسے جو کھاتے ہین دو زن مٹی
ہر ایک محو خموشی تھا یون ادہر کل دیکھ | کہ جیسے مالی کی صورت کا ہو دہن مٹی
ق تب اوسکو تونے نہ پوچھا کہ جب ترے در کی | ملے تھا منہ سے کوئی اپنے خستہ تن مٹی
خبر مسافر راہ عدم کی مت پوچھو | کہ اتنو پڑ گئی اوسپر کہ ڈرون ہو مٹی
وہ اس زمین سے رکھا ہون در معانی اوس | کہ جیسے آگے مخالف کا ہو سخن مٹی

۹۲۱ — غزل — ۱۳

نہ دی جو تونے اوسے شوخ دلشکن مٹی | موے پہ ہے ترے کشتہ پہ طعنہ زن مٹی
ملی یہ دل نہ ملا خاک مین کہ قہر ہے یہ | پڑی ہی جو غنچہ پہ ہنگام واشدن مٹی
جو بوے خلق تو چاہیے تو ہو ہمنشین خلق | کہ جاے صحبت صندل سے عطر بن مٹی
بدشت عشق یہ بیکس ہوا دل وحشی | کہ جیسے پائی نہ با دست گورکن مٹی
جو دیکھا قبر مین تیرے جلے بلون کو تو آہ | بیان اخگر افسردہ تھا کفن مٹی
ہے اپنے اصل کی جانب ہر ایک شے کی رجوع | بشر کا کیون نہ موے پر ہو جملہ تن مٹی
پھرے چمن مین وہ گل رو تو پھر کرے پیدا | بہر روش عجب اک بوسے نسترن مٹی
یہ قصر تن کی ہے حالت بتفصیل سری آہ | کہ جیسے ڈہ پڑے ہے جون خانۂ کہن مٹی
چمن یہ باغ مین جیتے ہی اوسکو بذخر افگن | کہ اپنے سر پہ لگے ڈالنے چمن مٹی
کہتا ہے یہ در سے رہا لگ کے صورت دیوار | کہ منتظر کا ترے ہو گیا بدن مٹی

ہر اک رخنۂ دیوار کھائے جاے ہی آہ
نہ ڈالوں سر پہ میں کیوں اپنے خستہ تن مٹی

وہ گھر جو غیرت گلشن تھا سو اب اوس میں
خراب و خستہ و ویران اوڑ رہی ہی مٹی

پس از فنا بھی یہی آرزو ہے جرأت کی
ملے یہ خاک نجف شاہ بو الحسن مٹی

۹۲۲ — غزل — ۷

بزم میں یار اور شمع گل فانوس میں شیشے کی ہے
اب طبیعت حسرت و افسوس میں شیشے کی ہے

خود تصور میں اب اوسکے ہو گیا جوں آبلہ
کسقدر چاہ اس دل مایوس میں شیشے کی ہے

لب بلب جانان شہو تو کیا کریں مینا و مے
کیفیت ہے تو کنار و بوس میں شیشے کی ہے

بزم رندان میں ہی کیوں آج اسقدر ہا کے ہے
قید یا رب کس دل منحوس میں شیشے کی ہے

یار مست ناز اور ہے مطرب و ابر و بہار
اب ہوس اس خاطر مایوس میں شیشے کی ہے

پوچھو ہم مستوں سے تو افسردہ جام جم سے قدر
محفل ارا دکیکاوس میں شیشے کی ہے

انتظار ساقی گلرو میں کہ اشعار اور
گر طلب جرأت دل مایوس میں شیشے کی ہے

۹۲۳ — غزل — ۷

کیا خوشی خاک اس دل مایوس میں شیشے کی ہے
ہاے رہتی گردن کف افسوس میں شیشے کی ہے

ہی بہت دلچسپیان بادہ گلرنگ وہ
کچھ جو زینت جلوۂ طاؤس میں شیشے کی ہے

صورت مستانہ سے نکلے ہے کہ مینا شیخ
کیا صدا خواہش دل ناقوس میں شیشے کی ہے

مہر خاموشی بلب اور پنبہ در گوش اب جو ہے
صاف خصلت یہ تیری محبوس میں شیشے کی ہے

غنچۂ گل دیکھ کر شکل صراحی محو ہے
لاگ ہر رنگ اس دل مایوس میں شیشے کی ہے

دوش ہبھو کے پر ہی جوبن فصل بہار میں
جلوہ گر یوں شمع کب فانوس میں شیشے کی ہے

دخت رز کا دیکھ عالم خم ہی جرأت باغ میں
شاخ گل بھی خواہش پابوس میں شیشے کی ہے

۹۲۴ — غزل — ۱۰

جی جلا کر دل میں ہی صدقے تمہارے جائیے
اسمیں گو رسوائی ہو یا جی سے مارے جائیے

بیٹھنے سے کل نہیں پڑتی ہی پھر کہد و تمہیں
پاس سے اوٹھکر بھلا کیونکر تمہارے جائیے

دیکھیے مضطر بزم میں مجکو یہ آنکھوں میں کہا
پھر بھی آتا ہے تو یاں سے اک کنارے جائیے

وہ پس آئینگی میری گر تم آسکتے نہیں
تو کسیکو گھر سے بیٹھے ہی پکارے جائیے

کیا کسی نے کی یہ سرگوشی کہ بس اکبار گی
ہمسے آنکھوں میں لگے ہونے اشارے جائیے

جی یہ چاہے ہے کہ تم تو سامنے بیٹھے ہو جان
اور بس ہو جان سے جی تمیہ وار سے جائیے

خواب مین دیکھہ اوسکی آمد بندہ گیا بس یہ خیال
گھر کا آنگن اپنی پلکون سے بہارے جائیے

چاہ کہتے ہین اسی کو آئے گر ہونٹھون پہ دم
چاہنے کا چاہیے دم تو بہی مارے جائیے

بعد مدت دل مین کیا جانے یہ کیا لہر آ گئے
پھر یہین اوسنے بلا بھیجا ہے بارے جائیے

گو بہر صورت میان جرأت بگاڑے تمسے وہ
آپ پر صحبت کے نقشے کو سنوارے جائیے

۹۲۵	غزل	۱۰

نہ دیا تک جو یار دکھلائی
غم نے دنیا ہزار دکھلائی

کیا ہی ساون کی جھڑی تو نے
دیدۂ اشکبار دکھلائے

مین کیا قصد گریہ بزم مین کب
آنکھہ کیون تو نے یار دکھلائی

کب تسلی ہو شعلہ خو کی آگ
اک جھلک برق وار دکھلائی

ہمنے اس گلشن جہان مین آہ
کچھہ نہ اپنی بہار دکھلائی

چشم پر خون نے تجھہ بن اے گلرو
زور ہمکو بہار دکھلائے

ترا عاشق کہان کہ اب اوسکا
نہین دنیا مزار دکھلائے

ہاتھ اوٹھتے ہی پیرہن مین جنون
نے دیا ایک تار دکھلائی

جی ہی جاہے ہے کہ تصویر یار
دم مین دی لاکھہ بار دکھلائی

نہین دیتا بہت دنون سے آہ
جرأت بیقرار دکھلائی

۹۲۶	غزل	۵

آہ کس پردہ نشین سے دیدۂ دل لڑ گئے
شدت گریہ سے جو آنکھون پہ پردے پڑ گئے

بعد مرگ اعمال سے جو اپنے کھینچا انفعال
آخر اس شرمندگی سے ہم زمین مین گڑ گئے

جون انار آتشین اک دم تماشا سا دکھا
برگ و بر کی ساتھہ سے بس ہم زمین پر جھڑ گئے

دل ہی جب ہاتھ کا پھوڑا ہو تو کیا جینے کا لطف
کیون اجل کیا پاؤن مین تیری پھپھولے پڑ گئے

کیا کہین تا صبح جرأت کیا ہی اپنے سے خنگ
رات اپنے گھر کو ہم لڑتے تو یہین سے لڑ گئے

۹۲۷	غزل	۱۲

یہ نقش اپنے دل کے نگینے پہ حرف ہے
گر تو یہان ہو دو سے تو جینے پہ حرف ہے

اوس رخ پہ خط کی جون خط گلزار ہے بہار
اسد کیا ہر ایک قرینے پہ حرف ہے

ہو کیون یہ تختہ مشق اطبا ترا مریض
جون لوح مشق اوسکی یہ سینے پہ حرف ہے

چھاتی مری سرا ہے جو درد و غم سے
الماس نے کیا کہ کوہ کی سینے پہ حرف ہے

گرنا ہو سر کے بل تو چڑہو بام عشق پر
ہیش نظر یہ پہلے ہی زینے پہ حرف ہے

یون غش پڑا ہے تشنۂ دیدار اب تلک
کہانا تو کیا کہ پانی کی پینے پہ حرف ہے

پنہان درون سینہ ہر زخم اپنے وہ کہ بس
وان سوزن خیال کے سینے پہ حرف ہے

سو خط گئے کہ نہ آپ نے دو حرف بھی لکھے / اسمین تو دوستی کی قرینے یہ حرف ہے

گویا وہ لعل لب مسی آلودہ ہین ظلم / چسپان جو لعل سی ہون تو مینے یہ حرف ہے

اب وہ غزل پڑھون مین کہ جسکا کوئی جواب / دوران مین کیا کہی کہ مہینے یہ حرف ہے

۹۲۸ غزل ۷

لب وہ کہ لعل کے بھی نگینے یہ حرف ہے / سبزہ یہ پشت لب یہ کہ مینے یہ حرف ہے

عالم ہوا جو جا ہے تو سینہ یہ داغ رکھے / غالب یہ ایک لاکھ سفینے یہ حرف ہے

اوس روے پر عرق یہ عیان ہی جو لام زلف / اعجاز حسن سے یہ پسینے یہ حرف ہے

گویا ہین رشک تکمہ لعل اوسکی فندقین / اور سبز جو چڑھیان وہ کہ مینے یہ حرف ہے

ق

افسوس ہے وہ پردہ نشین لیسی بام پر / لکھا ہر ایک جسکے یہ زینے یہ حرف ہے

جسکو کہ سر کٹا نا ہو رکھے یہان قدم / بس ہم مرین جو اوسپہ تو جینے یہ حرف ہے

سہہ پچیانہ میرے ہاتہ مین جون لعل جرأت آہ / حسرت بھرا یہ دل کے نگینے یہ حرف ہے

۹۲۹ غزل ۱۳

دی کہو سر لا کے ذلت توقیر کی تو یہ کی / دل کے اوچاسنے کی تدبیر کی تو یہ کی

سونپا یہ سوچ آفت زنجیر کی تو یہ کی / عاشق کی اپنے اوسنے تدبیر کی تو یہ کی

وہ چاہنا ہمارا اب جانتے نہین ہین / لو چاہ نے ہمارے تاثیر کی تو یہ کی

لگتے ہین زخم ہر دم تیغ مفارقت سے / اب تیز اوسنے ہمپر شمشیر کی تو یہ کی

پڑتے ہی دل یہ اپنے سینہ کے پار گذری / شفقت اب اوس نگہ نے جون تیر کی تو یہ کی

ہی اوسکو رنج عسرت دان جا کے دشمنون نے / حال زبون کی اپنی تقریر کی تو یہ کی

دیوار پر لگا کر کہینچی شبیہ یوسف / اپنے مقابل اوسنے تصویر کی تو یہ کی

ملتی ہین درہم داغ اب ہمکو سوز غم سے / اس عشق نے ہمارے جاگیر کی تو یہ کی

تم جو خفا ہو مجہہ سے ہماور تو خطا کیا / ہان دل دیا ہے تمکو تقصیر کی تو یہ کی

تدبیر سے نہ حاصل ہو کچہہ بجز ندامت / معلوم ہمنے اپنی تقدیر کی تو یہ کی

آ دم لبون یہ پہونچا اور آہ وہ نہ آیا / وعدہ پہ ایکدم کی تاخیر کی تو یہ کی

اب آپ اپنی صورت پہچانتے نہین ہم / الفت نے اپنی حالت تغییر کی تو یہ کی

ہے فی غلط ہے تیرا املا غلط ہے تیرا / جرأت ہین عبارت تحریر کی تو یہ کی

٩٣٠ غزل ٧

بوند ہیرے کی کنی سے بھی کڑھی منہہ کی لگی — اوسکے آنے کے جو وعدے پہ جھڑی منہہ کی لگی

تار جس بوند کی باندھا ہے اب اوس کیفی بن — گویا سولی وہ فلک پیر سے کھڑی منہہ کی لگی

شب کو تھی بادہ کشی اور تھا وہ غیرت شمع — نور ہی صبح تلک ہمکو بڑی منہہ کی لگی

آئے رونے پہ جو یہ دیدۂ خونبار تو بس — جھڑ سے زنگ سے دو چار گھڑی منہہ کی لگی

برسا جب ابر فرہ آہ کے جھکجھوروں سے — دل پہ کیا کیا نہ بغیر اوسکے جھڑی منہہ کی لگی

اوٹھتے ہی وان سے کرے ہم ہمدم باری اشک — کیا تماشا ہے کہ بن پاؤں اڑی منہہ کی لگی

دل جو نرم اوسکا ہوا پینے سے اے جرأت — یاد دلوانے شراب اب یہ کڑی منہہ کی لگی

٩٣١ غزل ١٢

نکالا دل نے کہ آہ کرنا جو یاد ہمکو وہ آ رہا ہے — تو کوئی گویا دل و جگر پر ہمارے چھریاں لگا رہا ہے

قلق گذرتا ہے ہم کو کیا کیا سنوں ہو حسرت پہر یہ جیسے — کہ کوئی معشوق روٹھی عاشق کو اپنے کیا کیا ستا رہا ہے

جو غور کیجے تو وہ کئی دن کہاں کا آنا کہاں کا جانا — اک آمد و رفت سانس کی ہے سو اب وہ ہم میں کیا رہا ہے

وہ سید مرد [illegible] آیا تو سنیے اوسکو یہ سنایا — یہ وہ بڑا ہے جو پہر دق اگر تمہارے در پہ آ رہا ہے

[illegible] کہ جب جو ناز بردار تھا تمہارا — فرا چلو تم کہ ایک مجمع اب اوسکی میت اوٹھا رہا ہے

بلند کیونکہ نہ ہوتی جاوے صدا اب اس [illegible] فغان کی — کہ آہ طنبور دل کی تاروں کو مطرب غم بجا رہا ہے

نصیب [illegible] خواب شیرین ہوا تھا جس طرح سو میں بھی — یہ دست عشق اب اوسطرح سے تھپک تھپک کر سلا رہا ہے

جہاں فراق [illegible] ہمکو نظر پڑے اب کر آہ یا [illegible] — کسیکی جاتے ہی لشکر غم عمارت دل کو ڈھا رہا ہے

وہ لذت وصل یاد کر کے کبھی یہ رو دیا کبھی یہ ہنسا — تمام شب محبت میں اور دل میں عجب طرح کا مزا رہا ہے

ہجوم یاس [illegible] دل پر [illegible] کوئی پاس غم [illegible] — وبال جان زندگی ہوئی ہے کہ لطف جینے کا کیا رہا ہے

[illegible] کیا وصل کی تمنا یہ سب [illegible] درد نہاں — کہ عمر بھر اپنے دلربا سے جو دل ملے پر جدا رہا ہے

فراق جانان میں [illegible] غزل [illegible] — جو اوڑ گیا خواب چشم سے تو خیال یہ ڈھا رہا ہے

٩٣٢ غزل ١٢

یہاں معشوق و عاشق [illegible] عشق طرفہ عجب تماشا رہا ہے — ادھر نگاہ ہے دم اوسکا اوٹھا اودھر وہ آنکھیں لگا رہا ہے

تھا یا جسکو نہ پاس تمنے وہ [illegible] کیا اوٹھا رہا ہے — کہ جا کے قدموں پہ ہر کسیکے لگی پہ سر کو لگا رہا ہے

خموش اسطرح رہوں میں یہ شور شین [illegible] — شرارت نالہ کیا کہوں میں مرا کلیجہ جلا رہا ہے

نگاہ کو دل جسنے طبع پیری کبھی ہو صحبت تری بری ہو
مزا تو دیکھو اوسیکا میرے تصور آنکھوں میں جہا رہا ہے

کبھی تو اوسکی خبر نے قاتل جو تجھپہ سو جان سے ہو مائل
یہ کنج غم شکل نیم بسمل پڑا وہ کیا تلملا رہا ہے

ہزار مضمون بیقراری گذرتے ہیں دل میں یکباری
حقیقت اپنی وہ اب جو ساری کسیکو بیٹھا سنا رہا ہے

دل اسلیے جان بلب پڑا ہے کہ مبتلا تمپہ جو ہوا ہے
یہ سچ ہے صاحب نے کیا کیا ہے کیا یہ اپنا ہی بار رہا ہے

کوئی سرمایۂ ہوس زندگانی کوئی ہے مصروف خونفشانی
ترا جو بیمار غم کہانی اب اپنی بیتی سنا رہا ہے

کہاں تلک کہہ یہ دکھ سہینگے یہ جی میں سمجھے کہ کہاں جینگے
ترا کہینگے تو کیا کرینگے ہمیں تو غم اسے ستا رہا ہے

کہاں وہ صحبت کہاں وہ مجلس یہ کنج تنہائی اب ہے مونس
نہ کوئی ہمدم نہ کوئی مونس نہ کوئی یار آشنا رہا ہے

فقط ہے درد و غم نہانی حباب سا ہے زندگانی
پڑا جو وہ تمہارا رفیق جانی سو وہ بھی ہونٹوں پہ آ رہا ہے

تری ہے عاشق کا وقت رحلت چل اب تو دیکھ اوسکو از مروت
کراہ کیا کیا وہ دل کی حالت اشارتوں میں جتا رہا ہے

نباہ ہے کا مزا کہاں یا خیال میں کچھ نہ بات لایا
کہ سلسلے مرنا ہی جو نہ آیا اوسی کو اب تک بلا رہا ہے

الٰہی تھی کونسی وہ ساعت جو بگڑی اوس سے فرشتہ کبھی محبت
نہیں سنورتے اگرچہ جرأت نئے نئے نقشے بنا رہا ہے

۹۳۳ — غزل — ۱۰

کسی کو دنیا سے کب اب جو یہ تبسم لب پہ یہ بہا کر
تو دکھلاتی یہ آتش برق جیسے سحاب بجلی جلائے ہے

کسی کو صحبت سے ہیں یاد یہ ستم کہ جو صلح و جنگ ہے ہی
نہ کسی سے جاتے ہیں رو کے ہم نہ کوئی اب آکے منائے ہے

بھلا کھینچے کیونکہ نہ اپنا جی کہ آسماں پہ پڑا کہیں
انہیں انکھڑیوں کی سی جہان کی یہ جھلک آسمان دکھائی ہے

شتاب میں جو دکانیاں گل کی گلچیں وہ غش ہی یا گھر میں
بدرون پردہ شاخ گل یہ نسیم بہار و نہائے ہے

یہ جنون سے مشکل ہیں اب کی کھینچی کسی سے حالت بیکسی
نہ کسی سے اپنا لگے ہے جی نہ کوئی اب آنکھ ملائے ہے

جگر اپنا مشکل قیامت و شوق کہیں دل یہ فتنہ و قلق
کہ لیے ہے اب جو وہ اک ورق ادھر سے کسی کے پڑھائی ہے

یہی سوچ لذت ہے مجکو تو کہ نہ دیکھا ہو کہیں تجھ ہی کو
یہ سنو ہوں جب تقریر کوئی اپنی گذر گو سنائے ہے

نہ کسیکو درد یہ الم خدا کہیں ہم فسانہ غم ہو گیا
کبھی گوش زد جو ہوا انتہا ہمیں عشق اب وہ دکھائے ہے

مری دل میں طرفہ ہے گل کھلا سر کو سے یار تک مری آ
کہیں ہو ہوا نہیں تو صبا ابھی تو بھی باؤ میں آئی ہے

کوئی پوچھے جرأت زار سے یہ جدا ہے اپنے وہ یار سے
کسی سے کہا کوئی پیار سے جو بلائیں اپنی لوائے ہے

۹۳۴ — غزل — ۱۰

منہ کو گر سوز غمسے دل میاں جلائے ہے
چوب آتش خوردہ کیا کیا نے زباں ہلائے ہے

لوٹتی اوس پر زمین پر دیکھ مجکو شکل برق
رعد کے پردہ میں کیا کیا آسماں چلائے ہے

بسکہ دل ہی صید لاغر وہ شکار افگن او سے
کھینچ کر جب تیر بارے ہے کمان چلائے ہے

سینۂ پر داغ و محزون سے صدائے دل ہی یون
باغ مین جون دوپہر کو باغبان چلائے ہے

ہم دل مین ہو جون نے نالہ زن ہر استخوان
شیر کو جیسے لگی اب نیستان چلائے ہے

تو ہو وہ غارتگر عالم کہ تیرے ہاتھ سے
مین ہی فریادی نہین سارا جہان چلائے ہے

شمع سان لَو آہ جل اوٹھتے ہین اہل بزم کے
بیٹھے بیٹھے جب ترا آتش زبان چلائے ہے

کوئی آواز اب تری بیمار کی سنتا نہین
گرچہ کیا کیا زور سے وہ ناتوان چلائے ہے

تیرے عاشق پر قلق وہ ہی کہ کوئی سوگوار
پیٹ کر بس سینہ و سر ہر زمان چلائے ہے

کان مین آتی ہے جرأت اک صدائے نالہ آہ
ہر دل وحشی خدا جانے کہان چلائے ہے

۹۳۵ غزل ۱۲

دوستی و دون بڑہا کر تم گھٹانے لگ گئے
یا تو تھی وہ مہربانی یا ستانے لگ گئے

یا ہمین تم دیکھتے تھے چتونون سے چاہ کی
یا بنا غصہ کی شکل آنکھین دکھانے لگ گئے

یا محبت سے تم اپنے ہاتھ مین دیتے تھے ہاتھ
یا ہمارے ہاتھ سے دامن چھوڑانے لگ گئے

یا دم رخصت چلے آتے تھے دروازے تلک
یا مرے آنے کی سن کنڈی چڑہانے لگ گئے

یا تو کہتے تھے سراہتی ہو تم چیت پر چڑھے
یا ہمین اب دیکھکر تیوری چڑہانے لگ گئے

یا تو دیتے تھے گلوری منہ مین اپنے ہاتھ سے
یا مرے اب قتل پر بیڑا اوٹھانے لگ گئے

یا تو دزدیدہ نگہ سے دیکھ لیتے تھے ہمین
یا سبھی باتون مین تم اب دل چرانے لگ گئے

یا تو قسمین دیکر تم آنے کے وعدے لیتے تھے
یا بلانے کی مرے سوگند کھانے لگ گئے

یا ثنا اپنی کچھ پاس بھجواتے تھے تم
یا مرا نام و نشان بالکل مٹانے لگ گئے

یا تو باہم میخوری کی آرزو رکھتے تھے تم
یا پیالے جام غم مجھکو پلانے لگ گئے

بیٹھتے تھے یا تو زانو سے بھڑا زانو کو تم
یا محبت سے ہمارے دل ہٹانے لگ گئے

سچ کہو جی یاد مین کسکی لگی رہتی ہو اب
جرأت اپنی کو جو تم ساری بھلانے لگ گئے

۹۳۶ غزل ۱۱

مرنا ہی نظر آیا انجام گرفتاری
پیغام اجل لایا پیغام گرفتاری

اپنے ہوئے متوالے جینے سے کہ ہر لا لے
تھے زہر کے سو پیالے اک جام گرفتاری

بے سیم بر اے یارو گو قصر طلائی ہو
پر آئے نظر ہمکو صد بام گرفتاری

کیون دام مین گھبرائے صیاد کو گر پاتے
کیا چین سے کٹ جاتی ایام گرفتاری

تا روز شمار اونکا ہووے نہ شمار اصلا
کیا کہیے کہ ہین کیا کیا آلام گرفتاری

پر باندہ کے گو میرے صیاد بے اب گھیرے
ایسے تو ہین بہو تیرے اقسام گرفتاری

گر بر مین دل آرام اب ہر روز رہا ہو ہر شب
پوچھے کوئی ہمسے تب آرام گرفتاری

وان شام لطافت ہے اور صبح صباحت ہے
یان صبح ندامت ہے اور شام گرفتاری

پاتے نہین کچھ ہم ہین ہین اور ہی عالم مین
مر جائینگے اک دم مین ہنگام گرفتاری

گر دام مین لاویگا صیاد ستاوے گا
تو مفت مین پاویگا الزام گرفتاری

مدہوشی سے الفت کے بس ہو گئے ہم جرأت
پیتے ہین بصد رغبت اک جام گرفتاری

۹۳۷ غزل ۱۱

چاہ کی چتون مری آنکھ اوسکی شرمائی ہوئی
تاڑلی محفل مین سب نے سخت رسوائی ہوئی

طبع کیون مالوف میری شوخ ہرجائی ہوئی
جابجا کیا کہیے اپنی کیسی رسوائی ہوئی

دیکھ اوس آتش کے پرکالے کی وہ چشمک نی
مجکو کچھ بجلی نظر پڑتی ہے گھبرائی ہوئی

آہ اس دل کی لگی پر چشم گریان کیون نہو
یہ اسی کمبخت کی ہے آگ بھڑکائی ہوئی

چاہتی ہے اوس بھبوکے کے حضور اپنا فروغ
شمع کی آنکھون مین ہے چربی مگر چھائی ہوئی

فرش گل پر منعمون نخوت سے مت پھیلاویا پاون
کل کو یہ چادر تمہین پر ہوگی پھیلائی ہوئی

میرے آتے ہی جو اوٹھ جاتے ہو گھبرا کر تو جان
مین نے بس جانا طبیعت ہی کہین آئی ہوئی

گر کہون کچھ اوس سے تو کہتا ہی بس بس چپ رہو
کیا دل بیتاب کی حالت ہی اوکتائی ہوئی

ق

شب کو جو اپنے مقابل ہو گئی ناگاہ آہ
چاندنی مین ایک صورت چمکی چمکائی ہوئی

اونکے دھوکے سے کیا ہمنے لپٹ جانے کا قصد
پر وہ نکلا اجنبی تو سخت رسوائی ہوئی

حسب حال اشعار کہیے اپنے اب جرأت کچھ اور
یہ غزل تو تھی کئی یارون کی کہوائی ہوئی

۹۳۸ غزل ۱۱

ہی غضب اپنی طبیعت اوسپہ ہی آئی ہوئی
جسپہ پڑتی ہی ہر اک کی آنکھ للچائی ہوئی

یاد آجاتی ہی تو روتا ہون کیا منہ ڈہانپ ڈہانپ
بھولی بھولی صورت اور وہ آنکھ شرمائی ہوئی

چھاؤنی برسات مین چھائی کہان جلد آؤ جی
جی گھٹاتا ہے ہمارا یہ گھٹا چھائی ہوئی

کون رخصت ہوکے یہ ہمسے گیا یارب جو آہ
صبر نے مجرا کیا رخصت شکیبائی ہوئی

شب تصور مین کسی مہرو کی آنکھون کے حضور
چار سو اک نور کی چادر تھی پھیلائی ہوئی

ناتوان دیکھا جو مجکو تو یہ ہنسکر بول اوٹھے
بارے اب تو کچہ بہت اونمین توانائی ہوئی

سامنے میرے جو منہ کرکے نہین تم بیٹھتے
کیا کسیکے سامنے ہی یہ قسم کھائی ہوئی

پہر یہ حیرت ہی مجھے اسپر نہ تم ٹھہرے رہے
بات جو مدت سے ہی آپسمین ٹھہرائی ہوئی

خیر تو ہے ای دل وحشت زدہ یہ کیا ہوا
یون جو قسمت مین مری یہ دشت پیمائی ہوئی

پابرہنہ مو پریشان آہ برلب رنگ زرد
دست بر سینہ ہی اور صورت ہے گہبرائی ہوئی

دوڑ دوڑ آنے سے جرأت کے رکو مت کیا کرے
اس بچارے کی طبیعت تمپہ ہی آئی ہوئی

غزل

۹۳۹ — ۸

دلا مت منزل گیسو مین جا خواہشمین بوسون کی
نہین تو راہ طی کرنی پڑے گی کالے کوسون کی

یہ طفل شک دکہلانے لگے طوفان پہ صد طوفان
حقیقت کیا کہون آنکھون مین اپنی بالے بوبون کی

فقط باتون مین پای تشنۂ وصل آہ کب تسکین
کہین بجہتی بہی ہی پیاس بجہانے پیاسی اوسون کی

ہوا ہون بد دعا سے مین کسیکے رکہیو اوس جا گہہ
قبور عاشقان جس جا ہون معشوقون کی کوسون کی

شب فرقت کی زاری کیا کہون اور اپنی بیچینی
شکایت گوش زد ہوتی ہی کیا کیا کچہ پڑوسون کی

نہ ٹہرا ایک بہی اونمین سے آمد دیکہکر اوسکی
توقع دل مین رکہتے تہے بڑی جنکے بہروسون کی

بشکل سادہ رویان جہان ہی روبرو تیرے
کہ جیسے صورتین بد رو سے ہوتی ہین کہوسون کی

طمع نے جن لبون کی ہمکو جرأت مار ڈالا ہے
جو پایا دین تو اونمین دین ہم بہی کیا کیا مار بوسون کی

غزل

۹۴۰ — ۱۱

نہ ہٹ جاتی ہے اوسکی یہ طبیعت اپنی ہٹتی ہے
عجب تشویش مین کیان دنون اوقات کٹتی ہے

جو پہر کر اوس سے بیٹہون بزم عشرت مین تو ہوتا ہے
ہجوم فکر کیا کیا دل مین جون جون بزم چہٹتی ہے

نقاب اپنا اولٹ کر منہ دکہا تصویر سا اپنا
کوئی دم مین تری بیمار کی پتلی اولٹتی ہے

دل اوسکا پہر گیا تو کیا کرین تدبیر ہم ہیچ ہے
بن آئی کچہ نہین تقدیر اپنی جب پلٹتی ہے

کسیکا دل اوچٹ جاتا ہے ملاقات اپنی سے شاید
یہ بے موجب نہین ہر رات نیند اپنی اوچٹتی ہے

تصور ہے یہ کس زلف سیہ کا ہمکو ہر شب
دل سودا زدہ سے اک بلا سی آ چمٹتی ہے

ترقی و تنزل کا ہی رنگ اس باغ مین ظاہر
شگفتہ ہو کے یعنے گل کی پہر پتی سمٹتی ہے

سحر جاتا ہے جب وہ رشک مہ اور دل بہر آتا ہے
تو کیا کیا صبح کی چہاتی مری رونے پہ پہٹتی ہے

بیا رایسی نہ دیکھی جو خزان ہووے نہ بعد اوسکے
کھلے ہے جیسے گل آخر وہی پہر شاخ جھڑتی ہے

جہان کے باغ کو دیکھو تو شادی مین ہو غم پیدا
کہ جان جون جون سن بڑا ہوتا ہی تون تون عمر گھٹتی ہے

بہبھو کا سا جلا آتا ہے جب وہ بزم مین جرأت
تو کیا کیا شمع مجلس اوسکی آمد دیکھ کے کٹتی ہے

غزل ۹۴۱ — ۱۰

جہان دیکھے ہے ہمکو غور سے وانسے سسکتی ہے
وہ غمگین ہین کہ گرد اپنے خوشی کب پہٹکتی ہے

بوقت رقص کیا اوسکے فقط نتھنے پہڑکتے ہین
جو دیکھو غور سے تو آنکھہ ہی کیا کیا مٹکتی ہے

نہین جاتا جو کھٹکا اوس مژہ کا دہیان سے اپنے
تو ساری رات بس اک پھانس سی دل مین کھٹکتی ہے

دل زار آہ کے صدمہ سے اب اس رنگ بوے ہر
کہ باد صبح سے جیسے کلی گل کی چٹکتی ہے

بگولا مت سمجھ بہر نثار ناقۂ لیلے
بیابان مین یہ اتبک روح مجنون کی بھٹکتی ہے

اوٹھانا زلف کا رخ سے جو یاد آتا ہے تو اکثر
اندھیرا آنکھون مین آ چاندنی پہر کیا چھٹکتی ہے

جدائی ہے کہ گر پہونچے ہے وان اوڑکر غبار اپنا
تو بادِ تند کیا کیا اوسکے دامن کو جھٹکتی ہے

رہے ہے جبین پیشانی یہ حیران موج دریا بھی
نہ تنہا دیکھکر بال اوسکے ناگن ہی بہکتی ہے

بلائے جان کہون مین یار کی گل اوسکے سر ہو کو
عجب انداز سے ماتھے پہ لٹ اوسکے لٹکتی ہے

بہ تغییر قوافی کہہ غزل انداز کی جرأت
کہ تیری شاعری اب سبکے آنکھون مین کھٹکتی ہے

غزل ۹۴۲ — ۱۲

سمائی ہے نہ تن مین اور نہ تن کو چھوڑ سکتی ہے
مری جان آکے آنکھون مین کسیکی راہ تکتی ہے

فقط نرگس ہی کیا دیکھ اوسکو نیچے تکتی ہے
نہ ہنس سکتے ہین گل نہ گل سے بلبل بول سکتی ہے

پھنکا جاتا ہی تن اپنا طپش سے دل کے ہے ظالم
کہ ہر لحظہ کلیجے پر اک آتش سی دہکتی ہے

سخن نکلے ہے کچھ کا کچھ مرے منہ سے تصور مین
کسی میخوار کی اپنی زبان کیا کیا بہکتی ہے

بیان کیجے ترے بیمار کی کیا سرگذشت اب تو
یہ حالت ہی کہ بس گردن کوئی دم کو ڈھلکتی ہے

وہ رشک صد بہار آیا تھا اک دم کو جو گلشن مین
تو کیا کیا بوے گل گھر مین کئی دن سے مہکتی ہے

نزاکت یہ کہ آتا بوے گل سے ہی پسینا اور
صبا ٹک بھی جو چلتی ہی کمر کیا کیا لچکتی ہے

ہزارون گرچہ نگرو ہین پہ دیکھیں کو ہم حیران
کہ اک تصویر اپنی سامنے سے کب سرکتی ہے

بزیر قصر گردون سوئے کیا آرام سے کوئی
یہ چھت ایسی پرانی ہے کہ شبنم سے ٹپکتی ہے

ہوائے برشگالی اب تو ہے بارہ مہینے یان
پلک بے ساقی مہرو کے اپنی ٹک جھپکتی ہے

تسلسل اشک جوشان کا ہے گویا بارش باران
بدلکر قافیہ لا اوسکو جام نظم مین جرأت

فغان دل ہے صدا اور آہ کی بجلی چمکتی ہے
مئے معنی جو تیرے شیشۂ دل مین جھلکتی ہے

غزل

۹۴۳

دم نکل جاتا ہے اب ازرشک قمر نزدیک ہے
راہ کوئی خاک ری اگر عاشق ہے تو
دو قدم کی جا ہے مین تجھسی فرصت اجل
وان ملک جانا تو دور از عقل ہے ای ہمدمو

پاس عصمت تاکی ہے ہجر نزدیک ہے
منزل مقصود کا رستہ اب نزدیک ہے
در گنبد کر جا کہ اوسکا رنگ نزدیک ہے
دور ہے جانان مین جانا مگر نزدیک ہے
دیکھیہ گریبان مین جیب ہمین [illegible]

وان کہان پاکبازت ورد دور کیونکہ [illegible]
مضطرب ان جو تنگ عنقا فرصت [illegible]
ای خبر انکو مریض غم کی ای غافل شتاب
دیکھیہ صورت وہ اشیا یہین کہی دور دور
پاس یہین کیا کہیا ٹیکے کا در نزدیک ہے

کیا کرین گر انکے گہر سے اونکا گہر نزدیک ہے
خدیش شاید کسیکا نامہ بر نزدیک ہے
یعنے مرنا ہی کرا ب تو بہتر نزدیک ہے
پاس لو کسیکے کیونکہ جا وین گو کہ گہر نزدیک ہے

۱۱

۹۴۴

بہری جو حسرت دل مین انکی گفتگو مین ہے
سوار کشتی ہین جو دا ہر عشق کا جسکو
یہ کیفیت ہے جو ہم اند مشرب ون کا ہے
خیال ہے تیرہ وحشی کی جیب و دامن کا
[illegible]

خدا ہی جانے کہ بندہ کس آرزو مین ہے
او سلوح کی سیاہی مری لہو مین ہے
کہ ہاتھ سجہ پہ ہے اور دل سبو مین ہے
کہ جا کی جا کی مین ہے اور رفو مین ہے
خیال اب یہ کیسے شوخ شعلہ خو مین ہے
مجا خشیم کو جرأت لیے دی بصارت کھو

کہان ہے یار کسی رخ خوبرو مین ہے
یہ کم ہے تو ہیں کسیکی تلاش مین ہم
شگفتہ بدن کو کہان ہی جستجو مین ہے
تمہارے جلوہ سے سبک جلوہ دیار
جو کچہ کہ ہم مین ہی حسن و ادا دگر می
کسی جو یہ پردہ دین کی آئیہ [illegible]

مزاج آپ کے انداز گفتگو مین ہے
کہ آج ایک جہان انکی جستجو مین ہے
رہو دگی یہ کسی عطر کی بو مین ہے
جو شمس صحبت مین نہین ہے سو لکھنو مین ہے
تمہین سلا و بہلا سے یہ یا وہ [illegible]

۱۱

۹۴۵

بوجہ اوٹھاتی ہیں غم کا سر پر دل ہمارے
جیتے جی رکے مین کشتہ جو نیال ہمارے
مین نظیر وہ نہین ساکی کن وہ کہ یہ وہ شوخ
عاقبت بہ عشق ہی باریک ہیت راہ صراط
اسقدر کوہ کنی عشق نہ دی اوسکو بس

کوئی کہسار سو جیسے مقابل ہمارے
تو سبک بھی جہاتی پہ ہی بس ہمارے
کس کے جیتے ہی کہ لوس نکرو دل ہمارے
با عصیان ہنس مکر آپکو غافل ہمارے
آخر آن موت کی ای سر پہ اوٹھا سل ہمارے

ہم ہی سنگدلون کے جو کیا دل ہمارے
دست نازک کو ہے کج رخ لوس ہی خوب
اپنی زنجیر سدا آپ ہے جھنکارے ہے
دست بیدی کا ارادہ سر نہ بولے کا تہا
بوجہ فرہاد کی ہلوا یا کر ودن مین کا

تو سبک بھی جہاتی پہ ہی اک سل ہمارے
ورنہ سر اپنی تو تن پہ مری قاتل ہمارے
کہ دیوانہ ہی ضعیف اور ہے سلاسل ہمارے
دست پیہ ہو گی لیکن دم بسمل ہمارے
اور شیرین کو کہا کبھو نہ تو دل ہمارے

۱۲

۹۴۶

کہیے اک اور غزل ہمین اگرچہ اسے جرأت
قافیے اور ردیف اوسکے ہین مشکل ہمارے

کیون نہ ہر دم بر رہ عشق کرون دل بہاری
دل بگرداب محبت ہے گران باری سے
شب کے وعدہ پہ کرے دیر نہ کیون تو پیارے
دل گذرگاہ ہے پریون کا چلو صبر و سکون

قدم اوٹھہ سکتے نہین اور ہے منزل بہاری
کشتی پہونچی نہ مری تالب ساحل بہاری
دن مین اپنے ہے کچہ ای مہر شمایل بہاری
نہین ہوتا ہے مکان رہنے کے قابل بہاری

خوف ہے مجکو کہ اوسکا ہی لہو ہلکا اور
تیغ کہینچے ہوئے آتا ہے وہ قاتل بہاری

ہو سبکبار جو طے کرنی ہے یہ راہ تجھے
وادیٔ عشق کے ہین مرحلہ منزل بہاری

گھر سے جانے نہین دیتی جو ترے گھر والے
کیا ترا پاؤن ہے اے حور شمایل بہاری

نغمہ سنجی مین ہے یکتا وہ مرا طائر دل
جسکے ہین پیش نظر صوت عنادل بہاری

ہم تو مجنون کے اب اس بات کے دیوانے ہین
عرش پر لیلی کا سمجھے ہے وہ محمل بہاری

بار غم کیسے اوٹھا کر وہ مفارقت مین
کیون نہ مردہ ترے مایل کا ہو غافل بہاری

ایک تو ہجر کی تھی رات ہی بہاری تس پر
ایک سے ایک بلا ہوتی ہے نازل بہاری

دل پہ تا حشر رہے گوہ فراق اے جرأت
جی مین ہے ماریئے اب سر پہ اوٹھا سل بہاری

غزل

٩٤٧ — ١٤

کب وہ صیاد اسیرون کی خبر لیتا ہے
اور جو لیتا ہے تو مقراض سے پر لیتا ہے

مشغلہ ہجر مین بس دل یہی کر لیتا ہے
کہ دم سرد کبھی روکے یہ بہر لیتا ہے

کشتۂ زلف کو یون دے ہے وہ رخ جون کوئی آہ
خبر مردۂ شام آکے سحر لیتا ہے

منزل کوے محبت مین ہو پیادہ کہ سوار
راہ تاریک مین مرکب سے اوتر لیتا ہے

کیون نہ شیطان کو کرون جنت دل سے خارج
انتقام پدر خویش پسر لیتا ہے

پہر وہ بچتا ہی نہین طائر دل جسکو کہ آہ
تاک اوس شوخ کا شہباز نظر لیتا ہے

برق ہل وہ گذرتا ہے تب اوسکی جانب
منتظر جب کہ کوئی جی سے گذر لیتا ہے

وہ ہوا بحر جہان کی ہے کہ مانند حباب
اک نفس ہر کوئی یان آکے اوبھر لیتا ہے

اوٹھ گیا بزم سے کون اپنی لگا یاد جو آہ
ہچکیان رو رو کے ہر ایک بشر لیتا ہے

ہوے کب بوسہ لب پر وہ خریدار سخن
بے بہا لعل کوئی دے کے گہر لیتا ہے

پہل ہی صحبت ظالم کا ہے ہو جس پہ نشست
پہر اوسی شاخ کو وہ زیر تبر لیتا ہے

کیون لیا کوہ محبت یہ اوٹھا سر پہ دلا
سانس بہی اب جو نہین دو دو پہر لیتا ہے

کیا سنا قصۂ فرہاد نہ تھا اے کمبخت
ایسی آفت بہی کوئی سر پہ بشر لیتا ہے

ہے زمین خوب پہ کیون بستہ اے جرأت اور
توسن فکر کو جولان نہین کر لیتا ہے

غزل

٩٤٨ — ١٢

آئینہ سامنے بن ٹھن کے جو دھر لیتا ہے
کار عاشق سبھی معشوق وہ کر لیتا ہے

پاسبان دور وو کرتا ہے ہماری دولت
خانۂ یار کے نزدیک جو گھر لیتا ہے

اپنے [illegible] نہ کچھ پوچھ کہ اب تو ای وائے
کون جز بیخبری اوسکی خبر لیتا ہے

[illegible] وس سے ہون کیا یا وہ کرتا ہی نہین
ذبح دو چار کو جب تک نہین کر لیتا ہے

[illegible] فق ہو کے ہر اٹکڑے جگر ہووے ہے آہ
وصل کی شب جو کوئی نام سحر لیتا ہے

وان سے گھر آنے کی ٹھہراتے ہین تب بات ہم آہ
دل مین جب جی سے گذرتا ہے ٹھہر لیتا ہے

بیٹھتا اب جو نہین چین سے ہم پاس وہ شوخ
چٹکیان حسن جوانا نہ مگر لیتا ہے

شاخین جنبش مین جو آ غنچے صبا سے چٹکے
یہ بلائین تری بیمار سے گل تر لیتا ہے

صبح عید اب تو یہی ہے ترے بیمار کے گھر
کروٹ اک شام سے گر تا بہ سحر لیتا ہے

دل ملا ہووے جو معشوق کا تو ہی عاشق
چین من مانتا ہر حال مین کر لیتا ہے

لاکھ اینوہ ہو پر کوئی نہ دریافت کرے
کہ کدہر منہ سے وہ کچھ دے ہے کدہر لیتا ہے

کسکے رخسار پہ زلفین تھین سنواری جرأت
بوسہ دست جو تو شام و سحر لیتا ہے

۹۴۹ غزل ۱۱

اوسکی محرم پہ یہ کہتی ہے بیت نرگس کی
دیکھیے کوئی کہ لگی آنکھین ہین یان کس کس کی

کیا بلا مار سیہ ہے تری زلفون کے حضور
جو گرہ اوسمین ہے سو گانٹھہ ہے گویا بس کی

بزم سے اوٹھتے ہی اوسکے یہ ہوا بیخود مین
کہ خبر اپنی رہی مجکو نہ کچھ مجلس کی

نظر آیا جو بھبھو کا سا کوئی ہوش ربا
حضرت دل وہین رخصت ہو طاقت کسکی

کیا غضب ہے کہ وہ الفت کو سمجھتا ہی نہین
مارے ڈالے ہے ہمین آہ محبت جسکی

کیون نہ ہوں سوچ مین ہر دم کہ بکو سے جانان
حالت اب اور کچھ آتی ہے نظر جس تس کی

ہووے کس منہ سے بیان وہ کہ دم بوس و کنار
کسمسا کر جس ادا سے وہ کہہ ہے بس کی

اب یہ نقشا ہی کہ بستر پہ وہ بیخود ہے پڑا
نہ سنے ہے کسی ہمدم کی نہ کچھ مونس کی

مجھسے قلاش کا کب سیمبرون سے ہو نباہ
پیش اہل دولت قدر ہے کیا مفلس کی

شکل تصویر رہی کچھ نہ اوسے اپنی خبر
کھینچی تصویر مصور جو ترے بیحس کی

محو دیدار اب اوسکا ہون مین جرأت ہی ہے
جو کہے ہے مجھے بھاتی نہین صورت اسکی

۹۵۰ غزل ۱۲

کھاؤن یارب نہ غم عشق تو غم کھائے مجھے
گر نہ بیمار محبت ہون تو موت آئے مجھے

گر نہ مشتاق رخ و زلف تبان ہون بخدا
تو فلک لوز سیہ چاہے سو دکھلائے مجھے

قامت شعلہ رخان کا نہون مائل تو بس آہ
آگ جون سرو چراغان ابھی لگ جائے مجھے

گر اوٹھاؤن نہ مزا دل کی گرفتاری کا
جون گنہگار کوئی قید مین بہلائے مجھے

آہ پر درد غم عشق سے کھینچون نہ تو آہ
کوئی ہمدم نہ بجز آہ نظر آئے مجھے

مین بصد جان کسی قاتل پہ جو قربان نہ ہون
تو موے پر نہ کوئی ٹھیہ کے اوٹھوائے مجھے

دشت پیماے محبت نہون تو ہووے سے
نہ رہ منزل مقصد کوئی بتلائے مجھے

جی لگا کر کہین اپنا دم الفت بھرتا
گر نہ چاہون تو دم اوٹھا ابھی لگ جائے مجھے

جستجو مین جو کسیکے نہو جی تک کہوتا
تو گم ایسا ہون کہ ڈھونڈھے ہی نہ کوئی پائے مجھے

قلق عشق تبان گر نہ گوارا ہو مجھے
ہو یہ حالت کہ ہر اک دیکھ کے گھبرائے مجھے

نہو الفت کی اگر مد نظر بیچینی
جس سے جو چاہون وہ اوس سے سوا تڑپائے مجھے

گر غم عشق نہ خوش آئی بدل تو جرات
تنگ ایسا ہون کہ زنہار نہ کچھ بھائے مجھے

۱۴	غزل	۹۵۱

حیرت ہے کہ گل اوسنے کہی کان مین اپنے
وہ بات کہ مطلق جو نہتی دھیان مین اپنے

کیا دل کی خبر پوچھے ہے ای شوخ کماندار
سرخی سی لگی دیکھ لے پیکان مین اپنے

دیوانہ وہ ہم تفتہ جگر ہین کہ ہر اک نخل
جون سرو چراغان ہے گلستان مین اپنے

جس شکل کہ عکس آئینہ مین جلوہ نما ہو
ہے یون وہ با دیدۂ حیران مین اپنے

گر نعرہ زنان جائین دیوانے ترے تو پھر
گو بچے نہ کوئی شیر نیستان مین اپنے

دکھلائے وہ ہین چشم غضب اوسکو کہ دیکھے
کچھ چشم مروت جو وہ دربان مین اپنے

وہ نالہ کنان ہم ہین کہ ہر گوشۂ دیوار
جون خانۂ زنبور ہے زندان مین اپنے

رہزن کی طرح عشق ہے کیا قتل کے درپے
پایا جو اکیلا ہمین میدان مین اپنے

اوڑتی سی خبر کیا یہ سنی ہمنے کہ یارب
بس ہوش و حواس اوڑ گئے اک آن مین اپنے

کیا سینہ پر داغ سے نسبت ہے چمن کو
گل اور روش کے ہین گلستان مین اپنے

دل آپ نے کیون وصل کے وعدہ پہ لیا تھا
رکھنا جو یونہین تھا ہمین میدان مین اپنے

ہم سوختگان پاس کبھو آئے نہ مجنون
اک آگ سی بھڑکی ہے بیابان مین اپنے

خورشید ہمین صبح قیامت کا دکھایا
رکھ تکمۂ لعل اوسنے گریبان مین اپنے

اب جی مین ہے جو اشعار کہین ایسے جرات
ایسی نہ غزل ہو کوئی دیوان مین اپنے

۹۵۲ غزل ۱۰

یہ دکھو ہر بار نہ کچھ کان مین اپنے
کیا جانین کہ ہم بیٹھے ہین کس دھیان مین اپنے

افسوس کہ وہ جان جہان پاس تب آیا
جب کچھ نہ رہی طاقت نہ دل و جان مین اپنے

گلزار مین جس کے ترے بن جاؤ نہین خوشی
پھر دخل نہ دے مجھی بستان مین اپنے

دیکھ اوسکا تبسم ہوں کیون نہ سر و سامان
بجلی سے پڑی خرمن سامان مین اپنے

بیتابی مجنون کا اثر یہ ہے کہ لیلی
دوڑاے ہے ناقہ کو بیابان مین اپنے

برسون جسے پالا وہ بیک غمزۂ جانان
پہلو سے گریزان ہوا اک آن مین اپنے

دل آپ نے کیون وصل کے وعدہ پہ لیا تھا
رکھنا جو یون ہین تھا ہمین ارمان مین اپنے

ہاتھ آپ نے اب جسکی ملاقات سے کھینچا
کتنی ہو کہ عشق اوس کا نہین دھیان مین اپنے

بیٹھا ہے دیوانہ سادہ ہو کرکے پریشان
پھیلاے ہوے پاؤن بیابان مین اپنے

موقوف ہوا فارسی فکر ہے جرات
اشعار گئے جب سے ایران مین اپنے

۹۵۳ غزل ۱۶

لعل لب پہ جو ہین بس اوسنے جمائی مسی
شفق شام سے بہتر نظر آئی مسی

اپنے تو دل سے گئی نیلم و الماس کی قدر
در دندان پہ جو ہین اوسنے جمائی مسی

کیا چمکنے لگی اخگر سے بجا کستر حسن
اوس نے ملکر جو ہین دندان پہ جمائی مسی

شام خوبی کی نہ خوبی رہی کچھ پیش نگاہ
ایسی کافر ترے نظرون مین سمائی مسی

آئینہ ہاتھ سے اکدم نہین ہوتا ہے جدا
اللہ اللہ اوسے کیا اپنی خوش آئی مسی

جی مین آتا ہے کہ ہونٹھون سے لگا دیجیے ہونٹھ
کیا دھوان دھار یہ کافر نے لگائی مسی

در دندان سے خجل ہووے صفائی گوہر
تو نے پیاری یہ لگائی بہ صفائی مسی

اپنے ہونٹھون کا وہ جا ہے کہ لون بوسہ
اپنے اوسکے تئین اب آپ یہ بہائی مسی

کیون نہ مسی وہ لگا کر ہو ترشرو مجھپر
پوچھنے کے لیے جا ہے ہا کھٹائی مسی

پھر تسکین وہ لگا کہنے دل سوختہ پہ
اوسکی جھوٹی کہین عاشق نے جو پائی مسی

گرمی عشق سے سوسن کے نکل آئی زبان
اوسنے بن پوچھے جو ہین اپنی دکھائی مسی

ایہ غم لبسے وہین جلپر مرے چھا جاتا ہے
یاد آتی ہے وہ ہونٹھون پہ جو چھائی مسی

پاؤں ہونٹھوں کو ترے جان لگا کیا چوسوں
کیا ہی ہونٹھوں پہ غضب تو نے جمائی مسی

ملک خوبی کا تو ہی شاہ کرے کیونکہ نہ جان
اور خوبوں کی تری لب سے گدائی مسی

ہم سیہ بخت نہ کیوں رشک سے تڑپیں پیارے
نہ کرے عجب ترے ہونٹھوں سے جدائی مسی

جوش سودا نے عجب رنگ دکھایا جرأت
اوسکے ہونٹھوں کی ہمیں یاد جو آئی مسی

غزل

۹۵۴ — ۸

نہ تھی ہمکو مگر طبیعت کی ہم اوٹھانے کی
کہ ہم میں تاب نہیں اب الم اوٹھانے کی

اوٹھونگا خاک ہو جسم اوسکے در سے ہم بھی
لگی ہے ہوا ایسی کہ دم بدم اوٹھانے کی

اوٹھونگا میں ہی کہ یاں سے تمہارے ستم
خدا کو مانو نہ کھاؤ قسم اوٹھانے کی

سے ہو ترے جو بند کر گلی ای گل
قدم بجانب باغ ارم اوٹھانے کی

تجربا یہ عشق تنہا دل کا حوصلہ ہے نہ
کسے مجال تھی یہ بار غم اوٹھانے کی

خطا و سکو لکھنے میں کچھ یاد آگیا تو بس
بنی ہاتھ میں طاقت قلم اوٹھانے کی

وہ اوس گلی سے کب اوٹھے مشکل اتفاق قدم
اوٹھا کے بیٹھے جو لذت ستم اوٹھانے کی

یہ مشکل سا یہ ہو ہمرہ جو وہ ٹھہرے
تو مجھ میں خاک ہے جرأت قدم اوٹھانے کی

غزل

۹۵۵ — ۱۳

قہر قیامت اور غضب گات آپ کی
جو بات ہے سو قہر ہے کیا بات آپکی

کوئی خدا سے مانگے ہے ملک اور کوئی مال
ہم چاہتے فقط ہیں ملاقات آپکی

آئی ہو تم جو یاں تو کروں گا میں جی نثار
ٹھہری ہے بس یہی یہ مدارات آپ کی

در دیدہ اک نگاہ سے دل سکو کر دیا خراب
اور ایک شخص پر یہ کھلی بات آپکی

حاصل ہوا یہ حسرت دل ہیش نہ نکلی
اندوہ ہی میں کٹ گئی اوقات آپکی

کیونکر کہوں ہے ہجر میں جی رونے کی بات سے
تھی صبح سے ہمیشہ عنایات آپ کی

ایسا ہو گا رخ کی گرہ زلف کی بلا ہیں
تصویر سا منہ جو پھرے دن رات آپ کی

تم سا ہی نہ حضرت دل ہو سکا نہ کوئی
مدت سے خواہش ہے خرابات آپ کی

دیکھوں کسی کو آن تو ایسی نہیں ہے جان
فوج کرشمہ مجمع تعینات آپ کی

جو دیکھے اک نگاہ میں عنایات لطف دو جہان
گویا ہے بزم عیش طلسمات آپ کی

پوچھی مرا خبر ہی اگر نہ اس کی بات
افسوس جی کی جی میں رہی بات آپکی

اب تم تو پاکشیدہ ہو ہم ہاتھ ملتے ہیں
یوں طبع سے اتر گئی سوغات آپکی

کیا لم آپ کا ہے بیان جرأت ان دنوں
عالم سے چھپ کے ہے جو ملاقات آپ کی

۹۵۶ — ۱۱

رہیں کسیں یک افسوس کہ میں بھی کا ہے
تیری پاؤں میں نہ ہاتھوں سے لگائی مہندی

ملکی مہندی کو عطر اوسے ملایا تو نہیں
رنگ عاشق کی لہو اور ہی لائی مہندی

سرخی رنگ حنا کیوں نہ تو آ کا ہو ترے
عطر فتنہ سے ہاتھوں کی لگائی مہندی

کیا رنگ ہے ہاتھوں کا میری جان گیا
یہ نکیلی کی کس جا سے منگائی مہندی

حسن پایا قوت کی لکھی سے نظر آئی لگے
نند قوون کی جو ہیں آئی مہندی

دل ہو چرخ کو مرے پاؤں تیری کچھ نہ ملا
تمنے پاؤں میں جو ہے جان لگائی مہندی

گلشن حسن تنہا کی ہے جو کچھ آرائش
اس روش کی نئی شہ کی کہ لگائی مہندی

کیوں نہ ہو پھر گری چرخ شفق سینہ نثار
ہے یہ جنجال ترے ہاتھوں کی بھائی مہندی

بس گیا دل ہی مرا آنکھوں لگانی تھی تجھے
کیوں ترے ہاتھوں سے تمنے نہ چھپائی مہندی

نخل ماتم کی طرح سے مژگان سے لہو
اوسنے اغیار کو اپنی جو دکھائی مہندی

اوس بہو کو سمجھ دیکھا تو عالم لکھا اور
ہاتھوں یہ جیسے رچائی مہندی

۹۵۷ — ۵

پھر تو میں دن کو کوئی گزرے ہے شب کراہتے
سہتے یہ کیوں خرابیاں گر نہ کسیکو چاہتے

جلوہ دکھا دیں باغ سبز گار ہی نہ اوسکے
ہوتے جو ہم بھی بت بنے ویسے ہی تم نباہتے

تم تو ہو رشک ماہ پر ہے یہ ستم تھے جو تمکو میری قدر — کہتے تمہین سب آفرین مجکو بہی سب سراہتے
درد و الم نے دل سے کی اپنی وہ خرچ دوستی — آنکے جیسے مدعی گہر مین کسیکا ڈہاتے
عشق نے کر دیا تباہ سچ تو یہ ہے کہ جرأت آہ — ستے یہ کیون خرابیان گر نہ کسیکو چاہتے

۹۵۸ **غزل** ۱۵

یاد کس گل کی تہی یا رب مرے تن سے لگی — آگ سی ولین جو سیر گل گلشن سے لگی — ہای وہ دن کہ جو سنکر یہ دیوانہ ہین — شوخ سی آنکہ یہ اک ہتی تہی روزن سے لگی
دہنی تجھسی کہان آنکہ ملا سکتی ہے — وہ تو پردہ مین کنارہ سے کہ جہان سے لگی — آنکہ اوس بن مرے شب کلبۂ احزان مین — صبح تک ہر دل مضطر کہ شیون سے لگی
سر زمین پہ جو کمر باندہی ہے عشاق کو آہ — اپنی کمبخت طبیعت اوسی رہزن سے لگی — پہنک گیا تن جلا پس دل جو نہی غیر کی — آگ گہر کو یہ مرے خانۂ دشمن سے لگی
دیکہو دیکہ اوسکی گلی دیکہین نہ پہر حرم — اہو شتر اسپہ مرے شیخ و برہمن سے لگی — اپنی سینہ پہ کہا ہاتہ مین اوسکا تو کہا — یہو کمبخت ہتیلی مری گلخن سے لگے
تنگ یہ لا کہ حسرت سے دیا جا ہے دل — اوسکی قدموسی حنا کا عجب فن سے لگی — ہاتہ مل مل کی موی ذوق مین جس پاون کی — خاک بہی اونکی کبہی آ کے نہ دامن سے لگی
تیر برتیر جو پہینکی تو کلیجے یہ مرے — چوٹ کس کس کی شب اوس ناوک افگن سے لگی — سرخ لب کیون نسی آلودہ اوس نے دکہا — بلبل آب آنکہ جدا گل کے دامن سے لگی
حسرت وصل مین کتنی ہین جسے آتش شوق — شہ تری خاک دہ کی وہ تن من سے لگی — یعنی جل بل کے ہوا راکہ کے دہری تو ہای — خاک بہی اوڑ کی وہ یہ تری ہو دامن سے لگی

۹۵۹ — تہوڑی تہوڑی سے ہو جاتی ہے جرأت کیا ہای — شمع شہ راتی جو شب اوس کے دشمن سے لگی — ۱۲

نہ تنہا دل خسرام ناز پر ہر آن لوٹے ہے — ترا دامن بہی قدمون پر تری ایجان لوٹے ہے
گیا ہی چہوڑ کر تو جس کو اے آباد نے عالم — وہ مضطر کیا در ون خانۂ ویران لوٹے ہے
کرے ہے چاندنی کی سیر جب وہ بیٹہ کشتی مین — تو کیا کیا موج پر عکس مہ تابان لوٹے ہے
دیا یہ خانۂ قاتل مین کس بیچین کو جانے — جو در پر نیم بسمل سا پڑا دربان لوٹے ہے
گرے ہے جب کہ تری مضطرب کی چشم سے آنسو — تو کیا کیا خاک پر جون گوہر غلطان لوٹے ہے
چہپاتا ہی گل نرگس سے تو جو اپنے مکہڑے کو — ترے اس بات پر کیا کیا ترا حیران لوٹے ہے
سرو داب طرفہ اوس مطرب بچے کا رقص لاتا ہی — کہ ہر اک ہچکی ہے اوسکے سن کر تان لوٹے ہے
خفا مجہسی نہو گر لوٹ جاؤن ترے قدمون پر — کرو نہین کیا کہ تجھ پر دل مرا ایجان لوٹے ہے
کریگا کام آخر اب وہ پاجامہ تمامی کا — کہ اک بجلی سے چلنی مین تر دامان لوٹے ہے
تصور مین جو دل کے زلف کا اوسکی ہی لہراتا — تو اک چہاتی پہ اوسکے سانپ سا ہر آن لوٹے ہے
اور آتا ہی مجہ سونا یاد باہم بستر گل پہ — تو سارے رات انکا رون یہ ہم دوجان لوٹے ہے
سکہے اشعار بیتابی کے تونے ایسی ای جرأت — کہ پڑکر سر سخندان اب ترا دیوان لوٹے ہے

۹۶۰ **غزل** ۱۱

تھی یہ سرکوبی کہ جون بجتی ہے نوبت صبح کی
ہم سیہ بختون نے یون کی شام فرقت صبح کی

ہر قدم پہ حشر برپا تھا چلا جب گھر وہ ماہ
تھی فزون صبح قیامت سے قیامت صبح کی

شعلۂ خورشید شہر کا با جلانے کو مرے
دیکھ اے آتش کے پرکالہ شرارت صبح کی

منہ دھلاتے تھی جو ازنکا اپنے اشک چشم آہ
جون گل و شبنم عجب باہم تھی صحبت صبح کی

جون بلائے شام غم ہے قابل گردن زدن
بے بیاض گردن جانان صباحت صبح کے

مجھ اسیر زلف کو آرام دے یون سے یار
خفتہ الحیونی کو جون بخشی ہے راحت صبح کی

گر تصور مین رخ جانان کی تو کسب کمال
یعنی بہتر ہوتی ہے ہر فن مین کسرت صبح کی

صبح جو وہ گھر گئے تو شام تک روتے رہے
ہم دل افگار دنکو راس آئی نہ صورت صبح کی

بے رخ و زلف تبان ذرات بھینی ہے آہ
کیا کہون ایذای شام اور کیا اذیت صبح کی

پہاڑتا ہون مین گریبان زندگی سے ہاتھ اوٹھا
یاد جب آتی ہے وہ صاحب سلامت صبح کی

درد دوری سے یہ کس مہرو کی تھا تو بیقرار
شام سے روروکے جو شب تو نے جرأت صبح کی

۹۶۱	غزل		۹
تہا نہ اوسکا شعلۂ رخسار گرم ہی آتش زبان وہ ہم ہین کہ آتشکدہ کی شکل ہم وحشیونکی داغ مین جون آفتاب حشر ملتا ہون شعلہ سان کف افسوس اوس بغیر	بجلی سے بہی فزون نگہ یار گرم ہے تا اون سے گہر کا سب در و دیوار گرم ہے جن سے تپش ہے دشت کو کہسار گرم ہے سر تا قدم جو شوخ طرحدار گرم ہی	دی آگ دل جگر کو مگر سوز غم نے آہ کس جلے بلے کو کیا قتل ہے ستم ہم دل جلون کی خاک سے بعد از فنا صبا کیا زیست ہو کہ ایک تو اپنا مزاج حار	لوح مزار بعد فنا یار گرم ہی جون تیغ شعلہ اوسکی جو تلوار گرم ہی تک چلیو ٹک سمجھ کے خبردار گرم ہی اور سینہ سوز عشق کا آزار گرم ہی
۹۶۲	کہہ جرأت ایک اور غزل وہ کہ سب کہین	لکھنے سے اوسکی دفتر اشعار گرم ہو	۷
خود ایک تو وہ شعلۂ رخسار گرم ہے جل جاوین نہ اوسکی جو دیکھی بلا کی ہو کس دل جلے کی سینہ کو نہ کباب کر دیا	تس پر بلا ہے زلف دھوان دھار گرم ہی اللہ کیا وہ شعلۂ رخسار گرم ہی جبکا لہو یہ شوخ کماندار گرم ہی	تیری مریض کو تپ عشق تہی کہ آہ ہر سرو باغ سرو چراغان ہی جسمین آہ یعنی کہ مثل تیر شہاب اب ہر ایک تیر	لوح مزار بعد فنا یار گرم ہے وہ باغبان عشق کا گلزار گرم ہی پیکان سے لیکے تا لب سوفار گرم ہی
۹۶۳	جولان ہے اس زمین مین جرأت یک اور بھی	شبدیز طبع اب جو بہ رفتار گرم ہی	۹
یون اب بخار غم سے تن زار گرم ہے افلاطون مین مجہو دیا جہلا کہ کہا تو گل پہتی بنا جو جا ہے تو آتش [illegible] محرور عشق [illegible]	جون شمع تار رشتۂ جان تار گرم ہے وہ رشک گل کا دو چہرہ کیا پیار گرم ہی اے دل غضب یہ فرقۂ اشرار گرم ہی خوبان مین آج آپکا بازار گرم ہے	دیکہی کس تپش سے جانکو وہ ہو گیا یار سے نگاہ [illegible] کیا کہ خشم جسپر تیری نگاہ رہ تو اگر کر پڑا مجہ دل جلی کو چہانتی ہے مگر [illegible]	اتنک یہ سینہ دل بیمار گرم ہے [illegible] خورشید سی فزون نگہ یار گرم ہی پوچھی ہے کیا گلی کا مری یار گرم ہی

۹۶۴	جرأت مرید دل نہ ہو سن لطف آتا ہے	آتش رخ عدو کو حسن کا بازار گرم ہے	۱۱

شب جو وہ رشک گل جو ذرا جا سے جو مری
گر رنگ ہی کان دہر کے سنے بات تو مری
یارب کبھی تو دیکھوں میں یہ انقلاب عشق
حسرت ہر ایک فلک کہ ہوئی ایک دم میں صبح
نالاں یہ شب کے نالوں سے ہمسائے ہیں کہ بس
گالی کسیکو دے سکے وہ کہتا تھا مجھسے یہ
ناصح دم اخیر نکر فکر بخیہ تو
کم ظرف میں نہیں ہوں پلا مجھکو ساقیا
مائل تھا ایک شہرۂ آفاق پہ جو میں
پر ملتمس ہوں بعد فنا تجھسے میں کہ خاک
جرأت خوش آئے ہے تجھے گر عاشقانہ شعر

حوران باغ خلد کریں تھا کے بو مرے
اوس وقت آکے دیکھیو کوئی گفتگو مری
سیر سے طرح سے وہ ہی کرے جستجو مری
ثانی جب او سنے بات بعید آرزو مری
فریاد کرتے پھرتے ہیں اب کو بکو مرے
میں کیا کروں کہ تو نے بگاڑی ہے خو مری
پوشاک اب کریں گے فرشتے رفو مری
ہرگز کوئی سنے گا نہ یاں ہاؤ ہو مری
ق صحبت نہ گو ہرا برتھی اوس سے کبھو مری
لیجائیو اوڑا کے صبا چار سو مرے
یہ درد سن غزل اب ایک اور تو مری

۹۶۵	غزل	۱۱

بیکسی ہے یہ کہ نکلی نہ حسرت کبھو مری
ٹپکے نہ کیونکہ چشم سے پھر خون آرزو
ٹک لگ گیا گلی سے جو وہ گل تو اب مجھے
سودے کا حال دیکھا کیا تھا اوس سے میں ق
یارب یہ کیسی گھڑی میں نکلا کہ خلق میں

سودے گی بعد مرگ بھی آرزو مری
یک لخت حسین ہوں میں لہو سے
جوں بوئے گل گری ہی زخود رفتہ بو مری
اوجھل ہوا فلا بھی جو نظروں سے تو مری
ہر داستان در بدر و کو بکو مری

جلاد مجھپہ پاک محبت کا جرم ہے
پیار ہے کچھ یہ در مجھکو نہیں آرزو مگر
شعلے یہ علی ہر تن سے ہی اوٹھی ہیں آہ
سوا آہ اخیر ہی آنسو ڈھلک گئی
اپنی سی آپ اوسکی زبانی ہوں ہم کلام

گردن کھینچو تیں سے جدا بی وضو مری
خواہش ہے کہا کرو نہیں ترمی اور تو مری
کیا سوزش نہاں ہے عیاں مو بمو مری
صد شکر مرتے مرتے رہی آبرو مری
حسن کلام کیا نہ کہی گفتگو مری

۹۶۶	شفقت کا اوسکی باندھوں ہوا گمان	جرأت خفا ہے شکل سے جو ملے ہو مرے	۱۱

کیا کہیں حال کیا جہان کا ہے
کون آیا تھا سیر گل کو جو آج
دیکھیں کیا ہو کہ ہم تو بیکس ادھر
ایک دن میں نکلا جو جینے تو
سیر گلشن میں سو [illegible]

کارخانہ تباہ یاں کا ہے
رنگ کچھ اور گلستان کا ہے
وہ نکیلا ہے شوخ بانکا ہے
یہ بھی رستہ مرے مکان کا ہے
اور ہی باغ جہاں کا ہے

کیا گمان شوخ بدگمان کا ہے
جو کہیں کوچہ تصور میں
یاں نہیں خواب کیونکہ آئے آہ
ق تو وہ بیگانہ وار کہنے لگا
روزن در سے بھی ملاؤ نہ آنکھ

کیہ مفتوں اک جہان کا ہے
کب انہیں خوف پاسبان کا ہے
وہ جہان ہے خیال وانکا ہے
ایسا تو آشنا کہاں کا ہے
حکم یہ ہم پہ باغبان کا ہے

۹۶۷	[illegible] غزل جرأت	دھیان ہر ایک نکتہ دان کا ہے	۱۱

دل سو نالہ و فغان کا تعلق — دل بلبل مین عذاب جان کا ہے
طایر دل اب اپنا ہے پرواز — مرغ گم کردہ آشیان کا ہے
چاک سینہ سے یہ دل بیتاب — کس ہنر سی کس اوسکو جھانکا ہے
صرصر آہ سے اوڑے اب حال — یہ دل زار و ناتوان کا ہے
نہین کٹتی یہ ہجر کی شب تار — کچھ عجب رنگ آسمان کا ہے

بندہ طالب جس آستان کا ہے — کب گذر وان فرشتہ جان کا ہے
کون طالب بغیر مطلوب آہ — خضر سان عمر جاودان کا ہے
تھا جو مایل ترا سو حیف اے شوخ — روز رنگ آج اوس جوان کا ہے
ق — اب تو وہ شکل کا غبار ہوے — [illegible] مین کا نہ آسمان کا ہے
ق — چرخ زد داست فلک سے آج — کیا گریبان صبح ثانی کا ہے

۹۶۸ — اب تو جرات وہی ہے ریختہ گو — جو مقلد مرے زبان کا ہے — ۵

سوکے بستر مین تا بہ پا اور پاؤن مین زنجیر ہے — مجھ سا دیوانہ ہوا کوئی نہ ہوا کہین کبھی
دیکھ لو صورت مری یہ نقش کر تصویر ہے — نخچہ وحشت سدا میرا گریبان گیر ہے
گرچہ ترا قد خمیدہ ہے جون کمان تیرا ملک — سر نگا ہے ہمارے پانو سی [illegible]
نالہ جو نکلا ہے دل سی سو ہوائی تیری — دشت وحشت [illegible] تو تیری

۹۶۹ — ہو گئے عالم مین ہم مشہور اب [illegible] — وہ زبان پر اپنے جرات آہ [illegible] — ۴

نہ ملی کوئی بھی اور سکے جو تو ہر بار کہتا ہے — خدا جانی کہ کیا جادو کیا ہے تو نے [illegible]
بھلا مین کیا کرون ناصح کہ دل بیچین رہتا ہے — کوئی بھی ستمگر ظالم کسی کا جو سہتا ہے
مری دل مین الہی رحم ہے ناسور [illegible] — نہ کوئی غیر نہ جا سوسن بیگانہ [illegible]
پھٹکتا ہے پڑا ہر دم نہ پہولی ہی نہ تیتا ہے — جو کچھ لکھا ہے کہ لایا ہے سینے مین سہتا ہے

۹۷۰ — غزل — ۹

مین کہا نکلے ہی دم تجھ پہ کہا ایسے — گر شب وصل مین کچھ اوس سے کہیو تو
دی جو مین شیرین سی نسبت تو کہا ہے — گر شب وصل مین میرا ہاتھ ہٹا تو وہ شوخ
مانگا کچھ نہ سہی تو پہر کہنے لگا ایسے — کہی سودا تو نہین تجکو ہوا ایسی
آپ در پردہ یہ کرتی ہین گلا ایسے — کہہ کے یہ دے ہے مرا ہاتھ ہٹا ایسے
ترک ہون اوس سے تو تنہا خدا لگی قدرت — کبھی کچھ ذکر وفا دیکھا [illegible]
خواہش دل جو کبھی بنتی تو وہ کہے لگا — گردش چشم دکھا جاتا ہے سو طرح کی [illegible]
نہ بھی اب ہونے لگی ہمسے جفا ایسی — آپ ہی لینے لگے نام وفا ایسی
آنکھ چھپا کی بصد ناز و ادا ایسی — وہ تبسم جبکہ کبھی ہے بخدا ایسی

۹۷۱ — دیکھ جرات مری یون کبھی لگا [illegible] — [illegible] چلی آپ ہے اب نام خدا ایسی — ۵

ہاتھ دوڑاؤن تو وہ ہٹ کر کہے کیون کسلئے — گر لگون آنکھون سے [illegible] تو وہ شوخ
نا گرچہ نہ سہی تو جھنجھلا کر کہے کیون کسلئے — تیغہ ابرو کو دکھلا کر کہے کیون کسلئے
گر کبھون یاد [illegible] کہنے دو [illegible] — گر کبھون [illegible] آن [illegible]
[illegible] آنکھ دکھلا کر کہی کیون کسلئے — آن کر غصے مین بل کھا کر کہی کیون کسلئے

۹۷۲ — وصل کی شب کچھ لگون جرات مین [illegible] — دور میری پاس سے جا کر کہی کیون کسلئے — ۱۳

دل مین آ یا دی دکھلو گلستان در کار ہے — جان کو تن مین نہو پر جا نمان در کار ہے
سبط حسرت ہے [illegible] مین ہے دل بستگی — ہوی شادی گلشن کب بغیر [illegible]
لطف حسن یار [illegible] ہو دل نازک سے
چون شرف کو اک مکین مکان در کار ہے — طایر [illegible] آشیان در کار ہے
چون دہان [illegible] اوسکو زبان در کار ہے — سینہ پر داغ کو اشک روان در کار ہے
مسکرا کی [illegible] ہوئی کو [illegible] ہے
دل جو [illegible] عشق مین ہے آہ و فغان در کار ہے — گر کبھون [illegible] میان در کار ہے
گر ملا ہے جو سے جی تو دلکو بھی راہ ہے — کیون ا کیلا باغ سی مرغ چمن کر آے ہے
یا دلت پہیلا کے [illegible]
یعنی کر [illegible] کشش کو [illegible] در کار ہے — [illegible] در کار ہے
پہر کوئی پیغام کب [illegible] در کار ہے — کیا قفس مین گل کھلانا باغبان در کار ہے
[illegible] بھی بڑا [illegible] در کار ہے

ہم نہ بنائی ہیں کیا چاہی الفت میں نام	جی نشان ہو جائی بست نشان گی	زیست بدتر مرگ سی ہو گرنہ ہو ی	بدنہ ہی تن کو ہر ہے نہ تن کو جانی گا
۹۰۳	لاؤ یاں بہر خدا اوس دشمن جانکو آگی	زندگی جرات اگر آگی دوستان در کار ہے	۱۰
دل اب ایسا کہیں زیا ہی کہ جی جائے ہے	یہ تعلق ہمنے ڈہایا ہی کہ جی جاتی ہی	سیر گلشن نہیں گل رخسار بتان	رنگ ایسا ہی دکھایا ہے کہ جی جائے ہے
گاہ مل بیٹھا اور گاہ پڑے پھرنا دور	یہ ستمگر نے ستایا ہی کہ جی جاتی ہی	سو بھی اوس شوخ ستمگر سے ترا اوس نے ہمکو	ان دردگوں سے سنایا ہی کہ جی جاتی ہی
حرف الفت نہیں اب منہ سے نکلتا اگر	مدعی نے یہ پڑہایا ہی کہ جی جائے ہے	اک پریزاد کی بیوجہ بگڑ جانی نے	ایسا دیوانہ بنایا ہی کہ جی جاتی ہی
دل کہیں اور اب اوسکا جو لگا تو پھر	ایسا بہتان لگایا ہی کہ جی جائے ہے	کہو کی جاتی ہیں ہم اب دیکھئے اوسکی خاطر	ہمنی محبوب وہ پایا ہی کہ جی جائے ہے
یوں ہی آپس میں ذرا سی جو ہوی تھی تکرار	اسقدر لوسکو پڑہایا ہی کہ جی جاتی ہی	آنکھ اوس شوخ نے ہر اک سی لڑا کر جرات	ہمکو سب سے یہ لڑایا ہی کہ جی جاتی ہی

غزل

۹۰۴			۱۱
جی نکل جائے جو بندہ نہ ترا منہ دیکھی	منہ نہ دکھلائی تو پیرا تو مواْ منہ دیکھے	کیا مزا ہی کہ وہ باتیں کری اغیار سے منہ	اور بجبرت کوی کمبخت کہ ترا منہ دیکھی
تپ غیرت سے ہو پھیکا ہیں شیریں کا بدن	او سے بھی ہو کے جو تنک سے لگا منہ دیکھے	رخ ہی اوسکا غیرت خورشید کا جو اوسکا مطلع	کسکا مقدور ہی جو منہ سے لگا منہ دیکھے
بس چلی کچھ بھی جو تجھ پر تری عاشق کا اگر	سامنی اپنی تجھے پہرون بنہا منہ دیکھی	کچھ نہ کچھ بجنی کہہ لیے عنایت پیاری	منتین کرکے کوی تاب کہجا منہ دیکھی
ایسی عاشق کی کہاں طالع بیدار جو آہ	اوسکا سوتی میں دوپٹہ کو اٹہا کر دیکھے	دیکھی چہرہ ری سی جو دیکھی دل شرمندہ	یہ تو کیا منہ ہی کہ منہ اپنا دکھا منہ دیکھے
گرکہ کوی نہ بعض اپنی کو دیکھ آتو کہی	ایسی سودائی کا یاں کسکی بلا منہ دیکھے	دخل کیا ہی جو ہم اور دل اوسی پر کرکے	وقت رخصت جو وہ تیوری کو چڑہا منہ دیکھے
۹۰۵	گر کہے کوئی کہ اب تم بھی جرات جیا ان	تو کہی لیکی وہ آئینہ ذرا منہ دیکھی	۴
کیا کیا بجا جو کہ ہم وان نکال آئی	کر چاک سینہ اپنا دل کو جو ڈال آئی	وعدہ پہ رات اوسکی جہنک وہ آن کی	کیا کیا الم اوٹھائی کیا کیا خیال آئی
گہر جاکی جو نپایا اوسکو تو کیا کہیں ہم	کس حال سے گہر اپنی ہم خستہ حال آئی	کہتے ہیں اوسکا کوچہ ہی رشک باغ جنت	سو ہم بھی جرات وان سے ہو کر نہال آئی

غزل

۹۰۶			۵
جس پہ نت تیغ کہنچی اور سدا جور رہے	تو ہی انصاف کر اب کیونکہ نہ وہ ہو رہے	جان بچنی بہی ہی دشوار اگر کوی دن	درپی دل غم دلدار اسی طور رہے
ظلم سے کر تری کوچی سے چلی تہی پر یار	یاد کیں بجلی جو باتیں ہیں مجھے الفور رہے	دور ہی جس سے سوا اوسمیں ہیں آنکھیں تہی	ساقیا جام کا محفل میں نہ اب دور رہے
۹۰۷	قصد کر آتی تہی جرات کہ اوسکو دیکھ آئیں	دیکھیں کیا اوسکو کہ بس دیکھتی ہی ہو رہے	۴
بن اوسکی جونہی ہوی شام اور چراغ جلنی لگے	تو شعلے ہر ایک سر مری نکلنے لگی	کہیکی پاس سی اوٹھکر چلا ہوں میں گھر	گرپاؤں خنک نہیں پر می بہتی لگی
دل ناشناستہ کو مت لیکر پہیر دو پیارے	یہ کیا ظرف گلی جسکو تم پلنے لگی	نکیو کہ ہو مجھ جرات کہ اوسکی محفل میں	ادہر اودہر مری آتی ہیں لوگ ٹلنے لگی

فردیات

عشق نے تیری یہ حالت مری بنا ئے	جو مجھ دیکھے ہے کہتا ہے یہ سودائی ہی	یوں تری در سے ہم اے حبیب چلے	ولہ کہاں تھا جو سب نصیب چلے
آہ روز ہجر میں جرات کا دل تڑپا آہ ولہ	اتنی میں تیا ہی جسم وہ شمشیر	دی بدشنام بات بات میں وا	کیا چلی اوس سے جس کی حبیب چلے

وله
اک آہ کھینچ کر اوسکا جو میں نے نام لیا — گرا تھا عرش برین پہ خلل تھا مرا لیا

وله
دکھلا دے اپنے مہر سا جلوہ کبھو ہمین — آرام میں تو سوتی نہیں اے ماہرو ہمین
اک آرزو ہے دل کو نکالے تو بنی آہ — ستی ہے ملک ہیگر یہی آرزو ہمین
کیا کیا ستم فراق سے احوال ہو گیا — پوچھا نہ آکے یار نے جرأت کبھو ہمین

وله
کھلا بالوں کو یون در پردہ مست خواب نکلی ہے — کہ جون ابر سیہ کو چیر کر مہتاب نکلی ہے

وله
کیسو جہاں آنکھوں میں تاریک دم خواب ہے — اپنے پہلو میں جو وہ غیرت مہتاب نہیں

وله
نیم رخ پر بالوں کو کھولا وہ مست خواب ہے — اکطرف ابر سیہ ہے اکطرف مہتاب ہے

وله
تصور میں رخ مہتاب کو حیرت نمایاں ہے — کہ ان نگوں سے حضور آنکھوں کو گویا ماہ تاباں ہے

وله
یہ شعلہ حسن کا ہے یا گل شاداب ہے کیا ہے — رخ جاناں ہے یا خورشید یا مہتاب ہے کیا ہے

وله
ہم دوانوں کا ہے یہ دشت جنون میں رتبہ — کہ قدم رکھتے ہیں جب پاؤں سے ہر خار لگا
تیز دستی جنون آج ہے ایسی ہے کہ بس — نہ رہا ہے گریبان میں اک تار لگا

وله
ہر بن مو جون پر طاؤس کیا ہے بچھا — عمر کر داغوں نے تو مجھکو رشک گلشن کر دیا
جون ہوای تند جب محفل میں کھینچی میں نے آہ — شمع کو محفل نشین نے زیر دامن کر دیا

وله
ہر اشک گرم ہے میری نشان آتش و آب — میں جوش گریہ سے ہوں درمیان آتش و آب

وله
مرض ہو کچھ نصیب اعدا کو تو تیسا ہے بیمار — کہ اب کہ تیری مہر سے الم یہ شہرہ ہی کیا ہے
دکھایا یون دکھی چشم پرنم کے جیسی گرہ شبنم — وہ دل کہ تھا شگفتہ گل خرم کو غنچہ کیو ہوا
ابھی تو تھا چاند سا تو امنہ کیا ہو مجھکو دکھایا — بدل گیا رنگ قمر گیا منہ یہ حال جھرکا کیا

وله
تم ہو اور عیش ہیں اور انجمن آرائی ہے — میں ہوں اور درد ہے اور گوشہ تنہائی ہے

وله
دور سے یاد آتی ترے آنکھوں کی جو بیماری مجھے — چشم پر خون آ کر میری لوہو کی نظاری ہیچی
کیا غضب ہے ہو گئے جو کہ بدل ہمکو ہم — اپنے اور اوسکے لئے حاکم کی ہر کاز [illegible]

وله
خواہش دیدار ہو جسکو تو اک تصویر یار — وہ بہ صورت کھنچوا منگوائی اور دیکھا کیا
لیک میں حیرت سے وہ ایسا کرون [illegible] — جز فقط باتوں ہی کا مشتاق ہو رہ گیا

وله
کچھ تو سمجھو روز و شب کو دور دور آئیو تم — کسکے گھر میں جا چھپے جی میرے دور [illegible]
پوچھے ہو قبر پہ برہنی میں کیونکر [illegible] — یہ ہمیں ہیچ پردہ میں آتی ہو مر جائی گو تم

وله
کون اس درد کی دوا بخشے — صبر اس دل کو اب خدا بخشے

شوق سے ہی کر نظارہ گل یار — ہمیشہ گلشن سے عندلیب چلی

وله
تیری جن دل تڑپ کے کہاں تک جلا دی — کہ یہ شیشہ نہیں کہ پاس تصویر بٹھا دی

وله
اکدم میں نالہ دل سے فلک آسمان ہلا گئے — فرمائش فغان سے گروہ بیان ہلا دے
جہرے میں لخت دل یوں حسن شب خیرہ ہے — نخل پر از ثمر کو جون باغبان ہلا دے
کوی سنگدل ہی جرأت تیر اسی جو قصہ — یکبار اوسکا دل کہ یہ داستان ہلا دے

وله
شمشیر کر تو اپنی نخچیر کی حوالے — وہ کام کر چکا ہے تقدیر کی حوالے
میری جنون سے ہمدم سب بیگانہ ہے — آخر کو کر دیا اب زنجیر کی حوالے
نقش کو کھینچ میری کہتا ہے یہ مصور — دل کیون نہ کبھی ایسے تصویر کے حوالے

وله
آہ کیا پابند حسرت عاشق دلگیر ہے — اک ہیولا سا جو تیری سامنے تصویر ہے

وله
رنگ ہو سکا پیت لایم اور کچھ نقش ہے — جہلک رہے نہ تاب ملک اک صندل کی تختہ ہے

وله
چین اوڑ جاتی ہے کیونکر تیری یاد آتی مجھے — بیقرار سے نہیں جاتا کہ قرار آتی ہے مجھے
آئینہ لیکی ذرا شکل تو اپنی دیکھو — یاس کہتی ہے یہ بتلا کیونکہ پیار آتی مجھے
کچھ قلق گھبری سے کچھ خوف سے مرجاتی ہوں — جب یہ سنتا ہوں کہ وہ لوگ بلاتی مجھے

وله
خلل اک پڑ گیا ناحق گل و بلبل کے صحبت میں — عبث کھولا تھا تو نے باغ میں وہ گل نقاب اپنا
صفا یہ ہے اوسکی تیغ میں کہ سون شہیدوں کو — تو محشر تک یقین ہے پہ نہو میلا کفن اپنا

وله
دیکھو اوسکی ذرا آنکھ کہ لہنا کیا مزا — چتونوں میں ہے بھرا سارے زمانے کا مزا
اوسکو [illegible] میں صندلی کہ نظر آتا ہے — عین گردش میں عجب آنکھ لڑنے کا مزا

وله
چشم مہ کیون نہو حیران ہری [illegible] — گر نہ وہ غیرت مہتاب ہو مہتابی پہ

وله
وصل کی شب تھی میں آہی چلی تو اتنی بات نوکر — آخر پہر کے بعد ملے میں آنکھ بہر رات [illegible]

وله
کالیا نے [illegible] لگی نام مرا لے لے تم — کچھ ہو سرے چاہ کی کہیں جاتی ہے کہیں کہیں تم
دست دیا میں مری آ جاتی ہے خنجر کیا — اچھلا بٹ سے جو یاد آتی ہو البسمل تم

وله
لگا لائی ہیں تیرا ہی پریرو جیسی ہم سا — تو سا وے ہمارے الامان مانگے ہے ہمسا

وله
کیا کہون ہنستے ہیں سر کیا ہے اوسانے مجھے — جب کسی نے یہ کہا وہ ہمیں مہمان گئے
کیا ہے بندہ کا گنہ منہ تو ہو ہو جیسا — بات ہو کہ یہ نکو کیا [illegible] تبسم کہاں ہی
وہ لاکھ دور ہو ہے تو میں چشم خیال — ہمارے پاس ہے وہ دور ہیں چشم خیال

رباعیات

نمبر	مصرع ۱	مصرع ۲	مصرع ۳	مصرع ۴
۱	بندہ سے ہو کیا بیان اوصاف خدا	تعریف کیا کہہ سکے صفات دریا	کن کہتے ہی ہوگیا سبھی کچھ موجود	تھا کن تو ہی ہے مالک ارض و سما
۲ (الیضاً)	جو سب سے جدا ہے اور سبھی سے ہے ملا	پنہان جو سب سے جس سے سب کچھ پیدا	دیکھے جو سب کو اوسکو دیکھی نہ کوئی	حیران جہان ہو عقل بس وہی خدا
۳ (الیضاً)	سن جلوہ احد کا تک جہہ سے سخن	تھا نور محمدی عیان پیش از کن	تھی ذات خدا کے ساتھ جہہ ذات رسول	اس سے یہ کہا تھا کن کہ موجود ہو کن
۴ (الیضاً)	محکوم فلک ہے ان پر دست خدا	اور حکم میں تیر جستہ شست خدا	قبضہ میں تیرے ہے دست قدرت اللہ	اے قوت بازوے نبی دست خدا
۵ (الیضاً)	ہم نام خدا و نور سبحان ہے علی	ہم خویش رسول شیر یزدان ہے علی	اشخاص میں جو ہو مرد میدان رضا	مردوں میں ہے وہ یہ شاہ مردان علی
۶ (الیضاً)	ہرگز نہ بھلاؤں دل سے میں یاد علی	ہوں اونکا غلام جو ہیں اولاد علی	اے کاش کہ بعد مرگ جاے تعویز	تربت پہ میری کہدے یہ ہی نادعلی
۷ (الیضاً)	تو عقدہ کشا جہان میں کیونکر نہ کہاے	قدرت یہ تجھے میں ہے کہ مردے کو جلاے	ہے جرات مداح تیرا سخت علیل	اب تیری کرم سے جلد صحت یہ پائے
۸ (الیضاً)	دیوان شریعت کے ہو تم صدر نشین	اور قایم معرفت کی ہو شاہ مکین	ظاہر جو تسکے ہوئی حقیقت تمسے	تمسا کوئی رہ طریقت میں نہین
۹ (الیضاً)	نسخے کتب شرم عصمت ہے بتول	تفسیرہ صحیفہ سیادت ہے بتول	روشن ہوا جس سے خانہ آل نبی	وہ شعل خانہ نبوت ہے بتول
۱۰ (الیضاً)	تھا کہ ہر نور شمع رخسار حسن	آئینہ حق نما ہے دیدار حسن	حق یہ ہے کہ راہ حق میں اوس سے ہوے	جو کام ہوا ہے سو وہ تھا کار حسن
۱۱ (الیضاً)	تا حشر ہے دو جہ ٹہری راہ حسین	ناکسی بہر طریق بدخواہ حسین	پہر آئیگا اک نیزہ تو سمجھو گا عیر	کہنا بہ سر نیزہ سر شاہ حسین
۱۲ (الیضاً)	دیکھا جو کل اوسنے سر بھی کا کہنا	اور کہیچ کے آہ سرد ہر دم رونا	منہ پہیر کے مسکرا کے چپکے سے کہا	آسان نہیں کسی پہ عاشق ہونا
۱۳ (الیضاً)				

اوس بن جو کہ رہتے ہین گیتا ہے سو کیا	دل لگی ہی رنگ داوڑی ہی ہیرا	ارا نتی باغ دیکھیہ یادی ہی آہ	رہ جسپی رنگ اور رقد یوبھا سا
۱۴	ایضاً		
بوسے سو جو منہ موڑا تو موڑوا اپنا	تک یار ون تو دانی ہمین دو اپنا	گر نام ہو عاشقی کی ننگ آتا ہی	تو کر جا کر عشق سلام سمجھوا اپنا
۱۵	ایضاً		
پہلے تو ستے دربانی کیا کیا	دکھلاتے تہی ربط آشنائی کیا کیا	جب بیچکی دل تو ہم تو دکھلائی وہ آنکھ	جس آنکھ کہ کیفیت سمجھائی کیا کیا
۱۶	ایضاً		
مجھسے جو ہم کو سو تم ہے اسرا ہی کیا	دل اونکا ہی ہمین گرفتار ہی کیا	بیٹھے بیٹھے گمراہ اونہی کا سبب	بیمار تو ہمین ہو نت تمکو آزار ہی کیا
۱۷	ایضاً		
گو حسن کا یان نہیں ہے پیاری توڑا	خوبان جہاں سے ہمنے ہے منہ موڑا	ہرچند کہ تہا تماشہ بینی یہ مزاج	پر تمسے ملی تو ہمنے سب کچھ چھوڑا
۱۸	ایضاً		
ہمکو نہ کوئی سنائی اوسکا جانا	ہی اپنی تو موت ہے آگے اوسکا جانا	آمد ہی پہ جسکے جی چلا جاتا تہا	اب دیکھیے کیا دکھائے اوسکا جانا
۱۹	ایضاً		
کیا کیا نہین ظلم آہ مجھپر ہوتا	ہر لحظہ تری جدائی مین ہوں قتا	سوتے مین بہی اشک چشم ہوتی جاری	نکلا ہی زمین سے جیسے کوئی سوتا
۲۰	ایضاً		
جلتا برق ہے تو جگر جلانے والا	سوتون کو ہے اور ہی تیغ لانی والا	رہ جا رہ جا ہین اہی آسیاہ	رہ جائیگا ورنہ کوئی آنی والا
۲۱	ایضاً		
آتش سے جو غم کی دل جلا خاک ہوا	اوجلکے جگر بہی اب اخاک ہوا	جوں شمع جلا نہ کچہ بجز سوز فراق	حاصل ہمین عاشقی مین کیا خاک ہوا
۲۲	ایضاً		
گر شکل نہ اپنی تو دکھا جاویگا	تو مجکو غم فراق کہا جاویگا	ایسا ہی ہجوم غم ہے تو تن سی مری	گہبرا گہبرا کے جی چلا جاویگا
۲۳	ایضاً		
ہستی گویا ہی اک مسافر خانا	ہر روز ہے قافلونکا آنا جانا	رنجیدہ کسیکو یان نہ کرنا نہیں سے	پہر جا کے نہیں ہے اس امیں آنا
۲۴	ایضاً		
قاصد سے پیام کچھ سنایا نگیا	یا خوف سے اوسکی پاس جایا نگیا	اک شب تا بناکی روئے ہی مجکو تا صبح	بیچین کیا نہ گر کی آیا نہ گیا
۲۵	ایضاً		
مجنون بہی پہرا دشت مین ہوا آوارا	فرہاد بہی سر پہوڑ موا بیچارا	اس عشق کا انجام یہ دیکہا جرات	اپنا سا ہر ایک نے بہت سر مارا

۲۶	ایضاً		
نرگس کا جو اوسکی لگ جاوے ٹہوکا	آنکہون مین دم آنکر اب اپنا رکا	جا لگتی ہین کان سے [illegible]	کیا کیا جو انکا ہی بہکر [illegible]
۲۷	ایضاً		
دل آنکہون سے خون ہو بہا ہی میرا	احوال مین کیا کہون کہ کیا ہی میرا	اجی تن مین کسیطرح ٹہرتا ہی جی	آجلید کہ دم اوکہڑ چلا ہی میرا
۲۸	ایضاً		
گر دل نہ یہ مبتلا کسی پہ ہوتا	مین کاہیکو اسطرح سے مضطر ہوتا	کمبخت یہ دل تو میری جان کا ہی جرم	کاش اسکی عوض بغل مین پتہر ہوتا
۲۹	ایضاً		
آنے کو کہا تہا یار تو نے سو آ	کبتک وہ انتظار تیرا مین لایا	تو ذی سو جہان مین سنی ہی کی شبل	کہتے ہین کہ الکریم اذا وعدہ وفی
۳۰	ایضاً		
او شوخ کا اسطرف گذار انہوا	اک بار سوا ولی دو بار انہوا	جرأت کرین کیا بیان اسکا افسوس	ہم اوسکے ہوئی یہ وہ ہمار انہوا
۳۱	ایضاً		
قاصد کہون کیا مین زندگی کا اسلوب	شکر ہے کہ حال ہی اپنا یا خوب	پر درد فراق سے جیو جاتے ہین سو آہ	کہان جائیگی اوسیکی ہو لتی ہی کہ خوب
۳۲	ایضاً		
چاہی جو دوا مریض اجل سی تو نجات	جز شاہ نجف نہ کہ کسی سے حالات	مردے کو کیا جلا کے گویا جیسے	زندہ کا جلانا اوسکی آگی کیا بات
۳۳	ایضاً		
تہا جام جہان نما ایاغ حسرت	جون شعلہ آہ تہا چراغ حسرت	سو باد فنا سی گل کیا تو نی فلک	اب کیجئے نہ [illegible] داغ حسرت
۳۴	ایضاً		
شب اوسکی خیال مین کہان آتی ہی نیند	رو خانہ چشم مین کہان جاتی ہی نیند	جون جون آنکہون کو بند کرتا ہون تو دم	گہبرا کے نکلتی ہی جی اور یہ جاتی ہی نیند
۳۵	ایضاً		
ظالم ہو نہ ظلم جائے گو ہو وہ پیر	چوکے نہ شرارتون سے جو ہو وہ شریر	دیکہو کہ بزم مین بغیر از دندان	سر کاٹتی ہی شمع کا دہان گلگیر
۳۶	ایضاً		
ہو شوخ کا مار زلف کالا کافر	حلقہ ہاری ہی تسبیح بالا کافر	اور چشم پہ آنکہ پڑتی ہی دل لے گیا	جادو پر حق ہی کرنے والا کافر
۳۷	ایضاً		
کرتا ہی جو کہ ہو وکیسیر از شاہ وزیر	تو کوئی قناعت مین نہ ہو جیو فقیر	بن خواہش کیمیا تو دی ہو نک فندی	جو تجھ مین ہی نہ تہا ودن الکسیر
۳۸	ایضاً		

سمجھے نہ امیر انکو کوئی نہ وزیر | انگریز ہیں کے ہاتھ سے قفس میں ہیں اسیر | جو کچھ وہ پڑھائیں سبق پڑھتے ہیں پولیس | بنگالہ کی ملیا ہیں یہ پورب کے امیر

ایضاً ۳۹

جو بیت بنا سو ہے اب ہاتھ زمین ہاہر | نیکی ہے کم اور بدی افزون تر | اور کچھ پڑھنے نہ سمجھو یوجہ کوئی | یہ آخری دور ہے پڑھیو ہمن تہیر

ایضاً ۴۰

علامہ دہر ہے وہ فتنہ انگیز | اللہ ری اوسکی وہ نگاہ ہیں خونریز | شب وصل کی یونہی گذر گئی تو بے بات | دو اسدنہ اوسکی محبت آمیز

ایضاً ۴۱

اُٹھے ہے پر ہاتھ اپنے افسوس | پر ہاتھ لگا نہ اوسکا پا بوس | الفت کا اثر ہوا تو محبت نہ رہی | حسمت ہی نہیں تو کسی بکی درد میں

ایضاً ۴۲

آیا نہ وہ رشک ماہ افسوس | آنکھوں کو ہمارے کچھ نہ مانا افسوس | دیکھی نہ سنی یہ رسم راہ الفت | گھر آئے یہ در تلک نہ آنا افسوس

ایضاً ۴۳

از بسکہ ہے دل کسی سے اوسکا مالوف | گر بھیجے خط بھی اوسکو کر مغلوف | تو آدمی ہیں جب اب نامہ کا بھی | اٹھ پروا زیادہ یہ کبھی مت [illegible]

ایضاً ۴۴

گھر جاوے یہ جو بلا نہ گھر وہ قاتل | تو ہمکو ہوا قدم اوٹھانا مشکل | گھر میں ہیں ہمیں لائے یوں ہمارا ساتھی | بیٹھا ہیں کسیکو جیسے اول منزل

ایضاً ۴۵

اک آن کی دیکھنے کو ترسے ہے یہ دل | اک آن کی دیکھنے کو ترسے ہے یہ دل | خواہش نہیں کچھ اور ہے پر ادرش قاتل کی | اک آن کی دیکھنے کو ترسے ہے یہ دل

ایضاً ۴۶

ہیں جائے دہان ہے جہاں پانا مشکل | از ضعف سے ہے قدم اوٹھانا مشکل | جرأت یہ زیست ہے ہو کس طرح ملا | جانا مشکل ہے اور نہ جانا مشکل

ایضاً ۴۷

صد شکر کی خدا کی رحمت حاصل | سب کو ہوئی عید و عشرت حاصل | نواب نہائے غسل صحت جو کیا | صحت ہی اپنی سعادت حاصل

ایضاً ۴۸

اور کہتے ہیں اسیر بےخبر بیٹھے ہم | معلوم نہیں کہ ہیں کہاں بیٹھے ہم | بیٹھے یہ جہاں ہیں نہ بیٹھے آرام | کیا بیٹھے اٹھائی ہاے کہ بیٹھے ہم

ایضاً ۴۹

پہلے ایسا جو تجھکو پاتا ظالم | کاہیکو میں تیرے گھر میں آتا ظالم | گر وضع یہ تیری مجھکو ہوتی معلوم | کاہیکو میں تجھسے دل لگاتا ظالم

ایضاً ۵۰

اوس گل کے میں پاس سے گیا ہے خرم | اب اوسکی بغیر ہوں پر شبنم | سنتا تھا جہاں میں سو دیکھا یہ مثل | ہر عیش و طرب کے بعد ہے درد و الم

۵۱
ایضاً

… ہم ابھی چشم نہ ہونگی تمہیں
جبتک کہ ہے دم میں دم نہ ہوویگی تمہیں
یاد آپ کی اک دم فراموش نہیں
ہم ہو تو ہو ہو یہ نہ ہونگی تمہیں

۵۲
ایضاً

ہنسنے کی جو اوسکی سو چھپا ہو گئیاں تین
تو کیا کہوں کس طرح گئی ہیں راتیں
ہجران کے دہر اودہر آنکھ لگتا ہوں
یاد آتی ہیں جب وہ پیاری پیاری باتیں

۵۳
ایضاً

یہ وجہ ہو آپ کب ہوویں تاتی ہیں
ان آپکے ترکشوں کو ہم جانتے ہیں
شاید کوئی صید تو گرفتار ہوا
اوڑتی چڑیا کو ہم تو پہچانتی ہیں

۵۴
ایضاً

کب درد سے دل کی رنگ رو زرد نہیں
کس کو طاقت زبان پر دم سرد نہیں
ہنستا نہیں کوئی کہ ایسی ہیں اوس میں
کس سے کہیں درد کوئی ہمدرد نہیں

۵۵
ایضاً

بیٹھے ہیں جو درد دل سے ہم ہو کے ابین
سر اپنا پٹک پٹک کے جی کھوتے ہیں
دن شام سے تا سحر تڑپ کر ہیں
سب سوتے ہیں اور ہم پڑے روتے ہیں

۵۶
ایضاً

غم اپنا ہما بجای آرام ہمیں
اک لحظہ نہیں ہے آہ آرام ہمیں
آتی نہیں خواب میں بھی وہ لوگ نظر
دیکھے ہی جنہوں کے آتی آرام ہمیں

۵۷
ایضاً

افسوس کیا بلا کہ لفت ہے ہمیں
کھویا اپنا سبھی اس محبت نے ہمیں
بدنام اجل کو کیا کریں ہم جرات
مارا ہی تعلق طبیعت نے ہمیں

۵۸
ایضاً

زلفوں میں یہ پیکی انداز کہاں
باتوں میں ہیں یکی ایسی آواز کہاں
خوبی ہے تمہیں یہ ختم محبوبی کی
یہ عشوہ کہاں کسی میں یہ ناز کہاں

۵۹
ایضاً

ہم کیونکہ نہ آہ و نالہ کرتی رہیں
دکھ یہ دکھہ کس طرح نہ بھرتے رہیں
اتنے ہی لیے جہان میں جیتے ہیں
جیتے ہیں کہ تا کسی پہ مرتے رہیں

۶۰
ایضاً

ہم درد فراق سے جو گھبراتے ہیں
گہہ روتے ہیں گاہ سر کو ٹکراتے ہیں
دم یار پر کب سے ہمارا پیارے
آنا ہے تو آؤ ورنہ ہم جاتے ہیں

۶۱
ایضاً

بیمار نہیں قرار اے وائے کہیں
یارب جلدی ابھی وہ بلوائی کہیں
ادراک سے اسلیے نہیں جاتا ہیں
ڈرتا ہوں کہ جیتے یا نہ کہیں جائے کہیں

۶۲
ایضاً

ہر شکوہ نہ کر رو دہن سنکہ سے بیان
اللہ رے تری شکوہ اللہ تعالی شان
میں اسکے دیکھکر جو حیران ہوا
لاکھوں مجھے دیکھکر ہیں ہوئے حیران

ایضاً
۶۳

کیفیت نشہ دیکھین تیری ادا کو مری بہار	کیونکہ نہ یہ آنکھیں مجھے چشم بد لگی ہین	کیونکر نہ ہین جو ایک شوق تجھ کو نظارہ	مجھ کو تو نگہ کو دی نہ آنکھیں کہاں ہین
۶۴	ایضاً		
گریا مین ابکی بار تم تک پاؤن	تو بات نہ اور کچھ زبان تک لاؤن	ہی دل مین یہ آرزو کہ اس آستان پر	بیٹھا ہوا مین تمہاری صدقی جاؤن
۶۵	ایضاً		
ہر چند مین اب پہ تنگ ہی آتا ہون	پر آنا تمہارا سن جہان پاتا ہون	اوس گھر کی بہوت ہون گرد پہیرے لیتا	قربان اسیر جسی ہو جاتا ہون
۶۶	ایضاً		
ہر چند کہین سیکڑون دنیا میں حسین	لیکن حق یہ ہی کہ ایک ہی تجھسا نہین	تک دیکھیو اس طرف کو اللہ اللہ	کافر ہون جو آنکھ اٹھا کے اون کیطرف کبھو
۶۷	ایضاً		
مطلب ہی نوا سی خندہ گل سی عیان	باران ہی ہوا سی صوت بلبل ہی نہان	پر جس سی کہ جی لگی وہ ستاوے ہمین	سچ پوچھو تو عاشق کا یہ سب حال ہی بیان
۶۸	ایضاً		
آرام نہین ہی بیقراری سی ہمین	اب کام پڑا ہی آہ وزاری سی ہمین	دل پر ہی ہاتھ اور آنکھون مین اشک	حاصل یہ ہوا ہی تیری یاری سی ہمین
۶۹	ایضاً		
رکھتا ہی جو مہر و مہ سے گردون دو نشان	اسکا نہ پہ کوئی کیا ہوا اسکا بیان	بس دیکھ لے اسکی گرم بازاری آہ	اونچی وہ دکان اور پھیکا پکوان
۷۰	ایضاً		
گر کبھی نہ غیر کی دمون مین آؤ	دیکھو بازآؤ تم نہ باز سے کہا مانو	تو ہوتی ہوا اور میری صورتیں خفا	سچ ہی نیکی کرو خدا سی پاؤ
۷۱	ایضاً		
برسون گر دیکھنی نہ پاؤن تجکو	اور حال نہ اپنا گو سناؤن تجکو	تو بہی تیری یاد مین یہ دل ہی بندا	کافر ہون جو ایکدم بھلاؤن تجکو
۷۲	ایضاً		
دیوانہ ہی تمنے تو بنایا ہمکو	گھر آنہ پری سا وہ دکھایا ہمکو	سب کچھ ہمین یاد ہی تمہارے بہلاوا	پر حیف کہ آپ نے بہولایا ہمکو
۷۳	ایضاً		
[illegible] رنگ حنا سے سرخ کر پاؤن کو	بیٹھا تھا چمن مین آکر وہ سرو دلجو	جوان مین نے کہا کہ ہی کف پا پہ حنا	بولا وہین ہنسکی اپنی اٹہری دیکھو
۷۴	ایضاً		
گل جا کے لگا کہے ہم اوسکے در کو	پہلا یا نہ جیغ دوا تک اوس دلبر کو	آواز بہی کان مین جو تک آئی نہ آہ	کیا کیا لیے حسرتین پہرا گہر کو
۷۵	ایضاً		
یہ آتش غم ہی سی جلایا ہمکو	گہہ جا بسر شاخ ہو دوڑایا ہمکو	کیا کہئیے زبیدہ جیسی جرأت سامان	جو جو بس عشق نے دکھایا ہمکو

۷۶	ایضاً		
برباد کر دیا رخاطر ست ہو	جون روح سبک ہی یار خاطر ہتی	جل شل جنید خود کسیکینہ جلا	ہو خاک دل غبار خاطر ست ہو
۷۷	ایضاً		
تو نے جو سفر کیا ہے ای غیرت ماہ	یون دشت غریبی مین پڑا ہون آ کر	جون بیکے بیابان مین مسافر کوئی	تاریک تو شب ہو اور باریک ہو راہ
۷۸	ایضاً		
اک سمت چلا تھا محل مین دل کی ہمراہ	جب ہی نظر آیا اوسکا کوچہ ناگاہ	دل مڑ گیا اودہر کو یون لگا کہنے لے	تیری ہی یہ راہ اور میری یہ راہ
۷۹	ایضاً		
نکلا جو سوار ہو کر وہ غیرت ماہ	تھی اوسکی جلو مین فوج خوبان کی سپاہ	بولی ہر نقیب حسن اب پیش نگاہ	[illegible] آتا ہے وہ اللہ اللہ
۸۰	ایضاً		
ہر مہر مین تیری ہی ضیا وقت نگاہ	روشن ہی تجہی سی شام کو چرخ پہ ماہ	ہر گل مین تری ہی بو ہر اک گلشن حسن	کیا سب مین سمایا ہے تو اللہ اللہ
۸۱	ایضاً		
گر آنکھ ملا اوس تو دیکھتا ہی وہ آنکھ	از دیدہ نگاہ سی چراتا ہی وہ آنکھ	جتنون مین کہی ہے مجہسے کچھ رکہیو نہ چشم	جون جون مری دوستی کی پاتا ہی وہ آنکھ
۸۲	ایضاً		
دم رکتی نکا ہے نالا کرتے کرتے	غربال ہوا دل آہین بہر بہر تے	غم دل پہ اہا یو نہین تو جرأت اک اور	مر جائینگے ہم کسی پہ مرتے مرتے
۸۳	ایضاً		
اب گہر سی وہ ہی کب صنم نکلے ہے	اور نکلی تو بہت ہی کم نکلے ہے	اوسکی تو وہ چال اور اپنا یہ حال	اک دم جو نہ دیکھیے تو دم نکلے ہے
۸۴	ایضاً		
افسوس کہ خوبان کا ہو گیا گہر ہی مجہے	وہ جیتے جی دہر اوٹھا دو ہی مجہے	مین دیکھون جسیا اسکو تب ہی کہتا ہون	صدقے کر دو اسے کوئی او بہر سے مجہے
۸۵	ایضاً		
کرتے ہی فغان واہ وزاری	اندوہ مین اپنی عمر گذری ساری	جرأت از بسکہ یار غم خوار یہ رہا	تہا بعد فنا بہی اپنا مردا بہاری
۸۶	ایضاً		
[illegible] مجہے	ہر دم ہی خیال سانس لینے کا مجہے	جاتا ہے یہ اوسکی ہجر اسی ہی آہ	کچھ ہوش نہین رہا ہے تسکین کا مجہے
۸۷	ایضاً		
[illegible] بدنام ہوئے	سو تو وہ معشوق کی بدنام ہوئے	ای شہرہ حسن و عشق تیرا ہو برا	ہم دونون کی نام مفت بدنام ہوئے
۸۸	ایضاً		

مدفانہ و ادا سی اوسکا آنا ہی ہی	اورا کی کسیکو جیسی جانا ہی ہی	تہنوں کی لذت کی تمہی کو خبر	عاشق کو ستانا ہونٹ کا دبانا ہی
۸۹	ایضاً		
ہی صرف غم و الم جوانی میری	سیلاب ہی خاک زندگانی میری	خلد دیکھی حقیقت اپنی اوس شوخ سی	کہدیجیو نامہ بر زبانی میری
۹۰	ایضاً		
اب ہاتھ سی صبر کی عنان چھوٹ گئی	آ کشور دل کو فوج غم لوٹ گئی	گہر جا کی جو اوسکی گہر نہ پایا اوسکو	پیراوں سی رہ گئی کمر ٹوٹ گئی
۹۱	ایضاً		
دل پر کسین ملال کیا کچھ ہے	جی جانی ہی دل شاہل جیسا کچھ ہی	گر کیجے بیان کچھ تو سننے والا	بیحال ہو سنکے حال ایسا کچھ ہے
۹۲	ایضاً		
چاہت سنتی ہو جی بری ہوتی ہی	جی کہوتی ہی دوستی بری ہوتی ہی	لگتا نہیں دل کہیں اب اوس بن میرا	سچ کہتے ہین یہ لگی بری ہوتی ہی
۹۳	ایضاً		
ہر جان سو اسکو ایکدن کہونا ہی	جب جسم ہی تو اس سی کیا ہونا ہی	جو خواب عدم مین ہین کہہ دینگے قدم	آخر ہمین نیند تجکو بہی سونا ہی
۹۴	ایضاً		
آخر ہمین ایکدن گنوا آوینگے	کام اور جہان کی لوگ کیا آوینگے	جو ذرہ دوستی ملا کرتے ہین آج	کل کودہی خاک مین ملا وینگے
۹۵	ایضاً		
گر مین ہون گل تو رنگ و بو تو ہی ہی	در ہون بلبل تو نغمہ گر تو ہی ہے	ہر چند یہ ہی درست پر حق تو یہ ہی	مین جو ہی ہون یار اور تو تو ہی ہی
۹۶	ایضاً		
نسکل اپنی دکھا کی تمنے گوری گوری	دزدیدہ نگہ سی دل کی کرلی چوری	سو عشق بزور سر چڑھا ہی ہر بے	یہ وہ ہی مثل کہ چیتی اور سینہ زوری
۹۷	ایضاً		
کچھ [illegible] مین تو مزا نہ پایا ہمنے	اک دل ہی کو مفت مین گنوایا ہمنے	اور جیکی لیے گنوایا دل کو جرأت	اوسکو اپنا کبہی نپایا ہمنے
۹۸	ایضاً		
بیٹھے ہمنین دیتی ناتوانی بیمار سے	کیا خاک ہی ایسی زندگانی [illegible]	گر زیست میری ہی تجکو منظور تو اب	آجا آجا شتاب جیتی بیمار
۹۹	ایضاً		
ایسی مری دل کو [illegible]	خوبی مجھ وصل مین میسر بہی تہی	کہتا تہا کچھ اور سے اور کچھ سنتا تہا	دو دن کی ہی بات ایک وہ بہی [illegible]
۱۰۰	ایضاً		
اوس بن اکدم کہان مجہسی گذری	جس جا وہ ہو وہان مزی سی گذری	اپنا بہتا دل ہین لگی ہی جرأت	دو چار گہڑی جہان مزی سی گذری

۱۰۱
ایضاً

جز غم ہے یہ عشق میں انجام تر ہے | گھر آنکہ قریب ہے ترے جو دم تر ہے
یہ شدت غم ہے کہ جان لب تن آہ | موجود عالم نہیں رہو ہم تر ہے

۱۰۲
ایضاً

کس سے جرأت ملال دل کا کیجیے | کس سے ہو نہ یہ حال دل کا کیجیے
سب ہیں ہی اپنے غم میں حیران تن | کہاں نہیں کس سے حال دل کا کیجیے

۱۰۳
ایضاً

جو کچھ بھی متاع دل بہائی تو نے | طوفان کی شکل یہ دکھائی تو نے
اے دیدۂ اشکبار کچھ خیر تو ہے | کس مدت کی جھڑی یہ لگائی تو نے

۱۰۴
ایضاً

گر آتش درد و غم میں جلیے تھمیے | گاہے مانند شمع سر کو دھنیے
سر تا بقدم زبان ہو جی لیکن | کچھ منہ سے نہ کہیے اور سب کی سنیے

۱۰۵
ایضاً

دل لیکے تو مجھ سے اور کیا چاہتا ہے | لیتا نہیں کیوں جی بھی لیا چاہتا ہے
یوں ہی ہے جو تیری مرضی ہے تو یا قسمت | ہوتا ہے وہی جو کچھ خدا چاہتا ہے

۱۰۶
ایضاً

غفلت میں نہ ہی جسکی آرام مجھے | ہر آن ہے مرگ ہی کا پیغام مجھے
دو نیم میں سکے یوں ہی ہر جگہ | مرنے دو بلا سے میری کیا کام مجھے

۱۰۷
ایضاً

جاتی اور نہ کچھ محبت دل کی | برباد گئی یہ سب شفقت دل کی
گذرے ہے شب روز تیرے جلنے سکو | کیا کیجیے کس سے کہیے حالت دل کی

۱۰۸
ایضاً

چاہت مری تیری مسکرانے سے کھلی | اور دیکھ کے مجھکو منہ چھپانے سے کھلی
دل لیکے تو مت مکر کہ ہر دل کی | چوری تیری آنکھ کے چرانے سے کھلی

۱۰۹
ایضاً

ہے تو تیوروں کی کج ادائی نہ گئی | بو مہر کی انہیں کچھ بھی پائی نہ گئی
سو گر ہے کیا شیشہ دل کو لیکن | ان سنگدلوں سے بے وفائی نہ گئی

۱۱۰
ایضاً

[illegible] | بیکل ہو جو دل تو کل پھرے ہے گھسے
آجا آجا نہیں تو جی تن سے چلا | مدت تیری چاہت سمجھ جھوٹا سے

۱۱۱
ایضاً

بوٹا سا قد اور قد جیب تجھی ہے | سینے کو سوا کہیں نہیں سجتی ہے
جو بات ہے ادا کی سو سب خوب ہے | جسکو نظر آئے اوسکی کم بختی ہے

۱۱۲
ایضاً

بیدرد وہ ہے جو درد الفت نہ رکھے | کیا اوس سے ہو جو کہ جرأت نہ رکھے
دوری کا جواب کہ الم ہے تو یہ ہے | اللہ کسی کو بے محبت نہ رکھے

مخمسات

۱

سمندر گرچہ ہی اک اسکا نالا | کنارا ہی نہین مین کرنے والا | نہنگ مرگ نے گو سر نکالا | دل اپنا تو عشق کی دریا مین ڈالا

توکلت علے اللہ تعالا

۲

گہوا تہا تو جب وحدت کی یم مین | جدائی تہی نہ تم مین اور ہم مین | یہی کہتی ہین اب فرقت کی غم مین | نفخت فیہ من روحی کی دم مین

ہمین دم آپ نے دیکر نکالا

۳

وہ خود ہم مین ہی ہم جیسا ہین دریے | احاطہ مین ہی الا اوسکے ہر شے | یہ روشن ہی کرون اظہار تا کے | نحیلاوں تجلی حق کی یہ دن ہی

کہ جیون قرص قمر کے گرد ہالا

۴

حدیث لی مع اللہ تک سمجہ جا | کہ رکہہ سکتا ہی کون اس راہ مین پا | نہ ہو ہر یان نشہ تو جوش سودا | طریق منزل لا یسعنی کا

جنون جسکو ہی ہی کرنے والا

۵

گرفتاری ہی اوس پردہ نشین سے | کہ جو برتر ہی ہر اک مہ جبین سے | فلک تک روشنی ہی کیا زمین سے | فروغ شعلہ آہ حزین سے

ہوا ہی فرش کے اوپر اوجالا

۶

کرین یہ خلق سی رتم سکل آہو | لبے ہی عرش جب کرتے ہین یا ہو | مری داتا بڑا ہے انکا قابو | نہ سمجہو کہکشان تم اسکو یا بو

فقیرون کا یہی سے مرگ چہالا

۷

بہلا کر راہ ای فرط توحش | چلا تہا آہ اے فرط توحش | کہون کیا آہ ای فرط توحش | جز اک اسرار ای فرط توحش

کہ تونے مجہے گرنے کو سنبہالا

۸

یہ کثرت ہی عیان و محل وحدت | برنگ بوے گل ہی اوسکی حالت | غرض خورشید اور انجم کی صورت | عجب و نور ہی جزئی الحقیقت

ملا سب مین ہی اور سب سے نرالا

۹

رکہو ہے گرچہ کیفیت بڑی یہ | نہین منظور ابہی پر ہیکشی یہ | نہ بہر کر جام یہ فرما کر لی یہ | تری مین ہاتہ سے ساقی تبہی یہ

پیون صہبائے عرفان کا پیالا

۱۰

کہ یہ خواہش اوسی جب کہ دل کی | پسید جان جسکا طالب ہی مرا جی | نظر آوے مجہے اسکی تجلی | انا الموجود فاطلبنی تجدنی

کہا جسنے مجہے اوسکو دکہا لا

۱۱

اگر سلجا سے ہے ترا تار کہ جان | کرون ظاہر نہ تو ہی راز پنہان | عجب نکتہ ہے اوس کہنے پہ قربان | کہون مین دل اوسی سے سلیمان

جو سلجہانے کوئی دشوار وہ ہی

۱

مخمس دوم

خبر بادہ ہی شکر کیون ہے دشمن اوسکی تونکا | منغص کیا کہو اوان یکہ یم کی تہا نکا | جدا کیو بہر نفس سلامتی نہین یہ کام اسکا | بہلا ہوا تو یہ نقشہ ترے ہلیز ہجران کا

۲	کہ جیسے کھول کر منہ اوسکا دیکھا بس وہین ہانکا			
بس اتنی بہی خبر پروانیان تم مجکو دکھلاؤ	وہ پروانہ او دری جہوٹی تک بہیا دینی لاؤ	اسیری پر برابر بیکسی یہ ہم کمک کہلاؤ	قفس مین یہ ہم صفیر جو تو مجہسے بات کرو	
۳	بھلا مین بہی کبہی تو رہنے والا تہا گلستان کا			
گیا ہمسایہ ر وسا تا جو خوبون کے محلے مین	گیا وہ شہر ستان جو خوبونکے محلے مین	گیا وہ غیرت خوبان جو خوبونکے محلے مین	گیا وہ فتنۂ دوران جو خوبونکی محلے مین	
۴	تو کس کس شے نہ اوسکو روزن دیوار سے جہانکا			
زبس کردم نگہ مین عشق کی آتش [illegible]	ہر اکدم اشک خونین سے [illegible]	ہمین مانند گل ہر دو سا خاک گلستان پر	بجای اشک ہے خونناب لخت دل [illegible]	
۵	عجب کچہ رنگ ڈہنگ اب تو بنا ہے چشم گریان کا			
گرا ہی ہے جو یہ رہتی تہا [illegible] کو ہی بنجوالی	دو یار علا مین جنس صبر کی ہی کی کمیابی	سرشک خون کا گر رنگ دیکہو تو ہے عنابی	دل مجروح سینہ مین کرے ہی سخت بیتابی	
۶	اسے ہس گیا دل کا ٹوٹا آہ پہر شاید کوئی ٹانکا			
گرفتاری کی تکلیف غم سے ہم [illegible]	ہو اوسکے دیکہنے کا شوق جو اکثر [illegible]	محبت دیکہئے کب بہو جہہ سو در [illegible]	گراره ہم اپنے اوسکا در [illegible]	
۷	کہ ہے افسوس اب روزن در دیوار زندان کا			
نظر جو اوسکی فرقت مین سکہا تی یہ کرتا	مگر پہر جو اوسکا بن [illegible]	وہ رسوائی کا [illegible] دل مین خطرا ہے	تماشا ہے دہ کس شکل بر ہم [illegible]	
۸	کرے ہے ذکر جب کوئی مرے حال پریشان کا			
نہ گہرا نی اب [illegible] کو بلوا سکون ہو یہ	[illegible] کو دی ہے اوسکا زبان لا پر سکون ہو	غرض جو حال ہے میرا کسکو کہلا سکون [illegible]	[illegible] ہم سے پیغام ہے نہ جا سکون ہو یہ	
۹	نہ آنا یان کسی صورت سے ہو سکتا ہے جانان کا			
خدا جانے کہ یہ گردش [illegible]	نہین یہ ہے بتا کہ ہم [illegible] ہووے	مگر نہ محبت [illegible] کیا جیسے	تماشا ہے کہ جن [illegible]	
۱۰	تو نا حق پہر گیا تہا ہمسے دل اوس آفت جان کا			
نہایت اوسسے یاری مین لی کی جنبش و زاری	تو پہر تقصیر او سی مجہسے بتقصیر کی بخشی	ولی اس سمت سب کی ہوں مین تسخیر کیا خوبی	ہوا وہ خوش تو اب گردون نے اوسکی بنیاد دی کی	
۱۱	نہ وان جا وے کوئی یار کا نہ یان آوے کوئی وانکا			
نظر آیا نہ [illegible] کوئی ہی یارو	کرے وہ ہمسری کا اوس کسی [illegible]	سخن کا جو ہے عقدہ فکر کر ناخن کہولو	نیستان سخن مین کوئی جرات کی بتعال [illegible]	
	یہ زور اوسکے تئین بخشا ہوا ہے شیر یزدان کا			

مخمس سوم

۱				
[illegible] کو راہ کرتے ہین	[illegible] خواہ کرتے ہین	سنو اس فر سے تمکو ہی آگاہ کرتے ہین	ہوا ہم بت [illegible] راہ کرتے ہین	
۲	عزم کے رہنے والو ہمسے عشق اسد کرتے ہین			
تینگ آیا ہین [illegible]	ہوا وارہ و [illegible] جہل کرا	بہی نت [illegible]	خدا کا قہر نازل ہو پیرون کی جان [illegible]	

ہمارا دل جلاتے ہین ہوس سے بدراہ کرتے ہین

٤
مجہو تیران سمجہاتا ہی تو ہی اپنی اشارت سے | کرو ہی بیٹھا اب باتو ذرا اپنی شرارت سے
نہین کچہ کام ہن نزد دلکو زاہد کی طہارت سے | نہ دیکہہ اے شیخ تو انکی طرف چشم حقارت سے
گدایان خرابات اک نگہ مین شاہ کرتے ہین

٥
یہ جنبو شعلہ رو ہین سب ہمارے برق خرمن ہین | سدا سوزان نہین سے عاشقون کی جان و تن ہین
عبث دین ہم پتنگون کو یہ ایہ شمع روشن ہین | جو دیکہو دوست یہ سب جلانیوالے ہین دشمن ہین
عجب ہین ہم ہی دیوانے جو انکی چاہ کرتے ہین

٦
کہان گلزار سب چہوٹا ہے یہ وار اسیر کر | [illegible] قفس کو دام ادہر کر
بہار آئی گلستان مین ہوا دامن گل زر | قفس مین کچہ نہین ہم اپنی صیاد [illegible]
ہمین کر خوش نالے اپنی خاطر خواہ کرتے ہین

٧
کہان تک کہئے اپنی ہم [illegible] | زبان پر سوز دل کب تک [illegible]
[illegible] | جلے جو شمع [illegible]
یہ افسانہ سناکر قصہ ہم کوتاہ کرتے ہین

٨
[illegible] | [illegible]
[illegible] | نکل جاتی کسی [illegible]
ہزارون رات دن ہم نالۂ جانکاہ کرتے ہین

مخمس چہارم

١
ہم ہین مضطر تمہی جو تشریف فرمائی نہین | کوئی ہمدرد اپنا بجز از درد تنہائی نہین
کون سی ایذا ہے جو شکل آج کل پائی نہین | [illegible] جو تمنے ہمکو دکہلائی نہین
کل سے بیکل ہین ہمین کل آج تک آئی نہین

٢
جو محبت [illegible] دیوانگی سے بیشعور | [illegible] البتہ ملانا انکہ کا کیا ہی ضرور
لیکہ یان حیران ہین [illegible] | اسکو وحشی سی [illegible]
اپنا دیوانہ اسے سمجہو یہ سودائی نہین

٣
[illegible] | گر کرون سو جانین [illegible]
کم رہنا [illegible] | ہر جگہ جانے سے [illegible]
مین تمہین کو دیکہتا پہرتا ہون ہرجائی نہین

٤
اب گمان محبت تمکو ہی منظور یار | بیٹھنا تو سامنی [illegible] اختیار
دیکہو کیا خوب [illegible] | گر نہ دیکہو [illegible]
اسمین رسوائی ہی کچہ ملنے مین رسوائی نہین

٥
کیا خرام ناز کی [illegible] اٹکہیلیان | بیقراری [illegible] دلکو [illegible]
حشر برپا کیون [illegible] | [illegible]
کچہ قیامت سے ترے سکم جلوہ آرائی نہین

٦
ہر پسند طبع بندو کی نہین ہی گفتگو | تو کہون کچہ مین تو صاحب تم ہو لو سکتے ہو
اسپر اگر [illegible] یہ غرض میری کہ تو لو | بات گر کرتی نہین تو سامنی بیٹہو
شکل دکہلانے کی تو تمنے قسم کہائی نہین

آپ بیٹھا نہین [illegible] | [illegible]
دیکہہ مجکو آپکی آنکہو نہین [illegible] | مین جو کچہ [illegible]

ضعف نے بے بس کیا یاری یہ مجال نہیں

۹

خوب اس نکتہ کو سب اہل خرد ہین سمجھے
کار فرہاد کبھی کام کیا کچھ ہو سکے
یا بلا سے ہوا اپنا کہو ہین ہم سمجھے
کیا تماشے عشق کہ فرہاد و مجنون تک بھی تھے

ہم بھی دکھلاوین وے کوئی تماشائی نہین

۱۰

ہو گیا ثابت کہ پیدا ہی الفت میں قدم
جا بجا گریہ ہے فرض جیب نہ کیونکر ہو الم
دیکھ کر اسکو ہوئی ہین تماشا حیرت سے ہم
ہر اسیر دام الفت جب ہے بیمار غم

کون سے دن اسپہ اک آفت نئی آئی نہین

۱۱

گر ہے تیری تا محبت سے ہوا پر آبلہ
گاہ عالم نے کیا فریاد سے اسکے گلہ
گہ روانہ چشموں سے اشکوں کا ہوا ہے قافلہ
ہر کبھون اک قطرۂ خون دل کا کیا ہے چبھلہ

عشق سے اب تک طبیعت اسکی گھبرائی نہین

۱۲

کچھ نہیں [illegible] مین ہے مری نفرت و شوخ
در [illegible] ہے رہتا ہے صورت رو شوخ
دیکھون کس صورت سے ہوئی [illegible]
دیدہ کا [illegible] ہوئی تو [illegible] حرات شوخ

خاک دیکھیگا تری آنکھوں مین بینائی نہین

مخمس پنجم

۱

جب سے از دست تجھ سے جدا رہتا ہون
کیا کہون سخت مصیبت مین پھنسا رہتا ہون
مضطر و ششدر و حیران و خفا رہتا ہون
کسی کچھ سوچ مین مشغول مین کیا رہتا ہون

منہ لپیٹے ہوئے دن رات پڑا رہتا ہون

۲

نہ وہ طبیعت ہے نہ وہ طاقت کہ رہے جوش و خروش
اور نہ کچھ تاب کہ رہا سکا رہی مجھ میں ہوش
قبر میں جیسے کہ مردہ کوئی ہو وے خاموش
اسطرح خانۂ تاریک مین تنہا خاموش

منہ لپیٹے ہوئے دن رات پڑا رہتا ہون

۳

نہ تو اب سیر چمن کی ہے مرے دل میں ہوس
اور نہ کچھ خواہش پرواز ہے جون مرغ قفس
غنچہ سان کیا مجھے واشد سے غرض یکدو نفس
بیکلی سے نہیں کچھ کنج مین رہتا ہے تو بس

منہ لپیٹے ہوئے دن رات پڑا رہتا ہون

۴

کیا بیان اپنی جوانی کا کرون مین غمگین
طاقت اب سیر بام و در کی بھی نہین
نہ تو بیٹھون ہی تو نہ اٹھا ہی تو نہ چلا جاتا ہون
یاد کر کے تری صحبت کو کسی پردہ نشین

منہ لپیٹے ہوئے دن رات پڑا رہتا ہون

۵

غم کے ماتون سے جو گذری کہون کیا کیا بات
دل نہ مجھ سے ہے کوئی سینے میں گویا ذرات
صرف غم درد جدائی ہے مری اوقات
نہ تو ملتا ہون نہ پھرتا ہون نہ کچھ کہتا ہون بات

منہ لپیٹے ہوئے دن رات پڑا رہتا ہون

۶

بن ترے دیکھے جو کچھ سینے میں بہتا ہے
جیسے وا کر ابھی دل سینے میں گھبراتا ہے
حال پوچھے کوئی تو کس سے کہا جاتا ہے
بات کرنا جو کسی سے نہیں خوش آتا ہے

منہ لپیٹے ہوئے دن رات پڑا رہتا ہون

۷

کچھ جو آتا ہے خیال [illegible] ترے آنے کا
قصد کرتا ہے یہ جی تن سے نکل جانے کا
عالم اسباب سے کچھ دل نہیں مین گھبرا کے
نہیں مقدور زبان پر جو سخن لانیکا

منہ لپیٹے ہوئے دن رات پڑا رہتا ہون

۸

ارے [illegible] جیسے کہ [illegible] بن آدم [illegible]
تن میں [illegible] ہے جی [illegible]
جی سے بیزار ہے کہ مجھسے نہ کوئی بات کرے
کنج تنہائی مین بیکار کئے ہاتھ دھرے

۹

منہ لپیٹی ہوی دن رات پڑا رہتا ہوں

جیسی پہلو مین نہیں تو مری آئی ہوش ربا
نہ کوئی شکل خوش آوے ہی نہ کوئی چرچا
صحبت تن سی بھی بیزار ہی اب جو میرا
بلکہ فرقت مین تری ہی کو دو عالم سی خفا

۱۰

منہ لپیٹی ہوے دن رات پڑا رہتا ہوں

تیری دوری کا الم دل پہ جو ہی پیش نظر
کیا کہوں آہ مین کس کس کہ گرفتار ہوں یار
جوں خفا رہیت سو مدت کا کوئی بیمار
اس طرح درد جدائی سو تیری بیمار ہی جان

۱۱

منہ لپیٹی ہوی دن رات پڑا رہتا ہوں

جا کی بہلاؤں جو دل مضطر پا تمکین کہیں
سو تو اب آتی ہی جرأت مین جراحت سے نئی
بخدا عمر تری اسی بت غارت گرین
جان بلب بستر اندوہ پہ بس مین غمگین

منہ لپیٹے ہوے دن رات پڑا رہتا ہوں

مخمس ششم

۱

نہ لاؤ گے جو دم مین دم بتا کے
تو بس مر جاؤنگا مین تلملا کے
عزیزو واسطے اپنے خدا کے
کوئی یاں اوسکو لے آؤ بلا کے

۲

بہانے سے کسی اور آشنا کے

نہ تہا معلوم آگے زندگانے
دلی تہی تو عجب شئے زندگانی
کیا کیا تو نے ہی ہی زندگانی
ہزار افسوس تو ای زندگانی

۳

چلے یوں خاک مین ہمکو ملا کے

لگا شمشیر تن سے سر اوتارو
رکہائی پر نہ مبتلا کر سدہارو
زبانی یہ ہمارے کہہ دو یارو
تہاں تیغ تغافل سی نہ مارو

۴

کہ ہین آگے بے ہم یاری خدا کے

کشندہ ہی کمان ابروی قاتل
کرین ہین تیر مژگان نیم بسمل
غرض سمجہا جو ہی اپنا وہ مائل
نگاہ یار ہی یوں جانب دل

۵

نشانی کو کوئی جیسے کہ تاکے

قرار اب کلبۂ احزان مین کیا ہو
جو ہے بیچ بیکسی ہے کچہ نہ پوچہو
فقط اب دم تنہائی ہے یارو
گیا وہ دل بھی پہلو سے کہ جسکو

۶

کبہی رو رو کے تہے چہاتی سے لگا کے

طبیعت مین تہی کیا کیا لنترانی
کوئی اپنا سمجہتے تہے نہ ثانی
سو اب صورت بنا کے تو دوانی
چلے منہ موڑ کر کیوں اہی جوانی

۷

ہین یہ ولولے اپنے دکہا کے

جوانی کی جو ہی رہ جوش مین ہائے
عجب آئین مین [illegible] آغوش مین ہائے
کہوں یہ بات کس کے گوش مین ہائے
غضب ہی لیتی ہی آغوش مین ہائے

۸

وہ اوسکا سانس لینا کسمسا کے

جو تم مطلب ہو تو مین ہوں مشتاق طالب
رہو نظروں سے تم میری نہ غائب
سہوں یہ ہجر کی کب تک مصائب
جلو بخشو گنہ بندے کا صاحب

۹

بٹہاؤ اپنی محفل مین بلا کے

مری ہی عقل یاں حیران جرأت
کہہر آیا ہی تو ادہیان جرأت
سرے سے ہی یہ کیوں نادان جرأت
تیہوں کی غم مین [illegible] جان جرأت

کیکیا تو نے اے شوخ جفا کے

مخمس ہفتم

۱	صدمہ ہجر سے یہ حالت ہے	کہ غم و محنت و مصیبت ہے	درد و اندوہ و رنج و کلفت ہے	ضعف و نا طاقتی و شدت ہے
	ایک دل اور ہزار آفت ہے			
۲	ہجر کی رات کی نہ پوچھو الم	کہ ٹپکتا ہے اشک خون پیہم	اور یہی کہتے ہیں کہانی ہم	شب فرقت میں ہمنشیں کو دم
	آنکھ لگجائے تو غنیمت ہے			
۳	سوز ہجراں کا کیا کہوں عالم	حشر برپا ہوا ہے اے ہمدم	وصل میں جسکے تھا نہ جیکا کم	سو گیا اور اوسکے ہجر میں ہم
	رہے جیتے یہ کیا قیامت ہے			
۴	یاد کر شکل یار جانی کے	چشم تر خوب خوں فشانی کی	کیا کہوں بات ناتوانی کی	کہ کوئی اپنی زندگانی سے
	نہیں صورت یہ اپنی صورت ہے			
۵	کوئی دن کی یہ بات ہے اللہ	پاس تھا میرے وہ بت دلخواہ	یا کہ تصویر سے وہ صورت آہ	دیکھتے رہتے تھے سدا ناگاہ
	ہوئے غائب نظر سے حیرت ہے			
۶	اب جو پیری میں نہیں وہ حور نژاد	شکل کیونکر نہ کیجیے فریاد	یا تو باہم تھے خرم و دلشاد	یا ابھی ہیں محبتوں کو کر یاد
	ہے تغیر خدا کے قدرت ہے			
۷	ہائے وہ اسکے وصل کی راتیں	تھیں عجب لطف سے مداراتیں	خواب میں اب نہیں ملاقاتیں	یاد آتی ہیں اوسکی جب باتیں
	بات کرنیکی کسکو طاقت ہے			
۸	ابتو فرقت میں ہو گیا یہ حال	کاش ہوجائے ہجر ہی میں وصال	گرچہ ہیں دل پہ لاکھ رنج و ملال	پر کہیں کیونکہ نامہ پر احوال
	جوش گریہ سے کسکو فرصت ہے			
۹	ایک وہ [illegible] نصیب	سوز و شب کیا کہیں ہے حبیب	ہمکو کیا خاک ہووے صبر و شکیب	درد دوری یا ہے مرگ قریب
	کیا کہیں اپنی اپنی قسمت ہے			
۱۰	نہیں دیتا وہ مہ دکھائی ہاے	اب تو ہر شام ہو گئی ہاے	چرخ نے دی غم جدائی ہاے	اپنی صورت عجب بنائی ہاے
	کہ نہ ہیبت ہے وہ نہ جرأت ہے			

مسدس اول

۱	[illegible] عشق کی یار جس جگالی	تھا یاد [illegible] سلسلہ [illegible] سو ولی	اور شانی [illegible] ہو ولی	جب [illegible] کا [illegible] کی شیدائی
		[illegible] بیکنہ ملا	خار سا [illegible] دل لگا [illegible] ملا	

ہو شہرہ کوئی تک ناز بیما اسکو ملکر سے	ہنوز غم ہا نگیا نہ اور فراق شوخ کا فر سے	پڑی ہی سو محبت اپنی جان میں ہم ساگر	لگا کر انکہ یہ کیفیت ان خوبان ساحر سے
۳	خراب ناز و یا مال ادا ہا میکند مارا	خدا رسوا کند دل را کہ سودا میکند مارا	
تیہ تمکین دبیہ ہم جو اسکا ہیب سے گو گمر ایا	محبت کا کر خون سے کر کے لیکن رنگ یہ لایا	نیا ایک شب رسوائی دل وحشی نے دکھلایا	کہاں تک ہو جگر تشنہ سر دم ناک ہی آیا
۴	خراب ناز و یا مال ادا ہا میکند مارا	خدا رسوا کند دل را کہ سودا میکند مارا	
نہیں کچھ محفل خوبان میں شعور سو مرتبت اپنی	ہر ایک کا ہم ہی ایا یکھا تصور دوست اپنی	زبان پر جسکی جاری رہتی تھی ہر دم صفت اپنی	سمجھے ہیں حقیر اب وہ یہ کہو کوئی اسنی یت اپنی
۵	خراب ناز و یا مال ادا ہا میکند مارا	خدا رسوا کند دل را کہ سودا میکند مارا	
بہ مہند نگاہی کی سی تیغ ہم ایدی ہی جو ظالم	ہر نداشت ہو گئی مجبوس ہی ظالم	ہوا تھا من تغل کا داغ ہزار افسوس ہی ظالم	بصد منت سیو نگاہ کرکی یہ پابوسی ہی ظالم
۶	خراب ناز و یا مال ادا ہا میکند مارا	خدا رسوا کند دل را کہ سودا میکند مارا	
خرابی دیکھ اپنی جو یہ گذری ہی الم کیا کیا	ندامت کہنچی ہیں ہاتھوں دمدم کیا	او ٹھائے دلبران بیوفا کی ہی ستم کیا کیا	عزیزو کچھ نہ پوچھو تم بتا دیں بات ہم کیا کیا
۷	خراب ناز و یا مال ادا ہا میکند مارا	خدا رسوا کند دل را کہ سودا میکند مارا	
کوئی ناز و ادا سی گر ایک ٹھوکر لگاتا ہی	کسیکے منہ میں جو آتا ہی سو ہمکو سناتا ہی	ہمیں کیا زر خریدیں کوئی خاطر میں لاتا ہی	کبھی ہم کیا کہ یہ جیسی اذیت کیا دکہاتی ہی
۸	خراب ناز و یا مال ادا ہا میکند مارا	خدا رسوا کند دل را کہ سودا میکند مارا	
نہ کچھ حرمت ہے لوگو نمیں نہ عزت ہماری اب	یہی جو التجا اسد سے ساعت ہماری اب	کوئی خاطر ہی میں لاتا نہیں منت ہماری اب	چھپایا سب سے منہ بس یہ ہی صورت ہماری اب
۹	خراب ناز و یا مال ادا ہا میکند مارا	خدا رسوا کند دل را کہ سودا میکند مارا	
نہ دن کو چین آتا ہی نہ شب کو آہ سوتے ہیں	حجاب آئے ہیں ان کیا کیا [illegible]	کمین ہیں سب کوئی کیو عزت اپنی آپ کھوتے ہیں	تو حسب حال یہ شعر اپنا ہم پڑھ پڑھ کر روتے ہیں
۱۰	خراب ناز و یا مال ادا ہا میکند مارا	خدا رسوا کند دل را کہ سودا میکند مارا	
تباہ عہدہ جو ہو سبو [illegible] محبت سے	وہ ہیں مغرور اور ہمکو لگی جانی دعا دت سے	ہمیں ہی آگ عشق یا سنگ کی اجرات سے	خرابی ہی خرابی ہی ندامت سی ندامت سی
	خراب ناز و یا مال ادا ہا میکند مارا	خدا رسوا کند دل را کہ سودا میکند مارا	
۱	مسدس دوم		
نہ کیونکہ روئی زانو ئی غم پہ سر کو دہرے	بغل میں کیو نہ دل اپنا جدا [illegible] مرکر	ہنر جو ہو ادا ہی تو دیکھ خدا سے ڈرے	سو اپنی حال سے آگاہ کون او سکو کرے
۲	نہ قاصد نہ صبا ہی مرغ نامہ برے	کسی نہ بیکسی ماسنے برد خبرے	
غم فراق سے ہی دلمیں یہ دکھ الم پہ الم	جگر پہ داغ مژہ اشکبار لب پہ ہی دم	سنائیں کسکو کہو کون اوس سے اپنا غم	شکوہ کی یار نہ کوئی نہ ہمدم
۳	نہ قاصد نہ صبا نہ مرغ نامہ برے	کسے نہ بیکسی ماسنے بیدخبرے	
بحال عاشق ہی اتنی زندگانی آہ	غم فراق سے ہی [illegible] اپنا حال تباہ	ہوئی یہ حال گذرتا ہی شام و پگاہ	عجب طرح کی مصیبت میں ہم پھنسے اسد
۴	نہ قاصد نہ صبا نہ مرغ نامہ برے	کسے نہ بیکسی ماسنے برد خبرے	

چھٹے وہ وقت ملاقات تھی جو بہ بسین	دل اپنے بس مین نہیں وہ پرائے ہو بس مین	نہ گیا وہان جو کسی کو ہزار دین قسمین	کہان رہی وہ سلام و پیام کی رسمین
۵	نہ قاصد نہ صبا نہ مرغ نامہ برے	کسی زبیکسی مانے برد خبرے	
فراق یار مین کوئی کہان تلک غم کہائے	ہو ایسی جینے سی بہتر یہی کہ موت ہی آ جائے	وہ رسم نامہ و پیغام اب کہان آئے	مگر یہ کہنی کو بات از زبان بیگانی ہائے
۶	نہ قاصد نہ صبا نہ مرغ نامہ برے	کسے زبیکسی مانے برد خبرے	
دیا ہے چرخ نے ہمکو جو درد تنہائی	نہ دل کو چین ہے نہ صبر نے شکیبائی	اگرچہ دم مین ہزار آفت اپنی پر آئی	ولے یہ بات اوسے کسنے جا کی پہونچائی
۷	نہ قاصد نہ صبا نہ مرغ نامہ برے	کسے زبیکسی مانے برد خبرے	
کوئی نہین جو کہین درد دل گہ و بیگاہ	میری شب تیرہ ہے بستر اپنی پر شام و پگاہ	جو ہمیشہ گذری ہے اوسے وہ کیونکہ ہو آگاہ	سنائیں غم کسے اور اوسے جا کہیں آہ
۸	نہ قاصد نہ صبا نہ مرغ نامہ برے	کسے زبیکسی مانے برد خبرے	
نہ درد دل سے ہی پایان یکدم مین تخفیف	نہ یہ خبر ہے کہ کیسا ہے ان کا مزاج شریف	پڑی ہین اتنو کوئی بیکسی مین نا زار و نحیف	وہ سمجھیں نہ کہ بھلا جو اونہا مین تکلیف
۹	نہ قاصد نہ صبا نہ مرغ نامہ برے	کسے زبیکسی مانے برد خبرے	
نہ تن مین رہی طاقت نہ دل مین صبر و قرار	نہ پاس ہے کوئی گہر مین بجز در و دیوار	نہ کوئی ڈھب ہے کہ ہو جس سے مطلع وہ یار	نہ دوست ہی کوئی نہ یار غمخوار
۱۰	نہ قاصد نہ صبا نہ مرغ نامہ برے	کسے زبیکسی مانے برد خبرے	
بغیر حسرت و افسوس و یاس کچھ بہی نہیں	غم فراق سوا اپنی پاس کچھ نہین آہ	یہی ہے حال تو جینی کی آس کچھ نہین	یہ جو اوٹھی آہ وہ نا حق شناس کچھ نہین آہ
۱۱	نہ قاصد نہ صبا نہ مرغ نامہ برے	کسے زبیکسی مانے برد خبرے	
تمہیں اب سکت نہائی ہے چشم تر کیونکر	بن اوسکے آئی نظر زندگی ہمین کیونکر	نہ ہو وہ گہر مین تو ویران لگی نہ گہر کیونکر	ہوا نہیں بیخبری کی اوسے خبر کیونکر
۱۲	نہ قاصد نہ صبا نہ مرغ نامہ برے	کسے زبیکسی مانے برد خبرے	
جو اجنبی یہ کوئی آن کر گہ و بیگاہ	کہی ہے جسکے لیے ہے ترا یہ حال تباہ	عزیز یہ تو بتا وہ بھی اس سے ہے آگاہ	تو ہم سے پردہ کرو کسی مین کہنا یہ پوچھو آہ
۱۳	نہ قاصد نہ صبا نہ مرغ نامہ برے	کسے زبیکسی مانے برد خبرے	
ز راہ لطف نہ لیا نظر وہ شیک قمر	نہ ہم مین اتنی ہی جرات کہ جائین اوسکے گہر	اگرچہ آن بنی ہے اب اپنی جان ہی پر	ولے سبب ہے کہ جسکے اوسی سو کیونکہ خبر
	نہ قاصد نہ صبا نہ مرغ نامہ برے	کسے زبیکسی مانے برد خبرے	
۱	مسدس سوم		
تو بہ جیسے ہے مجہہ سے ہے یہ مر جان	مر مٹی ہے تو بتہیون یان کوئی آن	واللہ یہی ہے مجکو ارمان	گہر صدقہ کیا مین تیری قربان
۲	اگر بر سر چشم من نشینی	نازت بکشم کہ نازنینی	
یکدل ہے نہ مجھسے بدگمانی	دیکھے ہے ترے سے نے زندگانی	جا گہ تو یہ کیا ہے یار جانی	واللہ زراہ مہربانی
۳	اگر بر سر چشم من نشینی	نازت بکشم کہ نازنینی	

وچھوڑ کے مجکو گرد ہارے	مر جاؤن تڑپ کی غم کی مارے	لاکھون مین گھر ایسی تجھپہ واری	مجکو تو بتیا نند وہے پیارے
۴	گر بر سر و چشم من نشینی	نازت بکشم کہ نازنینی	
نزدیک ترے وصل کی طلب ہی	دل پہلو مین میرے جان بلب ہی	قابل ترے بندہ خانہ کب ہی	خواہش یہ مجھے تو روز و شب ہے
۵	گر بر سر و چشم من نشینی	نازت بکشم کہ نازنینی	
محبوب ہی کب جہان مین تجھسا	آنا یہان مغتنم ہی تیرا	گھر میرا یہ کیا ہی اور مین کیا	تو جسمین کہ ہو دے جلوہ فرما
۶	گر بر سر و چشم من نشینی	نازت بکشم کہ نازنینی	
تہی موت مری تری جدائی	جان آنی سی میری تن مین آئی	تو نی مجھے بات کیا سنائی	ایجان نزراہ آشنائی
۷	گر بر سر و چشم من نشینی	نازت بکشم کہ نازنینی	
ہر ہو رہی تو عیان جرات	تو جان مین آئی جان جرات	ایسا یہ کہان مکان جرات	ہر دم ہی یہی بیان جرات
	گر بر سر و چشم من نشینی	نازت بکشم کہ نازنینی	
۱	مسدس چہارم		
کون یاد ہے یہ گیا پاس سے میری فی الحال	جسکی جلنی سی ہوا آپ مین آنا محال	ہجر ہی مین یہ بنا ہی کہ ہوئے وصال	اپنے احوال پہ اب خوب جو کرتا ہون خیال
۲	خواب در چشم و نفس بر دل مخزون بارست	از کہ دورم کہ بجو دساختنم دشوارست	
ہو نہین سکتی ہی حال اپنی کی کچھ تقریر	دام حیرت مین کیا مجکو محبت نی اسیر	کیونکہ نزدیک ہلاکت نہ ہوا ہون دلگیر	خبر اپنی نہین کچھ مجکو بشکل تصویر
۳	خواب در چشم و نفس بر دل مخزون بارست	از کہ دورم کہ بجو دساختنم دشوارست	
چین سی بستر راحت کا گیا سونا ہائے	رہ گیا گوشۂ تنہائی مین جی کھونا ہائے	دیکھنا جسکی کبھی گھر کا بس اک کونا ہائے	فرو جا فسوس یہ [illegible] کبھی رونا ہائے
۴	خواب در چشم و نفس بر دل مخزون بارست	از کہ دورم کہ بجو دساختنم دشوارست	
[illegible] ہی دلمین کچھ اب سیر تماشی کی ہوس	خانہ بی یار نظر آئی ہی مانند قفس	دست افسوس ملا کرتا ہون مانند مگس	آپ اپنی سی بگڑتا ہون یہ حالت ہی کہ بس
۵	خواب در چشم و نفس بر دل مخزون بارست	از کہ دورم کہ بجو دساختنم دشوارست	
دیکھیو گلشن کو تو گل مجکو نظر آوین خار	جاؤن ہی دریا پہ تو آنکھین ہوے دریا بار	کنج تنہائی مین خاموش پڑا ہون لاچار	ہی یہ صورت کوئی مدت کا ہو جیسی بیمار
۶	خواب در چشم و نفس بر دل مخزون بارست	از کہ دورم کہ بجو دساختنم دشوارست	
پاس سے میری نہین جس گھڑی ساتھ سی غیرت ماہ	جانب در کی مرے حسرت سی ہی ہر لحظہ نگاہ	کہا کی مرجاؤن مین کچھ جیسی کی بس ہی آہ	مین تو حیران ہون یہ حالت ہوئی میری واللہ
۷	خواب در چشم و نفس بر دل مخزون بارست	از کہ دورم کہ بجو دساختنم دشوارست	
لیگیا کون الہی میرا صبر و قرار	کسکی دوری سی پڑا ستا ہو مین زار و نزار	صدمۂ ہجر سی اب جینا ہوا دشوار	ہی یہ تشنہ کی دم ہو دی فنا جسم سی یار
۸	خواب در چشم و نفس بر دل مخزون بارست	از کہ دورم کہ بجو دساختنم دشوارست	

وہ گھڑی دن جو گذرتی تھی خوشی سے اصحاب	آتیو ملتا ہوں [illegible] تاسف ہیہات	جاگتی گشتی ہی جو شی یہ کہ کب سر رات	ہی تو بیچو ابی و [illegible] ہی اپنی ہی بات
۹	خواب در چشم و نفس در دل محزون بار است	از کہ دورم کہ بخود ساختنم دشوار است	
ہمنشین کیسکو تجھسی شب ہجر انکی عذاب	حال ہی جلنا ہی بی آب بد [illegible]	بستر غم پہ تڑپتا ہوں شرابی خور [illegible]	سو [illegible] ہی کیا خاک کہ ہو چشم پر آب
۱۰	خواب در چشم و نفس در دل محزون بار است	از کہ دورم کہ بخود ساختنم دشوار است	
تیغ دوری سی لگی ہی جو مرے دل پہ کہاؤ	سخت مشکل نظر آتا ہی مری جی کا بچاؤ	اور سے آتنا کسی صورت نہیں بنتا ہی بناؤ	ہا ئی یار دین کر [illegible] کیا [illegible] تم تو بتاؤ
۱۱	خواب در چشم و نفس در دل محزون بار است	از کہ دورم کہ بخود ساختنم دشوار است	
آپ اپنی سی خفا ہو گئی ہین نالا ہوں میرا	دست وحشت سی گئی چاک گریبان ہو تن [illegible]	آنکہ کہولی ہو شکل تن بیجان ہو تن [illegible]	عجب ایسی سوچ مین کیا ششدر و حیران [illegible]
۱۲	خواب در چشم و نفس در دل محزون بار است	از کہ دورم کہ بخود ساختنم دشوار است	
ہا تو وہ سن [illegible] تہا سدا پیش نظر لیل و نہار	یا ہوئی ایسی جدائی کہ ہی ملنا دشوار	دم مرا کرتا ہی سینہ پہ گرانی ہر بار	کنج غم کیونکہ نہ ہی مجہسی کہ جو ان ماتم دار
۱۳	خواب در چشم و نفس در دل محزون بار است	از کہ دورم کہ بخود ساختنم دشوار است	
مجکو رہ رہ کے یہی آتی ہی حسرت الوداع	کسکی جانی سی گئی طاقت جب آتہ ہوا	ہی گلوگیر مرا پنجۂ وحشت اے وای	دیدہ حلقۂ زنجیر کسی صورت اے وای
	خواب در چشم و نفس در دل محزون بار است	از کہ دورم کہ بخود ساختنم دشوار است	

مسدس پنجم

۱			
نہ اتنی اوسکی حکومت جو ہمکو گہر سی بلائے	نہ آپ ہی ہین جانیکی وان ہی قدرت ہائے	تیری شریتی ہین اب جا بہین اے ہوائے	عجب طرحکی مصیبت ہی کیا کہی تیلائے
۲	ملا ہے کیونکہ ہمو دل تنگی دل قفس مین ہین	جنہونکی بس نہین ہین ہم وہ بیر اسی قفس مین ہین	
نہ ہو سکی گہر مین ہی جانیکا اب ہمین یارا	نہ گہر ہمارے ہی آتا ہی اب وہ مہ پارا	کبھی ہر [illegible] ہی دل ہجر مین ہمین سارا	تو ہوئی کہ جدائی نی اب ہمین مارا
۳	ملا ہے کیونکہ ہمو دل تنگی دل قفس مین ہین	جنہونکی بس مین ہین ہم وہ بیر اسی قفس مین ہین	
پڑا تڑپتا ہوں اب گہر مین اپنی تنہا ہائے	قریب مرگ ہی احوال اب ہمارا ہائے	بیان کیا کرین گذرتی ہی دل پہ کیا کیا ہائے	جو غور کیجی تو مجبوری ہی کیسی جلا ہائے
۴	ملا ہے کیونکہ ہمو دل [illegible] قفس مین ہین	جنہونکی بس مین ہین ہم وہ بیر اسی قفس مین ہین	
نہ غمی ہی [illegible] انکا ہم اندرو دلدار	عجب طرح سی گذرتا تہا اپنا لیل و نہار	نہ کیونکہ ہو دین ہلاز ندگی ہی ہم بیزار	کہ اب جو جا ہین ملین اسطرح سی سو [illegible]
۵	ملا ہے کیونکہ ہمو [illegible] دل قفس مین ہین	جنہونکی بس مین ہین ہم وہ بیر اسی قفس مین ہین	
نہ جانیکی ہی [illegible] ہمین طاقت	نہ ہم تک انکی لگر نسی اوسکو ہی فرصت	عجب طرحکی مصیبت ہی تہو مین جرات	کہ دل سی ہین [illegible] اپنا سرمایہ تحت
	ملا ہے کیونکہ ہمو دل [illegible] قفس مین ہین	جنہونکی بس مین ہین ہم وہ بیر اسی قفس مین ہین	

مسدس ششم

۱			
تہ نکالی ہو تر ہجانا سی ہی حسرت و لنحواہ	کہ اپنی جینی کی مطلق نہین توقع آہ	ہوئی دن [illegible] دکو کو بحال تباہ	نہ بانسی نکلی ہو ہر دم یہ آہ کی ہمراہ

۲	ز رفتن تو من از عمر بی نصیب شدم	سفر تو کردی و من در وطن غریب شدم	
نہ بیٹھنے کا کہیں چین سے ٹھکانا ہے	ہجوم غم سے نہ وہ دم کا آنا جانا ہے	اگر ٹھہرتا ہے تو سدا ہی تلملانا ہے	اور آہ لب پہ یہی شعر عاشقانہ ہے
۳	ز رفتن تو من از عمر بی نصیب شدم	سفر تو کردی و من در وطن غریب شدم	
غم آگے پیچھے بلا کی قرار و صبر نے راہ	ہجوم غم سے چلا جی ہے آہ کی ہمراہ	نصیب میں بھی گردش ہے صبح و شام نگاہ	اے جیسے کوئی مسافر پھرے ہے بیکس راہ
۴	ز رفتن تو من از عمر بی نصیب شدم	سفر تو کردی و من در وطن غریب شدم	
رفیق چھوڑ گئے اور ہمنشین سارے	دل و دین ہوئے دونوں کے پڑی کھیار [illegible]	شرہ سے چھوٹی ہوئی ہیں سرشک لہو کی فوارے	لہو نہ بہہ دم ہی مر گیا کہوں میں اے پیارے
۵	ز رفتن تو من از عمر بی نصیب شدم	سفر تو کردی و من در وطن غریب شدم	
کہیں جواب نہیں آتی ہے تیری شکل نظر	تو دل کو کل نہیں دم آرہا ہے ہونٹھوں پر	پھرن ہوں گھر میں اور سر کا اور [illegible]	کلیجہ تھامے یہ کہتا ہوں با دو دیدہ تر
۶	ز رفتن تو من از عمر بی نصیب شدم	سفر تو کردی و من در وطن غریب شدم	
چراغ جو شہر پی ہے سینہ میں یہ دل مہجور	تو جیتے جی سے کہیں پر [illegible] کا کیا مقدور	قریب مرگ ہوں تجھ بن [illegible]	غرض خدا ہے یہ روشن ہوا ہے مقدور
۷	ز رفتن تو من از عمر بی نصیب شدم	سفر تو کردی و من در وطن غریب شدم	
عجب کیا ہے جدائی سے گھر [illegible]	[illegible] روان عمر روان	مدام سینہ صد چاک میں یہ شور [illegible]	لگی ہے تیر جرس سے یہی دل نالان
۸	ز رفتن تو من از عمر بی نصیب شدم	سفر تو کردی و من در وطن غریب شدم	
فلک نے جیسے کیا ہے تجھے جدا ہے ہر	تو پھر جیسے یہ ترا کیونکہ مبتلا ہے ہر	قلق سے دل کی میں پھرتا ہوں جا بجا ہے ہر	زباں سے نکلی ہے [illegible] صدا ہے ہر
۹	ز رفتن تو من از عمر بی نصیب شدم	سفر تو کردی و من در وطن غریب شدم	
یہ رنگ ہجر جو تجھ بن مجھے قرار نہیں	تو سچ ہوئیں کہیں [illegible]	[illegible]	غرض فلک خاک جیوں تجھ بغیر میں غمگین
۱۰	ز رفتن تو من از عمر بی نصیب شدم	سفر تو کردی و من در وطن غریب شدم	
ہوئی ہے اب تری جدائی سے [illegible]	[illegible]	لگی ہے صبح وطن اسکو شام غربت ہائے	بس اب تو ہے یہی ورد زبان حیات ہائے
	ز رفتن تو من از عمر بی نصیب شدم	سفر تو کردی و من در وطن غریب شدم	
۱	مسدس ہشتم		
[illegible] تشریف نہ فرمائی	تو زیست مجھ کو [illegible] نہیں دکھلائی	پھرتا ہوں [illegible] کوئی سودائی	کہتا ہوں یہی [illegible]
۲	اے بادشہ خوبان درد از غم تنہائی	دل بی تو بجان آمد وقت است کہ باز آئی	
کہاں ہے کہوں حالت بن دیکھے جو ترے	جو دیکھے ہر صورت [illegible]	غیر از غم دوری کب [illegible]	تنہا ہوں نہیں اور لشکر غم کا مجھے گھیرا ہے
۳	اے بادشہ خوبان درد از غم تنہائی	دل بی تو بجان آمد وقت است کہ باز آئی	
[illegible] دل بیتاب ہوا مضطر ہے	تھامے ہوں کلیجے کو [illegible]	اور [illegible] تو یہ سخت مکدر ہے	ہوں [illegible] زبان پر ہے

۴	ای بادشہ خوبان درد از غم تنہائی	دل بی تو بجان آمد وقت ست کہ باز آئی	
میں تو نہیں دیکھی ایسی کوئی بیماری	سچ ہے کہ بری ہے یہ دل کی گرفتاری	بہتا ہی سدا میرے آنکھوں سے ہے جاری	ناچار یہ چلا کر کہتا ہوں میں سر بارے
۵	ای بادشہ خوبان درد از غم تنہائی	دل بی تو بجان آمد وقت ست کہ باز آئی	
چھوٹی ہے ترے ہجر میں گھر میں جو آبادی	سو صاف نظر آتا اب آتی ہے بربادی	کیا خاک بسا تجھ بن ہو جس کو ہر شادی	کر چاک گریبانکو کہتا ہوں میں فریادی
۶	ای بادشہ خوبان درد از غم تنہائی	دل بی تو بجان آمد وقت ست کہ باز آئی	
مر رہتا پڑا ہوں میں احوال یہ ہے میرا	ہونے لگے ویرانہ اب گر جا تو ہے میرا	انواع ستم نے اب دلکو ہے میرے گھیرا	کہتا ہے بصد منت تجھ سے یہ گدا تیرا
۷	ای بادشہ خوبان درد از غم تنہائی	دل بی تو بجان آمد وقت ست کہ باز آئی	
تو چھوڑ کے تنہا یاں جب سے نہ ملا ہے	ہن آئی مجھے دل کی بیتابی نے مارا ہے	کچھ بات تو کر نیکا اب کب مجھی یارا ہے	ہونٹوں میں یہ پڑھتا ہوں آنکھوں میں اشک آئے
۸	ای بادشہ خوبان درد از غم تنہائی	دل بی تو بجان آمد وقت ست کہ باز آئی	
نالاں سے پڑا ملتا کب تک یہ ہوں میں مر جانے	اور روز جدائی سے شرمایا میں کر ان تانے	کیا صفت بیچ جاتا تن ہے مری ہر ہر	فریاد یہ سن میری ہے لشکر غم در پے
۹	ای بادشہ خوبان درد از غم تنہائی	دل بی تو بجان آمد وقت ست کہ باز آئی	
[illegible]	یاں جان بری سے جاتا ہے اپنا دل مضطر	اتنا بھی ستم مت کر ٹک اپنے غرا سے ڈر	از راہ تلطف تو جا جی سے خبر اگر
۱۰	ای بادشہ خوبان درد از غم تنہائی	دل بی تو بجان آمد وقت ست کہ باز آئی	
[illegible]	ہر ایک مری [illegible] خوان بہت	تنہائی میں منہ ڈھانپ کے جھکا ہے مرا پتا	ہر شام ہے تو یہ پڑتا کہتا ہے تو یہ کہتا
	ای بادشہ خوبان درد از غم تنہائی	دل بی تو بجان آمد وقت ست کہ باز آئی	
۱	واسوخت		
یا رب بلا ندہ جدائی سے تو مرنا بہتر	کہ ہے غم جی پہ تو بس جی سے گزرنا بہتر	بحر الفت میں قدم کا نہیں دھرنا بہتر	ہو کنارا ہی اب اس چاہ سے کرنا بہتر
۲	ستم اتنا وہ سہے کچھ اس میں غریق	موج زن دل میں ہوا شکر یہ دریائے عشق	
قیس و فرہاد کی اس سحر میں یاں کون تیرا	آہ کیے یاں میں کدھر گئی شکل خاشاک	اتنا مثل صدف اس کو کوئی ہو گیا چاک	حاصل ربط یہی ہے کہ جگر ہو وے چاک
۳	اسی جنت موج [illegible] جسکو تیرا الجھیرا	تلا یہ تلاد اسکا کہیں تہل بسیرا	
دلکو ہر چند میں سمجھایا کہ اے خانہ خراب	جان ہستی موہوم کو تو نقش بر آب	جی لگا کر کسی بے رحم سے مت ہو بیتاب	اب جو دیکھو تو دم آنکھوں میں ہے مانند حباب
۴	کوئی دم کا ہے یہ مہمان نظر آتا ہے	ایک دریا مری آنکھوں سے بہا جاتا ہے	
عیش [illegible] کیا آہ یہ [illegible]	ہمیں تا ہے کہ [illegible]	یہ کہوں صاف کہ ٹک [illegible] ظلم شعار	[illegible] میں ایک سے لی تا بہ ستار
۵	مجھ نظارہ ترا تا کہ یہ دل تھا نہ مرا	سادگی پر گل رخسار کے لب تھا تمام	
[illegible] دکھلایا تجھکو	[illegible] نگاہ تھا تو وہ جتایا تجھکو	اپنی وحشت نے پریزاد بنایا تجھکو	دل کی بیتابی نے کیا کیا نہ سکھایا تجھکو

٦	آنکھ ورنہ تری ہر ایک سی شرماتی تھی	کل کی ہر بات تجھی بات نہ کرتی تھی	
تجھ میں یہ خوبی گفتار کہاں تھی توبہ	ایسی آنکھیں کی رفتار کہاں تھی توبہ	طبع عالم کی گرفتار کہاں تھی توبہ	استعد گرمی بازار کہاں تھی توبہ
۷	اپنی ہی چاہ سے تو یہ نمودار ہوا	کہ تری حسن کا ہر ایک خریدار ہوا	
آشنا آنکھ نہ غیری سے ذرا بھی دم	دلبری کی نہ کچھ انداز سے تو تھا آگاہ	تھا نہ یہ ناز کرشمہ نہ یہ شوخی کی نگاہ	میں تو حیران ہوں تجھکو دیکھکی سبحان اللہ
۸	بے وفا ایسی بھی ہوتی ہیں جہاں میں محبوب	اپنی خوبی پہ یہ مغرور ہوا تو کیا خوب	
جلوہ بھی سے کہاں زیب بنا تھا تیرا	آتی محفل سے بدنیت تھی یہ کب گل کی بہار	پاس ان سبکا ہوا بیٹھی سی اپنی یار	گفتگو غیر محل تھی تری جیسی نہ ادا
۹	اب جو کچھ اور ہوا تو تو ہمیں سمجھا خبر	گر کبھی بات سمائی ہی تری دلمیں تو خیر	
دل نہ دل پاس مری بیٹھ نہ بیٹھ آکہ نہ آ	مجھکو بہکایا جنہوں نی انہیں پاس بٹھا	مری ملنے سی اوٹھا ہاتھ تو نہیں پاتا	پر یہ تو دیکھیو کیا اسکا مزا دیکھی گا
۱۰	ایسی محبوب سی دل اپنا لگایا میں نا	کہ جو کچھ تونی دکھایا ہی دکھاتا وہیں یہی	
چشم پوشی نی تری مجھکو سجھایا ہی یہی	کہ لگاؤ لگا کسی ایسی ہی محبوب سی جی	چار سو دھوم ہو خوبان جہان میں جسکی	نا بہ جا سی جو آزردہ کری دل نہ کبھی
۱۱	قد قیامت ہو نرخ آفت ہو بلا زلف سیاہ	جیتو نو میں یہ شرارت ہو کہ ایذا اسکا	
سر سی لی پاؤں تلک کوئی نہ ایسی جو چاہے	حسن و خوبی کی سبب کہیں جسکو کہ برا	ہو وہ اک حسن کی تصویر کھنچی سرتا پا	جای دل جسپہ کہ نقاش ازل کا کہنا
۱۲	جسکہ ہنس بول کی وہ تجھ سی مقابل ہو کر	دلمیں کچھ سوچکی تو اپنی کئی کو رد و	
بال بکھری ہوئی پر دیکھی جو بکھرا اوسکا	جی بکھرنی لگی ہو حال پریشان تیرا	اور نظر آئی جو اوس ماہ جبین کا ماتھا	عقل و دین کھو کی تو دی سر وہیں جھکا
۱۳	تیغ ابرو کی جو دریافت کری برانی	پڑی ایسا ہی تو مارا کہ نہ مانگی پانی	
چشم وہ جادو بھرے ہوں کہ جو تک آئیں نظر	شکل نرگس رہے آنکھوں میں نہ کچھ نور بصر	کان وہ کان ملاحت کی ہوں کہ تو دیکھی گر	صورت گل نہ رہی کچھ نہ رہی اپنی خبر
۱۴	ہوں میں بالی کی ایسے کہ گر دیکھے تو	غم خدا جانے لگی کیا تری بالی جی کو	
بینی ایسے ہو کہ دیکھی تو یہ ہو حال ترا	لوگ کیا جانے لالا کی شگفتہ ہوں گیا	[illegible]	ہوش میں آئی یہ پر جانہ دل کا دھڑکا
۱۵	اوسکی بو باس میں لوں [illegible]	تجھکو دکھلا دیں [illegible]	
رنگ رو سبز یہ [illegible]	سبکو منہ آئی ترا جون گل [illegible]	ایسی [illegible]	جاند [illegible]
۱۶	تیری اور اوسکی گوئی [illegible] گر آئینہ لائی	ہو [illegible] تو ایسا کہ پھر منہ نہ دکھائے	
پارۂ لعل ہوں لب [illegible]	مطلقاً جای سخن ہو نہ تنگی دہان	[illegible]	کہ جھک دانتوں کی [illegible]
۱۷	غرق [illegible] ہوا اوقات ہمیشہ کا	یاد جب آئیں وہ لب [illegible]	
ہو وہ چاہ زنخدان کہ [illegible]	غوطہ [illegible]	گر [illegible]	دیکھکر جسکی [illegible]
۱۸	[illegible]	یا کچھ [illegible]	

شکم اک میدہ کا تو تری سا ہو ایسا شفاف	لوح سیمین کو ہی جیسے کہ سنالا اوس نے صاف	غور کر دیکھو گرا وسکو بچشم انصاف	صورت چشم نہ ہو دیکھ کر او سکی ناف
۱۹	گورا گورا جو شکم دیکھ وہ بیتاب ہے ناف	پیٹ پکڑی ہی ہوی دوڑ ا پھرے بیتاب تھا	
وہ کمر جس سے کہ وابستہ ہے ہی تار نفس	ہون بیزار گول سے رانیں ایسی ہی کہ بس	دیدہ حسرت کو دیکھی جھکے ہو بوس	ساق پا ہو یہ بلوریں کہ ملی او سے جوس
۲۰	بیٹہ گردست محبت سے دبا دان کیا	تجکو دکھلا کہ میں جون شمع جلا وکیا	
پا و ن دو پا و ن ہون اوسکہ جب اونکو میں پا دن	کبھی سہلا دن کف پا کبھی چھاتی سے لگا ون	او رجو چاہو میں اونہا دن تو عجب لطف لو بہلو ن	پہر جو وہ لطف او ٹہانا تجھے بہلا کہ دکہا ن
۲۱	حسرت وصل دکہاوے تجھے دن ایسے کرے	اپنے کہنے سے اگر کو تو صاف فراموش کرے	
ادس کا ہو گرم سخن تجکو جلا ون ظالم	ظلم جو تو نے دکہایا ہی دکہا دن ظالم	اپنا دل شاد کرون تجکو کڑ ہا دن ظالم	چاہی اب تجھے ایسا ہے پلا دن ظالم
۲۲	کہ مری یاد میں دن رات تو فریاد کرے	ایسے بید اہی لگا دن کہ بہت یاد کرے	
سارے عالم سے تری داگی منہ موڑا ہاے	رشتہ ربط ہر اک شخص سے تہا توڑا ہاے	جز تری تہا کسی او رسی کہہ جوڑا ہاے	آج نا حق کو بکالا جو نہ تھوڑا ہاے
۲۳	کیا کہون دل نے مری کو نت او ٹہائی کیسے	ای تری تفرقہ پر دازونکی ایسی تیسے		
جی میں ٹہانا تھا نہ سوا تیری کسی او رکا کام	تو نہ سمجہا کہ برا مجہسے اب او سی شخص کو کام	جمع خوبان جہان جسکے ہیں مشتاق مدام	بیو فائی کا اس آغاز کہ بد ہی انجام
۲۴	ظاہر اب دیکھیو یون صبر دل شید آ ہو	چاہی جائی وا لا نہ کو سے پیدا ہو	
دشمنی سے مجکو کبہی تو نہ جو ہی قول و قرار	بھولے ای عہد شکن تجکو وہ کل دا ر و مدار	اب میں تیری جو نظروں میں مرا عزو وقار	تو غم و درد جدا سے ہون گو زار و نزار
	نہ رکہون پیر نہ رکہون تجہسے محبت میرے	تو ہی مغرور تو ہون نام تو جرأت میرے	
۱	ترجیع بند		
جنبش کا نہیں رہا ہے یارا باللہ کہ سوائے شربت وصل اکبار جو تو پہر آئی مجھ تک تنہا میں تو قریب وقت نزع	جانے ذ تری تو جیسا مارا کچہ ہو گا نہ درد دل کا چارا تو ہو مری زندگی دو بارہ کیون تو نے مجھے نہ ٹک پکارا	پہر آ پہر آ کہ مر چلا میں میں جی سی گذر چلا ہون ہاے میں زرد دردون سے سوز نہ کہا گیا یون مجکو بلا کے جاکہین ہاے	جانے دے بچا بچا خدارا کر جلد مری طرف نظارہ مرجاؤن گا ہے یہ آشکارہ بن تیری ملی ہے تو سد ہارا
۲	رفتی و مرا خبر نکردے	بر بیکسیم نظر نکردے	
ہر دم کے طپش نے جان مارے ہر شب ہی یہ پہر کے بلا آہ کیسون ہون جو آہ میں تو گویا تیری نیتے اک جہان ہی دشمن	اللہ رے دل کی بی قرار ے ماتم کی ہو جیسے رات ہمارے لگتی ہے کلیجے پر کٹ ر سے سمجہا نہ مری تو دوستدار ے	ہر لحظہ زبان سے آشنائی ہر رات بزنگ شمع مجکو دل پیر جو لگی ہے نشتر غم کی مجہسے جو تو نے یہ تغافل	فریاد و فغان و آہ و زار ے ہے سوز و گداز و اشکبار ے ہے نوک مژہ سے خون جار ے ای یار نہ تہی یہ رسم یار ے
۳	رفتی و مرا خبر نہ کردی	بر بیکسیم نظر نہ کردی	

جاتا ہون جو گہر سے تیری گہر کو آتی ہے جو در کے صدا ہاے لیتا ہون مین دوڑ کر قدم جب ہمراہ تری خوشی ہا ہاے	رو دیتا ہون تھام کر جگر کو گہبرا کے مین دیکہتا ہون در کو دیکہون ہون کسی کی نامہ بر کو چلتا مین چلاتا تو جدہر کو	کہتا ہون یہے مین چپکی چپکے جز گریہ نطفہ پڑ ہی کیا خاک کیون مجکو نہ ساتہہ لیگیا تو اب چاک کرون نہ کیون گریبان	تو چہوڑ گیا مجہے کدہر کو جب کہولون ہون پانی چشم تر کو جانا تہا اگر تجہے سفر کو افسوس کہ بہیجے سحر کو
۴	رفتی و مرا خبر نکردی	بر بیکسیم نطفہ نہ کردے	
عالم وہی وہ ہے روز و شب ہی یارب نہ کسی کے ہو یہ حالت جلدے اسے مرگ پا شکستہ پہکتی ہے جو تن مین آتش غم	اک تو ہی نہین ہی کیا غضب ہے احوال مرا جو کچہ کہ اب ہی آجا کہ یہان تری طلب ہے سب جانتی ہین کہ مجکو تپ ہی	دوری سی ترے قریب مرون پر تن سے جو دم نہین نکلتا گر ہے تو اجل کا ہے قصور دل لیکی یہ کرنے لے بی وفائے	ای جان ترا یہ جان بلب ہی کیا جانئے اسکا کیا سبب ہے دہیان اسکے سوا کچہ اور کب ہے یہ بہی کوی دلبری کا ڈہب ہے
۵	رفتی و مرا خبر نکردی	بر بیکسیم نطفہ نہ کردی	
ہو چین جو تن سے جی چلا جائے یون چشم سے اشک خون بہائے مرنے کے قریب کیون نہ پہونچون کیون جان یہ تیرے جی مین آئی	اس جینے سے کاش موت آجائے دریا کوی جسطرح بہا جائے جب پاس سی تجہسا دلربا جائے اوس سی بلکہ مری بلا جائے	جو درد جگر سے ہو جی بیچین جنبش نہ ہو جسکے دست و پا مین جو بات نہ پوچہے اوس سے کیونکر بیٹہا رہون پہر مین کیون [illegible]	کب اوس سے کراہی بن آ جائے بستر پہ کب اوس سے پہرا جائے حال دل خستہ کیا کہا جائے حیرت کہ نہین یہ کیا بلا جائے
۶	رفتی و مرا خبر نکردی	بر بیکسیم نطفہ نہ کردی	
سمجہا نہ مری تو چاہ افسوس صورت جو تری دلاتی ہین یاد ملتا ہون مین اپنے ہاتہہ تجہہ بن مین کیا کہون جو کہ حال میرا	افسوس افسوس آہ افسوس دن رات یہ پہر و ماہ افسوس پڑتی ہی جدہر نگاہ افسوس فرقت نے کیا تباہ افسوس	پابند وفا ہون اوسکا جسکو کرتے گذری ہے مجکو دن رات اپنے نین دے کی دل لگایا چہوڑا اب مجہے کنج بیکسے مین	منظور نہین نباہ افسوس لے شام سے تا پگاہ افسوس لیا روگ یہ خواہ مخواہ افسوس لے تونی سفر کی راہ افسوس
۷	رفتی و مرا خبر نکردی	بر بیکسیم نطفہ نہ کردی	
آوارہ ہوا ہون یہ مین جانا اب دل کا وہ حال ہی کہ جس سے کیا حال کہون کہ ضعف سے ہای گو تہے خفگی یہ وقت رخصت	جیسے کہ پہری کوی دوانہ بسمل کا تحمل ہو تلملانا دشوار ہے اب تو لب ہلانا واجب تہا تجہے مرا بلانا	پہرتا ہون پڑا خراب تجہہ بن کیا بیٹہی بٹہاے لگ گیا دل جانا تہا خفا مجہے تو پیارے بس بہول کی رسم و راہ الفت	نہ ٹہور کہین ہی نہ ٹہکانا قسمت مین جو تہا ستم اٹہانا لازم رو ہے کو تہا ستانا ہوتا ہے کوی بہی یون دوانا
۸	رفتی و مرا خبر نکردی	بر بیکسیم نطفہ نہ کردے	

بھولے نہ وہ گلعذار مجھکو
ساون کی دکھاتی ہین تو نئی چڑیان
چھپتا نہیں مجھسے دھیان تیرا
احوال پہ اپنے آتا ہے آہ

بہلاوی کوتے ہزار مجھکو
ای دیدہ اشکبار مجھکو
کیون چھوڑ گیا تو یار مجھکو
رونا ہے اختیار مجھکو

رہتی ہین جو سوی فلک پر
لگتا ہے نہین ہے دل کسی شکل
جب تو ہے نہ غیر ہین ہو تو کیونکر
افسوس کہ کنج بیکسی مین

کھٹکا ہے یہ انتظار مجھکو
ہر دم جو ہے اضطراب مجھکو
او جڑا نہ لگے دیار مجھکو
یون چھوڑ کے بیقرار مجھکو

۹
رفتے و مرا خبر نہ کردی
بر بیکسیم نظر نہ کردے

گریون ہے رہا غم جدائی
ڈرتا ہون جو مین سزا ہے میری
اب دل سے نگر کو ہوئی غم آہ
اخلاص جو تجکو تھا گھٹ نا

مرجاؤن گا مفت مین بن آئے
کیون کے تہی کسے سی آشنائی
ٹوٹی ہے وہ ہائی ہو دو ہائے
تو چاہ پہر آتنے کیون بڑہائی

دریا کے گیا جو پار وان پائے
گہر لانے کی او سکے ہے نہ خواہش
الفت نے ذرا اب ایک شعلہ جو کر
کافر تجھے رحم کچھ نہ آیا

یان چشم نے سیل خون بہائے
در تک نہین جسکے تک رسائی
تن مین مری آگ سی لگائے
اللہ رے تیری بیوفائی

۱۰
رفتے و مرا خبر نکردے
بر بیکسیم نظر نہ کردی

آتی ہے جو سیر سے نظر کچھ
کیا پوچھون بہلا کہ وانسی آکر
تبلاؤن خبر مین کیا جہان کر
رو دیتے ہین مجکو دیکھکر سب

روتا ہون مین ولیکن سوچکر کچھ
کہتا ہے نہیں پیامبر کچھ
اپنے سے نہین مجھے خبر کچھ
لیکن نہ ہوا تجھے اثر کچھ

دل صدمۂ غم سہ ہو گیا خون
دل ایسے جگہہ لگا کہ مجکو
ہون خانہ نشین ہو او کیا
لے اپنی خوشی سے راہ تونی

ہے جوش یہ اب چشم تر کچھ
کہ جاتے ہین لوگ آگی ہر کچھ
ویران سا نظر پڑی ہی گھر کچھ
درکار نہ تہا تجھے سفر کچھ

۱۱
رفتے و مرا خبر نکردی
بر بیکسیم نظر نکردی

کیون کر نہ زبان پہ آئی فریاد
بولے ہی جو دل ترا نہ غم
جنبش مین نہ آئے دل تپان کا

احوال ہے اپنا جای فغان
نکلے ہے عجب صدائی فریاد
گر عرش برین ہلا سکے فریاد

جب دادرسی نہو جہان مین
فریاد نے مری لئے اور
ای شوخ جفا شعار حیف

پہر کس کو کوئی سنائے فریاد
مین خلق ہوا برائے فریاد
یون تو مجھے دیکے جائے فریاد

ہو جبکہ یہ گفتگوئے جرات
رفتے و مرا خبر نکردی

پہر کیا کرون مین سوای فریاد
بر بیکسیم نظر نہ کردی

مثنوی بحر الفت

درکہتا ہے ہجر مجھو سبے
سمجھو جو حرف مطلب دل زار
گر جی سے مرتے ہین یہ ہمین ہی پار
ہر مجھی لطف زندگی گیا خاک

رونق افزائے گلشن خوبی
کہ تڑپتی کٹی ہی لیل و نہار
ہی سی تیری سلامتی درکار
شکل گل سی مرا گریبان چاک

بعد صد آرزوی شوق وصال
کہا کی کچھ مرض مین یہ جی مین ہر
اور یہ جیسی فلک نی کام کیا
ہم غم سی ہون بادہ نوش سدا

ہی نوشتن تمام حسبکا حال
خیریت ہی تو لیس اسی مین ہر
کہ جدائی کا دل یہ داغ دیا
صورت غنچہ ہون خموش سدا

جماہی پہ بیکلی سے آن بنے
دلمیں وارفتہ نسیں چمن ہوں درے

متصل اشک دیدۂ گریان
آہ جاری ہیں مثل ابر بہاران

دیکھوں ہوں گر کو جب چمن میں یار
یاد آتے ہیں وہ گل رخسار

غنچۂ گل کو دیکھتا ہوں میں جب
یاد آتے ہیں پیارے پیارے وہ لب

سوسن نرگس جو آنکھ جاتی ہے
چشم کیفی وہ یاد آتی ہے

گل حنا پہ جب کروں ہوں نگاہ
حنائی رنگ یاد آئے ہے آہ

دیکھوں ہوں جب کہ میں گل اورنگ
یاد ساعدوں تندوں کا آتی ہے تنگ

گھر کو دیکھوں جو تجھ بن اے جانان
نظر آتا ہے خانۂ ویران

یہی کہہ کہہ کے تلملاتا ہے
ہائے کیا ہے کہ تپ چڑھاتا ہے

روز و شب مجھپہ ہی قلق تجھ بن
رنج و الم ملوگے کون سے دن

تھامتا ہوں میں دمبدم کلیجے کو
کھائے جاتا ہے غم کلیجے کو

کبھی گھبرا کے در تلک جاتا
کبھی پھر ٹھنڈی سانس بھر آتا

کبھی ٹھہرائی دل میں یہ تدبیر
کر کے ترک لباس ہو جیئے فقیر

غم کا کھانا کسی ہی کیا کیجے
کہا کے کچھ زہر جلدی مر رہیے

رسمیں جمہوری ہو سو ہو سم یہ
بیٹھیے اسکا جا کے گھیر کے در

ہے یہ عاشق کی عشق کی نامی
جسمیں معشوق کو ہو بدنامی

تمکو جب دل میں یاد کرتا ہوں
جبروں سیا ٹھنڈی سانس بھرتا ہوں

جب جدا تجھسا یار جانی ہو
کس روش اپنی زندگانی ہو

بیقراری سے جان دیتا ہوں
منہ کو میں پیٹ پیٹ لیتا ہوں

کھینچوں ہوں دل سے آہ یوں یکبار
تنگ مجھسے ہوتا ہے غنچہ ساں دل زار

دل یہ ہوتا ہے مضطر و بیتاب
خفقانی کو جوں پلائیں شراب

سر میں ہے دلمیں درد ہوتا ہے
رنگ چہرہ کا زرد ہوتا ہے

ہاتھ مل مل کے تلملاتا ہوں
اس خرابی سے گھر کو جاتا ہوں

دیکھ رہتے ہیں لوگ سب مجھکو
بیقراری سے روز و شب مجھکو

درد دل سے نہ ایکدم سونا
یہی پڑھ پڑھ کے شعر بس رونا

ہے فزوں ہر دم آہ و زاری دل
مارے ڈالے ہے بیقراری دل

دم رکی ہے کروں ہوں جو میں ضبط
یاد آتی ہیں جب وہ پچھلے ربط

کبھی وحشت سے کچھ یہ بکتا
کبھی دروازے کو گھر سے تکتا

کبھی زانو پہ غم سے سر دھرنا
کبھی یہ دل میں مشورہ کرنا

کبھی خاموش درد و غم سہنا
کبھی جوش جنوں سے یہ کہنا

پھر جو وحشت سے آپ میں آنا
اپنی کو آپ ہی یہ سمجھانا

کبھی سر دے پٹکتا ہوں پکل
کبھی پڑھنی یہ عاشقانہ غزل

غزل

دور جب سے وہ یار جانی ہے
سخت جانی سے ہر زندگانی ہے

دل ہے مضطر و دیدہ اور خفقان
چشم ہر گریہ خون فشانی ہے

رشک حسرت سے قفس میں آہ
نہ تو دانہ ہے اور نہ پانی ہے

جان بلب مجھکو ہو رہا ہوں ای یارو
کس کی یہ مجھپہ مہربانی ہے

کہیں عاشق ہے یہ جو خشک ہیں لب
رنگ چہرے کا زعفرانی ہے

ہائے افسوس اسنے دنیا کا
ابھی دیکھا ہے کیا جوانی ہے

غرض احوال اب ہے نوع دگر
اپنی اتنو غم سے جان ہی پہ

رب جہکتا کہیں نہیں میرا
جماہی لگتا نہیں کہیں میرا

ایسے ... سے پل نہیں سکتا
ناتوانی سے ناتوانی ہے

درد ہے اپنی دل میں ساری رات
اور غم عشق کی کہانی ہے

تجکو میں چھوڑ کر کسی جا ہوں
کون تیرا جہان میں ثانی ہے

جان بلب مجکو دیکھکر ای وائے
ابتو سیکھی یہی زبانی ہے

ہے یہ ظاہر اب اسکے نقشے سے
بیطرح کچھ غم نہانی ہے

یہی غم ہے تو دیکھیو جرأت
جان بیکس کوئی دم میں جانی ہے

مخلصی مجکو غم سے دو پیارے
کہ خبر لینی ہے تو لو پیارے

اب ہمدم الکو جو غم گھیرے
ہائے کیا دن تھے وہ کہ تم میرے

ستی ثناخوان حاضر و غائب
بلکہ مو ترسم از صدا ئیھا
چاہیے پڑھتے ہی مرا مکتوب
وان نہین کچہ تمہین خیال مرا
کبھی کہتا ہون جان مرتا ہون
کبھی کہتا تیا تو پیارے
کبھی آنکھون مین اشک بھر لانا
کبھی آگے کو بڑہ کے کہنا آؤ
دیکھنا پھر تو ہاتہ خالی ہے
درد دوری سے چشم ہے پرنم
نہ ہے غمخوار نہ رفیق کوئے
نہین جز حرف غم زبان پر بات
نہ مجھے شکل تو دکھاتا ہے
کہ بھلا اوس سے دل کو بہلاؤن
کبھی ہین مارا پیار رہتا ہون
بے گنہ تم جو ذبح کرتے ہو

حال کر میرا ای ہمراہ صاحب
اے گریزم ز آشنا ئیھا
تم چلے آؤ یان بہر اسلوب
یان تصور مین ہے یہ حال مرا
کبھی قدمون پہ سر کو دہرتا ہون
اتنے دور دور کہان ہے تم پیارے
دست بستہ ہو جرم بخشانا
پھیلے اوس سے اختلاط پر آجاؤ
وہ ہی گھر وہ ہی رات کالی ہے
رگ جان پر لگی ہے نشتر غم
نہ ہے مونس نہ ہے شفیق کوئی
تلملاتے گئے ہے ساری رات
نہ ترا کچہ پیام آتا ہے
ہائے اس جینے سے مین مر جاؤن
کبھی پیک صبا سے کہتا ہون
کچہ خدا سے بھی اپنے ڈرتے ہو
اب اگر دیکھنے نہ آؤ گے

مہربانی بہت تھی آپ ہی کی
ایسا حرف بھی کوئی کرتا ہے
اپنے رشتہ کے ستئین مانو
آنکھون کے آگے باندہ اک تصویر
کبھی کہتا ہون حال رو رو کے
کبھی تلوون پہ آنکھون کو ملنا
کبھی کہنا کہو برا سے خدا
کبھی کہتا یہ لیکے ہاتہ مین ہاتہ
گذری ہے کیا کہون مین اہل بہار
دل کو ہر بار تازہ آفت ہے
یون ہون بیکس ہو کنج تنہائی
نہ تو کچہ مصرف کرے ہی گذار
نہ لکھے ہے کوئی زبانی کچہ
اپنی چہاتی کو کب تلک کوٹون
کہ گذر وان ترا ہو پیک صبا
جان بلب ہے مین نہ اپنی ہوئی درد
کیا قیامت کو منہ دکھاؤ گے

ورنہ میری تو گفتگو یہی ہی
یہ تو سمجھو کہ کوئی مرتا ہے
تھوڑے لکھے کو تم بہت جانو
باتین کرتا ہون مین بلا ناغہ
کبھی ہنسنا نثار ہو ہو کے
کبھی بے اختیار بڑہ چلنا
اب نہونگا کبھی مین تمسے جدا
ہائے کیا تمنے کی ہمارے ساتہ
یون تصور مین تجکو سو سو بار
دن ہے جو ہجر کا قیامت ہے
جیسے قیدی کوئی ہو سودائی
نہ تری در تلک مجھے ہے بار
نہ تری آئی ہے نشانی کچہ
نکلے دم تو عذاب سے چھوٹون
دیکھیو یہ پیام جرأت کا
کیا غضنفر کی یہ سنی نہین فرد

اے باغ و بہار رونق تاکی
سن بعد سلام عاشقانہ
تمکین ز جناب ذات باری
اتنی جدائی اس غضب سے
گر آہ زبان سے اک نکلی
کھینچون نالہ جو بیکلی سے
گر دم بدم سنبھلنی مجھی ہے
تغییر ہے حالت ہمی جی کے

وہ نقش و نگار خود نمائے
پہونچے یہ پیام عاشقانہ
درکار ہے خیریت تمہارے
خاموش پڑے ہین جان بلب سے
بجلی ابھی چرخ پر دہلجائے
فریادی ہو رعد ہر کسی سے
یان کسکو خبر سنبت کی ہے
کیا خاک خبر ہو پہنچی کے

رنگ گل گلشن نزاکت
کچہ حال نہین رہا ہی ہم مین
اور جب سے غم فراق ہے آہ
لاوین فریاد کیا زبان پر
ہو داغ نہان جو آشکارا
گر چشم سے آستین اٹھاؤ
بے حال نہونگا کوئی ہمسا
بستی گویا ہے اک بیابان

رہیو مری جان تم سلامت
احوال یہ ہی تمہارے غم مین
کیا ملنے کا اشتیاق ہے آہ
رحم آئے ہی ہمکو آسمان پر
تو چرخ مین آئے ہر ستارا
رو کر ابھی ابر کو رلاؤن
ہین منتشر اب حواس خمسا
یہ فصل بہار بن تری جان

تو باغ و بہار جب تہو یا بس | کس گل کی خوشبو لی پھر چمن باس | یون دل کی صدا ہے بے تامل | جون چٹکے صبا سے غنچہ گل

جاتی ہے جو عقل بھولی بھولی | سرسون سے ہی آنکھون آگے پھولی | کیا کیا دل زار رنگ لایا | گر رو اسا کوئی جو یاد آیا

اوٹھتا ہی جو دل مین دمبدم درد | گہ رنگ سپید ہی گاہ ہی زرد | گہ شعر و سخن کی گفتگو تھے | گہ جوش و خروش ہاو ہو تھی

گاہی تو جگت سگے لطیفہ | گہ ذکر بتان کا تہا وظیفہ | آراستہ گاہ بزم عشرت | کہتا کبھی چٹکلے کچہ بنت

دیتی کبھی ہاتہ اوٹہا دعائین | یعنی کبھی زلف کی بلائین | گہ بستر بیخودی پہ سونا | گہ آمد صبح دیکہہ رونا

کرنی کبھی سیر گل چمن مین | گہ رمز و کنایہ ہر سخن مین | گہ سنتے ستار کی صدائین | گہ ناز و کرشمے کی ادائین

گہ ساز ملا کسیکو گانا | سننا کبھی ہمکو کچہ فسانا | اب کہتے ہین آپ بیٹے ہم آہ | اور سنتے ہین شاہ وحدت اللہ

کیا کہیے کہ کیسی آفت آئی | کرتی ہی ہلاک اب جدائی | مہمان ہی کوئی دم کا یان دم | آرام تو صاف کر گیا رم

آنا ہی تو جلد آن پہونچو | پہونچے ہی سہون پہ جان پہونچو | حالت مری ضعف ذیہ کی ہے | صورت ہی کچہ اور ہوگئی ہے

از ضعف سہی حال کیا کہون مین | کہنا ہی محال کیا کہون مین | ہمدم مت جھوٹہہ جانیو تو | فرق ہمین نہین ہی اکسر مو

سوے شدہ ام ز ناتوانے | سو بر تن من کند گرانی | بھڑکی ہی جو دل مین آتش شوق | کیا کیا ملنی کا آئی ہی ذوق

ازبسکہ ہون اضطراب مین غرق | ہی نالہ گرم صورت برق | آتشکدہ آئی ہے نظر گھر | دیکھون ہون مین چارسو یہ کہکر

کای شمع یگانہ ام کجائے | آتش زن خانہ ام کجائی | کھینچون ہون مین نالہ ہی جانکاہ | دوری ہی قریب مرگ ہون آہ

دیکھی جب کہیت لہلہاتے | ہمتو جس کہیت ہی کہا جاتے | جب شور سہی مور کو سنے بولا | اک نغمہ داغ دل نے کہولا

کویل کی صدا سے نکلے یہ بو | یعنے وہ سدا ری ادہر جی تو | الدم نہین ہے کلی سے کل آہ | ہر دم ہی زبان پہ یہ غزل آہ

غزل

گل دیکھے جو یار بن چمن مین | بس آگ بہڑک اوٹھی بدن مین | جون سایہ تاک ہم اوٹھین خاک | طاقت ہی نہین رہی ہی تن مین

پیاری جو سدا رہی تم سفر کو | ہی ہمکو مسافری وطن مین | اب سوز جگر ہی شمع سان آہ | شعلہ ہی زبان کی جا دہن مین

اوٹھ جاتی ہین سب ترے بن اے وا | جا بیٹھون ہون مین جس انجمن مین | اب کیا کہین اپنی بیکسی ہم | ہمدرد نہین ہی کوئی جز غم

کیا کیجیے دوس کسکو دیجیے | لازم ہی یہی کہ صبر کیجے | سو صبر تو کر گیا کنارا | جز مرگ نہین کچہ اپنا چارا

ہو موت پہ اختیار کب ہے | جیتا رہنا ہی یہ غضب ہے | صحبت ہی ملک لکی وہ برہم | جبر جسکے کیا کیا تھے ورنہ باہم

رہتا ہی جو ہجر کا غم اے یار | ہون اپنی مین زندگی سی بیزار | یہ بات مین تجکو کہہ سنائی | گر یون ہی رہا غم جدائی

ہرگز نہ کسی سے کچہ کہونگا | چپکے کچہ کہا کے مر رہونگا | میرم بہ غمت ز زندگانی | گر دم خبرے دگر تو دانی

تو جس سے صدا ہو یار جانے | کیا خاک ہی اوسکی زندگانی | باقی ہی ہم مین کچہ نہین جان | سر جان ترا ہی دہیان سر آن

رغبت تہی وہ پیاری پیاری | ہی پیش نظر سدا تمہاری | گذری ہی خیال مین جو وہ گات | کیا حالت دل کہون کہ ہیہات

یاد آتی ہے مجھکو جب وہ ساعت | ہوتا ہوں میں مضطرب نہایت | تیری ہے قسم ہے مجھکو اے جان | آنکھوں سے جدا نہیں تو اک آن

از خود رفتہ سے ہو رہا ہوں | سر تا بقدم جہاں وہیں گیا ہوں | گو جی میں رہا نہ کچھ بھی باقی | تو ہی ترا ہوں میں اشتیاقی

تیرا ہی سا سنا ہے اسے ما | فرق اس میں نہ سمجھیو تو واللہ | گر ہوش نہ زمین شعور دمن از ہوش | یاد تو نہیں شود فراموش

از بسکہ خیال ہے تمہارا | کہتا ہے یہ جرأت اب جارا | جب تک کہ یہ ہجر کی ہوں گم | آیا کرد خواب میں مہر

تمکو یہ پیام ہے یہ میرا | اور سب کو سلام ہے یہ میرا

مثنوی سراپاے معشوق

سراپا کا لکھوں اوصاف میں کیا | سبھی کا حسن کا ہے وہ سراپا | [illegible]

وہ شام حسن رخ صبح دل افروز | تعجب ہے کہ [illegible]

کھولے گر نگہت زلف پریشان | [illegible]

[illegible]

ہے تو بیان عاشق میں
[illegible] نشین ہی وہ غرق
[illegible] ہے مختصر کیو جسم
[illegible] صبح نت وصف کرم ہے
[illegible] ہوں ہی مالا مال آفاق
[illegible] کی ہے سنگ اسید
[illegible] اسکی کرسی [illegible] کا مذکور
[illegible] اسکی [illegible] لعل [illegible]
[illegible] بخشش کو [illegible]

لکھوں اک داستان عاشق ہی ز
ہوا ہمیں اوسکی [illegible] میں فرق
کہ جسکا نام ہی [illegible] اعظم
کہ ہی [illegible] صاحب جاہ و حشم ہے
دو ابرو اوسکی ان تابو میں [illegible] طاق
اگر آنکھیں دیکھے اوسکی خورشید
[illegible] دل [illegible] زر خوشوقت و مسرور
[illegible] ستم [illegible]
[illegible]

اب اک مہر [illegible] کا کیجے ذکر
سراپا یہ لکھا ہے [illegible] نشان کا
سحر جسکی زبان ہی [illegible] آجائے
[illegible] کرتی ہے اگر حاجت روائی
[illegible] بخشش کی [illegible]
دہن کی [illegible] زبان کی
[illegible]

[illegible] آہ اعظم کا
تو دولت بیشی [illegible]
ہے اوسکی فہم [illegible] عیان سب
رہے خورشید عز و جاہ تابان

[illegible] وہ پاؤں فرمائے
[illegible] لکھا حرف مطلب
الٰہی [illegible] تا درخشان
[illegible] سیاہ منہ دشمن کا

[illegible] بنام معشوق پری طلعت

[illegible] نہیں عاشق تیرہ بین
[illegible] سیاہی اور زانو [illegible]
[illegible] ہمراہ [illegible]
[illegible]

غزل

خاتمة الطبع

سخن آفرین جان بخش مضامین رنگین و نعت سرور کائنات فخر موجودات حضرت سید المرسلین

رب العالمین و منقبت آل و اصحاب طیبین و طاہرین صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین

کلیات شیخ قلندر بخش جرأت شاگرد میرزا جعفر علی حسرت

ناظرین

خواجہ ضیاء الدین صاحب

اس کلیات شاعر نامی

١٨٨٣

هو الغنی



التماس

بخدمت ارباب ہنرپیشگان گذارش ہے

کہ نظم پر فصاحت یعنے کلیات شیخ قلندر بخش

جرات کا اصل نسخہ و چند نقول ادہر ادہر کے

بکمال تلاش بہم پہونچا کے بڑی کدوکوشش سے راقم نے

ترتیب دیا ہے اور مطبع کارنامہ مین زیور طبع سے آراستہ

کر کے نذر شائقین سخن سنج کیا ہے امید ہے کہ کوئی صاحب

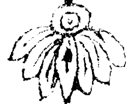
اسکے چھپنے کا انتظار نہ فرمائین عوض قانون کے

انتخاب تمام اوراق جسقدر نسخے مطلوب

ہون مطبع کارنامہ سے طلب فرمائین

ملتمس

محمد یعقوب عفی عنہ



سنہ ۱۸۹۲